

فضائل

أمیر المؤمنین علیہ السلام

(ترجمہ اردو)



ایک ہزار احادیث
فضائل أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
کی شان میں

ایک ھزار احادیث
فضائل امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام کی شان میں

تالیف: حجۃ السلام والمسلمین علی رضا صابری یزدی

مترجم: حجۃ السلام والمسلمین سید اشتیاق حسین کاظمی

صابری یزدی، علی رضا،

فضائل اُمیرالمؤمنین (ع) /علی رضا صابری یزدی؛ مترجم اشتیاق کاظمی۔ قم: انصاریان، ۲۰۰۷.

۵۸۴ص.

ISBN: 978-964-438-912-2

عنوان اصلی: حبل اللہ المتین فی مناقب اُمیرالمؤمنین (ع).

اردو.

کتابنامہ بصورت زیرنویس.

۱علی بن ابی طالب (ع)، امام اول، ۲۳ قبل از ہجرت ۔ ۴۰ق. ۔ فضائل ۔ احادیث. ۲. احادیث شیعہ ۔ قرن ۱۴.

الف. کاظمی، اشتیاق، مترجم. ب. عنوان. ج عنوان: حبل اللہ المتین فی مناقب اُمیرالمؤمنین (ع).

BP۳۷/۴/۲ص ۲ح ۲۰۴۶ ۲۹۷/۹۵۱

فضائل اُمیرالمؤمنین (ع) (ترجمہ اردو)

مؤلف: علی رضا صابری یزدی

مترجم: سید اشتیاق کاظمی

ناشر: انصاریان پبلیکیشنز

طبع اول: ۲۰۰۷_۱۴۲۸_۱۳۸۶

چھاپخانہ: قدس

تعداد صفحات: ۵۸۴ص.

تعداد: ۲۰۰۰

سایز: ۱۶۲x۲۲۹mm

ISBN:۹۷۸_۹۶۴_۴۳۸_۹۱۲_۲



انصاریان پبلیکیشنز

پوسٹ بکس نمبر ۱۸۷

قم۔ جمھوری اسلامی ایران

فون نمبر: ۷۷۴۱۷۴۴ فیکس نمبر: ۷۷۴۲۶۴۷_۲۵۱_۰۰۹۸

Email: ansarian@noornet.net

www.ansariyan.org&www.ansariyan.net

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

اس اثر کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کا نور اور اولین دافع ولایت، اولین شہید راہ امامت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ مؤلف

فہرست مطالب

نے خدا کا سجدہ شکر بجالایا اور اس امت میں سے پہلے فرد تھے کہ سجدہ بجالانے کے بعد اپنی صورت کو خاک پر رکھا۔

۱۳۲۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام جب سجدہ کیا کرتے تھے تو ان کی حالت اس طرح ہوتی تھی جس طرح ایک کمزور اونٹ بیٹھتا ہے۔

۱۳۳۔ گفتار حضرت علی علیہ السلام میں ہے آپؑ نے فرمایا: پروردگار! یہی عزت میرے لیے کافی ہے کہ تیرا بندہ بنو اور یہی میرے لیے باعث فخر ہے، تو میرا پروردگار ہے۔ تو ایسے ہے جس طرح میں دوست رکھتا ہوں اور مجھے بھی ایسا بنا جس طرح تو دوست رکھتا ہے۔

۱۳۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو خدا کی قسم میں تمہیں اطاعت کے لیے مجبور نہیں کرتا اس سے پہلے کہ میں خود اُس کو انجام دوں، اور تمہیں گناہ سے دوری اور پرہیز کے لیے نہیں کہتا اس سے پہلے کہ میں خود گناہ سے دور رہوں۔

۱۳۹۔ علی علیه السلام اوّل من صلّی

۱۳۵۔ عن ابن عباس قال :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم أَوَّلُ مَنْ صَلَّی مَعِی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۱۳۶۔ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم لِعَلِیّ علیه السلام :هذا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بی وَصَدَّقَنی وَصَلّی مَعی.(۲)

۱۔ البحار ۳۰۲/۳۸.

۲۔ احقاق الحق ۳۴۶/۴.

۱۳۷ ـ عن زید بن ارقم انه قال: أَوَّلُ مَنُ صَلّى مَعَ رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيُّ بْنُ أبى طالِبٍ. (۱)

۱۳۸ ـ عن سلمة بن كهيل قال: سمعت حبة العرنى قال: سَمِعْتُ عَلِيّاً يقولُ: أنا أَوَّلُ مَنُ صَلّى مَعَ رَسولِ اللّه صلى الله عليه و آله وسلم. (۲)

حضرت علی علیہ السلام پہلے نمازی

۱۳۵۔ ابن عباس سے نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

۱۳۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: یہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور میرے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۷۔ زید بن ارقم نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۸۔ مسلمہ بن کھیل نے کہا میں نے حبّہ عرنی سے سنا اس نے کہا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں پہلا فرد ہوں جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۰ ـ وضوء علی علیه السلام وصلاته

۱۳۹ ـ بالإسناد، عن أبى عبداللّه عليه السلام قال: بَيْنا أَميرُ المُؤْمِنينَ عليه

۱ ـ الطرائف / ۱۸، فضائل الخمسة ۱/۱۹۵، خصائص امیر المؤمنین / ۴۳.

۲ ـ خصائص أمير المؤمنين / ۴۲.

السلام قاعِدٌ وَمَعَهُ ابنُهُ مُحَمَّدٌ إذْ قالَ :يا مُحَمَّدُ !إيتِني بإناءٍ مِنْ ماءٍ فَأتاهُ بِهِ فَصَبَّهُ بِيَدِهِ اليُمنى على يَدِهِ اليُسرى ثُمَّ قالَ :اَلحَمْدُ للهِ الّذى جَعَلَ الماءَ طَهوراً وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِساً ثُمَّ استَنجى فَقالَ :اَللّهُمَّ حَصِّنْ فَرْجي وَأعِفَّهُ وَاسْتُرْ عَوْرَتى وَحَرِّمْها عَلَى النّارِ ثُمَّ استَنْشَقَ فَقالَ :اَللّهُمَّ لا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيحَ الجَنَّةِ وَاجْعَلْنى مِمَّنْ يَشُمُّ رِيحَها وَطيبَها وَرَيْحانَها ثُمَّ تَمَضْمَضَ فَقالَ :اَللّهُمَّ أنطِقْ لِساني بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْني مِمَّنْ تَرضى عَنْهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ فَقالَ :اَللّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهي يَوْمَ تَسْوَدُّ (فيه) الوُجوهُ وَلا تُسَوِّدْ وَجْهِيَ يَوْمَ تَبْيَضُّ (فيهِ) الوُجوهُ، ثُمَّ غَسَلَ يَمينَهُ فَقالَ :اَللّهُمَّ أعْطِني كِتابي بِيَميني وَالخُلْدَ بِيَساري ثُمَّ غَسَلَ شِمالَهُ فَقالَ :اَللّهُمَّ لا تُعْطِني كتابي بِشِمالي وَلا تَجْعَلْها مَغلولَةً إلى عُنُقي وَأعوذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعاتِ النّيرانِ ثُمَّ مَسَحَ رَأسَهُ فَقالَ :اَللّهُمَّ غَشِّني بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكاتِكَ وَعَفوِكَ ثُمَّ مَسَحَ على رِجْلَيْهِ فَقالَ :اَللّهُ مَثبِّتْ قَدَمي (عَلَى الصِّراطِ) يَوْمَ تَزِلُّ فيهِ الأَقْدامُ واجْعَلْ سَعْيي فيما يُرضيكَ عَنّي ثُمَّ التَفَتَ إلى مُحَمَّدٍ فَقالَ :يا مُحَمَّدُ !مَنْ تَوَضَّأ بِمِثْلِ ما تَوَضَّأْتُ وقالَ مِثْلَ ما قُلْتُ؛ خَلَقَ اللّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكاً يُقَدِّسُهُ وَيُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيُهَلِّلُهُ وَيُكْتَبُ لَهُ ثَوابُ ذلِكَ.(۱)

۱۴۰ رُوِىَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام أنَّهُ كانَ إذا حَضَرَ وَقْتُ الصَّلاةِ ارْتَعَدَتْ فَرائِصُهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَسُئِلَ عَنْ ذلِكَ فَقالَ :جاءَ وَقْتُ الأمانَةِ الّتى عَرَضَها اللّهُ عَلَى السَّماواتِ وَالأرْضِ وَالجِبالِ فَأبَيْنَ أنْ يَحمِلْنَها وأشفَقْنَ مِنها وَحَمَلَهَا الإنسانُ فَلا أدْرى أأُحسِنُ أداءَ ما حَمَلْتُ أمْ لا؟(۲)

۱ـ الكافى ۳/۷۰.

۲ـ احقاق الحق ۸/۶۰۱، البحار ۴۱/۱۷، حلیة الابرار ۱/۳۲۰ باختلاف فى موارد.

۱۴۱ ـ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤمِنِينَ عليه السلام إِذا أَخَذَ الْوُضوءَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ مِنْ خيفَةِ اللّٰهِ تَعالى. (۱)

علی علیہ السلام کا وضو اور نماز

۱۳۹۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: ایک دن امیر المؤمنین علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے فرزند محمد بھی ساتھ تھے اسی دوران محمد سے فرمایا پانی کا برتن میرے لیے لے آؤ محمد پانی لائے علی علیہ السلام نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور فرمایا: شکر ہے اس خدا کا جس نے پانی کو پاک اور پاکیزہ بنایا اس کو نجس نہیں بنایا۔ دھونے کے بعد فرمایا: خدایا میرے دامن کو پاک کر اور مجھے عفت عطا فرما اور میری شرمگاہ کو ڈھانپ دے اور مجھ پر آگ کو حرام قرار دے اس کے بعد کلی کی اور فرمایا: خدایا! میری زبان کو اپنے ذکر سے کھول دے اور مجھے ان میں سے قرار دے جن سے تو خوشحال ہے اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا اور فرمایا: الٰہی بہشت کی خوشبو کو مجھ پر حرام نہ کر اور مجھے ان میں سے قرار دے جو اس کی خوشبو اور عطر اور پھول سے معطّر ہوتے ہیں۔ اس وقت چہرے کو دھویا اور فرمایا: خدایا! جس دن چہرے سفید اور نورانی ہوں گے میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، اس کے بعد دایاں ہاتھ دھویاں اور فرمایا: خدایا! میرے اعمال نامہ کو میرے دائیں ہاتھ میں پکڑانا اس کے بعد بائیں ہاتھ کو دھویا اور فرمایا الٰہی میرے نامہ اعمال کو میرے بائیں ہاتھ میں نہ پکڑانا اور میرے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ نہ باندھنا میں آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

---

۱ ـ عدة الداعی / ۱۳۸.

پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا: خدایا: مجھے اپنی رحمت و برکت اور بخشش میں شامل فرما؛ اس کے بعد پیروں کا مسح کیا اور فرمایا: پروردگار میرے قدموں کو جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے مضبوط اور محکم قرار دینا میری تلاش اور کوشش کو ہر وہ عمل جس میں تیری خشنودی ہو قرار دے اس وقت محمد کی طرف دیکھا اور فرمایا: محمد! جو بھی میری طرح وضو کرے گا اور جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے ہی بیان کرے گا تو خداوند اس کے وضو کے پانی کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو اس کی تسبیح اور تقدیس کرے گا اور ''اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ'' کا ذکر کر کے جس کا ثواب وضو کرنے والے کے اعمال میں لکھا جائے گا۔

۱۴۰۔ نقل ہوا ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو امیر المؤمنین علیہ السلام کے بدن مبارک پر لرزہ اور کپ کپی طاری ہو جاتی تھی اور آپؑ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا جب آپ سے اس تبدیلی اور دگر گونی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ابھی خداوند کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت آ پہنچا ہے جسے خدا نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو دینا چاہا تو وہ اس کے قبول کرنے سے خوف زدہ ہو گئے لیکن انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا میں نہیں جانتا آیا اس امانت کو جسے میں نے اپنے ذمہ لیا ہے اسے احسن اور نیک طریقے سے ادا کر سکوں گا یا نہیں؟

۱۴۱۔ نقل ہوا ہے کہ وضو کرتے وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کے چہرے کا رنگ خوف الٰہی سے تبدیل ہو جاتا تھا۔

۴۱ ۔ فضل الصلاة عند علی علیه السلام

۱۴۲ ۔ وَلَمْ یَتْرُکْ (عَلِیّ علیه السلام) صَلاةَ اللَّیْلِ قَطُّ حَتّی لَیْلَةِ الْهَریرِ .و

كانَ يَوماً فی حَرْبِ صِفّينَ مُشْتَغِلاً بِالْحَرْبِ والْقِتالِ، وَكانَ مَعَ ذٰلِكَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ يُراقِبُ الشَّمْسَ. فَقالَ لَهُ ابْنُعَبّاسٍ :يا أميرَالمُؤمِنينَ، ما هذا الْفِعْلُ؟ فَقالَ :أَنْظُرُ إِلَى الزَّوالِ حَتّى نُصَلِّيَ .فَقالَ لَهُ ابنُ عَبّاسٍ :هَلْ هذا وَقْتُ صَلاةٍ؟ إِنَّ عِنْدَنا لَشُغْلاً بِالْقِتالِ (عَنِ الصَّلاةِ) فَقالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام :فَعَلى ما نُقاتِلُهُمْ؟ إِنَّما نُقاتِلُهُمْ عَلَى الصَّلاةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں نماز کی فضیلت

۱۴۲۔ علی علیہ السلام نے کبھی نماز کو قضاء نہیں کیا حتی کہ لیلۃ الھریر میں بھی نماز شب ادا کی جنگ صفین میں آپ جنگ کرنے میں مصروف تھے تو آپ سورج کی طرف دیکھ رہے تھے ابن عباس نے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام کیا کرر ہے ہو؟ فرمایا سورج کے زوال کو دیکھ رہا ہوں تا کہ نماز پڑھیں ابن عباس نے کہا آیا ابھی نماز کا وقت ہے؟ جب کہ ہم جنگ کرنے میں مصروف ہیں! علی علیہ السلام نے فرمایا: پھر کس لیے ان سے جنگ کرر ہے ہیں؟ ہم نماز کی خاطر ان کے ساتھ جنگ کرر ہے ہیں۔

۴۲۔ على وصلاة الجماعة

۱۴۳۔ (فی حديث) قالَ عَلِيٌّ عليه السلام :يا أَبَا الدَّرْداءِ !أُصَلِّي الْعِشاءَ وَالْفَجْرَ فی جَماعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ بَيْنَهُما، أَما سَمِعْتَ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يقولُ :لَوْ يَعْلَمونَ ما فيهِما لَأَتَوْهُما وَلَوْحَبْواً وَأَنَّهُما لَيُكَفِّرانِ ما بَيْنَهُما.(۱)

۱۔ كشف اليقين فی فضائل أمير المؤمنين عليه السلام.

۱۴۴۔ إِنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و آله وسلم طَوَّلَ الرُّکوعَ فِی بَعضِ الصَّلَواتِ تَطویلاً خارِجاً عَنِ العادَةِ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ، فَقالَ: أَمسَکَ جَبرَئیلُ یَدی فی رُکبَتی حَتّٰی أتی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ فَأَدرَکَ تِلکَ الرَّکعَةَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور نماز جماعت

۱۴۳۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا: یا ابو درداء! نماز عشاء اور صبح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا میری نظر میں وہ بہتر ہے اس سے کہ عشاء سے لے کر صبح تک بیدار رہوں۔ مگر تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا انہوں نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ نماز کس قدر پر فضیلت ہے تو اس کے پڑھنے کے لیے حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ اگر انہیں ہاتھوں اور پیٹ کے بل چل کر آنا پڑتا یہ دو نمازیں ان گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہیں جو ان کے دوران انجام ہوئے۔

۱۴۴۔ نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک نماز میں ذکر رکوع کو معمول سے زیادہ طول دیا۔ اس کی وجہ حضرت سے پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھوں کو زانو پر پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ علی علیہ السلام آئے اور انہوں نے اس رکعت میں شرکت کی۔

۱۔ الحکم الزاهرة ۲/۲۲۶ بنقل از سفینة البحار ۱/۱۷۶.

۲۔ احقاق الحق ۶/۸۹.

٤٣ ـ صلاة الف ركعة

١٤٥ ـ عن جميل بن صالح، عن أبى عبدالله عليه السلام قال :إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّىَ فى شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ فَافْعَلْ، فَإِنَّ عَلِيّاًعليه السلام كَانَ يُصَلِّى فى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ.(١)

١٤٦ ـ (فى حديث)عن الباقرعليه السلام اَنَّهُ قالَ... :وكان (علىّ عليه السلام) يُصَلِّى فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِأَلْفَ رَكْعَةٍ.(٢)

١٤٧ ـ بالإسناد عن الباقرعليه السلام أنه قال :كَانَ عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يُصَلِّى فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ.

كَما كانَ يَفْعَلُ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام، كانَ لَهُ خَمْسُمائَةِ نَخْلَةٍ، فَكانَ يُصَلِّى عِنْدَ كُلِّ نَخْلَةٍرَكْعَتَيْنِ.(٣)

١٤٨ ـ بالإسناد عن أبى بصير قال :دخلنا على أبى عبدالله عليه السلام فقال له أبوبصير :ماتقول فى الصلاة فى شهر رمضان؟ فقال :لِشَهْرِ رَمَضانَ حُرْمَةٌ وَحَقٌّ لايُشْبِهُهُ شَىءٌ مِنَ الشُّهورِ، صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ فى شَهْرِ رَمَضانَ تَطَوُّعاً بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّىَ فى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَ رَكْعَةٍ؛ فَافْعَلْ، إِنَّ عَلِيّاًعليه السلام فى آخِرِ عُمْرِهِ كانَ يُصَلّى فى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍأَلْفَ رَكْعَةٍ، فَصَلِّ يا أَبا مُحَمَّدٍ زِيادَةً فى رَمَضانَ....(٤)

---

١ ـ جامع احاديث الشيعة ٧/ ٢٠١.

٢ ـ احقاق الحق ٨/ ٦٠٠.

٣ ـ البحار ٤١/ ١٥. ٤ ـ الكافى ٤/ ١٥٤.

ہزار رکعت نماز

۱۴۵۔ جمیل بن صالح نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: اگر ماہ رمضان اور دوسرے مہینوں میں دن رات میں ہزار رکعت نماز پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو، چونکہ علی علیہ السلام ہر دن اور رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۶۔ حدیث میں امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے فرمایا: علی علیہ السلام ہر دن رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام سجاد علیہ السلام ہر دن اور رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے امیر المؤمنین علیہ السلام بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے علی علیہ السلام کے پاس پانچ سو کھجور کے درخت تھے اور وہ ہر درخت کے قریب دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۸۔ ابو بصیر نے کہا میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آنحضرتؑ سے پوچھا آپ کی نظر میں ماہ رمضان میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: ماہ رمضان حرمت اور حق رکھتا ہے کہ اور مہینے اس حرمت اور حق کو نہیں رکھتے جتنی بھی قدرت رکھتے ہو ماہ رمضان میں دن رات نوافل پڑھو اگر ہزار رکعت نماز دن اور رات میں پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو۔ چونکہ علی علیہ السلام اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہر دن اور رات کو ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اس لئے یا ابو محمد! ماہ رمضان میں دوسرے مہینوں سے زیادہ نماز پڑھو۔

۴۴۔ من مناجاته

۱۴۹۔ اِلٰهی اَلَیسَ اعتِذاری اِلَیکَ اِعتذارَ مَنْ یَستَغنی عَنْ قَبولِ عُذرِهِ، فَاقْبَلْ

عُذری یاخَیرَ مَنِ اعتَذَرَ إلَیهِ المسیؤونَ.(۱)

۱۵۰ ـ بالإسناد، عن الأصبغ بن نباتة قال :کانَ أمیرُ المُؤمِنینَ علیه السلام یقولُ فی سُجودِهِ:أُناجیکَ یا سَیِّدی کَما یُناجِی العَبدُ الذَّلیلُ مَولاهُ وَأطلُبُ إلَیکَ طَلَبَ مَن یَعلَمُ أنَّکَ تُعطی وَلایَنقُصُ مِمّا عِندَکَ شَیءٌ، وَأستَغفِرُکَ استِغفارَ مَن یَعلَمُ أنَّهُ لایَغفِرُ الذُّنوبَ إلّا أنتَ، وأتَوَکَّلُ عَلَیکَ تَوَکُّلَ مَن یَعلَمُ أنَّکَ عَلی کُلِّ شَیءٍ قَدیرٌ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی دعا اور مناجات

۱۴۹۔خدایا! میری معذرت طلبی تیری بارگاہ میں اس کی معذرت اور معافی کی طرح نہیں ہے جو قبول ہونے سے بے نیاز ہو، بس میری معذرت کو قبول فرما اے وہ جو گناہگار تیری بارگاہ میں معذرت اور معافی طلب کرتے ہیں۔

۱۵۰۔اصبغ بن نباتہ نے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام ذکر سجدہ میں کہا کرتے تھے۔اے مولا میں تجھ سے مناجات اور التجا کررہا ہوں جس طرح ایک حقیر اور عاجز غلام اپنے آقا سے مناجات کرتا ہے میں تجھ سے حاجت طلب کررہا ہوں اس کی طرح طلب کررہا ہوں جو جانتا ہے کہ تو اسے عطا کرے گا اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں کمی نہیں آئے گی اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اس

۱۔ نہج السعادة ۶/۱۹۱، البلد الامین / ۳۱۶ باختلاف یسیر.

۲۔ امالی الصدوق / ۲۱۱، روضة الواعظین ۲/۳۲۶.

کی طرح معافی مانگتا ہوں جو جانتا ہے کہ تیرے سوا کوئی اس کے گناہوں کو معاف نہیں کرے گا اور تجھ پر توکل کر رہا ہوں اس کی طرح جو جانتا ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۵۔ اخلاص علی علیه السلام

۱۵۱۔ وَقالَ أميرُالمُومِنينَ وَسَيِّدُ المُوَحِّدينَ صَلواتُ اللّهِ عَلَيهِ :ما عَبَدْتُک خَوفاً مِنْنارِکَ وَلا طَمَعاً فی جَنَّتِکَ، لکِنْ وَجَدْتُکَ أهلاً لِلْعِبادَةِ فَعَبَدْتُکَ....(۱)

۱۵۲۔ (فی حدیث) ولمّا أدرک عمرو بن عبدود لم يضربه، فوقعوا فی علیّ عليه السلام فردّ عنه حذيفة فقال النبیّ صلی الله عليه وآله وسلم :مَهْ يا حُذَيفَةُ !فإنَّ عَلِيّاً سَيَذْكُرُ سَبَبَ وَقْفَتِهِ، ثُمَّ إنَّهُ ضَرَبَهُ، فَلَمّا جاءَ سَألَهُ النَّبیّ صلی الله عليه وآله وسلم عَنْ ذلِکَ فَقالَ :قَدْ كانَ شَتَمَ أُمّی وَتَفَلَ فی وَجْهی، فَخَشيتُ أنْ أضْرِبَهُ لِحَظِّ نَفْسی، فَتَرَكْتُهُ حَتّی سَكَنَ ما بی ثُمَّ قَتَلْتُهُ فی اللّهِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا اخلاص

۱۵۱۔ امیر المومنین علیہ السلام سرور موحدین نے فرمایا: خدایا! میں تیری عبادت اس لیے نہیں کرتا کہ مجھے جہنم کی آگ کا خوف یا جنت کی لالچ ہے بلکہ تجھے پرستش اور عبادت کا لائق جانتا ہوں اسی لیے تیری عبادت کرتا ہوں۔

۱۔ البحار ۱۸۶/۷۰، عوالی اللئالی ۴۰۴/۱ باختلاف یسیر.

۲۔ البحار ۵۰/۴۱.

۱۵۲۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ جس وقت علی علیہ السلام عمرو بن عبدود پر غالب آئے تو اس پر ضرب نہ چلائی لوگوں نے حضرت کے اس عمل کو عیب سمجھا لیکن حذیفہ نے حضرت کا دفاع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا حذیفہ: علی علیہ السلام خود اس کام کی وجہ بیان کرے گا عمر بن عبدود کو قتل کرنے کے بعد جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کام کا سبب پوچھا علی علیہ السلام نے کہا: اس نے میری والدہ کو گالی دی اور اپنا آب دھان میرے چہرے پر پھینکا میں ڈر گیا کہ اگر اس کو قتل کرتا ہوں تو میرا غصہ اس میں شامل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا تب میں نے اس کو خدا کی خاطر واصل جہنم کیا۔

۴۶ ۔ الانقطاع التام

۱۵۳ ۔ رُوِیَ أَنّ عَلِیّاً قَدْ أصابَ رِجْلَهُ فی غَزْوَةِ أُحُدٍ سَهْمٌ صَعُبَ إخراجُهُ، فَأَمَرَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم بِإخراجِهِ حینَ اشْتِغالِهِ بِالصَّلاةِ فَأَخْرَجوهُ مِنْ رِجْلِهِ، فَقالَ بَعْدَ فَراغِهِ عَنِ الصَّلاةِ بِأَنَّهُ لَمْ یَلْتَفِتْ بِذلِکَ.(۱)

حالت نماز میں پوری طرح خدا کی طرف متوجہ ہونا

۱۵۳۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ جنگ احد میں علی علیہ السلام کے پاؤں میں تیر لگا جس کا نکالنا

---

۲ ۔ احقاق الحق ۸/ ۶۰۲.

مشکل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس تیر کو اس وقت نکالیں جب علی علیہ السلام نماز کی حالت میں ہوں ایسے ہی کیا گیا، علی علیہ السلام نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا میں بالکل متوجہ بھی نہیں ہوا۔



الفصل الرّابع:

فى اخلاقه وسيرته

۴۷۔ اخلاصه فى التوكل على الله

۱۵۴ ـ بالإسناد، عن أبى عبدالله عليه السلام قال :كان قنبر غلام علىّ يحب علياًعليه السلام حبّاً شديداًفإذا خرج علىّ صلوات الله عليه خرج على أثره بالسّيف، فرآه ذات ليلة فَقالَ :يا قَنبَرُ !مالَکَ؟ فَقالَ :جِئتُ لِأمشى خَلفَکَ يا أميرَ المؤمنين قالَ :وَيحَکَ !أَمِنْ أَهلِ السَّماءِ تَحرُسُنى أَوْ مِنْ أَهلِ الأَرضِ؟ فقال :لا، بَلْ مِنْ أَهلِ الأَرضِ فَقالَ :إِنَّ أَهلَ الأَرضِ لايَستَطيعونَ لِشَيْئاً إِلا بِإِذْنِ اللّهِ مِنَ السَّماءِ فَارجِعْ فَرَجَعَ.(۱)

چوتھی فصل

حضرت علی علیہ السلام کا اخلاق اور سیرت

خدا کے توکل میں ان کا اخلاص

۱۵۴۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام کا غلام قنبر آپ سے بہت

۱۔ الکافی ۲/۶۴.

محبت کرتا تھا اس لیے جس وقت بھی علی علیہ السلام گھر سے خارج ہوتے تھے تو وہ تلوار اٹھا کر آپؑ کے پیچھے حرکت کرتا تھا ایک رات آپؑ نے قنبر کو دیکھا پوچھا کس لیے آئے ہو؟ جواب دیا یا امیر المؤمنین علیہ السلام! اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے پیچھے چلو آپؑ نے فرمایا: حیف ہو تم پر آیا تو چاہتا ہے میری اہل آسمان سے حفاظت کرے یا اہل زمین سے؟ کہا: اہل زمین سے فرمایا: اہل زمین خدا کے اذن کے بغیر میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے واپس جاؤ قنبر واپس چلے گئے۔

۴۸۔ حُسن خُلقِه

۱۵۵۔ وَدَعا)عَلِیٌّ(علیه السلام غُلاماً لَهُ مِراراً فَلَمْ یُجِبْهُ، فَخَرَجَ فَوَجَدَهُ علی بابِ الْبَیْتِ،فقالَ :ما حَمَلَکَ عَلی تَرْکِ إجابَتی؟ قالَ :کَسِلْتُ عَنْ إجابَتِکَ وَأَمِنْتُ عُقُوبَتَکَ، فقالَ :اَلْحَمْدُلِلَّهِ الَّذی جَعَلَنی مِمَّن یأمَنُهُ خَلْقُهُ، اِمضِ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ.(۱)

۱۵۶۔ بالإسناد، عن أبی عبداللّه عن آبائه علیهم السلام :أَنَّ أَمیرَالْمُؤْمِنین عَلیه السلام صاحَبَ رَجُلاً ذِمّیّاًفَقالَ لَهُ الذِّمّیُ :أَیْنَ تُریدُ یا عَبْدَاللّهِ فَقالَ :اُریدُ الْکوفَةَ، فَلَمّا عَدَلَ الطَّریقُ بِالذِّمیَّ عَدَلَ مَعَهُ أَمیرُالْمُؤْمِنینَ علیه السلام فَقالَ (له خ ل) الذِّمّیُّ: أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّکَ تُریدُ الْکوفَةَ؟ فَقالَ لَهُ :بَلی فَقالَ لَهُ الذِّمّیُّ :فَقَدْ تَرَکْتَ الطَّریقَ؟ فَقالَ لَهُ :قَدْ عَلِمْتُ ذلِکَ قالَ :فَلِمَ عَدَلْتَ مَعی وَقَدْعَلِمْتَ ذلِکَ؟ فقال له أمیرالمؤمنین علیه السلام :هذا مِنْ تَمامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أنْ یُشَیِّعَ الرَّجُلُ (صاحبه خ ل)

۱۔ البحار ۴۸/۴۱.

هُنَيئَةً إِذا فارَقَهُ، وَكَذلِكَ أَمَرَنا نَبِيُّنا صلى الله عليه و آله وسلم، فقال لَهُ الذِّمّيُّ :هكذا قالَ؟ قالَ :نَعَم، قال الذِّمّيُّ :لا جَرَمَ إِنَّما تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لأَفعالِهِ الكَريمَةِ فَأَنا أُشهِدُكَ أَنّي عَلى دينِكَ وَرَجَعَ الذِّمّيُّ مَعَ أَميرِ المؤمنينَ عليه السلام فَلَمّا عَرَفَهُ أَسلَمَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام عمدہ خصلت والے

۱۵۵۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ ایک دن علی علیہ السلام نے چند مرتبہ اپنے غلام کو آواز دی، غلام نے جواب نہ دیا۔ علی علیہ السلام گھر سے باہر آئے غلام کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہوکر فرمایا: جواب کیوں نہیں دیا؟ غلام نے کہا: میں جواب دینے کی حالت میں نہیں تھا اور آپ کی سزا سے بھی امان میں تھا، علی علیہ السلام نے فرمایا: شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے ان میں سے قرار دیا ہے جس سے ان کی مخلوق امان میں ہے۔ جاؤ اور تم خدا کے راستے میں آزاد ہو۔

۱۵۶۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام کا فرذمی کے ساتھ ہمسفر ہوئے اس شخص نے پوچھا: اے خدا کے بندے کہاں جاؤ گے؟ فرمایا: کوفہ جاوں گا جب اس کا راستہ جدا ہوا تو علی علیہ السلام اس کے ساتھ چلتے رہے، اس شخص نے کہا مگر آپ نے نہیں کہا تھا کہ کوفہ جاوں گا؟ فرمایا: ہاں اس نے کہا: یہ تو کوفہ کا راستہ نہیں ہے فرمایا: جانتا ہوں کہا: پھر کیوں میرے ساتھ آرہے ہو؟ فرمایا: یہ کمال حسن معاشرت ہے کہ جب انسان اپنے دوست سے جدا ہو تو چند قدم اور بھی اس کے ساتھ چلے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس طرح حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا آپ کے پیغمبر نے اسی طرح

۱۔ حلیة الأبرار ۱/۲۶۸، البحار ۴۱/۵۳ باختلاف في موارد.

کہا ہے؟ فرمایا: جی ہاں، ذمی نے کہا بس ان کی اچھی سیرت اور عمل دیکھ کر لوگ ان کے پیرو کار بنے ہیں میں تم کو اپنا گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے تمہارا دین قبول کر لیا ہے اس وقت وہ کافر ذمی علی علیہ السلام کے ساتھ واپس آ گیا اور جب ان کو پہچان لیا تو مسلمان ہو گیا۔

۴۹۔ تواضعه

۱۵۷ ـ قال صعصعة بن صوحان وغيره من شيعته واصحابه: كانَ فينا كَأَحَدٍ مِنّا، لِينُجانِبٍ وَشِدَّةُ تَواضُعٍ وَسُهولَةُ قِيادٍ، وَكُنّا نَهابُهُ مَهابَةَ الأسيرِ المَرْبوطِ لِلسّيافِ الواقِفِ عَلى رَأسِهِ. (۱)

۱۵۸ ـ كانَ عَلِيّ عليه السلام يَدْخُلُ السُّوقَ وَيَحْمِلُ التَّمرَ وَالسَّويقَ وَالمِلْحَ وَأَشْباهَ ذلِكَ في ثَوْبِهِ تارَةً وَفي يَدِهِ اُخْرى وَيَقولُ:

لا يُنقِصُ الكامِلَ مِنْ كَمالِهِ ما جَرَّ مِنْ نَفْعٍ إلى عِيالِهِ (۲)

۱۵۹ ـ عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: خَرَجَ أَميرُ المُؤْمِنينَ عليه السلام عَلى أَصْحابِهِ وَهُوَ راكِبٌ، فَمَشَوْا خَلْفَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقالَ: لَكُمْ حاجَةٌ؟ فَقالُوا: لا يا أَميرَ المُؤْمِنينَ، وَلكِنّا نُحِبُّ أَنْ نَمْشِيَ مَعَكَ، فَقالَ لَهُمْ: اِنْصَرِفُوا فَإِنَّ مَشْيَ الماشي مَعَ الرّاكِبِ مَفْسَدَةٌ لِلرّاكِبِ وَمَذَلَّةٌ لِلْماشي.... (۳)

---

۱ ـ احقاق الحق ۱۸/۱۵۲.

۲ ـ احقاق الحق ۱۸/۱۵۳، البحار ۴۱/۵۴ باختلاف في موارد.

۳ ـ البحار ۴۱/۵۵، جامع أحاديث الشيعة ۲۱/۸۸۰ باختلاف يسير.

حضرت علی علیہ السلام کی عاجزی اور انکساری

۱۵۷۔ صعصعہ بن صوحان چند شیعیان حیدر کرار اور آپؑ کے اصحاب نے کہا: امیر المؤمنین ہمارے درمیان ہماری مانند تھے۔ آپؑ میں بہت زیادہ تواضع اور عاجزی تھی جس کی وجہ سے تمام لوگ آپ کی طرف مایل ہو جاتے تھے اس دوران ہم پر ہیبت اور خوف طاری ہو جاتا تھا اس طرح جیسے کوئی کسی اسیر کے سر پر تلوار اٹھائے کھڑا ہو۔

۱۵۸۔ روایت میں بیان ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام جس وقت بازار جایا کرتے تھے تو کھجور اور آٹا اور نمک کپڑے میں ڈال کر یا آپنے ہاتھوں میں اٹھا کر لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اپنے عیال کے لیے خوراک لے جانا بہت ہی مفید ہے اور یہ انسان کی کمال میں کمی کا باعث نہیں بنتا۔

۱۵۹۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیہ السلام گھوڑے پر سوار تھے اور اپنے اصحاب کے قریب سے گذرے اصحاب نے آپ کا پیچھا کیا جب آپ کی نگاہ ان پر پڑی تو ان سے پوچھا آیا کوئی حاجت رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں یا امیر المؤمنین علیہ السلام ہمیں آپؑ کے پیچھے چلنا اچھا لگتا ہے فرمایا: واپس لوٹ جائیں چونکہ سوار کے پیچھے پیدل چلنا اس کے لیے تباہی اور پیدل چلنے والے کے لیے ذلالت کا باعث بنتا ہے۔

۵۰ ـ حلمه

۱۶۰ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَفْضَلُ النّاسِ حِلْماً.(۱)

۱۶۱ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :وَلَوْ کانَ الْحِلْمُ رَجُلاً، لَکانَ عَلِیّاً.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا تحمل

۱۶۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام تحمل اور صبر میں لوگوں سے افضل ہیں۔

۱۶۱۔ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر صبر اور تحمل انسانی شکل اختیار کرلے تو وہ علی علیہ السلام ہوں گے۔

۵۱ ـ صبره

۱۶۲ ـ فی خطبة له علیه السلام ... :فَرَأَیْتُ أَنَّ الصَّبْرَ عَلی هاتا أَحْجی، فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذیً، وَفِی الْحَلْقِ شَجاً أَری تُراثِیَ نَهْباً.(۳)

۱۶۳ عَنْ عَلِیٍّ علیه السلام مَرْفوعاً)قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم(یا عَلِیُّ !کَیْفَ أَنْتَ إِذا زَهِدَ النّاسُ فیالآخِرَةِ وَرَغِبوا فی الدُّنْیا وَأَکَلوا التُّراثَ أَکْلاً لَمّاً وَأَحَبّوا الْمالَ حُبّاً جَمّاً وَاتَّخذوا دینَ اللّٰهِ دَغَلاً وَمالَ اللّٰهِ دُوَلاً قالَ :قُلْتُ :یا

---

۱ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۱۰.

۲ ـ الفصول المائة ۴/ ۱۸۴، فرائد السمطین ۲/ ۶۸.

۳ ـ نهج البلاغه فیض / ۳۷، صبحی الصالح /۴۸، تذکرة الخواص / ۱۱۸ باختلاف فی موارد.

رَسولَ اللّٰہِ !أُتْرِکُھُمْ وَأُتْرِکُ ما فَعلوہُ وَإِنّی أَخْتارُ اللّٰہ وَرَسولَہُ والدّارَ الآخِرَۃَ وَأَصْبِرُ عَلی مَصائِبِ الدُّنیا وَھواھا حَتّی أَلْحَقَ بِکَ بِمَشِیئَۃِ اللّٰہِ قالَ :صَدَقْتَ یا عَلِیُّ !اَللّٰھُمَّ اِفْعَلْ ذٰلِکَ بِہِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا صبر

۱۶۲۔حضرت نے نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا: جب میں نے دیکھا کہ ابھی صبر کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تو میں نے صبر کرلیا اس طرح جیسے کسی کی آنکھ میں کانٹا اور گردن میں ہڈی پھنسی ہوئی ہو میں دیکھ رہا تھا کہ میری میراث لوٹی جارہی ہے۔

۱۶۳۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم اس وقت کیسے ہوگے جب لوگ آخرت کو بھول کر دنیا کے ساتھ دل لگا ئیں گے ثروت کو ایک ہی وقت میں کھا جائیں گے اور مال اور دولت سے بہت زیادہ محبت رکھیں گے خدا کے دین کو فریب کاری اور دھوکے کا وسیلہ بنائیں گے اور بیت المال کو ایک دوسرے کے ہاتھ میں چرخائیں گے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کو اور ان کے کاموں کو چھوڑ کر خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آخرت کے راستے کو انتخاب کروں گا اور دنیا کے مصائب پر صبر کروں گا یہاں تک کہ رضایت الٰہی سے آپ کے ساتھ ملحق ہو جاؤں ۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ تم نے سچ کہا، خدایا! علی کے ساتھ ایسا ہی کرنا۔

---

۱ - احقاق الحق ۶۱۴/۸.

۵۲ ـ علی علیه السلام و زهده

۱۶۴ ـ عن قمیصة بن جابر قال :ما رَأَیتُ أَزهَدَ فی الدُّنیا مِن عَلِیِّ بنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۱۶۵ ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !إنَّ اللّهَ تَعالی قَد زَیَّنَکَ بِزینَةٍ لَم تُزَیِّنِ العِبادُ بِزینَةٍ أَحَبَّ إِلَی اللّهِ تعالی مِنها:هِیَ زینَةُ الأَبرارِ عِندَاللّهِ عَزَّ وَجَلَّ، اَلزُّهدُ فی الدُّنیافَجَعَلَکَ لاتَرزَأُ مِنَ الدُّنیا شَیئاً وَلا تَرزَأُ الدُّنیا مِنکَ شَیئاً وَوَهَبَ لَکَ حُبَّ المَساکینِ فَجَعَلَکَ تَرضی بِهِم أَتباعاً وَیَرضَونَ بِکَ إماماً.(۲)

۱۶۶ ـ بالإسناد، عن أبی جعفر الباقرعلیه السلام انه قال :وَاللّهِ إِن کانَ عَلِیّ علیه السلام لَیَأکُلُ أَکلَ العَبدِوَیَجلِسُ جِلسَةَ العَبدِ، وَإِن کانَ لَیَشتَری القَمیصَینِ السُّنبُلانِیینِ فَیُخَیِّرُ غُلامَه خَیرَهُما ثُمَّ یَلبَسُ الآخَرَ.(۳)

۱۶۷ ـ کانَ عَلِیّ علیه السلام :یَلبَسُ لِباساً مَرقوعاً وَنَعلاهُ مِن لیفٍ.(۴)

۱۶۸ ـ بالإسناد، عن أبی عَبدِاللّهِ علیه السلام عَن عَلِیّ علیه السلام أَنَّهُ کانَ یَمشی فی نَعلٍ واحِدَةٍ وَیُصلِحُ الأُخری لایَری بِذلِکَ بَأساً.(۵)

---

۱ ـ کشف الغمة ۱/۱۶۵

۲ ـ احقاق الحق ۴/۴۹۰، الیقین/ ۸۵، المحجة البیضاء ۴/۱۹۰، کشف الغمة ۱/۱۷۰ باختلاف فی موارد.

۳ ـ امالی الصدوق/ ۲۳۲، روضة المتقین ۱۳/۲۶۲ باختلاف فی موارد.

۴ ـ احقاق الحق ۸/۳۰۱.

۵ ـ الکافی ۶/۴۷۷.

۱۶۹ ۔ وكانَ عَلىّ عليه السلام يَرْقَعُ قَميصَهُ، وَيقولُ :إنّ لُبسَ المَرقوعِ يُخشّعُ القَلْبَ وَيَقْتَدى بِهِ المُؤْمِنُ. (۱)

۱۷۰ ۔ قال أمير المؤمنين عليه السلام :إنَّ اللّهَ جَعَلَنى إماماً لِخَلْقِهِ فَفَرَضَ عَلَىَّ التَّقْديرَ فى نَفْسى وَمَطْعَمى وَمَشْرَبى وَمَلْبسى كَضُعَفاءِ النّاسِ كَىْ يَقْتَدِىَ الْفَقيرُ بِفَقْرى وَلا يُطْغى الْغَنِىَّ غِناهُ. (۲)

۱۷۱ ۔ بالإسناد، عن زيد بن الحسن قال :سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول :كانَ أميرُالمُؤمنينَ عليه السلام أَشْبَهَ النّاسِ طُعْمَةً بِرَسولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم كانَ يَأْكُلُ الْخُبزَ وَالْخَلَّ وَالزَّيْتَ وَيُطعِمُ النّاسَ الْخُبزَ وَاللَّحمَ. (۳)

حضرت علی علیہ السلام کا زہد

۱۶۴۔ قمیصہ بن جابر نے کہا: میں نے اس دنیا میں کسی کو بھی علی علیہ السلام سے زیادہ زاہد نہیں دیکھا۔

۱۶۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام خدا نے تم کو اس دنیا میں ایک ایسی زینت سے نوازا ہے جو خدا کے نزدیک بہترین زینت ہے کسی اور کو اس زینت سے نہیں نوازا یہ زینت ان کی زینت ہے جو خدا کے نزدیک صالحین میں سے گنے جاتے ہیں اور یہ نیکی دنیا میں ہے تم کو خدا نے

۱۔ احقاق الحق ۳۰۳/۸.

۲۔ حلية الأبرار ۳۴۰/۱.

۳۔ الكافى ۳۳۱/۶.

ایسے قرار دیا ہے کہ دنیا تم سے دور ہے او تم دنیا سے بیزار ہو اور تم کو مساکین کا دوست بنایا اور تم کو ایسے قرار دیا کہ تم ان کی پیروی سے خوش ہو اور وہ تمہاری امامت سے خوشحال ہیں۔

۱۶۶۔ امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم علی علیہ السلام غلاموں کی مانند کھانا کھاتے تھے اور ان کی طرح بیٹھتے تھے اور معمولاً دو لباس سنبلانی خریدا کرتے تھے ان میں سے بہترین اور عمدہ لباس غلام کو دیا کرتے تھے اور دوسرا خود پہنا کرتے تھے۔

۱۶۷۔ روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام پیوند لگا ہوا لباس پہنتے تھے اور آپ کے جوتے کھجور کی چھال سے بنے ہوئے تھے۔

۱۶۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام بعض اوقات پاؤں میں ایک جوتا پہن کر چلتے تھے اور دوسرے کو تعمیر کرتے تھے اور اس کام کو عیب نہیں سمجھتے تھے۔

۱۶۹۔ روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام اپنے لباس کو خود پیوند لگاتے تھے اور فرماتے تھے پیوند والا لباس دل میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے اور مؤمنین اس کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۷۰۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال نے مجھے لوگوں کا امام بنایا اور مجھ سے اقرار لیا گیا ہے کہ میں اپنی خوراک، لباس، اور خورد ونوش میں مسکین اور غریب لوگوں کی مانند زندگی کروں تا کہ محتاج اور نیاز مند لوگ میرے فقر کی اطاعت کریں اور مالدار لوگ بے نیازی کی وجہ سے طاغوت اختیار نہ کریں۔

۱۷۱۔ زید بن حسن نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین اپنی خوراک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک لوگوں کی مانند تھے خود روٹی، سرکہ اور زیتون کا تیل کھایا کرتے تھے اور لوگوں کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔

۵۳۔ الدنیا عند علی علیه السلام

۱۷۲ ـ عن علیّ علیه السلام :لَدُنیاکُم عِندی أهوَنُ مِن عُراقِ خِنزیرٍ علی یَدِ مَجذومٍ.(۱)

۱۷۳ ـ وقال)علیّ(علیه السلام :یا دُنیا یا دُنیا أبی تَعَرَّضتِ، أم إلَیَّ تَشَوَّقتِ؟ لا حانَ حینُکِ هَیهاتَ غُرّیّ غَیری لا حاجَةَ لی فیکِ، قَد طَلَّقتُکِ ثَلاثاً لا رَجعَةَ لی فیکِ، وله علیه السلام:

طَلِّقِ الدُّنیا ثَلاثاً　　وَاتَّخِذ زَوجاً سِواها

إنَّها زَوجَةُ سوءٍ　　لاتُبالی مَن أتاها(۲)

۱۷۴ ـ قال عبداللّٰه بن عباس :دخلت علی أمیر المؤمنین علیه السلام بذی قار وهو یخصف نعله، فقال لی :ما قیمَةُ هذَا النَّعلِ؟ فَقُلتُ :لا قیمَةَ لَها، فقال علیه السلام: وَاللّٰهِ لَهِیَ أحَبُّ إلَیَّ مِن إمرَتِکُم إلّا أن أُقیمَ حَقّاً أو أدفَعَ باطِلاً....(۳)

دنیا حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں

۱۷۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی یہ دنیا میرے نزدیک اس خنزیر کی ہڈی سے بھی پست تر ہے جو جذامی شخص کے ہاتھ میں ہے۔

۱۔ غرر الحکم / ۵۸۲.

۲۔ مناقب آل أبیطالب ۲/ ۱۰۲.

۳۔ نهج البلاغه فیض / ۱۰۲، تذکرة الخواص / ۱۱۰ باختلاف یسیر.

۱۷۳۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اے دنیا! اے دنیا! آیا اپنے اپ کو مجھے پیش کر رہی ہو اور مجھ سے محبت کرنا چاہتی ہو؟ کبھی بھی تیرا وقت نہیں آئے گا افسوس! کسی اور کو دھوکا اور فریب دے، مجھے تیری ضرورت نہیں، میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں اور تجھ سے رجوع نہیں کروں گا۔

(یہ شعر بھی حضرت علیؑ سے ہے)

دنیا کو تین طلاقیں دے دو اور شریک حیات انتخاب کرو، کیونکہ وہ بری ہمسر ہے اور اس کے لیے یہ لازم نہیں ہے کہ کون اس کا پیچھا کرتا ہے۔

۱۷۴۔ عبداللہ بن عباس سے نقل ہے کہ میں ''ذی قار'' میں علی علیہ السلام کے پاس گیا اس وقت حضرت اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے مجھ سے پوچھا: اس جوتے کی اہمیت کیا ہے؟ میں نے کہا: کوئی اہمیت نہیں: فرمایا: خدا کی قسم یہ جوتا میرے نزدیک تمہاری حکمرانی سے محبوب تر ہے اور اس کی قدر و قیمت اس سے زیادہ ہے مگر یہ کہ میں حق کے لیے قیام کروں یا باطل کو روک لوں۔

۵۴۔ علی علیه السلام یبیع سیفه

۱۷۵۔ عن أبی حیان التیمی عن أبیه قال: رأیت علی بن أبی طالب علیه السلام علی المنبر یقول: مَنْ یَشْتَری مِنّی سَیْفی هذا؟ فَلَوْ کانَ عِنْدی ثَمَنُ إزارٍ ما بِعْتُهُ، فقام إلیه رجل فقال: نسلفک ثمن إزار (قال:) قال عبدالرزاق: وکانَتْ بِیَدِهِ الدُّنیا کُلُّها إلّا ما کانَ مِنَ الشّامِ.(۱)

۱۷۶۔ بالإسناد، عن مجمع التیمی قال: خرج علیّ بن أبی طالب علیه

۱۔ فضائل الخمسة ۳/۳، احقاق الحق ۸/۲۵۱، الاستیعاب ۳/۱۱۱۴، الامام علی ۳/۲۳۷ باختلاف فی موارد.

السلام بسیفه إلى السّوق فقال :مَنْ یَشْتری مِنّی سَیْفی هذا فَلَوْ کانَ عِنْدی أَرْبَعَةُ دَراهِمَ أَشْتَری بِها إِزاراً ما بِعْتُهُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار کو فروخت کر رہے ہیں

۱۷۵۔ ابو حیان تیمی نے اپنے والد سے نقل کیا اس نے کہا: میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر دیکھا فرمارہے تھے کون میری تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کی رقم ہوتی تو اس کو نہ بیچتا۔ بس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: ہم ایک قمیض کی رقم آپ کو قرض دیتے ہیں راوی کہتا ہے: عبدالرزاق نے کہا: اس وقت کی بات ہے جب کہ پوری دنیا کی حکمرانی علی علیہ السلام کے پاس تھی سوائے شام کے۔

۱۷۶۔ مجمع تیمی نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہاتھ میں تلوار تھی بازار میں آئے اور فرمایا: کون میری اس تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کے لیے چار درہم ہوتے تو میں اس تلوار کو فروخت نہ کرتا۔

۵۵۔ قناعة علی علیه السلام

۱۷۷ ــ بالإسناد، عن أبی إسحاقِ السَّبیعی قالَ :کُنْتُ عَلی عُنُقِ أبی یَوْمَ الْجُمْعَةِ وَأمیر الْمُؤْمِنینَ عَلِیُّ بْنُ أبیطالِبِ علیه السلام یَخْطِبُ وَهُوَ یَتَرَوَّحُ بِکُمِّهِ فَقُلْتُ:

۱۔ احقاق الحق ۲۵۲/۸.

يا أَبَهْ أميرُ الْمُؤْمنينَ يَجِدُ الْحَرَّ؟ !فَقالَ لى :لا يَجِدُ حَرّاً وَلا بَرْداً، وَلكِنَّهُ غَسَلَ قَمِيصَهُ وَهُوَ رَطِبٌ وَلا لَهُ غَيْرُهُ فَهُوَ يَتَرَوَّحُ بِهِ.(١)

١٧٨ ـ عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قالا :دَخَلْنا عَلى أَميرِ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام وَبَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ مِنْخُوصٍ عَلَيْهِ قُرْصٌ أَوْ قُرْصانِ مِنْ شَعيرٍ وإِنَّ أَسْطارَ النُّخالَةِ لَتَبينُ فِى الْخُبْزِ وَهُوَ يَكْسِرُ عَلى رُكْبَتَيْهِ وَيَأْكُلُ بِمِلْحٍ جَريشٍ، فَقُلْنا لِجارِيَةٍ لَهُ سَوداءَ اسْمُها فِضَّةٌ :أَلَّا نَخَلْتِ هذَا الدَّقيقَ لِأَميرِ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام؟ فَقالَتْ :أَيَأْكُلُ هُوَ الْمُهَنّا وَيَكُونُ الْوِزْرُ فى عُنُقى؟ !فَتَبَسَّمَ عليه السلام وَقالَ :أَنا أَمَرْتُها أَلّا تَنْخُلَهُ، قُلْنا :وَلِمَ يا أَميرَ الْمُؤْمِنينَ؟ قالَ :ذلِكَ لَأَجْدَرُ أَنْ تُذَلَّ النَّفْسُ وَيَقْتَدِى بِىَ(لى خ ل) الْمُؤْمِنُ وَأَلْحَقَ بِأَصْحابى.(٢)

١٧٩ ـ رُوِىَ عَن سُوَيد بْنِ غَفَلَةَ قالَ :دَخَلْتُ عَلى عَلىّ عليه السلام فَوَجَدْتُهُ جالِساً وَبَيْنَ يَدَيْهِإناءٌ فيهِ لَبَنٌ أَجِدُ ريحَ حُمُوضَتِهِ فى يَدِهِ رَغيفٌ أَرى قِشارَ الشَّعيرِ فى وَجْهِهِ وَهُوَ يَكْسِرُهُ بِيَدِهِ وَيَطْرَحُهُ فيهِ، فَقالَ :اُدْنُ فَأَصِبْ مِنْ طَعامِنا، فَقُلْتُ :إِنّى صائِمٌ....(٣)

١٨٠ ـ وروى أَنَّ عَلِيّاًعليه السلام اجتازَ بِقَصّابٍ وَعِنْدَهُ لَحْمٌ سَمينٌ، فَقالَ (يا أَميرَ الْمُؤْمِنينَ:هذا اللَّحْمُ سَمينٌ أَشْتَرِ مِنْهُ، فَقالَ لَهُ :لَيْسَ الثَّمَنُ حاضِراً، فَقالَ :أَنا أَصْبِرُ يا أَميرَ الْمُؤْمِنينَ،فَقالَ لَهُ :أَنا أَصْبِرُ عَنِ اللَّحْمِ.(٤)

---

١ ـ الغارات ١/٩٨

٢ ـ مجموعة ورام ١/٤٨، احقاق الحق ٨/٢٧٧.

٣ ـ ارشاد القلوب / ٢١٥ .

٤ ـ ارشاد القلوب / ١١٩ .

۱۸۱ ـ قال علی علیه السلام :إِنَّ أَمیرَ کُمْ هذا قَدْ رَضِیَ مِنْ دُنیاکُمْ بِطُمْرَیْهِ، وَإِنَّهُ لا یَأْکُلُ اللَّحْمَ فی السَّنَةِ إِلَّا الفَلْذَةَ مِنْ کَبِدِ أُضْحِیَةٍ.(۱)

قناعت حضرت علی علیہ السلام

۱۷۷۔ابواسحاق سبیعی سے نقل ہوا اس نے کہا: جمعہ کے دن میں اپنے والد کے کندھے پر سوار تھا اس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام خطبہ پڑھ رہے تھے اور اپنی آستینوں کو حرکت دے رہے تھے میں نے اپنے والد سے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام گرمی محسوس کر رہے ہیں، میرے والد نے کہا: نہ گرمی محسوس کر رہے ہیں اور نہ سردی بلکہ ان کی قمیض گیلی ہے چونکہ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور قمیض نہیں اس کو ہلا رہے ہیں تاکہ خشک ہو جائے۔

۱۷۸۔اسود اور علقمہ کہتے ہیں: ہم علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے دیکھا کہ آپؑ کے سامنے کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھال رکھا ہوا تھا اور اس میں ایک یا دو روٹیاں جو کی رکھی ہوئیں تھیں جن پر بھوسی ظاہر تھی اور علی علیہ السلام روٹی کو زانو سے توڑ کر نمک کے ساتھ تناول فرما رہے تھے ہم نے ان کی حبشی کنیز جس کا نام فضہ تھا اس سے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام کے لیے آٹا کیوں نہیں چھانہ؟ کنیز نے کہا: آیا امیر المؤمنین علیہ السلام خوش مزہ اور لذیز کھانا کھائیں اور اس کا گناہ مجھ پر ہو؟ علی علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا: میں نے اسے کہا ہے کہ آٹے کو صاف نہ کرے ہم نے کہا کیوں؟ یا امیر المؤمنین علیہ السلام انہوں نے فرمایا: یہ اپنے نفس کو حقیر اور ذلیل کرنے کے لیے بہتر ہے، کیونکہ

---

۱ ـ احقاق الحق ۸/ ۲۸۹.

مؤمنین میری پیروی کرتے ہیں اور میں بھی اپنے اصحاب کے ساتھ متصل ہو جاؤں۔

۱۷۹۔ سوید بن غفلہ نے کہا: ہم علی علیہ السلام کے پاس گئے دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں تھوڑی سی لسی تھی اور اس کی کھٹائی کی بو محسوس ہو رہی تھی جو سے بنی ہوئی روٹی جس پر جو کے چھلکے ظاہر تھے ان کے ہاتھ میں تھی اس کو توڑ کر لسی میں ڈال رہے تھے اور مجھ سے فرمایا: مرے قریب آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کی مجھے روزہ ہے۔

۱۸۰۔ نقل ہوا کہ علی علیہ السلام ایک قصاب کے قریب سے گذرے اس کے پاس موٹا تازہ گوشت رکھا ہوا تھا اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام یہ موٹا اور تازہ گوشت ہے مجھ سے خرید لو علی علیہ السلام نے فرمایا: پیسے نہیں ہیں قصاب نے کہا: میں صبر کرلوں گا فرمایا: میں گوشت کھانے سے صبر کرلوں گا۔

۱۸۱۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا حکمران تمہاری اس دنیا میں دو پرانے لباس پر راضی ہے اور پورے سال میں گوشت نہیں کھاتا فقط قربانی کا تھوڑا سا جگر اس کے لیے کفایت کرتا ہے۔

٥٦ ـ طعامُ علي عليه السلام

١٨٢ ـ وعن الأحنف بن قيس قال :دخلت على عليّ عليه السلام وقت إفطاره إذا دعا بجراب مختوم فيه سويق الشعير قلت له :يا أمير المؤمنين خفت أن يؤخذ منه فختمتَ فيه؟ قال :لاوَلكِنّي خِفتُ أنْ يُلَيِّنَهُ "يَلُتَّهُ ظ" الحَسَنُ أوِ الحُسَيْنُ بِسِمْنٍ أوْزَيْتٍ قُلتُ :هما حرام عليك؟قال :لا وَلكِنْ يَجِبُ عَلَى الأئمَّةِ أنْ يَغْتَذوا بِغِذاء

ضُعفاء ِالنّاسِ وَأَفْقرِهِمْ كَيْلا يَشْكُوَ الْفقيرُ مِنْ فَقْرِهِ وَلا يَطْغى الْغَنِيُّ لِغِناهُ.(١)

١٨٣ ـ كانَ عَلِىّ عليه السلام يَطْبَخُ فى كُلِّ يَوْمٍ صاعاً مِنَ الشَّعيرِ وَوَضعهُ فيشَىْءٍ وَيَخْتِمُ رَأْسَهُ وَيأْكُلُ مِنهُ عِنْدَ اِفْطارِهِ قُرْصاً، وَقَدْ يأْكُلُ مِنْ دَقيقِهِ غَيْرَ مَطْبوخٍ، وَسُئِلَ عَنْ خَتْمِهِ فَقالَ عليه السلام: مَخافَةَ أَنْ يَلُتَّهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ بِزَيْتٍ.(٢)

١٨٤ ـ وَكانَ عَلِىّ عليه السلام يَخْتِمُ عَلَى الْجِرابِ الَّذى فيهِ دَقيقُ الشَّعيرِ الَّذى يَأْكُلُ مِنْهُ وَيَقولُ: لا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ بَطْنِى إِلّا ما أَعْلَمُ.(٣)

١٨٥ ـ عن عدىّ بن ثابت قال: اُتِىَ أَميرُالْمُؤْمِنينَ عليه السلام بِفالوذَجٍ فَأَبى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ، وَقالَ: شَىْءٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ رَسولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم لا اُحِبُّ أَنْ آكُلَ مِنْهُ.(٤)

١٨٦ ـ عن حبّة العرنى: أَنَّ عَلِيّاًعليه السلام اُتِىَ بِالْفالوذَجِ فَوُضِعَ قُدّامَهُ فَقالَ: وَاللَّهِ إِنَّكَ لَطَيِّبُ الرّيحِ، حَسَنُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الْمَطْعَمِ، وَلكِنّى أَكْرَهُ أَنْ اُعَوِّدَ نَفْسى ما لَمْ تَعْتَدْ.(٥)

١٨٧ ـ عن سعد بن كلثوم قال: كنت عند الصادق جعفر بن محمدعليهما السلام، فذكر أمير المؤمنين على بن أبى طالب عليه السلام فأطراه ومدحه بما هو

---

١ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٣.

٢ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٤.

٣ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٠..

٤ ـ ارشاد القلوب/ ٢١٥، المناقب للخوارزمى، احقاق الحق ٨/ ٢٨٧. باختلاف يسير.

٥ ـ احقاق الحق ٨/ ٢٨٦.

أهله .ثم قال :وَاللَّهِ ما أَكَلَ عَلِيّابْنُ أبيطالِبٍ عليه السلام مِنَ الدُّنيا حَراماً قَطُّ حَتّى مَضى لِسَبيلِهِ، وَما عُرِضَ لَهُ أَمْرانِ قَطُّ هُما لِلَّهِ رِضى إِلّا أَخَذَ بِأَشَدِّهِما عَلَيْهِ في دينِهِ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی خوراک

۱۸۲۔احنف بن قیس نے کہا: افطار کے وقت میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا حضرت نے جو کے آٹے کی تھیلی منگوائی جس کا منہ بندھا ہوا تھا میں نے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام اس خوف سے کہ کوئی اس تھیلی میں سے کچھ آٹا اٹھا نہ لے منہ باندھ کے رکھا ہوا ہے؟ فرمایا: نہیں! مجھے ڈر ہے کہ کہیں پہ حسن یا حسین علیہما السلام اس آٹے پر مکھن یا زیتون کا تیل نہ لگا دیں۔ ہم نے کہا: آیا یہ دونوں چیزیں آپ پر حرام ہیں؟ فرمایا: نہیں! لیکن رہبر اور رہنماؤں پر لازم ہے کہ ان کی غذا سادہ اور جو لوگوں کی روزمرہ کی نیاز ہے صرف کرنی چاہیے تا کہ نیازمند اپنی غربت اور فقیری سے شکایت کرنے والے نہ ہوں اور دولت مند لوگ بے نیازی کی وجہ سے طاغوت اختیار نہ کریں۔

۱۸۳۔روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام روزانہ تین کلو جو کے آٹے سے روٹی بنا کر اسے تھیلی میں ڈال کر تھیلی کا منہ بند کر دیتے تھے افطار کے وقت اس میں سے ایک روٹی نکال کر تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھار اس آٹے کو تناول کرتے تھے حضرت سے تھیلی کے باندھنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا مجھے خوف ہے کہ حسن اور حسین اس پر گھی نہ لگا دیں۔

۱۔ عوالم ۹۰/۱۸.

۱۸۴۔ روایت میں بیان ہوا ہے کہ علی علیہ السلام جس تھیلی میں جو کا آٹا تھا اس میں سے تناول فرما کر اس پر مہر لگاتے تھے اور فرماتے تھے میں دوست نہیں رکھتا سوائے اس چیز کے جسے میں جانتا ہوں کہ میرے شکم میں داخل ہوگی۔

۱۸۵۔ عدی بن ثابت نے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام کے لئے فالودہ لائے حضرت اس کے کھانے سے دوری کی اور فرمایا: میں اس چیز کو کھانا پسند نہیں کرتا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔

۱۸۶۔ حبہ عرنی نے کہا: علی علیہ السلام کے لیے فالودہ لایا گیا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم تو بہت خوش رنگ خوشبو اور مزہ دار ہے، لیکن میں دوست نہیں رکھتا کہ جس چیز کی مجھے عادت نہیں اس کی عادت ڈالوں۔

۱۸۷۔ سعد بن مکتوم نے کہا: ہم امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھے آپؑ نے امیر المؤمنین کے فضائل بیان کیے جن فضائل کے حضرت لائق تھے ان کی شان میں بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم! علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے دنیا میں کبھی بھی حرام نہیں کھایا یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہرگز دو چیزیں جو باعث خوشنودی خدا تھیں ان کو پیش نہیں کی گئیں مگر یہ کہ ان میں سے دو مہم ترین کو اپنے دین کے لیے انتخاب کیا۔



الفصل الخامس:

فی عدالته و حفظه لبیت المال

٥٧ ـ عدالته

١٨٨ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَعْدَلُ النّاسِ فی الرَّعِیَّةِ.(١)

١٨٩ ـ وقال (علی)علیه السلام فی بعض خطبه :وَاللّٰهِ لَوْ أُعْطیتُ الأَقالیمَ السَّبْعَةَ بِما تَحْتَ أَفْلاکِها علی أَنْ أَعْصَی اللّٰهَ فی نَمْلَةٍ أَسْلُبُها جُلْبَ شَعیرَةٍ ما فَعَلْتُهُ، وَإِنَّ دُنْیاکُمْ عِنْدی لَأَهْوَنُمِنْ وَرَقَةٍ فی فَمِ جَرادَةٍ تَقْضَمُها، ما لِعَلِیٍّ وَنَعیمٌ یَفْنی وَلَذَّةٌ لا تَبْقی؟(٢)

پانچویں فصل

حضرت علی علیہ السلام کی عدالت

عدالت حضرت علی علیہ السلام

١٨٨ـعلی علیہ السلام میری رعیت میں عادل ترین فرد ہیں۔

---

١ ـ احقاق الحق ١٥ / ٣٩٢.

٢ ـ سفینة البحار ٣/ ١٣١.

۱۸۹۔علی علیہ السلام نے ایک خطبے میں فرمایا: خدا کی قسم اگر مجھے سات آسمانوں کے نیچے جو کچھ بھی ہے اس کی ولایت دی جائے تا کہ میں ایک چیونٹی کے حق میں خدا کی نافرمانی کروں اور جو کے چھلکے کو اس سے لے لوں میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا قطعاً یہ تمہاری دنیا میرے نزدیک اس پتے سے بھی پست تر ہے جسے ٹڈی اپنے منہ میں چباتی ہے۔علیؑ کو ان فانی نعمتوں اور ختم ہونی والی لذتوں سے کیا کام؟!

۵۸۔علی علیه السلام وبیت مال المسلمین

۱۹۰۔ بالإسناد عن محمد بن ابراهیم النوفلی رفعه إلی جعفر بن محمد أنه ذکر عن آبائه علیهم السلام أَنَّ أَمیرَ الْمُؤمِنینَ علیه السلام کَتَبَ إِلی عُمّالِهِ :أَدِّقوا أَقْلامَکُمْ، وَقارِبوا بَیْنَ سُطورِکُمْ،وَاحْذِفُوا عَنّی فُضولَکُمْ، وَاقْصِدوا قَصْدَ الْمَعانی، وإِیّاکُمْ وَالإِکْثارَ، فَإِنَّ أَمْوالَ الْمُسْلِمینَ لاتَحْتَمِلُ الْإِضْرارَ.(۱)

۱۹۱۔ ... عن هلال بن مسلم الجحدری قال :سمعت جدی حرّة -أو حوة- قال :شَهِدْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبی طالِبٍ علیه السلام أُتِیَ بِمالٍ عِنْدَ الْمَساءِ، فَقالَ: اِقْسِموا هذَا الْمالَ :فَقالوا :قَدْ أَمْسَینا یاأَمیرَ الْمُؤمِنینَ فَأَخِّرْهُ إِلی غَدٍ، فَقالَ لَهُمْ: تَقْبَلونَ أَنْ أَعیشَ إِلَی الْغَدِ؟ فَقالوا :ماذا بِأَیْدینا؟قالَ :فَلا تُؤَخِّرُوهُ حَتّی تُقَسِّموهُ، فَأُتِیَ بِشَمْعٍ فَقَسَّموا ذلِکَ الْمالَ مِنْ تَحْتِ لَیْلَتِهِمْ.(۲)

۱۹۲۔وَکانَ عَلِیّ علیه السلام یُقَسِّمُ ما فی بَیْتِ الْمالِ کُلَّ جُمُعَةٍ حَتّی لا

۱۔الخصال ۳۱۰/، نهج السعادة ۳۰/۴، البحار ۱۰۵/۴۱.

۲۔البحار ۱۰۷/۴۱.

يَتْرُكُ فيهِ شَيئاً، وَدَخلَ مَرَّةً إِلى بَيْتِ الْمالِ فَوَجَدَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَقالَ :يا صَفْراءُ ! اِصْفِري وَيا بَيْضاءُ !أَبْيضي وَغُرّي غَيْري لا حاجَةَ لي فيكِ.(١)

۱۹۳ ـ بالإسناد، عن الأصبغ بن نباتة أنّه قال :كانَ أَميرُالمُؤْمنينَ عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ عليه السلامإِذا اُتِيَ بِالْمالِ؛ أَدْخَلَهُ بَيْتَ مالِ الْمُسْلِمينَ ثُمَّ جَمَعَ الْمُسْتَحِقينَ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ فِي الْمالِ فَنَثَرَهُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً وَهُوَ يَقولُ :يا صَفْراءُ يا بَيْضاءُ !لا تَغُرّيني غُرّي غَيْري:

هذا جِنايَ وَخيارُهُ فيهِ إِذْ كُلُّ جانٍ يَدُهُ إِلى فيهِ

ثُمَّ لا يَخْرُجُ حَتّى يُفَرِّقَ ما في بَيْتِ مالِ الْمُسْلمينَ وَيُؤْتي كُلَّ ذي حَقٍّ حَقَّهُ، ثُمَّ يأْمُرُ أَنْ يُكْنَسَ وَيُرَشَّ، ثُمَّ يُصَلّي فيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُطَلِّقُ الدُّنيا ثَلاثاً، يَقولُ بَعْدَ التَّسْليم :يا دُنْيا لاتَتَعَرَّضينَ لي وَلا تَتَشَوَّقينَ وَلا تَغُرّيني، فَقَدْ طَلَّقْتُكِ ثَلاثاً لا رَجْعَةَ لي عَلَيْكِ.(٢)

حضرت علی علیہ السلام اور مسلمانوں کا بیت المال

۱۹۰۔محمد بن ابراہیم نوفلی سے نقل ہوا ہے کہ جعفر بن محمد نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے اپنے خادمین سے فرمایا: اپنے قلموں سے باریک اور سطریں ملا کر لکھیں زیادہ فاصلہ نہ رکھیں اور میرے لیے زیادہ تعریفیں نہ لکھیں مختصر معنی کریں اور زیادہ روی سے پرہیز کریں،

۱۔احقاق الحق ۱۸/ ۱۹.

۲۔امالی الصدوق/ ۲۳۳.

کیونکہ مسلمانوں کا مال ضایع اور اسراف کرنے کے لیے نہیں ہے۔

۱۹۱۔ ہلال بن جحدری نے کہا میں نے اپنے جد حرہ (یا حوہ) سے سنا اس نے کہا: ایک رات حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں تھے آپؑ کے پاس مال لایا گیا حضرت نے فرمایا: اس کو تقسیم کریں: انہوں نے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام ابھی رات ہے اس کو کل پر چھوڑیں: فرمایا: آپ اس کو قبول کرتے ہیں کہ کل میں زندہ رہوں گا؟ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ فرمایا: کام میں دیر نہ کریں اور مال کو تقسیم کریں بس چراغ لائے اور رات ہی کو مال تقسیم کیا گیا۔

۱۹۲۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہر جمعہ کے دن بیت المال تقسیم کرتے تھے اور اس میں سے زرہ بھی باقی نہیں چھوڑتے تھے ایک مرتبہ بیت المال میں داخل ہوئے وہاں پر کچھ مقدار سونا اور چاندی دیکھی ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے سونا! زرد ہو جا اور اے چاندی سفید ہو جا کسی اور کو فریب دیں مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔

۱۹۳۔ اصبغ بن نباتہ نے کہا: امیر المؤمنین علیہ السلام کی شخصیت ایسے تھی کہ جس وقت ان کے لیے مال لایا تھا اس مال کو بیت المال میں رکھ دیتے تھے اس وقت حاجت مندوں کو جمع کرتے تھے اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو اموال میں ڈال کر ادھر ادھر بکھیر دیتے اور فرماتے تھے اے سونا اور چاندی مجھے فریب نہ دیں کسی اور کو دھوکہ دیں: (یہ میرے ہاتھ کا چنا ہوا ہے اور چننے والے کا ہاتھ اس کے منہ کی طرف بلند ہے) اس وقت تک بیت المال کو باہر نہیں لاتے تھے جب تک اسے تقسیم نہ کریں اور ہر ایک کو اس کا حق دیا کرتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے کہ بیت المال کو جھاڑو کریں اور پانی چھوڑ دیں اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد دنیا کو تین طلاق دے کر فرماتے تھے: اے دنیا میرے پیچھے مت آ اور مجھے اپنا مشتاق نہ بنا اور فریب نہ دے میں

نے تجھ کو تین طلاقیں دی ہیں اور کبھی بھی رجوع نہیں کروں گا۔

۵۹ ۔ علی علیه السلام یوء دّب عقیلاً

۱۹۴ ۔ عن محمد بن مسلم عن أبی عبدالله علیه السلام قال :لما ولی علیّ علیه السلام صعد المنبر فحمدالله و أثنی علیه ثم قال :إنّی وَاللّهِ لا أَرزُؤُکُم مِنْ فَیْئِکُم دِرهَماً ما قامَ لی عِذقٌ بِیثْرِبَ فَلْیُصَدِّقْکُمْ أَنْفُسُکُم، أَفْتَرَوْنی مانِعاً نَفْسی وَمُعْطیکُمْ؟ قالَ :فَقامَ إلَیْهِ عَقیلٌ کَرَّمَ اللّهُ وَجهَهُ فَقالَ لَهُ :وَاللّهِ لَتَجعَلُنی وَأَسْوَدَ بِالمَدینَةِ سَواء؟ فَقالَ :إجْلِسْ، أَما کانَ هٰهُنا أَحَدٌ یَتَکَلَّمُ غَیْرُکَ وَما فَضْلُکَ عَلَیْهِ إلّا بِسابِقَةٍ أَوْ بِتَقْوی.(۱)

۱۹۵ ۔ وَذَکَرَ عَمرو بْنُ عَلاءٍ أَنَّ عَقیلاً لَمّا سَأَلَ عَطاءَهُ مِنْ بَیْتِ المالِ، قالَ لَهُ أَمیرُ المُؤْمِنینَ علیه السلام :تُقیمُ إلی یَوْمِ الجُمُعَةِ، فَأَقامَ فَلَمّا صَلّی أَمیرُ المُؤْمِنینَ الجُمُعَةَ، قالَ لِعَقیلٍ :ما تَقولُ فیمَنْ خانَ هؤُلاءِ أَجْمَعینَ؟ قالَ :بِئْسَ الرَّجُلُ ذاکَ، قالَ :فَأَنْتَ تَأْمُرُنی أَنْ أَخونَ هؤلاءِ وَأُعْطیکَ؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام عقیل کو تأدیب کرتے ہیں

۱۹۴۔ محمد بن مسلم امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کررہا ہے انہوں نے فرمایا: جس وقت علی علیہ السلام خلافت پر فائز ہوئے منبر پر بیٹھ کر خدا کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم جب تک میں

---

۱ ۔ الکافی ۸/ ۱۲۹۔

۲ ۔ البحار ۴۱/ ۱۱۴، الغارات ۱/ ۱۵۰ باختلاف فی موارد.

مدینے میں کھجور کی ٹہنی کا مالک ہوں ایک درہم بھی تمہارے مال غنیمت سے کم نہیں کروں گا اور تم اس بات پر یقین کرلو آیا تم یہ تصور کرتے ہو کہ میں اپنے لیے نہیں اٹھتا اور تمہیں دے دیتا ہوں؟ اس دوران عقیل کھڑے ہو کر کہتے ہیں: تجھے خدا کی قسم مجھے اس سیاہ غلام کے برابر کر رہے ہو جو مدینے میں رہتا ہے؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جائیں تمہارے علاوہ کوئی اور یہاں پر گفتگو کرنے والا نہیں تھا؟ تم اس سیاہ غلام پر کیا برتری رکھتے ہو؟ مگر یہ کہ تم میں تقویٰ اور پرہیز گاری زیادہ ہو۔

۱۹۵۔ عمرو بن علاء نے کہا: جس وقت عقیل نے بیت المال میں سے علی علیہ السلام سے اپنا حصہ طلب کیا امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: جمعہ کے دن تک صبر کرو۔ عقیل نے صبر کیا: جمعہ کے دن نماز سے فارغ ہو کر امیر المؤمنین علیہ السلام نے عقیل سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری نظر کیا ہے جو ان سب لوگوں کے ساتھ خیانت کرے؟ کہا: اس قسم کا آدمی بہت ہی برا ہے۔ فرمایا: تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ ان لوگوں کے ساتھ خیانت کروں اور ان کا حصہ تمہیں دے دوں؟!

۶۰ - نماذج من ایثار علی علیه السلام

۱۹۶ - (وَرُوِی) أنَّ أمیرَ المُؤمِنینَ عَلَیهِ أفضَلُ السَّلامِ :أتی سوقَ الکرابیسِ، فَإذا هُوَ بِرَجُلٍ وَسیمٍ فقالَ :یا هذا اِعِندَکَ ثَوبانِ بِخَمسَةِ دَراهِمَ؟ فَوَثَبَ الرَّجُلُ فقالَ : یاأمیرَ المُؤمِنینَ اِعِندی حاجَتُکَ، فَلَمّا عَرَفَهُ مَضی عَنهُ، فَوَقَفَ عَلی غُلامٍ، فَقالَ :یا غُلامُ اِعِندَکَ ثَوبانِ بِخَمسَةِ دَراهِمَ؟ قالَ :نَعَم عِندی ثَوبانِ فَأخَذَ ثَوبَینِ أحَدُهُما بِثَلاثَةِ دَراهِمَ وَالآخَرُ بِدِرهَمَینِ .فَقالَ :یا قَنبَرُ اِخُذِ الّذی بِثَلاثَةِ دَراهِمَ، فَقالَ :أنتَ أولی بِهِ تَصعَدُ المِنبَرَ وَتَخطُبُ النّاسَ، قالَ :وَأنتَ شابٌ وَلَکَ شَرَهُ الشَّبابِ وَأنا أستَحیی مِن

رَبی أنْ أتَفضَّلَ عَلَیکَ، سَمِعْتُ رَسولَ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم یَقولُ :ألْبِسوهُمْ مِمّا تَلْبَسونَ، وَأطْعِموهُمْ مِمّا تَأْکُلونَ....(۱)

۱۹۷ ـ قالَ الباقِرُعلیه السلام فی قَوْلِهِ تعالی :یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَیَخافُونَ قالَ: مَرِضَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ علیهما السلام وَهُما صَبِیّانِ صِغار (صغیران) فعادَهُما رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وَمَعَهُ رَجُلانِ فَقالَ أحَدُهُما :یا أبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ فِی ابْنَیکَ نَذْراً إنِ اللّهُ عافاهُما، فقالَ :اَصُومُ ثَلاثَةَ اَیّامٍ شُکْراً لِلّهِ تعالی وَکَذلِکَ قالَتْ فاطِمَةُعلیها السلام، وَقالَ الصَّبِیّانِ :وَنَحْنُ أیْضاً نَصُومُ ثَلاثَةَ اَیّامٍ وَکَذلِکَ قالَتْ: جارِیَتُهُم فِضَّةٌ فَألْبَسَهُمَا اللّهُ العافِیَةَ فَاَصْبَحُوا صِیاماً وَلَیْسَ عِنْدَهُم طَعامٌ،فَانْطَلَقَ علیّ علیه السلام إلی جارٍ لَهُ مِنَ الْیَهودِ(۲)یُقال لَهُ :شَمْعُونُ یُعالِجُ الصُّوفَ؛ فقالَ :هَلْ لَکَ أنْ تُعْطِینی جَزَّةً مِنْ صُوفٍ تَغزِلُها لَکَ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ بِثَلاثَةِ أصْواعٍ مِنْ شَعیرٍ؟ قالَ :نَعَمْ فَأعْطاهُ فَجاءَ بِالصّوفِ، وَالشَّعیرِ وَأخْبَرَ فاطِمَةَ علیها السلام فَقَبِلَتْ وَأطاعَتْ؛ ثُمَّ عَمَدَتْ فَغزَلَتْ ثُلْثَ الصُّوفِ؛ ثُمَّ أخَذَ صاعاً مِنَ الشَّعیرِ فطَحَنَتْهُ وَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ اَقْراصٍ لِکُلّ واحِدٍقُرْصاً، وَصَلّی عَلِیٌّ مَعَ النَّبیّ صَلَواتُ اللّهِ عَلَیْهِما الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أتی مَنْزِلَهُ فَوُضِعَ الْخُوانُ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُم فَأوَّلُ لُقْمَةٍ کَسَرها علیّ علیه السلام إذا مِسْکِیْنٌ قَدْ وَقَفَ بِالبابِ، فقالَ :السَّلامُ عَلَیْکُمْ یا أهْلَ بَیْتِ مُحَمَّدٍ أنا مِسْکِینٌ مِنْ مَساکِینِ الْمُسْلِمینَ اَطْعِمُونی مِمّا تَأْکُلونَ اَطْعَمَکُمُ اللّهُ مِنْ مَوائِدِ الْجَنَّةِ، فَوَضَعَ عَلِیٌّ

---

۱ ـ روضة الواعظین ۱/۱۰۷.

۲ ـ وفی روایة إرْشادِ الْقُلوبِ، ص ۲۲۳، هکذا :فَآجَرَ عَلِیّ علیه السلام نَفْسَهُ لَیْلَةً إلَی الصُّبْحِ یسقی نَخلاًبِشَیْءٍ مِنْ شَعیرٍ وَأتی بِهِ إلَی الْمَنْزِلِ.

اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ، (...الى أن قال :)وَعَمَدَتْ (أیْ فاطمةُ عليها السلام) إلى ما كانَ عَلَى الْخِوانِ فَدَفَعَتْهُ إلَى الْمِسْكينِ؛ وَباتُوا جِياعاً وَاَصْبَحوا صِياماً لَمْ يَذوقوا إلّا الْماءَ الْقَراحَ، ثُمَّ عَمَدَتْ إلَى الثُّلُثِ الثانی مِنَ الصُّوفِ فَغَزَلَتْهُ ثُمَّ اَخَذَتْصاعاً مِنَ الشَّعير فَطَحَنَتْهُ وَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أقْراصٍ لِكُلِّ واحِدٍ قُرْصاً وَصَلَّى عَلِیٌّ الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبیِّ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ فَلَمّا وُضِعَ الْخُوانُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُ فَأَوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرَها عَلِیٌّ إذا يَتيمٌ مِنْ يَتامَى الْمُسْلِمينَ قَدْ وَقَفَ بِالْبابِ، فقالَ :السَّلامُ عَلَيْكُم يا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ انا يَتيمٌ مِنْ يَتامَى الْمُسْلِمينَ اَطْعِمُونی مِمّا تَأْكُلُون أطْعَمَكُمُ اللّهُ مِنْ مَوائِدِ الْجَنَّةِ، فَوضَعَ عَلِیٌّ اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ (...اِلى أنْ قالَ :)ثُمَّ عَمَدَتْ فاطِمَةُ إلى جَميعِ مافِی الْخُوانِ، وَأعْطَتْهُ وَباتُوا جِياعاً لَمْ يَذوقُوا إلّا الماءَ القَراحَ وَأصْبَحوا صِياماً، وَعَمَدَتْ فاطِمَةُ عليها السلام، فَغَزَلَتِ الثُّلُثَ الْباقی مِنَ الصُّوفِ وَطَحَنَت الصّاعَ الْباقیَ؛ وَعَجَنَتْ وَخَبَزَتْ مِنهُ خَمْسَةَ اَقْراصٍ لِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمْ قُرْصاً وَصَلَّى الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبیِّ عليهما السلام، ثُمَّ أتى مَنْزِلَهُ فَقُرِّبَ إلَيْهِ الْخُوانُ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُم فَأَوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرها عَلِیٌّ عليه السلام إذا اَسيرٌ مِنْ اُسَراءِ الْمُشْرِكينَ قَدْ وَقَفَ بِالباب فَقالَ :السَّلامُ عَلَيْكُم يا اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ تَأْسِرونَنا، وَتَشُدُّونَنا وَلاتُطْعِمُونَنا؟ !فَوَضَعَ عَلِیٌّ عليه السلام اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ (...اِلى أنْ قالَ :) وَعَمَدُوا إلى ما كانَ عَلَى الْخُوانِ فَأَعْطَوْهُ، وَباتوا جِياعاً وَاَصْبَحُوا مُفْطِرِينَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَیْءٌ .قالَ شُعَيْبٌ فی حَديثِهِ : وَاَقْبَلَ عَلِیٌّ عليه السلام بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام نَحْوَ رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله وَهُما يَرْتَعِشانِ كَالْفِراخِ مِنْ شِدَّةِ الجُوعِ، فَلَمّا بَصُرَ بِهِمُ النَّبیُّ صلى الله عليه وآله قالَ :يا اَبَا الْحَسَنِ شَدَّ ما يَسوءُنی ما اَرى بِكُم،اِنْطَلِقْ اِلَى ابْنَتی فاطِمة،

فَانْطَلَقُوا وَهِيَ فِي مِحْرابِها قَد لَصَقَ بَطْنُها بِظَهْرِها مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ؛ وَغارَتْ عَيْناها فَلَمّا رَآها رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله ضَمَّها اِلَيْهِ فَقالَ :وا غَوْثاهُ بِاللَّهِ اَنْتُمْ مُنْذُثلاثٍ فيما أرى وَأنا غافِلٌ عَنْكُمْ فَهَبَطَ جَبْرَئيلُ عليه السلام فقالَ :يا مُحَمَّدُ خُذْ ما هَنَّأَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِبَيْتِكَ، قال :وَما آخُذُ يا جَبْرَئيلُ؟ قالَ :هَلْ أَتى عَلَى الْإِنسانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ، حَتّى بَلَغَ إلى قَوْلِهِ :(... إِنَّ هذا كانَ لَكُمْ جَزاءً وَكانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوراً)(١)

١٩٨ ـ قد روى الخاص والعام أن الآيات من هذه السورة وهى قوله :﴿ إِنَّ الأَبْرارَيَشْرَبُونَ من كَأسٍ مِزاجُها كافُوراً عَيْناً يَشْرَبُ بِها عِبادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَها تفجيراً يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخافُونَ يَوْماً كانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيراً وَيُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماًوَأَسِيراً إِنَّما نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزاءً وَلا شُكُوراً إِنّا نَخافُ مِنْ رَبِّنا يَوْماًعَبُوساً قَمْطَرِيراً فَوَقاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوراً وَجَزاهُمْ بِما صَبَرُواجَنَّةً وَحَرِيراً...﴾(٢)إلى قولِهِ :كانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوراً نزلت فى على وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام وجاريةلهم تسمى فضة وهوالمروى عن ابن عباس ومجاهد وابى صالح).(٣)

حضرت علی علیہ السلام کے ایثار کی چند مثالیں

۱۹۶۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام کپڑے کے بازار میں داخل ہوئے آپ کی ایک

---

١ ـ روضة الواعظين ١/١٦٠، تفسير ابوالفتوح ١١/٣٤٦، تفسير فرات الكوفى /١٩٦، ارشادالقلوب / ٢٢٢ باختلاف فى موارد، أورده فى مجمع البيان / ١٠ ملخصاً.

٢ ـ انسان / ٧ـ١٢.

٣ ـ تفسير مجمع البيان ٤٠٤ / ٩ - ١٠.

خوبصورت شخص سے ملاقات ہوئی اس نے فرمایا: اے شخص آیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں وہ شخص اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے یا امیر المؤمنین علیہ السلام! جو آپ کو چاہیے میرے پاس موجود ہے۔ جب علی علیہ السلام نے دیکھا کہ اس شخص نے انہیں پہچان لیا ہے تو اسے چھوڑ کر ایک غلام کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: اے غلام! آیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں؟ کہا جی ہاں میرے پاس دو لباس ہیں ان دو لباس میں سے ایک لباس کو تین درہم اور دوسرے کو دو درہم میں خریدا اور قنبر سے فرمایا: تین درہم والے لباس کو تم لے لو قنبر نے عرض کی: آپؑ اس کے لائق ہیں اور یہ لباس آپ کی شخصیت کے مطابق ہے کیونکہ آپ منبر پر جا کر لوگوں کو خطبے سناتے ہیں۔ فرمایا: تم جوان ہو اور جوانی کی خواہشات تم میں ہیں اور میں بارگاہ الہٰی میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ خود کو تم پر ترجیح دوں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: اپنے غلاموں کو وہ لباس پہنائیں جو خود پہنتے ہو اور وہی کھانا کھلائیں جو خود کھاتے ہو۔

۱۹۷۔ امام باقر علیہ السلام نے کلام الہٰی ''یوفون بالنذر ویخافون'' کے بارے میں فرمایا: حسن اور حسین علیہما السلام دو بچے تھے بیمار ہو گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دو اصحاب کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے آئے۔ ان میں سے ایک نے علی علیہ السلام کو عرض کی اگر اپنے ان دو فرزندوں کے لئے نذر کرو تو خدا انہیں شفا دے گا علی علیہ السلام نے فرمایا: شکر الہٰی کی خاطر میں تین دن روزے رکھوں گا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ایسے ہی فرمایا: اور بچوں نے بھی کہا ہم بھی تین دن روزے رکھیں گے اور ان کی کنیز فضہ نے بھی کہا: خدا نے حسن اور حسین علیہما السلام کو شفا دی اور سب نے روزے رکھنا شروع کر دیے اس دن ان کے پاس غذا نہیں تھی علی علیہ السلام اپنے یہودی ہمسایہ کے پاس آئے جس کا نام شمعون تھا جو اون کا کام کرتا تھا اس سے فرمایا: آیا مجھے کچھ مقدار میں اون دو گے تاکہ اس کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تین صاع جو

کے بدلے میں بن لے اس نے کہا: ہاں اور کچھ مقدار اون حضرت کو دے دی حضرت اون اور جو کو گھر لائے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بتایا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے قبول کیا اور اطاعت کی اس وقت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اون کا تیسرا حصہ بن لیا اور تین کیلو جو اٹھا لیے اور ان کا آٹا نکال کر پانچ روٹیاں بنائیں ہر ایک فرد کے لیے ایک روٹی پکائی علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور گھر تشریف لائے دسترخوان لگایا گیا پانچوں افراد دسترخوان پر بیٹھ گئے علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ ہی توڑا تھا کہ نابینا نے صدا دی اے آل محمد تم پر سلام ہو میں ایک نابینا مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے غذا دے دو خداوند تم کو بہشتی دستراخوان کا کھانا عطا کرے گا علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا اور فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنا حصہ اٹھا کر نابینا کو دے دیا اور سارے بھوکے رہ گئے اور فقط پانی کے ساتھ افطار کیا دوسرے دن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کچھ مقدار اور اون کو بنا اور تین کیلو جو پیس کر آٹا گوندھا اور پانچ روٹیاں بنائیں حضرت علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے دسترخوان بچھایا گیا پانچوں افراد دسترخوان پر بیٹھ گئے علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ توڑا ہی تھا کہ باہر سے ایک یتیم مسلمان کی آواز سنائی دی اس نے کہا: اے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام ہو تم پر میں ایک یتیم مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے بھی غذا دے دو خدا آپ کو بہشتی دسترخوان سے غذا عطا کرے گا علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا (اور فرمایا:) فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دسترخوان کا تمام کھانا اس یتیم کو دے دیا خود بھوکے رہ گئے اور پانی کے ساتھ افطار کیا تیسرے دن پھر روزہ رکھا تیسرے دن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے باقی بچی ہوئی اون کو بن لیا اور باقی ماندہ جو کا آٹا بنایا اور پانچ روٹیاں پکائیں اور ہر ایک کے لیے ایک روٹی بنائی علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے جس وقت دسترخوان لگایا گیا تو پانچوں افراد دسترخوان پر بیٹھ گئے علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ ایک

مشرک اسیر نے گھر کے دروازے پر آواز دی اے آل محمد! سلام ہو آپ پر آپ ہمیں اسیر کر کے قید میں بند کر دیتے ہیں آیا مجھے کھانا نہیں دو گے؟ علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا اور جو کچھ بھی دستر خوان پر تھا سب کا سب اسیر کو دے دیا اور خود بھوکے رہ گئے اور ان کے پاس کوئی چیز بھی نہیں تھی جس سے وہ افطار کرتے۔

شعیب نے حدیث میں نقل کیا ہے کہ: علی علیہ السلام حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر رسول خداؐ کے پاس لائے اس وقت یہ دونوں بچے سخت بھوک کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ جس وقت پیغمبرؐ کی نگاہ ان پر پڑھی تو فرمایا: یا ابا الحسن! آپ کی حالت دیکھ کر کس قدر مجھ پر ناگوار ہے! بیٹی فاطمہ کے گھر چلیں سب روانہ ہوئے جب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پہنچے اس وقت فاطمہ سلام اللہ علیہا محراب عبادت میں تھیں۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا شکم پیٹھ کے ساتھ ملا ہوتھا اور آنکھیں اندر کی طرف داخل ہوگئیں تھیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی یہ حالت دیکھی ان کو اپنے قریب بٹھایا اور فریاد بلند کی: آہ! تین دن سے آپ اس حالت میں گذار رہے ہیں اور مجھے خبر تک نہیں! اس وقت جبرئیل نازل ہوئے اور فرمایا: یا محمد! لے لو اس مبارک باد کو جو خداوند نے تیرے خاندان کے بارے میں عطا کی ہے: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا جبرئیلؑ کس چیز کو لے لوں؟ جبرئیلؑ نے اس سورہ کی تلاوت کی "ھل اتیٰ علی الانسان حینٌ من الدھر ... (جب یہاں تک تلاوت کی) "اِنّ ھذا کانَ لَکُمْ جَزاءً وَ کانَسَعْیُکم مَشْکوراً".

۱۹۸۔ پرہیز گار لوگ ایسا جام نوش فرماتے جو خوشی سے مفطر ہے اور وہ چشمہ جس سے خدا کے خاص بندے سیراب ہوتے ہیں اس کو جس جگہ پر چاہیں جاری کر سکتے ہیں (پرہیز گار لوگ) اپنی نذر کی وفا کرتے ہیں اور اس دن سے خوف زدہ ہیں جس دن شر آشکار اور ظاہر ہوگا۔ مساکین،

یتیم اور اسیر کو کھانا کھلانا انہیں بہت پسند ہے (وہ کہتے ہیں) ہم فقط خدا کی رضایت کی خاطر تم کو کھانا کھلاتے ہیں اور تم سے اس کا کوئی اجر وغیرہ نہیں چاہتے اور ہم اپنے پروردگار کے سخت اور دردناک دن سے خوفزدہ ہیں بس ان کا پروردگار انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا اور ان کے صبر کے بدلے بہشت اور ریشم کی پوشاک عطا فرمائے گا۔

اہل تشیع اور اہل تسنن نے روایات نقل کی ہیں کہ اس سورہ کی آیات ''انّ الابرار یشربون ... سے لے کر کان سعیکم مشکوراً '' علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسنین علیہما السلام اور ان کی کنیز فضہ کی شان میں نازل ہوئیں ہیں ابن عباس اور مجاہد اور ابو صالح سے بھی یہ روایت نقل ہوئی ہے۔

۶۱ ـ علی علیه السلام و رعاية الأرامل

۱۹۹ ـ وَنَظَرَ عَلِیٌّ علیه السلام إلَی امْرَأَةٍ علی کَتِفِها قِرْبَةُ ماءٍ، فَأَخَذَ مِنها الْقِرْبَةَ فَحَمَلَها إلی مَوْضِعِها، وَسَأَلَها عَنْ حالِها فقالَتْ: بَعَثَ عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ صاحِبی إلی بَعْضِ الثُّغورِ فَقُتِلَ، وَتَرَکَ عَلَیَّ صِبْیاناً یَتامی، وَلَیْسَ عِنْدی شَیْءٌ، فَقَدْ أَلْجَأَتْنِی الضَّرورَةُ إلی خِدْمَةِ النّاسِ، فَانْصَرَفَ وَباتَ لَیْلَتَهُ قَلِقاً فَلَمّا أَصْبَحَ حَمَلَ زِنْبیلاً فیهِ طَعامٌ، فَقالَ بَعْضُهُمْ: أَعْطِنیأَحْمِلْهُ عَنْکَ، فَقالَ: مَنْ یَحْمِلُ وِزْری عَنّی یَوْمَ الْقِیامَةِ؟ فَأَتی وَقَرَعَ الْبابَ، فقالَتْ: مَنْ هذا؟ قال: أَنَا ذٰلِکَ الْعَبْدُ الَّذی حَمَلَ مَعَکِ الْقِرْبَةَ، فَافْتَحی فَإنَّ مَعِی شَیْئاً لِلصِّبْیانِ، فقالَتْ: رَضِیَاللّٰهُ عَنْکَ وَحَکَمَ بَیْنی وَبَیْنَ علیِّ بنِ أبیطالِبٍ، فَدَخَلَ وقال: إنّی أَحْبَبْتُ اکْتِسابَ الثَّوابِ، فَاخْتارِی بَیْنَ أَنْ تَعْجَنینَ وَتَخْبَزینَ وَبَیْنَ أن تُعَلِّلینَ الصِّبیانَ لِأَخْبِزَ أنَا، فقالَتْ: أَنَا بِالْخُبْزِ أَبْصَرُ وعَلَیْهِ أَقْدَرُ،

ولکِنْ شأنُکَ ولاصبیان، فعَلِّلْهُمْ حتّی أُفْرِغَ مِنَ الْخبزِ، قال(۱)فعَمَدتُ إلی الدَّقیقِ فَعَجَنتُهُ، وَعَمَدَ علیّ علیه السلام إلی اللَّحمِ فطبَخهُ، وَجعلَ یُلقِمُ الصِّبیانَ مِنَ اللَّحمِ وَالتَّمرِ وغیرِه، فکُلّما ناوَلَ الصِّبیانُ مِنْ ذلِکَ شَیْئاً قالَ لَهُ :یا بُنَیَّ !اجْعلْ عَلِیَّ بْنَ أبی طالِبٍ فی حِلٍّ مِمّا أمَرَ فی أمْرِکَ فَلَمّا اخْتَمَرَ الْعَجینُ قالتْ :یا عبدَاللّهِ اسْجِرِ التَّنُّورَ فَبادَرَ بِسَجْرِهِ فلَمّا اشْعَلَهُ ولَفَحَ فی وَجْهِهِ جَعَلَ یقولُ :ذُقْ یا عَلِیُّ هذا جزاءُ مَنْ ضَیَّعَ الْأَرامِلَ وَالْیَتامی،فَرَأتْهُ امْرَأةٌ تَعْرِفُهُ فقالتْ :وَیْحَکِ !هذا أمیرُالمؤمنین، قال : فبادَرَتِ الْمَرأةُ وهِیَ تقولُ :واحَیائی مِنْکَ یا امیرَالمؤمنین فقال :بَلْ واحَیائی مِنْکِ یا أَمَةَ اللّهِ فیما قَصَّرْتُ فی أمْرِکِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور بیوہ عورتوں کی دیکھ بھال

۱۹۹۔ایک دن حضرت علی علیہ السلام کا راستے سے گذر ہوا انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے پانی کی مشک اٹھائی ہوئی تھی حضرت علی علیہ السلام نے اس سے مشک لے کر اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچایا۔ اور اسی ضمن میں اس سے احوال پرسی بھی کی عورت نے کہا: حضرت علی بن ابی طالبؑ نے میرے شوہر کو ایک باڈر پر بھیجا وہ وہاں پر قتل ہو گیا اس وقت میرے پاس چند یتیم بچے ہیں جن کی دیکھ بھال کر رہی ہوں اور میری مالی حالت بہت خراب ہے مجبور ہوں لوگوں کی خدمت کروں علی علیہ السلام گھر واپس آئے اس رات سے لے کر صبح تک پریشان تھے صبح ہوئی جس ٹوکری میں کھانا رکھا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس عورت کے گھر کی طرف روانہ ہوئے راستے میں کسی نے حضرت سے

۱۔به نظر ما قامت صحیح است.

۲۔البحار ۵۲/۴۱.

کہا ٹوکری مجھے دے دیں میں اٹھاوں گا فرمایا: قیامت کے دن کون میرا بھاری وزن اٹھائے گا؟ علی علیہ السلام اس عورت کے گھر پہنچے دستک دی عورت نے کہا: کون ہو؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہی ہوں جس نے کل تمہاری مدد کی اور مشک کو گھر تک پہنچایا: دروازہ کھولیں میں بچوں کے لیے کچھ لایا ہوں عورت نے کہا: خدا تم سے راضی ہو میرے اور علی علیہ السلام کے درمیان فیصلہ کرے علی علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: مجھے ثواب کمانا بہت پسند ہے ان دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرو یا آٹا گوندھ کر روٹی پکاؤ یا بچوں کی دیکھ بھال کرو اور میں روٹی پکاؤں۔ عورت نے کہا میں روٹی پکانے میں ماہر ہوں اور بہتر یہی ہے کہ میں اس کام کو انتخاب کروں تم بچوں کی دیکھ بھال کرو جب تک میں روٹی پکانے سے فارغ ہو جاؤں اس وقت عورت نے آٹا گوندھا اور علی علیہ السلام نے گوشت پکایا حضرت علی علیہ السلام گوشت اور کھجور کے لقمے بنا کر بچوں کو کھلا رہے تھے اور ہر لقمہ کھلاتے وقت فرما رہے تھے۔ بچو: جس مشکل کا بھی آپ کو سامنا کرنا پڑا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو معاف کرو جس وقت آٹا تیار ہو گیا عورت نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا تم تنور جلاؤ: حضرت علی علیہ السلام نے تنور جلایا جس وقت اگ کے شعلے بھڑکنے لگے اور ان کی حرارت آپ کے چہرے تک پہنچی تو اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اے علی: چکھ لو: یہ اس کی سزا ہے جس نے بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی دیکھ بھال نہیں کی۔ اسی دوران ایک عورت جو حضرت علی علیہ السلام کو پہچانتی تھی گھر میں داخل ہوئی گھر کی مالکہ سے کہا: حیف ہو تم پر: یہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں عورت بہت شرمسار ہوئی لیکن حضرت علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے خدا کی کنیزہ! مجھے تم سے شرمندہ ہونا چاہیے کیونکہ مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے۔

۶۲ ـ علی علیه السلام و کفالة الأیتام

۲۰۰ ـ أبو الطفیل :رَأَیتُ عَلِیّاًعلیه السلام یَدعُو الیَتامی فَیُطعِمُهُمُ العَسَلَ، حَتّی

قالَ بَعْضُ أَصْحابِهِ :لَوَدَدْتُ أنّی کُنْتُ یَتیماً.(۱)

۲۰۱ بالإسناد، عَنْ أبی بَصیرٍ، عَنْ أبی عَبْدِاللّهِ علیه السلام قالَ:قالَ أَمیرُالمُؤْمِنینَ علیه السلام :أَناالهادِی وَالْمُهْتَدِی، وَأبو الْیَتامی، وَزَوْجُ الْأَرامِلِ وَالْمَساکینِ، وَأَنا مَلْجَأُ کُلِّ ضَعیفٍ،وَمَأْمَنُ کُلِّ خائِفٍ....(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور یتیموں کی سرپرستی

۲۰۰۔ ابوالطفیل نے کہا: میں نے علی علیہ السلام کو دیکھا وہ یتیموں کو بلا کر شہد دے رہے تھے اس وقت ان کے ایک صحابی نے کہا اچھا تھا کہ میں بھی یتیم ہوتا۔

۲۰۱۔ ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: میں ہدایت کرنے والا ہوں اور ہدایت یافتہ ہوں اور یتیموں کا باپ اور بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا ہوں میں ہر کمزور اور ضعیف کی پناہ گاہ ہوں اور ہر خوفناک کے لیے امان ہوں۔

۶۳۔ علی علیه السلام وتحریر الرقاب

۲۰۲ ـ عن زید الشحّام عن أبی عبداللّه علیه السلام قال :إِنَّ عَلِیّاًعلیه السلام أَعْتَقَ أَلْفَ مَمْلوکٍ مِنْ)مالِهِ-خل(کَدِّیَدِهِ.(۳)

۱۔ البحار ۲۹/۴۱. ۲۔ الاختصاص / ۲۴۲.

۳۔ المحاسن ۲/ ۶۲۴، البحار ۴۱/ ۴۳، حلیة الابرار ۱/ ۳۶۲، الکافی ۵/ ۷۶ باختلاف یسیر ،الغارات ۱/ ۹۲ باختلاف فی موارد.

۲۰۳ ۔ عَنِ الباقِرِ علیه السلام أنَّهُ قالَ :أَعْتَقَ عَلِیّ علیه السلام أَلْفَ عَبْدٍ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام اور غلاموں کو آزاد کرنا

۲۰۲۔ زید بن سحام نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

۲۰۳۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام نے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

۶۴۔ علی علیه السلام یؤاخذ ولاته

۲۰۴ ۔ وَمِنْ کتابٍ له علیه السلام إلی عُثْمانَ بْنِ حُنَیْفِ الأَنْصاری - وَهُوَ عامِلُهُ عَلَی البَصْرَةِ - وَقَدْ بَلَغَهُ أَنَّهُ دُعِیَ إلی وَلیمَةِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِها فَمَضی إِلَیْها :أَمّا بَعْدُ یا بْنَ حُنَیْفٍ !فَقَدْ بَلَغَنی أَنّ رَجُلاً مِنْ فِتْیَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ دَعاکَ إلی مَأْدُبَةٍ فَأَسْرَعْتَ إِلَیْها، تُسْتَطابُ لَکَ الأَلْوانُ، وَتُنْقَلُ إِلَیْکَ الْجِفانُ، وَما ظَنَنْتُ أَنَّکَ تُجیبُ إلی طَعامِ قَوْمٍ عائِلُهُمْ مَجْفُوٌّ، وَغَنِیُّهُمْ مَدْعُوٌّ، فَانْظُرْإلی ما تَقْضِمُهُ مِنْ هذا المَقْضَمِ، فَما اشْتَبَهَ عَلَیْکَ عِلْمُهُ فَالْفِظْهُ، وَما أَیْقَنْتَ بِطیبِ وَجْهِهِ فَنَلْمِنْهُ .أَلا وَإِنَّ لِکُلِّ مَأْمومٍ إِماماً یَقْتَدی بِهِ، وَیَسْتَضیءُ بِنورِ عِلْمِهِ، أَلا وَإِنَّ إِمامَکُمْ قَدِ اکْتَفی مِنْ دُنْیاهُ بِطِمْرَیْهِ، وَمِنْ طُعْمِهِ بِقُرْصَیْهِ، أَلا وَإِنَّکُمْ لا تَقْدِرونَ عَلی ذلِکَ، وَلکِنْ أَعینونی بِوَرَعٍ وَاجْتِهادٍ، وَعِفَّةٍ وَسَدادٍ، فَوَاللّهِ ما کَنَزْتُ مِنْ دُنْیاکُمْ تِبْراً، وَلا ادَّخَرْتُ مِنْ غَنائِمِهاوَفْراً، ولا أَعْدَدْتُ

---

۱ ۔ احقاق الحق ۸/ ۶۰۰.

لِبالی ثَوبی طِمراً ...وَلَو شِئتُ لَاهتَدَیتُ الطَّریقَ إلی مُصَفّی هذَا العَسَلِ، وَلُبابِ هذَا القَمحِ، وَنَسائِجِ هذَا القَزِّ، وَلکِن هَیهاتَ أن یَغلِبَنی هَوایَ، وَیَقودَنی جَشَعی إلیٰ تَخَیُّرِ الأَطعِمَةِ، وَلَعَلَّ بِالحِجازِ أوِ الیَمامَةِ مَن لا طَمَعَ لَهُ فی القُرصِ، وَلا عَهدَ لَهُ بِالشِّبَعِ، وَأبیتَ مِبطاناً وَحَولی بُطونٌ غَرثی، وَأکبادٌ حَرّی، أو أکونَ کَما قالَ القائِلُ:

وَحَسبُکَ داءً أن تَبیتَ بِبِطنَةٍ　　　وَحَولَکَ أکبادٌ تَحِنُّ إلَی القِدِّ (۱)

حضرت علی علیہ السلام اپنے فرمانداروں کی باز پرسی کرتے ہیں

۲۰۴۔ حضرت علی علیہ السلام کے خطوط میں سے ایک خط جو انہوں نے اپنے بصرہ کے فرماندار عثمان بن حنیف انصاری کو لکھا حضرت کو اطلاع ملی کہ عثمان بن حنیف کو بصرہ کے ایک شخص نے دعوت دی اور عثمان اس کی دعوت کھانے گیا ہے اما بعد اے حنیف کے بیٹے مجھے اطلاع ملی ہے بصرہ کے ایک نوجوان نے تم کو دعوت کے لیے بلایا اور تم نے اس کی دعوت قبول کی ہے اس نے تیرے لیے کئی قسموں کے کھانے تیار کیے اور مختلف قسم کے برتن لایا میرے گمان میں نہیں تھا تو ان کی دعوت کو قبول کرے گا جو حاجت مندوں کو بھگا دیتے ہیں اور ستمکاروں کی دعوت کرتے ہیں۔ ابھی نگاہ کرو کہ کس چیز کو دستر خوان پر کھا رہے ہو کچھ غذا تیرے لیے شبہ ناک ہے اس کو منہ سے نکال دے اور جس چیز کا یقین ہے کہ حلال کے ذریعہ سے مہیا ہوئی ہے اس کو کھا لے جان لو کہ شخص کو ایک پیشوا کی پیروی کرنی چاہیے اور اس سے علم حاصل کرنا چاہیے جان لیں کہ تمہارے پیشوا نے اس دنیا میں دو پرانے لباس اور دو جو کی روٹیوں پر اکتفا کیا جان لیں کہ اس کام کے لیے تمہارے پاس قدرت

۱۔ نہج البلاغۃ فیض / ۹۵۶، صبحی الصالح / ۴۱۶.

نہیں لیکن پرہیز گاری عفت تلاش اور کوشش میں میری مدد کرو خدا کی قسم میں نے تمہاری اس دنیا میں نہ کوئی زر اور دولت جمع اور نہ ہی غنائم میں اور مال میں ذخیرہ کیا ہے اور نہ ہی اپنے پرانے لباس کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی دوسرا پرانا لباس فراہم کیا ہے۔ اگر میں ایسا چاہتا تو اپنے لیے خالص شہد اور ریشم سے بنا ہوا لباس مہیا کر سکتا تھا لیکن یہ محال ہے کہ ہوای نفس مجھ پر غلبہ کرے اور حرص مجھے مختلف طعام کی طرف لے جائے اور شاید کوئی حجاز یا یمامہ میں موجود ہو جس کے پاس کھانے کے لیے روٹی نہ ہو اور نہ ہی کبھی پیٹ بھر کے کھایا ہو کیا میں پیٹ بھر کر سو جاؤں اور میرے اطراف میں بھوکے پیٹ اور پیاسے جگر موجود ہوں یا ایسا بن کر رہوں جس طرح کسی نے یہ شعر کہا ہے: یہ درد آپ کے لیے کافی ہے رات کو پیٹ بھر کر سو جاؤ اور دوسری طرف لوگ بھوکے ہوں اور اس تمنا میں ہوں کہ کہیں سے خوراک کا چھلکا میسر ہو جائے۔

۶۵ ۔ علی علیہ السلام والمستضعفین

۲۰۵ ۔ وفی عهده علیه السلام الی مالک الاشتر النخعی رحمه اللّٰه:

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

هٰذا ما أَمَرَ بِهِ عَبْدُاللّٰهِ عَلِیٌّ أَمیرُ الْمُؤمِنینَ مَالِکَ بْنَ الحارِثِ الْأَشْتَرِ فی عَهْدِهِ إِلَیْهِ...أَمَرَهُ بِتَقْوی اللّٰهِ، وَإیثارِ طاعَتِهِ، وَاتّباعِ ما أَمَرَ بِهِ فِی کِتابِهِ :مِنْ فَرائِضِهِ وَسُنَنِهِ، الَّتی لا یَسْعَدُأَحَدٌ إِلّا بِاتِّباعِها، وَلا یَشْقی إِلّا مَعَ جُحُودِها وَإِضاعَتِها، وَأَنْ یَنْصُرَاللّٰهَ سُبْحانَهُ بِقَلْبِهِ، وَیَدِهِ وَلِسانِهِ، فَإِنَّهُ -جَلَّ اِسْمُهُ -قَدْ تَکَفَّلَ بِنَصْرِ مَنْ نَصَرَهُ، وَإِعْزازِ مَنْ أَعَزَّهُ.

وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْسِرَ نَفْسَهُ عِنْدَ الشَّهواتِ، وَيَزَعَها عِنْدَ الْجَمَحاتِ فَإِنَّ النَّفْسَ أَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلّا ما رَحِمَ اللّهُ....

أَنْصِفِ اللّهَ وَأَنْصِفِ النّاسَ مِنْ نَفْسِكَ وَمِنْ خاصَّةِ أَهْلِكَ وَمَنْ لَكَ فيهِ هَوىً مِنْ رَعِيَّتِكَ، فَإِنَّكَ إِلّا تَفْعَلْ تَظْلِمْ !وَمَنْ ظَلَمَ عِبادَ اللّهِ؛ كانَ اللّهُ خَصْمَهُ دُونَ عِبادِهِ، وَمَنْ خاصَمَهُ اللّهُ؛ أَدْحَضَ حُجَّتَهُ، وَكانَ لِلّهِ حَرْباً حَتّى يَنْزِعَ وَيَتُوبَ، وَلَيْسَ شَيْءٌ أَدْعى إِلى تَغْييرِ نِعْمَةِ اللّهِ وَتَعْجيلِ نِقْمَتِهِ مِنْ إِقامَةٍ عَلى ظُلْمٍ، فَإِنَّ اللّهَ يَسْمَعُ دَعْوَةَ الْمُضْطَهَدينَ، وَهُوَ لِلظّالِمينَ بِالْمِرْصادِ....(۱)

ثُمَّ اللّهَ اللّهَ فِي الطَّبَقَةِ السُّفْلى مِنَ الَّذينَ لا حيلَةَ لَهُمْ مِنَ الْمَساكينِ وَالْمُحْتاجينَ وَأَهْلِ الْبُؤْسى وَالزَّمْنى، فَأَنَّ فى هذِهِ الطَّبَقَةِ قانِعاً وَمُعْتَرّاً، وَاحْفَظْ لِلّهِ ما اسْتَحْفَظَكَ مِنْ حَقِّهِ فيهِمْ،وَاجْعَلْ لَهُمْ قِسْماً مِنْ بَيْتِ مالِكَ، وَقِسْماً مِنْ غَلّاتِ صَوافِي الْإِسْلامِ فى كُلِّ بَلَدٍ، فَإِنّ لِلْأَقْصى مِنْهُمْ مِثْلَ الَّذى لِلْأَدْنى، وَكُلٌّ قَدِ اسْتُرْعيتَ حَقَّهُ، فَلا يَشْغَلَنَّكَ عَنْهُمْ بَطَراً، فَإِنَّكَ لاتُعْذَرُ بِتَضْييعِ التّافِهِ لِإِحْكامِكَ الْكَثيرَ الْمُهِمَّ، فَلا تُشْخِصْ هَمَّكَ عَنْهُمْ، وَلا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لَهُمْ،وَتَفَقَّدْ أُمُورَ مَنْ لايَصِلُ إِلَيْكَ مِنْهُمْ مِمَّنْ تَقْتَحِمُهُ الْعُيونُ، وَتَحْقِرُهُ الرِّجالُ، فَفَرِّغْ لِأُولئِكَ مِنْ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَالتَّواضُعِ، فَلْيَرْفَعْ إِلَيْكَ أُمُورَهُمْ، ثُمَّ اعْمَلْ فيهِمْ بِالإِعْذارِ إِلَى اللّهِ يَوْمَ تَلْقاهُ،فَإِنَّ هؤُلاءِ مِنْ بَيْنِ الرَّعِيَّةِ أَحْوَجُ إِلَى الإِنْصافِ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَكُلٌّ فَأَعْذِرْ إِلَى اللّهِ فى تَأْدِيَةِحَقِّهِ إِلَيْهِ، وَتَعَهَّدْ أَهْلَ الْيُتْمِ وَذَوِى الرِّقَّةِ فِى السِّنِّ مِمَّنْ لا حيلَةَ لَهُ، وَلا يَنْصِبُ لِلْمَسأَلَةِنَفْسَهُ، وَذلِكَ عَلَى الْوُلاةِ ثَقيلٌ، وَالْحَقُّ كُلُّهُ ثَقيلٌ، وَقَدْ يُخَفِّفُهُ اللّهُ عَلى أَقْوامٍ

۱- نهج البلاغه فیض / ۹۸۲، صبحی الصالح / ۴۲۶.

طَلَبوا العاقِبَةَ فَصَبَّروا أَنفُسَهُم، وَوَثِقوا بِصِدقِ مَوعُودِ اللّهِ لَهُم....(۱)

وَإِيّاکَ وَالمَنَّ علی رَعِیَّتِکَ بِإِحسانِکَ، أَوِ التَّزَيُّدَ فيما کانَ مِن فِعلِکَ، أَو أَن تَعِدَهُم فَتُتبِعَ مَوعِدَکَ بِخُلفِکَ، فَإِنَّ المَنَّ يُبطِلُ الإِحسانَ، وَالتَّزَيُّدَ يُذهِبُ بِنورِ الحَقِّ، وَالخُلفَ يُوجِبُ المَقتَ عِندَاللّهِ وَالنّاسِ، قالَ اللّهُ تَعالی :کَبُرَ مَقتاً عِندَاللّهِ أَن تَقولوا ما لا تَفعَلونَ.(۲)

۲۰۶ ـ بالإسناد، عن أبی عبداللّه علیه السلام قال :أَوصی أَميرُالمُؤمنينَ علیه السلام فَقالَ :إِنَّ أَبا نيزَرَوَرباحاً وَجُبيراً عُتِقوا عَلی أَن يَعمَلوا فی المالِ خَمسَ سِنينَ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام اور مستضعفین

۲۰۵ـ حضرت علی علیہ السلام نے جو مالک اشتر کو خط لکھا:

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت ہی مہربان اور رحم والا ہے ، یہ بندہ خدا امیر المؤمنین علیہ السلام کا فرمان ہے مالک اشتر کو جوان کے ساتھ پیمان باندھا گیا، اس کو خدا کے خوف کا حکم دے رہے ہیں کہ خدا کی اطاعت کو دوسرے کاموں پر مقدم کرنا اور جو کچھ بھی خدا کی کتاب میں ذکر ہوا ہے واجبات اور سنت الہیٰ کی پیروی کرے وہ دستورت اور فرمان جن کی پیروی کرنے کے بغیر کسی کو سعادت حاصل نہیں ہوگی اور جو بھی اس کی سنت اور فرمان کا انکار کرے سوائے بدبختی

۱ ـ نهج البلاغه فیض / ۱۰۱۰، صبحی الصالح / ۴۳۸.

۲ ـ نهج البلاغه فیض / ۱۰۲۲، صبحی الصالح / ۴۴۴، تحف العقول / ۸۴ باختلاف فی موارد.

۳ ـ البحار ۴۲/۷۱.

کے کوئی اور چیز حاصل نہیں ہوگی اور ان کو حکم دے رہے ہیں ہاتھ اور زبان اور قلب سے خدا کی مدد کرے کیونکہ خداوند اس کو کامیابی عطا کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور جو خدا کو دوست رکھتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور اس کو حکم دے رہے ہیں کہ خواہشات نفسانی سے پرہیز کرے اور جس وقت نفس اس پر حملہ کرے تو اس کو بھگا دے کیونکہ نفس اس کو برائی پر مجبور کرتا ہے مگر وہ انسانی نفس کا شکار نہیں ہوتا جس پر خدا کی رحمت ہو۔ خدا کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ اپنے نزدیکی رشتہ داروں اور رعیت کے ساتھ جن کو دوست رکھتے ہو عدل اور انصاف کرو چنانچہ اگر ایسا نہ کیا تو ظلم کیا ہے اور جو بھی خدا کے بندوں پر ظلم کرے خدا بندوں کی بجائے خود اس کا دشمن ہے اور خدا جس کا دشمن ہو اس کی دلیل کو قبول نہیں کرے گا وہ ایسے ہے جیسے خدا کے ساتھ جنگ کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے دور ہو جائے اور توجہ کرے اور ظلم کے بغیر کوئی چیز بھی خدا کی نعمت میں تبدیلی نہیں لاتی اور خدا کے غضب کو فوراً فراہم نہیں کرتی چونکہ خداوند مظلموں کی فریاد کو سنتا ہے اور ظالموں کا مقابلہ کرتا ہے۔

بس خدا سے ڈرو خدا سے ڈرو بالخصوص معاشرے کے محروم طبقہ کے لوگوں کے لیے جو بچارے اور مفلس لوگ ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں محتاج ہیں مشکلات اور سختیوں کا شکار ہیں چنانچہ اس محروم طبقہ میں کچھ ایسے فقیر ہی ہیں جو تھوڑی سی چیز پر صبر کرتے ہیں اور دوسروں کے مزاحم نہیں بنتے اور ایسے فقیر بھی ہیں جو اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لیے دوسروں کے پیچھے لگے رہتے ہیں بس خدا کی رضایت اور اس کے حق کی اطاعت کر جس کو اس نے ان لوگوں کے لیے معین کیا ہے اور اس کا حکم دیا ہے اس کو انجام دے اور کچھ حصہ بیت المال میں سے اور کچھ حصہ ان غلّات میں سے جو زمینیں غنائم اسلام میں سے ہیں شہر میں محروم طبقہ کے لوگوں کے لیے قرار دے چونکہ

دور رہنے والے مسلمان اور قریب رہنے والے دونوں برابر کے حصہ دار ہیں اور تم مسؤل ہو کہ مساوات میں رعایت کرو کہیں یہ ایسا نہ ہو کہ حکومت کی خوشی تم کو ان کی مدد اور دسترسی سے روک لے ،کبھی بھی زیادہ اور مہم کاموں کی وجہ سے چھوٹی مسؤولیت اور ذمہ داری کو چھوڑ دینا قابل قبول نہیں ہوگا اور ہمیشہ ان کی مشکلات کی فکر میں رہو اور ان سے بے توجہی نہ کرو بالخصوص ان لوگوں کے مسائل اور مشکلات کو حل کرو جن کی پہنچ تم تک نہیں ہے اور آنکھیں ان کو حقارت سے دیکھتی ہیں اور لوگ ان کو حقیر جانتے ہیں ایسے گروہ کے لیے ان افراد میں سے ایک فرد کا انتخاب کرو جو تمہارے لیے مورد اطمینان ہو فروتن اور خدا ترس ہو تا کہ ان کے بارے میں تحقیق کریں اور ان کے مسائل تم تک پہنچائیں بس ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ایسا عمل انجام دے تا کہ خدا کی بارگاہ میں تمہارا عذر قابل قبول ہو چونکہ وہ لوگ تمہاری رعیت میں سے دوسروں کی نسبت زیادہ عدالت کے نیاز مند ہیں بس ہر ایک کے حق کو ادا کرنے میں خدا کے نزدیک تمہارے پاس عذر اور حجت ہو یتیموں اور بوڑھوں جو بے چارے ہیں جن کے پاس کوئی حیلہ نہیں اور دوسروں سے سوال نہیں کرتے ان کی حاجت کو پورا کرو البتہ یہ کام حکمرانوں کے لیے بھاری اور سنگین ہے اور ہر حق کا وزن بھاری ہے خداوند ان لوگوں کے کندھے سے اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے جو آخرت کے طالب ہیں اور اپنے نفس کو صبر کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور پرودگار کے کیے ہوئے پر مطمئن ہیں جو لوگوں کی خدمت کی ہے ان سے مت کہو کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے یا جو کچھ ہی انجام دیا ہے اس کو بڑا سمجھو یا لوگوں سے جو وعدہ کیا ہے اس کی خلاف ورزی کرو: احسان جتلانا نیک کام کی اجرت کو ختم کر دیتا ہے اور کام کو بڑا سمجھنا حق کے نور کو بجھا دیتا ہے اور وعدہ خلافی کرنا خدا کے غضب اور لوگوں کے غصے کو زیادہ کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے: خدا کے نزدیک سب سے بڑا دشمن یہ ہے کہ جو

کہیں اس پر عمل نہ کریں۔

۲۰۶۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام نے وصیت کی اور فرمایا: ابو نیزر، رباح اور جبیر اس شرط پر آزاد کیے گئے ہیں کہ وہ پانچ سال اپنے مال میں کام کریں گے۔

٦٦ ـ علی علیه السلام والبركة فی كدّه وغرسه

٢٠٧ ـ عن زرارة، عن أبی جعفر علیه السلام قال :لَقِیَ رَجُلٌ أَمیرَالمُؤمِنینَ علیه السلام وَتَحتَهُ وَسَقٌ مِنْ نوی، فَقالَ لَهُ :ما هذا یا أَبَا الْحَسَنِ تَحْتَکَ؟ فَقالَ :مائَةُ أَلْفِ عَذْقٍ إِنْ شاءَ اللّٰهُ، قالَ :فَغَرَسَهُ فَلَمْ یُغادِرْ مِنْهُ نَواةً واحدةً.(١)

٢٠٨ ـ قال ابن دأب :فَکانَ یَحمِلُ الْوَسَقَ فِیه ثلاثُمِائَةِ أَلْفِ نَواةٍ فَیُقالُ لَهُ :ما هذا؟فَیَقولُ :ثَلاثُمائَةِ أَلْفِ نَخْلَةٍ إِنْ شاءَ اللّٰهُ، فَیَغْرِسُ النَّوی کُلَّها فَلا تَذْهَبُ مِنْهُ نَواةٌ یَنْبُعَوأَعاجیبِها.(٢)

٢٠٩ ـ عن أبی عبداللّٰه علیه السلام قال :إِنَّ أَمیرَالْمُؤْمِنینَ علیه السلام کانَ یَخْرُجُ وَمَعَهُ أَحْمالُ النَّوی .فَیُقالُ لَهُ :یا أَبَا الحَسَنِ ما هذا مَعَکَ؟ فَیَقولُ :نَخلٌ إِنْ شاءَ اللّٰهُ فَیَغْرِسُهُ فَلَمْ یُغادِرْ)فما یغادر(مِنْهُ واحدةً.(٣)

---

١ ـ البحار ٥٨/٤١، حلیة الأبرار ٣٦٢/١ باختلاف یسیر.

٢ ـ الاختصاص / ١٥٢.

٣ـ البحار ٥٨/٤١، حلیة الأبرار ٣٦٢/١، الکافی ٧٧/٥.

حضرت علی علیہ السلام کی تلاش اور شجر کاری کی برکتیں

۲۰۷۔ زارره نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو دیکھا وہ کھجور کی گٹھلیوں پر بیٹھے ہوئے تھے، ان سے پوچھا ابوالحسن! کس چیز پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ فرمایا: انشاء اللہ ایک لاکھ کھجور کے درختوں پر، وہ شخص کہتا ہے علی علیہ السلام نے سب کو کاشت کیا ایک گھٹلی بھی باقی نہ چھوڑی۔

۲۰۸۔ ابن دأب کہتا ہے: علی علیہ السلام نے اپنے کندھے پر بوجھ اٹھایا ہوا تھا جس میں تین لاکھ کھجور کی گٹھلیاں تھیں۔ ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: تین لاکھ کھجور کے درخت اگر خدا نے چاہا تو بس تمام کی تمام گٹھلیوں کو کاشت کیا اور منطقہ ''ینبع'' یہاں کی زرخیز زمین تھی کوئی دانہ بھی ضایع نہ ہوا۔

۲۰۹۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام کھجور کی گٹھلیوں کا وزن اٹھا کر باہر جا رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: ابوالحسن! یہ کس چیز کا وزن ہے؟ فرمایا: اگر خدا نے چاہا تو درخت ہے بس ان کو کاشت کیا اور ایک دانہ بھی باقی نہ چھوڑا۔

٦٧ ـ سخاء علی علیه السلام و کرمه

۲۱۰ ـ وفی حدیث ابن عباس ان المقداد قال له :أَنا مُنذُ ثلاثةِ أيّامٍ ما طَعِمتُ شيئاً، فَخَرجَ أميرُ المُؤمنينَ عليه السلام وَباعَ دِرعَهُ بخَمسمائةٍ، وَدَفع إلَيهِ بَعضَها وَانصَرفَ مُتحيّراً فَناداهُ أعرابي :إشتَرِ مِنّي هذهِ النّاقةَ مؤجّلاً، فاشتَراها بِمائةِ دِرهمٍ

وَمَضـى الأعرابى، فَاستَقبَلَها آخَرُ وَقالَ :بِعْنى هذِهِ النّاقَةَ بِمائَةٍ وَخَمسين دِرهَماً فباع وَصاحَ ياحَسَنُ وَيا حُسَيْنُ !أَمْضِيا فى طَلَبِ الأَعرابى، وَهُوَ عَلَى الباب، فَرآهُ النَّبىُّ فَقالَ وَهُوَ مُتبَسِّمٌ :يا عَلِىُّ الأَعراب يصاحِبُ النّاقَةِ جَبرَئيلُ وَالمُشتَرى ميكائيلُ، يا عَلِىُّ؛ اَلمِائَةُ عَنِ النّاقَةِ وَالخَمسين بِالخُمسِ الَّتى دَفَعتَها إلَى المِقدادِ ثُمَّ تَلا :وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخرَجاً.(۱)

۲۱۱ـ وروى محمد بن فضيل بن غزوان قال :قيلَ لِعَلِىّ عليه السلام :كَمْ تَتَصَدَّقُ؟ كَمْ تُخرِجُ مالَكَ؟ أَلا تُمسِكُ؟ قالَ :إِنّى وَاللّهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنّ اللّهَ تعالى قَبِلَ مِنّى فَرضاً واحِداً لَأَمسَكتُ،وَلكِنّى وَاللّهِ لا أَدرى أَقَبِلَ سُبحانَهُ مِنّى شَيئاً أَم لا؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی سخاوت اور کرامت

۲۱۰۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ مقداد نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کی تین دن سے میں نے کھانا نہیں کھایا حضرت علی علیہ السلام گھر سے خارج ہوئے اور پانچ سو درہم میں اپنی زرہ فروخت کی اور اس رقم میں سے کچھ حصہ مقداد کو دے دیا اور پریشان واپس لوٹے اس دوران عربی بادیہ نشین نے حضرت سے کہا اس اونٹ کو مجھ سے ادھار پر خرید لو حضرت علی علیہ السلام نے سو درہم کا اونٹ خریدا اور عربی چلا گیا، ایک اور شخص پہنچا اور کہا اس اونٹ کو مجھے ڈیڑھ سو درہم میں بیچ دو علی علیہ السلام نے اونٹ فروخت کر دیا حالانکہ گھر کے قریب کھڑے تھے حسن اور حسین علیہما السلام کو آواز دی اور فرمایا: اعرابی

۱۔مناقب آل أبیطالب ۷۸/۲.

۲۔ البحار ۱۳۸/۴۱.

کے پیچھے جائیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو دیکھا اور تبسم کرتے ہوئے فرمایا:

یا علی علیہ السلام اونٹ کے مالک جبرئیل اور خریدنے والے میکائیل تھے، یا علی! سو درہم اونٹ کے بدے میں اور پچاس درہم پانچ درہم کے بدلے میں جو مقداد کو دیے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''ومن يتق الله يجعل له مخرجاً..''

۲۱۱۔محمد بن فضیل بن مروان نے کہا: حضرت علی علیہ السلام سے کہا گیا: کتنا صدقہ دیتے ہو؟! اور اپنے مال میں سے کتنا خرچ کرتے ہو؟! آیا کچھ اپنے لیے نہیں رکھتے ہو؟ فرمایا: خدا کی قسم اگر یہ جان لوں کہ خداوند نے مجھ سے ایک واجب عمل کو قبول کرلیا ہے کچھ اپنے لیے چھوڑوں گا لیکن خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ خدا نے مجھ سے کوئی چیز قبول کی ہے یا نہیں؟

۶۸ ـ التّصدّق بالخاتم

۲۱۲ ـ عن الحسن بن زيد، عن أبيه زيد بن حسن عن جده قال :سمعت عمار بن ياسريقول :وَقَفَ لِعَلىٍّ بْنِ أبى طالِبٍ سائِلٌ وَهُوَ راكِعٌ فى صَلاةِ التَّطَوُّعِ فَنزَعَ خاتَمَهُ فَأعْطاهُ السّائِلَ فَأتى رَسولَ اللَّه صلى الله عليه و آله وسلم فَأعْلَمَهُ ذلِكَ فَنزَلَ عَلَى النَبِىّ صلى الله عليه و آله وسلم هذِهِ الآيَةُ :إنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسولُهُ إلى آخِرِ الآيَةِ، قالَ رَسولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم؛ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَإنَّ عَلِيّاً مَوْلاهُ، اَللَّهُمّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ.(۱)

۲۱۳۔وروى الثعلبى فى تفسيره:

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ العَبّاسِ كانَ عَلى شَفيرِ زَمْزَمَ وَهُو يقولُ :سَمِعْتُ النَّبىّ صلى الله

۱ ـ إحقاق الحق ۳/۱۴.

علیه و آله یقولُ :وهو(یکرّر الأحادیث) إذْ أَقْبلَ رَجُلٌ مُعْتَمٌّ بِعمامَةٍ وَقَدْ غطّی بِها أَكْثَرَ وَجْهِهِ فَكانَ ابْنُ عَبّاسٍ لایقولُ، قالَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله إلّا وَقالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ :قالَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله، فَقالَ لَهُ ابْنُ عَبّاسٍ :بِاللّهِ عَلَیْكَ مَنْ أَنْتَ؟ فَكَشَفَ العِمامَةَ عَنْ وَجْهِهِ وَقالَ :أَیُّها النّاسُ !مَنْ عَرَفَنی فَقَدْ عَرَفَنی وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنی فَأَنَا أُعَرِّفُهُ بِنَفْسی أَنَا جُنْدُبُ بْنُ جُنادَةَ أَبو ذَرٍّ الغِفاری سَمِعْتُ رَسولَ اللّهِ صلی الله علیه و آله بِهاتَیْنِ وَإلّا صُمَّتا (یَعْنی اُذُنَیْهِ) وَرَأَیْتُهُ بِهاتَیْنِ (یَعْنی عَیْنَیْهِ) وَإلّا عُمِیَتا، یَقولُ :عَلِیٌّ قائِدُ الْبَرَرَةِ، عَلِیٌّ قاتِلُ الْكَفَرَةِ، مَنْصورٌ مَنْ نَصَرَهُ مَخْذولٌ مَنْ خَذَلَهُ مَلْعُونٌ مَنْ جَحَدَ وِلایَتَهُ، أَما إنّی صَلَّیْتُ مَعَ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله صَلاةَ الظُّهْرِ فَسَأَلَ سائِلٌ فی الْمَسْجِدِ فَلَمْ یُعْطِهِ أَحَدٌ شَیْئاً فَرَفَعَ السّائِلُ یَدَهُ إلَی السَّماءِ وَقالَ :اَللّهُمَّ! أُشْهِدُكَ أَنّی سَأَلْتُ فی مَسْجِدِرَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله فَلَمْ یُعْطِنی أَحَدٌ شَیْئاً، وَكانَ أَمیرُ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام راكِعاً فَأَوْمی إلَیْهِ بِخُنْصِرِهِ الْیُمْنیٰ وَكانَ یَتَخَتَّمُ فیها فَأَقْبَلَ السّائِلُ حَتّی أَخَذَ الْخاتَمَ مِنْ خُنْصِرِهِ وَالنَّبیّ صلی الله علیه و آله شاهِدُهُ فَلَمّا فَرِغَ مِنْ صَلاتِهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إلَی السَّماءِ وَقالَ :اَللّهُمَّ !إنَّ أَخی موسی سَأَلَكَ فَقالَ :رَبِّ اشْرَحْ لی صَدْری وَیَسِّرْ لی أَمْری وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسانی یَفْقَهوا قَوْلی وَاجْعَلْ لی وَزیراًمِنْ أَهْلی هارونَ أَخی اُشْدُدْ بِهِ أَزْری وَأَشْرِكْهُ فی أَمْری اَللّهُمَّ فَأَنْزَلْتَ عَلَیْهِ قُرآناً ناطِقاًسَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخیكَ وَنَجْعَلُ لَكُما سُلْطاناً فَلا یَصِلونَ إلَیْكُما بِآیاتِنا اَللّهُمَّ وَأَنا مُحَمَّدٌنَبِیُّكَ وَصَفِیُّكَ اَللّهُمَّ فَاشْرَحْ لی صَدْری وَیَسِّرْ لی أَمْری وَاجْعَلْ لی وَزیراً مِنْ أَهْلی عَلِیّاً أَخی اُشْدُدْ بِهِ ظَهْری.

وَقالَ أَبو ذَرٍّ :فَما اسْتَتَمَّ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله كَلامَهُ حَتّی نَزَلَ

جَبرائیلُ علیه السلام مِنْ عِندِ اللّهِ فَقالَ :یا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ، قالَ :وَما أَقْرَأُ، قالَ :اِقْرَأْ :إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسولُهُ وَالَّذينَ آمَنوا الَّذينَ يُقيمونَ الصَّلاةَ وَيُؤتونَ الزَّكاةَ وَهُمْ راكِعونَ.(١)

حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی زکوٰۃ میں دی

۲۱۲۔حسن بن زید نے اپنے والد زید بن حسن اوراس نے اپنے اجداد سے نقل کیااس نے کہا: میں نے عمار یاسر سے سنااس نے کہا: حضرت علی علیہ السلام نافلہ نماز کے رکوع میں تھے کہ ایک سائل نے ان کے نزدیک آکھڑے ہوکر مدد مانگی حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی اتاری اور سائل کو دے دی۔ سائل پیغمبرؐ کے پاس آیااوراس ماجرا سے ان کو آگاہ کیاتو اس وقت یہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ''انما ولیّکم الله ورسوله...''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں، خداوند! دوست رکھ اس کو جوان کو دوست رکھتا ہے اوراس کے ساتھ دشمنی رکھ جوان سے کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔

۲۱۳۔ثعلبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ عبداللہ ابن عباس زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کرر ہے تھے اسی دوران ایک شخص جس نے سر پر عمامہ رکھا ہوا تھا اور عمامے سے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا داخل ہوا ابن عباس جو بھی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کررہے تھے یہ شخص بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کررہا تھا ابن عباس نے اس سے کہا:

١۔ارشاد القلوب / ۲۲۰، نورالابصار /۸٦، کشف الغمة ١/١٦٦، مجمع البیان ٣/٢١٠، تذکرة الخواص / ٤٢ باختلاف فی موارد.

اے لوگو جو بھی مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا میں اپنا تعارف کروا رہا ہوں میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاری ہوں، میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور اگر نہ سنا تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اور ان دونوں انکھوں سے دیکھا اگر نہ دکھا ہو تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام صالحین کے رہبر اور کافروں کے قاتل ہیں جو اس کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جو ان کی مدد کرنے سے دریغ کرے گا وہ پشیمان ہوگا اور جو اس کی ولایت کا منکر ہوگا وہ ملعون ہے۔ جان لیں: ایک دن میں نے ظہر کی نماز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اور کچھ مانگا لیکن کسی نے اس کو کوئی چیز نہ دی سائل نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا: خدایا گواہ رہنا، میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں گدائی کرنے آیا ہوں لیکن کسی نے کوئی چیز نہیں دی۔ حضرت علی علیہ السلام حالت رکوع میں تھے چھوٹی انگلی سے جس میں آنگوٹھی پہن رکھی تھی سائل کو اشارہ کیا سائل آیا اور حضرت علیؑ کی انگلی سے انگوٹھی اتار لی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ماجرا کو دیکھ رہے تھے جس وقت علی علیہ السلام کی نماز ختم ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: خدا! میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے درخواست کی اور کہا: پروردگارا تو میرے لیے میرے سینہ کو گشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لیں اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا۔ خدایا! تو نے بھی اس کلام کو اس پر نازل کیا جو قرآن ناطق ہے ''اور جلد ہی اس کے بازو کو اس کے بھائی کے ذریعہ سے مضبوط بنایا اور تم دونوں کو اپنے معجزات کے ذریعہ سے مسلط کریں گے تا کہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں'' خدایا! میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا

بھیجا ہوا پیغمبر ہوں تو میرے لیے میرے سینہ کو گشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کردے اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنادے اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کردے۔

ابوذر کہتا ہے: ابھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلام ختم نہیں ہوئی تھی کہ جبرئیلؑ خدا کی طرف سے نازل ہوئے اور کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پڑھ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا پڑھوں؟ کہا پڑھ

"انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنو الذین یقیمون الصلوٰة ویوتون الزّکوٰة وهم راکعون"

تمہارے مالک اور سرپرست بس یہی ہیں، خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

دوسرا حصہ

فضائل اور مناقت حضرت علی علیہ السلام

قرآن اور احادیث میں

الفصل الاوّل:

فضائله فی الکتاب

۶۹ ـ فضائله فی الکتاب

۲۱۴ ـ قال ابن عباس (رض) :لَمّا نَزَلَتْ :إِنَّما أَنْتَ مُنْذِرٌ قالَ النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم :أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِیٌّ الْهادی، وَبِکَ یا عَلِیُّ یَهْتَدی الْمُهْتَدُونَ مِنْ بَعْدی.(۱)

۲۱۵ ـ بالإسنادِ، عَن أبی عَبْدِاللّهِ علیه السلام فی قَوْلِهِ تعالی :یُریدُ اللّهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلا یُریدُ بِکُمُ الْعُسْرَ قالَ :فَذلِکَ الْیُسْرُ أمیرُالمُؤمِنینَ عَلیُّ بْنُ أبی طالِبٍ علیه السلام.(۲)

۲۱۶ ـ عن الرِّضا، عن آبائِه علیهم السلام عَنْ عَلِیّ علیه السلام قال: السّابِقونَ السّابِقونَ نَزَلَتْ فِیَّ.(فِیَّ نَزَلَتْ).(۳)

۲۱۷ ـ عن الرضا عن آبائه علیهم السلام قال :قالَ النَّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم :نَزَلَتْ الَّذینَ یُنْفِقُونَ أَمْوالَهُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهارِ سِرّاً وَعَلانِیَةً فی عَلِیّ علیه السلام.(۴)

۱ـ احقاق الحق ۴/ ۳۱۰، اثبات الهداة ۲/ ۲۳۷، نور الابصار / ۸۷باختلاف فی موارد.

۲ ـ البحار ۳۶/ ۱۲۸، الحکم الزاهرة ۱/ ۷۶.

۳ـ البحار ۳۵/ ۳۳۵.   ۴ـ البحار ۴۱/ ۳۵.

۲۱۸ ـ عن ابی جعفر علیه السلام فی قوله :وَمَثَلُ الَّذِینَ یُنفِقُونَ أَموالَهُم ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللّهِ قال :نَزَلَتْ فی عَلِیٍّ.(۱)

۲۱۹ ـ عن أبی جعفر علیه السلام فی قوله أولئک یسارعون فی الخیرات، (الآیة) قال :عَلِیّابْنُ أبی طالِبٍ علیه السلام لَمْ یَسْبِقْهُ أَحَدٌ.(۲)

۲۲۰ ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم فی قوله تعالی: وَصالِحُ الْمُؤْمِنینَ قالَ :هُوَعَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ.(۳)

۲۲۱ ـ عَن أبی بِصیرٍ عَن اَبی عَبدِاللّه علیه السلام فی قَوْلِهِ تعالی:ذلِکَ الکِتابُ لارَیْبَ فیه قال :الکتابُ عَلِیٌّ لا شَکَّ فِیهِ هُدیً لِلْمُتَّقینَ.(۴)

۲۲۲ ـ بالإسنادِ، عَن جابرِ الجُعْفِیِّ قالَ:سَأَلْتُ أبا جَعْفَرٍ علیه السلام عَن قَوْلِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَمَنْیُعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهِ یَسْلُکْهُ عَذاباً صَعَداً قالَ :مَنْ أَعْرَضَ عَنْ عَلِیٍّ یَسْلُکْهُ العَذابَ الصَّعَدَ، وَهُوَ أَشَدُّ العَذابِ.(۵)

۲۲۳ ـ جعفر الفزاری مُعنعناً عن أبی جعفر علیه السلام قال :سألته عن قول اللّه تعالی :قُلْ هذِهِ سَبیلی أَدْعُو إِلَی اللّهِ عَلی بَصیرَةٍ أَنا وَمَنِ اتَّبَعَنی قالَ :مَنِ اتَّبَعَنی، عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۶)

---

۱ ـ تفسیر العیاشی ۱۴۸/۱، البحار ۳۵/۴۱.

۲ ـ البحار ۳۳۲/۳۵، مناقب آل أبیطالب ۱۱۶/۲.

۳ ـ احقاق الحق ۳۰۶/۴، البحار ۳۱/۳۶.

۴ ـ البحار ۴۰۲/۳۵. ۵ ـ البحار ۳۹۵/۳۵

۶ ـ البحار ۲۵/۳۶.

٢٢٤ ـ عن عبدالرحمن بن كثير عن أبى عبدالله عليه السلام :فى قوله تعالى : وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قالَ :النَّبِىّ صلى الله عليه و آله وسلم وَأَميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام.(١)

٢٢٥ ـ عن محمد بن الفضيل عن أبى الحسن عليه السلام فى قوله :وَلَوْ لا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ قال :اَلْفَضْلُ رَسولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم وَرَحْمَتُهُ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام).(٢)

٢٢٦ ـ عن الباقر عليه السلام فى قوله تعالى :يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قالَ :مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ عليه السلام.(٣)

٢٢٧ ـ عن ابى حمزة قال :سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله تعالى :قُل إِنَّما أَعِظُكُمْ بِواحِدَةٍ فَقالَ :إِنَّما أَعِظُكُمْ بِوِلايَةِ عَلِىّ عليه السلام هِىَ الواحِدَةُ الَّتى قالَ اللَّهُ تَبارَكَ وَتَعالى:إِنَّما أَعِظُكُمْ بِواحِدَةٍ.(٤)

٢٢٨ ـ على بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبى عمير عن سماعة عن أبى عبدالله عليه السلام فيقوله عز وجل :وَأَوْفُوا بِعَهْدِى قالَ :بِوِلايَةِ أميرِ المُؤمِنينَ عليه السلام: أُوفِ بِعَهْدِكُمْ أُوفِلَكُمُ الْجَنَّةَ.(٥)

---

١ ـ البحار ٣٨٦/٣٥، الكافى ٤٢٥/١.

٢ ـ تفسير العياشى ٢٦١/١.

٣ ـ تفسير نور الثقلين ٢٨١/٢، اثبات الهداة ٩٩/٢.

٤ ـ الكافى ٤٢٠/١، اثبات الهداة ٧/٢، البحار ١٤٣/٦٣.

٥ ـ البحار ٩٧/٣٥ باختلاف يسير، الكافى ٤٣١/١.

۲۲۹ ۔ قد روی عن مولانا؛ موسی بن جعفر الکاظم علیه السلام أَنّ قوله تعالی: تَراهُمْ رُكَّعاًسُجَّداً يَبْتَغونَ فَضلاً مِنَ اللّهِ وَرِضواناً سيماهُمْ فی وُجُوهِهِمْ مِنْ أثَرِ السُّجودِ نَزَلَ فی أَميرِ المُؤْمِنينَ عَلِيِّ بْنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۲۳۰ ۔ عن أبی بصير، عن أبی جعفرعلیه السلام فی قول اللّه :وَبِالوالِدَيْنِ اِحْساناً قال :إِنّ رَسولَ اللّه صلی الله علیه و آله وسلم أَحَدُ الْوالِدَيْنِ وَعَلِيٌّ الْآخَرُ.(۲)

۲۳۱ ۔ عنِ الباقرِعلیه السلام فی قَوْلِهِ :إِنَّ الدّينَ عِنْدَ اللّهِ الإسْلامُ قالَ :التَّسْليمُ لِعَلِيِّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام بِالْوِلايَةِ.(۳)

پہلی فصل

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن کی نگاہ میں

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن میں

۲۱۴ ۔ ابن عباس کہتے ہیں: جس وقت یہ آیت (انما انت امنذر) نازل ہوئی تو پیغمبر ؐ نے فرمایا: میں عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور علی علیہ السلام ہدایت کرنے والے ہیں یا علی علیہ السلام!

۱ ۔ کشف اليقين فی فضائل أمير المؤمنين علیه السلام / ۱۱۹.

۲ ۔ البحار ۸/۳۶.

۳ ۔ البحار ۳۴۱/۳۵.

میرے بعد راستہ ڈھونڈ نے والے تیرے توسل سے راستہ ڈھونڈیں گے۔

۲۱۵۔امام صادق علیہ السلام نے کلام الٰہی (**یرید اللہ بکم الیسر ولایرید بکم العسر**) کے بارے میں فرمایا:''یسر'' (آرام) سے مراد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۱۶۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت ''السابقون السابقون'' میری شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وہ لوگ جو دن اور رات کو چھپ کر یا ظاہر ہو کر اپنے مال کو خدا کے راہ میں خرچ کرتے ہیں) یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۸۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: گفتار خداوند:''ان کی طرح جو خدا کی رضایت کے لیے اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں'' علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۹۔امام باقر علیہ السلام نے گفتار خداوند:''وہ جو نیک عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں'' کے بارے میں فرمایا: اس عمل میں کسی نے بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام پر سبقت نہیں کی۔

۲۲۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتار خداوند ''صالح مؤمنین'' کے بارے میں فرمایا: وہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۱۔ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتار خداوند: ''ذالک الکتاب لا ریب فیہ'' کے بارے میں فرمایا:''کتاب'' سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں اس میں کوئی شک نہیں وہ پرہیز گاروں کے راہنما ہیں۔

۲۲۲۔جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے کلام الٰہی ''جو بھی یاد خدا سے منہ

پھیرے گا خداوند اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: جو بھی حضرت علیؑ سے منہ پھیرے گا خداوند اس پر سخت عذاب نازل کرے گا۔

۲۲۳۔ جعفر فرازی نے کئی واسطوں سے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا گفتار خداوند'' کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے اور میں پیغمبر اور جس نے میری پیروی کی ہے بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت کریں گے'' فرمایا: جس نے میری پیروی کی ہے وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۴۔ عبداللہ بن کثیر سے نقل ہوا کہ امام صادق علیہ السلام نے گفتار الٰہی ''قسم ہے شاہد اور مشہور کی'' کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین ہیں۔

۲۲۵۔ محمد بن فضیل نے ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتار خداوند: ''اگر فضل خدا اور رحمت تم پر نہ ہوتی...'' کے بارے میں فرمایا: فضل خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمت خدا امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

۲۲۶۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتار خداوند: ''اے مؤمنین تقویٰ خدا اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ'' کے بارے میں فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

۲۲۷۔ ابو حمزہ کہتے ہیں: امام باقر علیہ السلام سے گفتار خداوند: '' کہدو فقط تم کو ایک چیز کی نصیحت کرتا ہوں'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: فقط تم کو ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ وہی چیز ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا: '' انّما اعظکم بواحدۃ''۔

۲۲۸۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے سماعۃ اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت نے گفتار خداوند: ''میرے وعدہ کی وفا کریں'' کے بارے میں فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے وفا کریں'' تا کہ میں تمہارے وعدہ کی

مقدمه مؤلّف

الحمد للّٰه رب العالمین، والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله الطاهرین واللعنة الدائمة علی اعدائهم اجمعین.

علی علیہ السلام کون ہیں؟ ہم کیا جانیں علی علیہ السلام کون ہیں! علی علیہ السلام کی پہچان علی علیہ السلام کے خدا کو کرانی چاہیے؟ ہمیں چاہیے کہ علی علیہ السلام کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہچانیں اور جبرئیل علی علیہ السلام کا تعارف کرائیں، بالآخر علی علیہ السلام کا تعارف اور پہچان ان کی زوجہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو کرانا چاہیے، جس کا تعارف پروردگار عالم نے اپنی آسمانی کتابوں میں یعنی صُحف ابراہیم سے لے کر موسیٰ علیہ السلام کی توریت اور داوود علیہ السلام کی زبور میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں کرایا ہے آیا کوئی اوران کے بارے میں میں کچھ بیان کرنے کے لیے زبان کھول سکتا ہے؟!

بشر میں اتنی طاقت نہیں کہ ان کے با فضیلت مقام کو چھو سکے علی علیہ السلام کو دیکھنے اور پہچاننے کے لیے عرش عظیم الٰہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسمانی معراج جیسے وسائل کی ضرورت ہے وگرنہ علی علیہ السلام کی پہچان کرنا ایسے ہوگی جس طرح کوئی ایک گہرے کنویں میں بیٹھ جائے اور سورج کو دیکھنے کی آرزو کرنے جو بھی خورشید کو دیکھنے کا خواہش مند ہے اگر کنویں کی گہرائی میں سے اس سے باہر نکل آئے اگر اونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو تو کم از کم ہموار جگہ پر کھڑا ہو جائے اور اگر کوئی روکاوٹ نہ ہو تو تب سورج کا نظارہ کر سکتا ہے۔ یہ دنیا جس میں ہم زندگی کرر ہے ہیں اس میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ طاووس کبریا علی علیہ السلام اپنے پر کھولے اور اس تنگ دنیا میں پرواز کرے اور اپنا دیدار کروائے فقط اس وقت ممکن ہے جب خدا کے امر سے پہاڑ، صحرا اور دریا ہموار ہو جائیں اور سورج نابود ہو جائے

وفا کروں''، یعنی تمہارے لیے بہشت کی وفا کروں۔

۲۲۹۔ ہمارے مولا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ گفتار خداوند: ''ان کو حالت رکوع اور سجدہ میں دیکھ رہے ہو کہ وہ خدا کے فضل اور خوشنودی کے پیچھے ہیں اور سجدہ کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہیں'' یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۰۔ ابوبصیر سے نقل ہوا اس نے کہا: امام باقر علیہ السلام نے گفتار خداوند'' وبالوالدین احسانا'' کے بارے میں فرمایا: ایک باپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے باپ حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

۲۳۱۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتار خداوند: '' بے شک خدا کے نزدیک دین، دین اسلام ہے '' کے بارے میں فرمایا: اسلام: یعنی ولایت علی علیہ السلام کو قبول کرنا''۔



الفصل الثانی:

فی ذکر بعض مقاماته و منزلته فی السنة

٧٠ بعض مقاماته و منزلته

٢٣٢ـ ... عن علی بن موسیٰ الرضا عن آبائه علیهم السلام قال :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله و سلم :خُلِقْتُ أَنَاوَعَلِیٌّ مِنْ نورٍ واحِدٍ.(١)

٢٣٣ـ عن ابن عباس قال :سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله و سلم یقول لِعلیّ علیه السلام :خُلِقْتُ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ نُورِ اللّهِ تعالی.(٢)

٢٣٤ـ عن سلمان قال :سمعت حبیبی رسول اللّه صلی الله علیه و آله و سلم یقول :کُنْتُ أَنَا وَعَلِیٌّ نُوراً بَیْنَ یَدَی اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ یَخْلُقَ اللّهُ آدم بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفِ عَامٍ، فَلَمّا خَلَقَ اللّهُ آدَمَ؛ قَسَّمَ اللّهُ ذَلِکَ النُّورَ جُزْئَیْنِ، فَجُزْءٌ أَنَا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ.(٣)

٢٣٥ـ بالإسناد، عن أبی عبداللّه علیه السلام قال :عَمَّمَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله و سلم عَلِیّاًعلیه السلام بِیَدِهِ، فَسَدَ لَهامِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَقَصَّرَها مِنْ خَلْفِهِ قَدْرَ أَرْبَعِ أَصابِعَ، ثُمَّ قالَ :أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثُمَّ قالَ :أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ،فقالَ (ثُمَّ قالَ) :هـکَذا تِیجانُ الْمَلائِکَةِ.(٤)

١ـ عیون اخبار الرضا ٥٨/٢، أمالی الصدوق / ١٩٦، غایة المرام / ٢٩.

٢ـ احقاق الحق ٢٥٤/٥.

٣ـ احقاق الحق ٢٤٣/٥، ارشاد القلوب / ٢١٠ باختلاف فی موارد.

٤ـ البحار ٦٩/٤٢، الغدیر ٢٩١/١ باختلاف فی موارد.

۲۳۶ ـ وَقالَ (النَّبیّ)صلی الله علیه وآله وسلم :أَنا کَالشَّمسِ وَعلِیٌّ کالْقَمرِ وَأَهلُ بَیتی کالنُّجومِ، بِأَیِّهِم اقْتَدَیْتُم اِهْتَدَیْتُم.(۱)

۲۳۷ (فی حدیثٍ) عَن أبی ذرٍّ قالَ :سَمِعتُ رَسُولَ اللّه صلی الله علیه وآله وسلم یَقولُ :لَولا أنا وَعَلِیٌّ ماعُرِفَ اللّهُ، وَلولا أنا وَعَلِیٌّ ما عُبِدَ اللّهُ، وَلولا أنا وَعَلِیٌّ ما کانَ ثَوابٌ وَلا عِقابٌ، وَلا یَستُرُ عَلِیّاً عَنِ اللّهِ سَترٌ وَلایَحجُبُه عَنِ اللّهِ حِجابٌ، وَهُوَ السَّترُ وَالْحِجابُ فیما بَینَ اللّهِ وَبَینَ خَلقِهِ).(۲)

۲۳۸ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ أَعظَمُ النّاسِ عِندَ اللّهِ مَزِیَّةً.(۳)

۲۳۹ ـ عن أبی بصیر، عن أبی جعفر علیه السلام قال :خَرَجَ أمیرُالمُؤمنینَ علیه السلام ذاتَ لَیلَةٍ بَعدَعَتَمةٍ وَهُوَ یَقُولُ :هَمْهَمَةٌ هَمْهَمَةٌ وَلَیلَةٌ مُظلِمَةٌ، خَرجَ عَلَیکُمُ الإمامُ عَلَیهِ قَمیصُ آدَمَ، وَفی یَدِهِ خاتَمُ سُلَیمانَ، وَعَصا موسیعلیه السلام.(۴)

۲۴۰ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ مُفَرِّجُ کُرْبَتی.(۵)

۲۴۱ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم:عَلِیٌّ أَبو الأَئِمَّةِ الطّاهرینَ.(۶)

۲۴۲ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ عَلَی الحَوضِ خَلیفَتی.(۷)

---

۱ ـ عوالی اللئالی ۴/۸۶.
۲ ـ سلیم بن قیس / ۲۴۷.
۳ ـ احقاق الحق ۱۵/۳۸۳.
۴ ـ البحار ۱۴/۸۱، الکافی ۱/۲۳۱.
۵ ـ احقاق الحق ۱۵/۱۷۴.
۶ ـ احقاق الحق ۱۵/۵۸۶.
۷ ـ احقاق الحق ۱۵/۲۱۹.

۲۴۳ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ صاحِبُ حَوْضی یَوْمَ القِیامَةِ.(۱)

۲۴۴ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ آخِرُ النّاسِ بی عَهْداً عِنْدَ المَوْتِ.(۲)

۲۴۵ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ :جَعَلْتُکَ عَلَماً فیما بَیْنی وَبَیْنَ اُمَّتی.(۳)

۲۴۶ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ بابُ عِلْمی وَمُبَیِّنٌ لِاُمَّتی ما اُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدی، حُبُّهُ إیمانٌ وَبُغْضُهُ نِفاقٌ وَالنَّظَرُ إلَیْهِ رَأْفَةٌ وَمَوَدَّتُهُ عِبادَةٌ.(۴)

۲۴۷ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أکْرَمُ الْخَلْقِ وَأعَزُّهُمْ عَلی رَسولِ اللّٰهِ.(۵)

۲۴۸ ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أقْرَبُ الْخَلْقِ إلَی النَّبِیِّ.(۶)

۲۴۹ ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أتْقَی النّاسِ.(۷)

۲۵۰ ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أوَّلُ مَنْ یَلْقانی عِنْدَ الحَوْضِ.(۸)

---

۱ ـ احقاق الحق ۴/ ۲۷۰
۲ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۴۰۴.
۳ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۶۰۶.
۴ ـ ینابیع المودة / ۲۳۵.
۵ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۵۶۲.
۶ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۴۰۶.
۷ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۴۰۸.
۸ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۴۲۱.

۲۵۱ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: عَلِیٌّ حُجَّةُ اللّهِ یَوْمَ القِیامَةِ.(۱)

۲۵۲ـ بالإسناد عن جابر قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: أَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَالنّاسُ مِنْ أَشْجارٍ شَتّی.

۲۵۳ عن الحسن عن أنس عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال لعلیّ علیه السلام: أَنْتَ تُبَیِّنُ لِأُمَّتی مَا اخْتَلَفُوا فِیهِ مِنْ بَعْدِی.(۲)

۲۵۴ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: أَنا وَعَلِیٌّ حُجَّةُ اللّهِ عَلی عِبادِهِ.(۳)

۲۵۵ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ: اَللّهُ وَرَسولُهُ وَجِبریلُ عَنْکَ راضونَ.(۴)

۲۵۶ـ عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: عَلِیٌّ مِنّی وَأَنَا مِنْهُ، فَقالَ جَبْرائیلُ: یا محمّدُ وأنا مِنْکُما.(۵)

۲۵۷ـ وبالإسناد، عن علی بن ابی طالب علیه السلام قال: قالَ رَسولُ اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: یا عَلِیُّ! خُلِقَ النّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّی وَخُلِقْتُ أَنا وأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ واحِدَةٍ، أَنا أَصْلُها وَأَنْتَ فَرْعُها والحَسَنُ والحُسَیْنُ أَغْصانُها وَشیعَتُنا أَوْراقُها، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصانِها؛ أَدْخَلَهُ اللّهُ الْجَنَّةَ.(۶)

۱ـ احقاق الحق ۱۷۵/۵۱. ۲ـ المجروحین ۳۸۰/۱.

۳ـ ارشاد القلوب / ۲۳۶، کشف الغمة ۱۶۱/۱، تاریخ بغداد ۸۸/۲ باختلاف یسیر.

۴ـ احقاق الحق ۸۳/۶، کنز العمال ۱۰۷/۱۳ باختلاف یسیر.

۵ـ امالی الطوسی ۳۴۴/۱، احقاق الحق ۱۸۷/۵ باختلاف یسیر.

۶ـ عیون اخبار الرضا ۷۳/۲.

۲۵۸ ـ عن ابی هریرة ان رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم قال :أَتانِی جَبْرَئِيلُ علیه السلام فقالَ :أُبَشِّرُکَ یا مُحَمَّدُ بِما تَجوزُ عَلَی الصِّراطِ؟ قالَ :قُلتُ لَهُ: بَلٰی، قالَ :تَجُوزُ بِنُورِ اللّهِ وَيَجُوزُ عَلِیٌّ بِنُورِکَ وَنُورُکَ مِنْ نورِ اللّهِ وَتَجوزُ أُمَّتُکَ بِنُورِ عَلِیٍّ، نُورُ عَلِیٍّ مِنْ نُورِکَ، وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّهُ لَهُ مَعَ عَلِیٍّ نُوراً فَمالَهُ مِنْ نُورٍ.(۱)

۲۵۹ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :صَلَّتِ الْمَلائِكَةُ عَلَیَّ وَعلی عَلِیٍّ سَبْعَ سِنينَ، قيلَ :وَلِمَ ذٰلِکَ یا رَسولَ اللّهِ؟ قالَ :لَمْ يَكُنْ معی مِنَ الرِّجالِ غَيْرُهُ.(۲)

۲۶۰ ـ عن ابن أبی لیلی الغفاری قال :سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :سَتَكُونُ بَعْدی فِتْنَةٌ، فَإذا کانَ ذٰلِکَ فَالْزِموا عَلِیَّ بْنَ أبی طالِبٍ فَإنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرانی وَأَوَّلُ مَنْ يُصافِحُنی يَوْمَ القِيامَةِ، وهُوَ مَعِیَ فِی السَّماءِ الْعُلْيا وَهُوَ الْفاروقُ بَينَ الحَقِّ وَالْباطِلِ.(۳)

۲۶۱ ـ عن الشعبی قال :قال علی علیه السلام :قالَ لی رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :مَرْحَباً بِسَيِّدِالمُسْلِمينَ، وَإمامِ الْمُتَّقينَ فَقيلَ لِعَلِیٍّ :(فما کان ن ل) ما شُكْرُکَ؟ قالَ :حَمِدْتُ اللّهَ تعالی عَلی ما آتانی، وَسَأَلْتُهُ الشُّكْرَ علی ما أَوْلانی وَأَنْ

---

۱ ـ تفسیر فرات الکوفی / ۱۰۴.

۲ ـ کشف الغمة ۱/ ۷۹، روضة الواعظین ۱/ ۸۵، البحار ۴۰/ ۷۷، اعلام الوری / ۱۸۵، الطرائف / ۱۹ باختلاف یسیر، تفسیر ابوالفتوح ۱۱/ ۹ باختلاف فی موارد.

۳ ـ البحار ۳۸/ ۳۶، اثبات الهداة ۲/ ۲۱۸ باختلاف فی موارد.

يَزيدَنى مِمّا أعْطانى.(١)

٢٦٢ قال النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :يَـأْتِى النّاسُ يَوْمَ الْقِيامَةِ بِالْأعْمالِ فَلا يَنْفَعُهُمْ إلّا مَنْ قَبِلْتُ أنَاوَعَلِىُّ بْنُ أَبِى طالِبٍ عَمَلَهُ.(٢)

٢٦٣ ـ بالإسناد، عن علىّ عليه السلام قال :قال لى رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :يا عَلِىُّ !أُحِبُّ لَکَ ما أُحِبّ لِنَفْسى وَأَكْرَهُ لَکَ ما أكْرَهُ لِنَفْسى.(٣)

٢٦٤ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :أوَّلُ النّاسِ وُروداً عَلَى الحَوْضِ وَأوَّلُهُمْ إسْلاماً :عَلِىُّ بْنُ أَبى طالِبٍ عليه السلام.(٤)

٢٦٥ ـ بالاسناد عن علىّ عليه السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :أحَبُّ أهْلِ بَيْتى إلَىَّ وَأفْضَلُ مَنْ أتْرُکُ بَعْدى عَلِىُّ بْنُ أبى طالِبٍ.(٥)

٢٦٦ ـ بالإسناد فى حديث قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :يا عَلِىُّ! أنْتَ أفْضَلُ أُمَّتِى فَضْلاًوَأقْدَمُهُمْ سِلْماً وَأكْثَرُهُمْ عِلْماً وَأوْفَرُهُم حِلْماً وَأشْجَعُهُمْ قَلْباً وَأسْخاهُمْ كَفّاً.(٦)

---

١ ـ حلية الاولياء ١/٦٦، والامام على بن ابى طالب ٢/٤٤٠، جامع احاديث للسيوطى ١٦/٢٧٥، اليقين / ٤٧١ باختلاف فى موارد

٢ ـ احقاق الحق ٧/ ١٣٢.

٣ـ احقاق الحق ٦/ ٥٥٦، فضائل الخمسة ٢/ ١٨٣، فرائد السمطين ١/ ٢١٦، عيون اخبار الرضا٢/٦٨ باختلاف فى موارد. ٤ـ ينابيع المودة / ٦١.

٥ ـ أمالى الصدوق / ٣٨٥، غاية المرام / ٤٥٤، البحار ١٦/٣٨.

٦ ـ امالى الصدوق / ٤٧ ، ينابيع المودة / ٦٤، البحار ٣٨/ ٩٠، اثبات الهداة ٩ ٤/ ٢ باختلاف فى موارد.

٢٦٧ ـ عن جعفر بن محمد، عن أبيه عليهم السلام عن جابر قال :كُنتُ أنَا وَالْعَبّاسُ جالِسَيْنِ عِنْدَالنَّبىّ صلى الله عليه و آله و سلم إذْ دَخَلَ عَلِىّ عليه السلام فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم السَّلامَ وَقامَ إلَيْهِ وَعانَقَهُ وَقَبَّلَ مابَيْنَ عَيْنَيْهِ وَأجْلَسَهُ عَنْ يَمينِهِ، فقَالَ الْعَبّاسُ :يا رَسولَ اللّهِ !أتُحِبُّهُ؟ فَقالَ :يا عَمّ وَاللّهِ !اَللّهُ أشَدُّحُبّاً لَهُ مِنّى، إنّ اللّهَ عَزّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِيَّةَ كُلّ نَبىٍّ فى صُلْبِهِ، وَجَعَلَ ذُرِيَّتى فى صُلْبِ عَلِىٍّ.(١)

٢٦٨ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :أعْطانى اللّهُ تعالى خَمْساً، وَأعْطى عَلِيّاً خَمْساً :أعْطانى جَوامِعَ الْكَلِمِ، وَأعْطى عَلِيّاً جَوامِعَ الْعِلْمِ .وَجَعَلَنى نَبِيّاً وَجَعَلَهُ وَصِيّاً .وَأعْطانِى الْكَوْثَرَوَأعْطاهُ السَّلْسَبيلَ، وَأعْطانى الْوَحْىَ وَأعْطاهُ الْإلْهام وَاُسْرِىَ بى إلَى السَّماءِ، وَفَتَحَ لَهُ أبْوابَ السَّماواتِ وَالْحُجُبَ.(٢)

٢٦٩ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم لِعلىّ :يا عَلِىُّ !اُوتِيتَ ثَلاثاً لَمْ يُؤْتَهُنَّ أحَدٌ وَلا أنَا، اُوتيتَ صِهراً مِثْلى وَلَمْ اُوتَ أنا مِثْلى، وَاُوتيتَ صَدّيقَةً مِثْلَ بِنْتى وَلَمْ اُوتَ مِثْلَها زَوْجَةً، وَاُوتيتَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ صُلْبِكَ وَلَمْ اُوتَ مِنْ صُلْبى مِثْلَهُما وَلكِنَّكُمْ مِنّى وَأنا مِنْكُمْ.(٣)

٢٧٠ ـ وقد روى البيهقى يرفعه بسنده الى رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم، أنه قال :مَنْ أرادَ أنْ يَنْظُرَإلى آدَمَ فِى عِلْمِهِ وَإلى نُوحٍ فى تَقْواهُ وَإلى إبْراهيمَ فى

---

١ ـ احقاق الحق ٧/ ٥.

٢ ـ روضة الواعظين ١/ ١٠٩، انوار الهداية/ ١٣٣.

٣ ـ احقاق الحق ٤/ ٤٤٤، مناقب آل ابيطالب ٣/ ٢٦٢ باختلاف فى موارد.

حِلْمِهِ وَإلى مُوسى فى هَيْبَتِهِ وَإلى عِيسى فى عِبادَتِهِ فَلْيَنْظُرْ إلى عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ.(۱)

۲۷۱ ـ عن ابن عباس رضى اللّه عنه قال: قالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أرادَ أنْ يَنْظُرَ إلى إبْراهيمَ فى حِلْمِهِ وَإلى نُوحٍ فى حُكْمِهِ وَإلى يُوسُفَ فى جَمالِهِ فَلْيَنْظُرْ إلى عَلِيِّ بْنِأبى طالِبٍ.(۲)

۲۷۲ ـ (وَرُوِىَ) ان رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم نظر ذات يوم الى على بن أبى طالب عليه السلام وحوله جماعة من أصحابه فقال: مَنْ أحَبَّ أنْ يَنْظُرَ إلى يُوسُفَ فى جَمالِهِ، وَإلى إبْراهيمَ فيسَخائِهِ وَإلى سُلَيْمانَ فى بَهْجَتِهِ، وَإلى داوُدَ فى قُوَّتِهِ؛ فَلْيَنْظُرْ إلى هذا.(۳)

۲۷۳ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِيٌّ أخُوا المَلائِكَةِ المُقَرَّبينَ.(۴)

۲۷۴ ـ بالإسناد، عن على بن أبى طالب عليه السلام فى قوله (تعالى): القيا فى جهنم كلّ كفارعنيد قالَ: فَقالَ النَّبىّ صلى الله عليه وآله وسلم: إنَّ اللّهَ تَبارَكَ وَتَعالى إذا جَمَعَ النّاسَ يَوْمَ الْقِيامَةِ فى صَعيدٍ واحِدٍ؛ كُنْتُ أنَا وَأنْتَ يا عَلِيُّ يَوْمَئِذٍ عَنْ يَمينِ الْعَرْشِ فَيَقولُ اللّهُ لى وَلَكَ: قُوما فَألْقِيا مَنْ أبْغَضَكُما وَخالَفَكُما وَكَذَّبَكُما فى النّارِ.(۵)

۲۷۵ ـ بالإسنادِ، عَن عَبدِالسّلام بن صالحِ الهَرَوِىّ، عَن عَلِيِّ بنِ مُوسَى الرِّضا عَن آبائِهِ عليهم السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ما خَلَقَ اللّهُ

۱ ـ كشف الغمة ۱/۱۱۴، المحجة البيضاء ۴/۱۹۲، البحار ۳۹/۳۹.

۲ ـ ذخائر العقبى / ۹۴.

۳ ـ روضة الواعظين ۱/۱۲۸.

۴ ـ احقاق الحق ۱۵/۴۳۴.

۵ ـ تفسير الفرات / ۱۶۶.

خَلْقاً أفْضَلُ مِنّى وَلا أكْرَمُ عَلَيْهِ مِنّى، قال عَلِیّ عليه السلام :فَقُلْتُ :يا رَسولَ اللّهِ فَأَنْت أفْضَلُ أمْ جبرئيلُ؟ فقالَ صلى الله عليه و آله وسلم :يا عَلِیُّ إنَّ اللّهَ تبارَکَ وَتعالى فَضَّلَ أنبياءَه الْمُرْسَلينَ عَلى مَلائِکَتِهِ الْمُقَرَّبينَ وَفَضَّلَنى عَلى جَميعِ النَّبيّينَ وَالْمُرْسَلينَ وَالْفَضْلُ بَعدى لَکَ يا عَلِیُّ وَلِلأئمَّةِ مِن بَعْدِکَ فإنَّ الْمَلائِکَةَ لَخُدّامُنا وَخُدّامُ مُحِبّينا، يا عَلِیُّ الّذينَ يَحْمِلونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرونَ لِلَّذينَ آمَنوا بِوِلايَتِنا، يا عَلِیُّ لَولا نَحْنُ ما خَلَقَ اللّهُ آدَمَ وَلا حَوّاءَ، وَلا الْجَنَّةَ وَلا النّارَ، وَلا السَّماءَ وَلا الْأرْضَ، وَکَيْفَ لا نَکُونُ أفْضَلُ مِنَ الْمَلائِکَةِ وَقَدْ سَبَقْناهُم إلَى التَّوحيدِ وَمَعْرِفَةِ رَبِّنا عَزَّوَجَلَّ وَتَسْبيحِهِ وَتَقْديسِهِ وَتَهْليله.... (۱)

۲۷۶ـ بالإسناد، عن جعفر عن ابيه عن آبائه عليهم السلام قال :قالَ النَّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :إنَّ اللّهَ تبارَکَ وَتعالى إذا جَمَعَ النّاسَ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَعَدَنى الْمَقامَ الْمَحْمودَ وَهُوَ وافٍ لى بِهِ، إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ نُصِبَ مِنْبَرٌ لَهُ ألْفُ دَرَجَةٍ لا كَمَراقيکُمْ فَأَصْعَدُ حَتّى أعْلُوَ فَوْقَهُ فَيَأتينى جَبْرئيلُ بِلِواءِ الْحَمْدِ فَيَضَعُهُ فى يَدى وَيَقولُ :يا مُحَمَّدُ !هذَا الْمَقامُ الْمَحْمودُ الّذى وَعَدَکَ اللّهُ .فَأقولُ لِعَلِیّ عليه السلام: اِصْعَدْ فَيَکونُ أسْفَلَ مِنّى بِدَرَجَةٍ فَأضَعُ لِوائى الْحَمدَ فى يَدِکَ، ثُمَّ يَأْتى رِضْوانُ بِمَفاتيحِ الْجَنَّةِ فَيَقولُ :يا مُحَمَّدُ !هذَا الْمَقامُ الْمَحْمودُ الَّذى وَعَدَکَ اللّهُ فَيَضَعُها فى يَدى فَأَضَعُها فى حِجْرِ عَلِیّ عليه السلام ثُمَّ يَأتى مالِکُ خازِنُ النّارِ فَيَقولُ :يا مُحَمَّدُ! هذَا الْمَقامُ الْمَحْمودُ الّذى وَعَدَکَ اللّهُ، هذِهِ مَفاتيحُ النّارِ أدْخِلْ عَدُوَّکَ وَعَدُوَّ ذُرّيَّتِکَ وَعُدُوَّ اُمَّتِکَ النّارَ فَأَخَذَها وَضَعَها فى حِجْرِ عَلِیٍّ، فَالنّارُ وَالْجَنَّةُ يَوْمَئِذٍ أسْمَعُ

۱ـ كمال الدين ۲۵۴/، رواه فى المحجة البيضاء ۲۲٦/۱ ملخّصاً.

اور چاند اور ستارے ختم ہو جائیں اور کہکشاں جل جائیں خالق کائنات کے علاوہ سب چیزیں فنا ہو جائیں، اس وقت خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کی حاکمیت مطلق تحقق پیدا کرے گی، کلان کرنے کی طاقت اور حرکت سب سے سلب ہو جائے گا اس دن خدائے یکتا علی علیہ السلام کو پوری عظمت اور بزرگواری کے ساتھ اہل محشر کے سامنے پیش کرے گا اور اہل محشر کو ان کا دیدار کروائے گا علی علیہ السلام کون ہیں؟ ہم کیا جانیں علی علیہ السلام کون ہیں! مگر خداوند نے وحی کے ذریعہ علی علیہ السلام اور ان فضائل کی معرفی نہیں کی، مگر جبرئیل امین نے علی علیہ السلام کے نورانی چہرے کی ہمارے لیے معرفی نہیں کی؟

مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے درخشان چہرے سے نقاب نہیں ہٹائی ہاں معراج کی رات اور جنگ خندق، احد، خیبر، بدر اور لیلۃ المبیت اور ہر جگہ پر خدا اور رسولؐ اور جبرئیل کے درمیان علیؑ کی کرامت اور بزرگواری کا تذکرہ تھا، ارے ہاں علی علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کی خداوند نے مکمل طور پر صفت بیان کی ہے علی علیہ السلام وہ ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کی قدر اور منزلت کو بیان فرمایا ہے، علی علیہ السلام وہ ہیں جو پورے جہان میں خورشید کی مانند درخشان ہیں۔

علی علیہ السلام وہ ہیں جو حجۃ الوداع کے موقع پر غدرخم میں خداوند کے امر سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے امامت اور خلافت پر منصوب ہوئے پروردگار عالم نے اس دن شک اور شبہہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی اور نہ ہی کسی کے بہانے کو قبول کرے گا، علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ علی علیہ السلام دینداری اور تقویٰ میں بے نظیر ہیں اور علم اور حکمت میں بے مثال، عدالت اور قضاوت میں فرد واحد ہے۔ علی علیہ السلام مسجد میں پہلے عابد اور میدان جنگ میں پہلے شجاع، اور بیت المال کے تقسیم کرنے میں پہلے عادل ہیں بہتر یہ ہے کہ ہم ان کے فضائل بیان کرنے سے

لى وَلِعَلِيّ عليه السلام مِن العُروسِ لِزَوجِها،فهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تبارَك وتعالى أَلْقِيا فى جَهَنَّم كُلَّ كَفّارٍ عَنيدٍ أَلْقِ يا مُحَمَّدُ وَيا عَلِيُّ إعَدُوَّكمافى النّارِ، ثُمَّ أقوم فأُثْنى عَلَى اللَّهِ ثَناء لَم يُثْنِ عَلَيهِ أحدٌ قَبلى، ثُمَّ أُثْنى عَلَى المَلائِكَةِالمُقَرَّبين، ثُمَّ اُثْنى عَلَى الأنبياءِ المُرْسَلينَ....(١)

٢٧٧ ـ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ سَعيدٌ فى الدُّنيا وَمِنَ الصّالِحينَ فِى الآخِرَةِ.(٢)

٢٧٨ ـعن على عليه السلام قال :قالَ رَسُولُ صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ يَعْسُوبُ المُؤْمِنينَ، وَالمالُ يَعْسُوبُالمُنافِقِينَ.(٣)

٢٧٩ ـ قال رسول اللَّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ عِتْرَةُ رَسولِ اللَّهِ.(٤)

٢٨٠ ـ قال رسول اللَّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ خَيْرُ أَهلِ رَسولِ اللَّهِ.(٥)

٢٨١ ـ قال رسول اللَّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ خَيْرُ اِخْوَتى.(٦)

٢٨٢ ـ بالإسناد، حدثنا أنس بن مالك قال:بعثنى رسول اللَّه صلى الله عليه وآله وسلم الى أبى برزةالأسلمى:فقال له :وَأَنا أَسْمَعُهُ :يا أَبا بَرزَة !إنَّ رَبَّ العالَمينَ تَعالى عَهِدَ إِلَيَّ فى عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ عَهْداً فَقالَ :عَلِيٌّ رايَةُ الهُدى، وَمَنارُ الايمان

---

١ ـ تفسير الفرات / ١٦٧.
٢ ـ احقاق الحق ١٥/ ٥٢٤.
٣ـ البحار ٤٠/ ٢٥، الغدير ٨/ ٨٩، اليقين / ١٧٢.
٤ـ احقاق الحق ١٥/ ٥٦١.
٥ ـ احقاق الحق ١٥/ ٢٥٥.
٦ ـ احقاق الحق ١٥/ ٢٥٩.

وَإِمامُ أَوْلِيائى وَنورُ جميعِ مَنْ أطاعَنى، يا أبا بَرزَةِ إعَلِىُّ بْنُ أَبى طالِبٍ مَعِىَ غداً فِى الْقِيامَةِ عَلى حَوْضى وَصاحِبُ لِوائيومَعى غداً على مَفاتيح خزائن جَنَّةِ رَبّى.(۱)

۲۸۳ ـ بالإسنادِ، عَن زَيدِ بنِ عَلِيٍّ عَن أبيه عَن آبائِهِ عَنْ عَلِيّ عليه السلام قالَ: كانَ لى عَشْرَةٌ مِن رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم ما أُحِبُّ أنَّ لى بإحداهِنَّ ما طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قال لى :يا عَلِيُّ أنتَ أخيفى الدُّنيا وَالآخِرَةِ، وَأَقْرَبُ الْخَلائِقِ مِنى فى الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَمَنْزِلى يُواجِهُ مَنزِلَكفى الجَنَّةِ كما يَتَواجَهُ مَنزِلُ الأخَوَيْنِ فى اللَّهِ، وَأنتَ الْوَلِىُّ، وَالْوَزيرُ، وَالْوَصِىُّ، وَالْخَليفَةُ فى الْأَهْلِ وَالْمالِ وَفِى الْمُسْلِمينَ فى كُلِّ غَيْبَةٍ، وَأَنْتَ صاحِبُ لِوائى فِى الدُّنيا وَالْآخِرَةِ،وَلِيُّكَ وَلِيّى وَوَلِيّى وَلِىُّ اللَّهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوّى وَعَدُوّى عَدُوُّ اللَّهِ تعالى.(۲)

۲۸۴ ـ قالَ عَلِيّ عليه السلام :كانَتْ لى مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسولِ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم لَمْ تَكُنْ لِأحَدٍ مِنَ الْخَلائِقِ،فَكُنتُ آتيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقولُ :اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نَبِيَّ اللَّهِ، فَإِنْ تَنَحْنَحَ إنصَرَفْتُ إلى أَهْلى، وَإلّادَخَلْتُ عَلَيْهِ.(۳)

۲۸۵ ـ قال رسول اللَّه صلى الله عليه و آله وسلم لعلىّ عليه السلام -وَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، يا عَلِيُّ إلَكَ سَبْعُ خِصالٍ لايُحاجُّكَ فيهِنَّ أحَدٌ يَوْمَ الْقِيامَةِ :أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنينَ بِاللَّهِ ايماناً، وَأَوْفاهُم بِعَهْدِ اللَّهِ، وَأَقْوَمُهُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ، وَأَرْأَفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ، وَأَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وأَعْلَمُهُمْ بِالقَضِيَّةِ، وَأَعْظَمُهُمْ مَزِيَّةً يَوْمَ الْقِيامَةِ.(۴)

۱ـ تاريخ بغداد ۱۴/۱۰۲.

۲ـ تيسير المطالب / ۶۵.

۳ـ خصائص امير المؤمنين عليه السلام / ۱۱۲.

۴ـ حلية الأولياء ۱/۶۶.

۲۸۶ ـ عن علیّ علیه السلام قال :ما رَمَدْتُ مُنْذُ تَفَلَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم فی عَیْنی.(۱)

۲۸۷ ـ قالَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَمینی.(۲)

۲۸۸ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَوْفَی النّاسِ بِعَهْدِ اللّهِ.(۳)

۲۸۹ ـ عن عمر، قال سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یقول لعلیّ(علیه السلام) :یا عَلِیُّ اِیَدُکَ فی یَدیتَدْخُلُ مَعِیَ یَوْمَ الْقِیامَةِ حَیْثُ أَدْخُلُ.(۴)

۲۹۰ ـ عن الرضاعلیه السلام قال :قالَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم لِعَلِیّ علیه السلام :أَنْتَ نَجْمُ بَنی هاشِمٍ.(۵)

۲۹۱ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَفْضَلُ اُمَّتی عِنْدَاللّهِ.(۶)

---

۱ ـ مسند احمد بن حنبل ۱/۱۲۵.

۲ ـ احقاق الحق ۱۵/۵۶۰.

۳ ـ احقاق الحق ۱۵/۳۸۷.

۴ ـ احقاق الحق ۶/۴۹۹.

۵ ـ البحار ۲۴/۸۲.

۶ ـ احقاق الحق ۱۵/۲۰۴، المسترشد / ۲۷۸، واثبات الهداة ۲/۲۷۸ باختلاف یسیر.

دوسری فصل

احادیث میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام اور منزلت

مقام امیر المومنین علیہ السلام

۲۳۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی ایک نور سے خلق کیے گئے ہیں۔

۲۳۳۔ ابن عباس کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا میں اور تم خداوند کے نور سے خلق کیے گئے ہیں۔

۲۳۴۔ سلمان کہتے ہیں میں نے اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: آدم کے خلق ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علیؑ بارگاہ خداوند بزرگ میں ایک نور تھے جس وقت خدا نے آدم کو خلق کیا اس نور کے دو حصے کیے ایک میں اور دوسرا حصہ علی علیہ السلام ہیں۔

۲۳۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے علی علیہ السلام کے سر پر عمامہ باندھا اس کی ایک طرف کو آگے لٹکا دیا اور دوسری طرف کو پشت سر چار انگلیوں کے برابر چھوٹا بنایا اس کے بعد ان سے فرمایا: چلیے: علی علیہ السلام چل دیے پھر فرمایا: آئیے علی علیہ السلام آئے بس فرمایا: فرشتوں کا تاج اس طرح ہے۔

۲۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آفتاب کی مثل ہوں اور علی علیہ السلام مہتاب کی مانند ہیں اور

میرا خاندان ستاروں کی مثل ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کی ہدایت پالو گے۔

۲۳۷۔ابوذر کہتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرمایا: اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو خدا کی پہچان نہ ہوتی اور اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو خدا کی پرستش نہ ہوتی اور اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو سزا اور جزا نہ ہوتی کوئی بھی پردہ علی علیہ السلام اور خدا کے درمیان وجود نہیں رکھتا اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگی، بلکہ علی علیہ السلام خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہے۔

۲۳۸۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک لوگوں میں بلند مرتبہ کا مالک ہے۔

۲۳۹۔ابوبصیر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: ایک رات امیر المؤمنینؑ رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا گھر سے باہر آئے اور فرمایا: شوروغل ہے اور رات اندھیری ہے! تمہارا پیشوا آدم کا لباس پہن کر اور سلیمان کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا لے کر تمہارے لیے گھر سے باہر نکلا ہے۔

۲۴۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے غم کو دور رکھتا ہے۔

۲۴۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام ائمہ معصومین علیہم السلام کا باپ ہے۔

۲۴۲۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حوض کوثر پر میرا جانشین ہے۔

۲۴۳۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قیامت کے دن میرے حوض کے مالک ہیں۔

۲۴۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ آخری فرد ہے جس سے میں رحلت کے وقت ہم کلام ہوں گا۔

۲۴۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےعلی علیہ السلام سے فرمایا: میں نے تم کو اپنے اور امت کے درمیان نشانہ ظاہر قرار دیا ہے۔

۲۴۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو کچھ میرے بعد بھیجا گیا ہے میری امت کے لیے بیان کرے گا اس کی دوستی علامت ایمان اور اس کی دشمنی نفاق کی علامت ہے اس کی طرف نگاہ کرنا مایہ مہربانی اور اس کی مودّت عبادت ہے۔

۲۴۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک لوگوں میں سے قابِ احترام اور عزت مند ہے۔

۲۴۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے میرے قریب تر ہے۔

۲۴۹۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے متقی اور پرہیزگار ہے۔

۲۵۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلا فرد ہے جو حوض کوثر کے کنارے میرا دیدار کرے گا۔

۲۵۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قیامت کے دن خدا کی حجت ہے۔

۲۵۲۔جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام ایک درخت سے ہیں اور لوگ مختلف درختوں سے۔

۲۵۳۔حسن نے انس سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تو میری امت کے لیے جو چیز میرے بعد باعث اختلاف ہوگی بیان کرے گا۔

۲۵۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام حجت خدا ہیں اس کی مخلوق پر۔

۲۵۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: خدا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیلؑ تم سے

راضی ہیں۔

۲۵۶۔ابو سعید حذری سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ میں سے ہے اور میں علی علیہ السلام میں سے ہوں۔ جبرئیلؑ نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں تم میں سے ہوں۔

۲۵۷۔علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! لوگ مختلف درختوں سے خلق کیے گئے ہیں اور میں اور تم ایک درخت سے خلق ہوئے ہیں میں اس کی جڑ اور تم اس کا تنا ہو، حسن اور حسین علیہما السلام اس کی شاخیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں جو بھی ان شاخوں میں سے کسی ایک کے ساتھ لٹک جائے گا خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

۲۵۸۔ابو ہریرہ سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آیا میں تم کو خوشخبری سناؤ کہ تم کس چیز کے توسل سے پل صراط عبور کرو گے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے کہا جی ہاں۔ جبرئیل نے کہا: خدا کے نور کے توسل سے گزرو گے اور علی علیہ السلام تمہارے نور کے توسل سے گذریں گے: کیونکہ تمہارا نور خدا کا نور ہے اور تمہاری امت علیؑ کے نور کے توسل سے عبور کرے گی: کیونکہ علی علیہ السلام کا نور تمہارا نور ہے اور جس کے نور کو خدا علی علیہ السلام کے ساتھ قرار نہیں دے گا اس کے پاس کوئی نور بھی نہیں ہوگا۔

۲۵۹۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں نے سات سال مجھ پر اور علی علیہ السلام پر درود بھیجا: آنحضرت سے پوچھا گیا: کس لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لے کہ مردوں میں اس کے سوا میرے ساتھ کوئی اور نہیں تھا۔

۲۶۰۔ابن ابی لیلی غفاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میرے بعد فتنہ کھڑا ہوگا۔ اس وقت علی علیہ السلام کے ساتھ رہیں۔ کیونکہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھے دیکھے گا

اور پہلا فرد ہے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ وہ بلند تر آسمان پر میرے ساتھ ہے وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی پیدا کرے گا۔

۲۶۱۔ شعبی سے نقل ہوا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: آفرین ہو مسلمانوں کے سرور اور پرہیز گار کے پیشوا پر۔ علی علیہ السلام سے کہا گیا کیسے اس نعمت کا شکرادا کرو گے؟ فرمایا: جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا ہے اس کا شکر کروں گا اور اس سے التماس کی ہے کہ مجھے اپنی نعمتوں کے شکرادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر زیادہ کرے۔

۲۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اپنے اعمال کے ساتھ وارد محشر ہوں گے فقط اس کا عمل فائدہ مند ہے جس کے عمل کو میں اور علی علیہ السلام نے قبول کیا ہوگا۔

۲۶۳۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! جس چیز کو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں تمہارے لیے بھی پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا تمہارے لیے بھی پسند نہیں کروں گا۔

۲۶۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو حوض کوثر میں داخل ہوں گے اور پہلے فرد ہیں جس نے اسلام قبول کیا ہے۔

۲۶۵۔ حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہے اور اتنے اونچے مقام والا ہے کہ میں اس کو اپنے بعد جانشین بنا رہا ہوں۔

۲۶۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم فضیلت کے لحاظ سے میری امت میں برترین فرد ہو اور صلح اور دوستی کے لحاظ سے سب سے آگے ہو

تم ان سب سے عاقل، دلیر اور علیم اور مہربان ہو۔

۲۶۷۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا اس نے کہا: میں اور عباس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی وقت حضرت علی علیہ السلام داخل ہوئے اور سلام کیا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور کھڑے ہو کر ان کا مصافحہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور ان کو اپنی دائیں جانب بٹھایا عباس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آیا ان کو دوست رکھتے ہو؟ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چچا جان خدا کی قسم! خدا اس کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہے۔ خدا نے ہر ایک پیغمبر کی نسل کو اس پیغمبر کی صلب میں قرار پایا ہے اور میری نسل کو علی علیہ السلام کی صلب میں قرار پایا ہے۔

۲۶۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے پانچ بخشش اور علی علیہ السلام کو بھی پانچ بخشش عطا کی ہیں مجھے گفتگو جامع اور علی علیہ السلام کو دانش جامع عطا کی مجھے پیغمبر اور ان کو وصی قرار دیا ہے اور مجھے کوثر اور ان کو سلسبیل عطا کی مجھے وحی سے اور ان کو الہام سے نوازا ہے مجھے رات کو آسمان پر لے گئے اور علی علیہ السلام کے لئے آسمان کے دروازے اور پردہ کھلے ہوئے ہیں۔

۲۶۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم کو تین ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو کسی اور کو اور مجھے عطا نہیں کی گئیں مجھ جیسا تمہاری ہمسر کا باپ ہے اور میں اس طرح نہیں ہوں تم میری بیٹی صدیقہ کے شوہر ہو۔ اور میں اس کی نظیر نہیں ہوں اور تم اپنے صلب میں حسن اور حسین علیہما السلام کو رکھتے ہو کہ میں ان دونوں کی مانند اپنی صلب میں نہیں رکھتا۔ لہذا آپ سب مجھ میں سے ہیں اور میں تم میں سے ہوں۔

۲۷۰۔ بیہقی نے اپنی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرت نے فرمایا: جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ علم آدمؑ اور پرہیزگاری نوحؑ اور بردباری ابراہیمؑ اور عظمت موسیٰؑ اور عبادت عیسیٰؑ پر

نظر کرے تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کرے۔

۲۷۱۔ اور جو چاہتا ہے کہ بردباری ابراہیمؑ اور فرمانبرداری نوحؑ اور حسن یوسفؑ پر نظر کریں تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کرے۔

۲۷۲۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند اصحاب بیٹھے ہوئے تھے، آنحضرت نے علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کی اور فرمایا: جو کوئی بھی یہ پسند کرتا ہے کہ جمال یوسفؑ اور سخاوت ابراہیمؑ اور حشمت سلیمانؑ اور قدرت داوودؑ پر نگاہ کرے تو وہ اس مرد پر نگاہ کرے۔

۲۷۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مقرب فرشتوں کا بھائی ہے۔

۲۷۴۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے گفتار خداوند: ''القیافی جهنم کل کفّار عنید'' کے بارے میں نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو یا علی علیہ السلام! میں اور تم عرش کے دائیں طرف مستقر ہوں گے، اس وقت خداوند مجھ سے اور تم سے کہے گا کھڑے ہو جاؤ اور اپنے دشمنوں اور مخالفین اور منکروں کو آگ میں پھینک دو۔

۲۷۵۔ عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام رضا علیہ السلام سے اور حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھ سے بہتر اور پر فضیلت کسی اور کو خلق نہیں کیا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ افضل ہیں یا جبرئیل؟ فرمایا: یا علی علیہ السلام! خداوند نے اپنے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو اپنے مقرب فرشتوں پر برتری عطا کی ہے اور مجھے تمام پیغمبروں اور رسولوں پر برتری عطا کی ہے اور میرے بعد یہ برتری تمہیں اور تمہارے

خاموش رہیں اور ان کی صفات کو آیات پر چھوڑیں۔

کتاب کے لکھنے کا مقصد

میں ۱۳۵۴ شمسی سے پروردگار کے فضل سے احادیث کے جمع کرنے میں مصروف ہوا ان اہداف میں سے ایک ہدف حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں احادیث جمع کرنا تھا، میں نے ۱۳۷۸ شمسی تک ۷۰۰ سے زیادہ حضرت کے بارے میں احادیث جمع کیں، جس وقت مقام معظم رہبری حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای مدظلہ العالی نے ۱۳۷۹ شمسی کو دوعید غدیر کی وجہ سے اس سال کا نام سال امیر المؤمنین علیہ السلام رکھا تو میں نے سوچا کہ جو احادیث حضرت سے مربوط ہیں ان کو جمع کر کے حضرت کی شان میں ایک کتاب لکھوں۔

اس لیے میں نے اسی سال کے آغاز سے حضرت کی روح اطہر کو وسیلہ بنایا اور خدا پر توکل کرتے ہوئے اس کار خیر میں مصروف ہو گیا۔ الحمد اللہ جس وقت کا میں نے اندازہ لگایا ہوا تھا اس وقت سے پہلے یہ کام ختم ہوا لیکن میرا ایک اور ہدف یہ بھی تھا کہ اس کتاب سے مختلف طبقات کے لوگ بہرمند ہو سکیں اس لیے میں نے سوچا کہ اس کتاب کو اعراب اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کروں۔

البتہ اس کام کے لیے وقت چاہیے اسی وجہ سے اس کتاب کے چاپ ہونے میں دیر ہو گئی، پھر بھی میں بہت خوش ہوں خدا کا شکر ہے کہ یہ توفیق حاصل ہوئی تا کہ اس سال کے آخر تک جسے امیر المؤمنین علیہ السلام کے مقدس نام سے زینت دی گئی ہے تقریباً دن اور رات تلاش اور کوشش سے اس کتاب کو جو حضرت علی علیہ السلام کے مناقب اور فضائل میں ایک ہزار فضیلت پر مشتمل ہے "حبل اللہ

بعد ائمہ کو نصیب ہوگی۔ ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبین کے خدمتگزار ہیں یا علیؑ! جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور اس کے اطراف میں موجود ہیں یہ سب اپنے پرودگار کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور ان کے لئے جنہوں نے ہماری ولایت کو قبول کیا ہے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ یا علیؑ! اگر ہم نہ ہوتے تو خداوند آدمؑ اور حوا کو خلق نہ کرتا اور بہشت اور دوزخ اور آسمان و زمین کو خلق نہ کرتا کس طرح ہم فرشتوں پر برتر نہ ہوں جب کہ ہم توحید اور معرفت پروردگار اور تسبیح و تقدیس میں ان سے مقدم تھے۔

۲۷۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے انہوں نے اپنے اجداد بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند لوگوں کو جمع کرے گا میرے ساتھ پسندیدہ مقام کا وعدہ کیا جائے گا اور اس وعدہ کی وفا کی جائے گی۔ جب قیامت کا دن آپہنچے گا، ایک منبر لگایا جائے گا جس کی ہزار سیڑھیاں ہوں گی اور وہ آپ کے منبر کی مانند نہیں ہے میں اس منبر پر بیٹھ جاوں گا اور جبرئیل پرچم حمد کو میرے ہاتھ میں دے گا اور کہے گا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے آپؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ بس میں علی علیہ السلام سے کہوں گا: اوپر آجائیں: علی علیہ السلام مجھ سے ایک سیڑھی نیچے بیٹھ جائیں گے اور میں یہ پرچم حمد ان کو دے دوں گا اس کے بعد ''رضوان'' بہشت کی چابیاں لائے گا اور کہے گا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے تیرے ساتھ وعدہ کیا تھا اور چابیاں میرے ہاتھ میں دے گا اور میں ان کو علی علیہ السلام کے پاس رکھ دوں گا، اس وقت ''مالک'' خازن دوزخ آئے گا اور کہے گا: یا محمد! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے تیرے ساتھ وعدہ کیا تھا یہ دوزخ کی چابیاں ہیں، اپنے دشمنوں اوا اپنے دشمنوں کی نسل کو اور اپنی امت کے دشمنوں کو آگ میں ڈال دو میں چابیاں لے کر علی علیہ السلام کے پاس رکھ دوں

گا اس دن بہشت اور دوزخ میرے اور علی علیہ السلام کی فرمانبرداری میں ہوں گی دلہن سے بھی زیادہ جو اپنے شوہر کے تابع ہوتی ہے۔ یہ ہے کلام الٰہی کہ خداوند نے فرمایا: ''ہر کافر اور کفر پیشہ کو جہنم میں ڈال دو''یعنی ، یا محمدؐ اور یا علیؑ : اپنے دشمنوں کو آگ میں ڈال دو۔اس کے بعد میں کھڑے ہوکر اس قدر خدا کی حمد وثنا کروں گا کہ مجھ سے پہلے کسی نے ایسے ثنا نہیں کی ہوگی ،اس وقت مقرب فرشتوں اور ان کے بعد بھیجے ہوئے پیغمبروں کی ثنا کروں گا۔

۲۷۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا میں نیک بخت اور آخرت میں صاحبان لیاقت میں سے ہیں۔

۲۷۸۔حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مؤمنین کے سردار ورہبر ہیں اور مال منافقین کا رہبر ہے۔

۲۷۹۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے ہیں۔

۲۸۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے بہترین فرد ہیں۔

۲۸۱ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بہترین بھائیوں میں سے ہیں۔

۲۸۲۔انس بن مالک کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ابو برزہ اسلمی کے پیچھے بھیجا اس وقت میں سن رہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو برزہ! رب العالمین نے علی علیہ السلام کے بارے میں میرے ساتھ عہد کیا ہے اور فرمایا ہے علی علیہ السلام ہدایت کے پرچم اور ایمان کا ستون اور میرے دوستوں کے پیشوا اور میرے تمام فرمانبرداروں کے راستہ کے نور ہیں۔یا ابو برزہ! علی بن ابی طالب علیہ السلام قیامت کے دن میرے حوض پر میرے ساتھ ہیں، وہ میرے پرچم دار ہیں اور قیامت

کے دن پروردگار کی بہشت کی چابیاں اس کے اختیار میں ہوں گی۔

۲۸۳۔زید بن علی نے اپنے والد گرامی سے انہوں نے اپنے اجداد اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا کہ آنحضرت نے فرمایا: مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی دس خصوصیات حاصل ہوئی ہیں کہ میں دوست نہیں رکھتا کہ ان میں سے ایک کو ان تمام کے مقابلے میں جن پر خورشید کی شعاعیں پڑتی ہیں دے دوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو اور قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب ٹھہرنے والے تم ہو اور بہشت میں میرا گھر آپ کے گھر کے سامنے ہوگا اس طرح جیسے دو دینی بھائیوں کا گھر ایک دوسرے کے سامنے ہوتا ہے اور تم میرے دوست، وزیر اور وصی ہو اور میرے خاندان میں سے اور مال کے مسائلہ میں بھی اور جہاں پر میں مسلمانوں کے درمیان نہیں ہوں تم میرے جانشین ہو تم دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہو تمہارا دوست میرا دوست اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

۲۸۴۔علی علیہ السلام نے فرمایا: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایسا مقام اور منزلت رکھتا تھا اس منزلت کو اور لوگ نہیں رکھتے تھے میں ہر صبح صادق کے وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جاتا تھا اور کہتا تھا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گلہ صاف کرتے تھے تو میں گھر واپس آجاتا تھا وگرنہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

۲۸۵۔ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ لگاتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! تم میں ایسی سات خصلتیں پائی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن کوئی بھی ان کے بارے میں آپ سے اظہار ناراضگی نہیں کرے گا۔ تم پہلے فرد ہو جو خدا پر ایمان لائے ہو اور تم دوسروں سے زیادہ وعدہ خدا کے وفادار ہو اور دوسروں سے بہتر خدا کے فرمان کی اطاعت کرتے ہو اور دوسروں کی نسبت رعیت

کے ساتھ بہت زیادہ مہربان ہو اور مساوات کی دوسروں سے بہتر رعایت کرتے ہو اور قضاوت کرنے میں دوسروں سے زیادہ عقل مند ہو اور قیامت کے دن تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہوگا۔

۲۸۶۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھ میں آب دھان ڈالا تو اس وقت سے میں آنکھ کے درد میں مبتلا نہیں ہوا۔

۲۸۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے لیے قابل اعتماد ہیں۔

۲۸۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دوسرے لوگوں سے زیادہ خدا کے وعدے کے وفادار ہیں۔

۲۸۹۔ عمر کہتا ہے: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے، قیامت کے دن جس جگہ میں جاوں گا تم بھی داخل ہو گے۔

۲۹۰۔ امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم ہاشمی خاندان کے ستارہ ہو۔

۲۹۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک میری امت میں سے برتر ہیں۔

۱۷۔ مباهاة الله ورسوله و الملائكة بعلى عليه السلام

۲۹۲۔ عن جابر بن عبدالله الانصارى رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: إِنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُباهي بِعَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبينَ حَتّى يَقولَ: بَخٍّ بَخٍّ هَنيئاًلَکَ يا عَلِيُّ.(۱)

۱- ينابيع المودة ۲۳۱/۱، ملحقات احقاق ۲۵۸/۲۱.

۲۹۳ ـ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لعلیّ علیہ السلام :قَدْ باهیٰ اللّٰهُ بِکَ أَهْلَ سَبعِ سَماواتِهِ.(۱)

۲۹۴ ـ بالإسناد، قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :يَفْتَخِرُ يَوْمَ الْقِيامَةِ آدَمُ بِابْنِهِ شَيْثٍ، وَأَفْتَخِرُ أَنَابِعَلِيِّ بْنِ أَبِی طالِبٍ.(۲)

۲۹۵ ـ فی حدیث قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :يا عَلِيُّ ...!وَإِنَّ الْمَلائِكَةَ لَتَقْرُبُ إِلَى اللّٰهِ تُقَدِّسُذِكْرَهُ بِمَحَبَّتِکَ وَوِلايَتِکَ، وَاللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ مَوَدَّتِکَ فِی السَّماءِ لَأَكْثَرُ مِنْهُمْ فی الْأَرْضِ....(۳)

۲۹۶ ـ ان النبیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :إِنَّ مَلَكَیْ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ لَيَفْتَخِرانِ عَلى سائِرِ الْأَمْلاکِ ،لِكَوْنِهِما مَعَ عَلِیٍّ، لِأَنَّهُما لَمْ يَصْعَدا إِلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَطُّ بِشَیْءٍ يُسْخِطُهُ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام پر خدا اور پیغمبر اور فرشتوں کا فخر کرنا

۲۹۲ ـ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند ہر روز اپنے مقرب ملائکہ کے ساتھ علی بن ابی طالب علیہ السلام پر افتخار کرتا ہے حتی کہ کہتا ہے واہ واہ! علیؑ! مبارک ہو تم کو۔

۲۹۳ ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: خداوند سات آسمانوں پر رہنے والوں کے ساتھ تم پر افتخار کرتا ہے۔

---

۱ ـ احقاق الحق ۶/ ۱۰۵.

۲ ـ احقاق الحق ۶/ ۵۳۲، فرائد السمطین ۱/ ۲۳۲، البحار ۳۹/ ۴۹.

۳ ـ أمالی الصدوق / ۲۷۲.　　۴ ـ الطرائف / ۷۹، مناقب علی بن ابیطالب / ۱۲۷.

۲۹۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن آدم اپنے بیٹے ''شیث'' پر افتخار کریں گے اور میں علی بن ابی طالب علیہ السلام پر افتخار کروں گا۔

۲۹۵۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! فرشتے تیری محبت اور ولایت کے ذریعے خدا سے تقرّب حاصل کرتے ہیں خدا کی قسم تمہارے زمین والے دوستوں سے آسمان والے دوست زیادہ ہیں۔

۲۹۶۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کے دو موکّل فرشتے دوسرے ملائکہ پر افتخار کریں گے کیونکہ وہ علی علیہ السلام کے ساتھ ہیں اور ان کے کسی ایسے کام کو جو موجب خشم خدا ہو خدا کی طرف لے کر نہیں جاتے۔

۷۲۔ صعود علی علیه السلام علی منکب النبی صلی الله علیه و آله وسلم لکسر الأصنام

۲۹۷ ۔ بالإسناد عن ابی هریره قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم لعلی بن أبی طالب یوم فتح مکّة :أما تَری هذا الصَّنَم بِأعْلَی الْکَعْبَةِ؟ قالَ :بَلی یا رَسولَ اللّٰهِ، قالَ :فَأَحْمِلُکَ فَتَناوَلَهُ؟فقالَ :بَلْ أنا أَحْمِلُکَ یا رَسولَ اللّٰهِ، فَقالَ صلی الله علیه و آله وسلم :وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ رَبیعةَ وَمَضَرَ جَهِدوا أَنْ یَحمِلوا مِنّی بَضْعَةً وَأَنا حَیٌّ ما قَدِروا، وَلٰکِنْ قِفْ یا عَلِیُّ فَضَرَبَ رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم بِیَدِهِ إِلی ساقَیْ عَلِیٍّ فَوْقَ الْقَرَبوسِ ثُمَّ اقْتَلَعَهُ مِنَ الْأَرْضِ بِیَدِهِ فَرَفَعَهُ حَتّی تَبَیَّنَ بَیاضُ اُبْطَیْهِ ثُمَّ قالَ لَهُ :ماتَری یا عَلِیُّ؟ قالَ :أَری أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَّفَنی بِکَ حَتّی أَنّی لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَمَسَّ السَّماء

لَمَسْتُها، فقال له :تَناوَلِ الصَّنَمَ یا عَلِیُّ فَتَناوَلَهُ ثُمَّ رَمی بِه، ثُمَّ خَرَجَ رَسولُ اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم مُنتَحُتِ عَلِیٍّ وَتَرَکَ رِجلَیهِ فَسَقَطَ عَلَی الأَرْضِ فَضَحِکَ .فَقالَ لَهُ :ما أَضحَکَکَ یا عَلِیُّ؟ فَقالَ :سَقَطتُ مِنْ أَعلَی الکَعبَةِ فَما أَصابَنی شَیءٌ فَقالَ رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :وَکَیفَ یُصیبُکَ شَیءٌ وَإِنَّما حَمَلَکَ مُحَمَّدٌ، وَأَنزَلَکَ جِبریلُ علیهما السلام؟(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش پر سوار ہو کر بتوں کا توڑنا

۲۹۷۔ ابو ہریرہ کہتا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن علی علیہ السلام سے فرمایا: اس بت کو خانہ کعبہ کی بلندی پر نہیں دیکھ رہے ہو؟ علی علیہ السلام نے عرض کی کیوں نہیں! یا رسول خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو کندھے پر اٹھاتا ہوں تاکہ بت کو نیچے لے آؤ: علی علیہ السلام نے عرض کی نہ، میں آپ کو کندھے پر اٹھاتا ہوں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر قبیلہ ربیعہ اور مضر تلاش و کوشش کریں کہ میرے زندہ ہوتے ہوئے میرے بدن کے ٹکڑے کو کندھے پر اٹھائیں اٹھا نہیں پائیں گے۔ لیکن یا علی علیہ السلام تم کھڑے ہو جاؤ بس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو زمین سے بلند کیا اور اتنا اوپر اٹھایا کہ آپ کے بغل کی سفیدی نمایاں ہوگئی، اس کے بعد ان سے فرمایا: یا علی! کیا دیکھ رہے ہو؟ عرض کی میں دیکھ رہا ہوں کہ خداوند نے آپ کے توسل سے مجھے اتنی شرافت عطا کی ہے کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کو چھو سکتا ہوں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! بت کو اٹھالو علی علیہ السلام نے بت کو اٹھا کر

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۲۰۲، رواه فی الطرائف / ۸۰ و کشف الیقین / ۴۴۶ باختلاف فی موارد.

زمین پر پھینک دیا اسی دوران رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کے قدموں کے نیچے سے ہٹ گئے امیر المومنین علیہ السلام زمین پر گر پڑے اور مسکرانے لگے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! مسکراتے کیوں ہو؟ عرض کی کعبہ کی بلندی سے گرا ہوں اور کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے چوٹ لگتی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو اٹھایا اور جبرئیل نے اتارا ہے۔

۷۳۔ علی علیہ السلام و لیلۃ المبیت

۲۹۸ ۔ قالَ بَعْضُ أصْحابِ الحَديثِ أَوْحَى اللّهُ تعالى إلى جِبْريلَ وَميكائيل عَليهِما السلام أنْ اِنْزِلا إلى عَلِيٍّ وَاحْرُساهُ في هذِهِ اللَّيْلَةِ إلى الصَّباحِ فَنَزَلا إلَيْهِ وَهُمْ يَقولونَ :بَخٍّ بَخٍّ !مَنْ مِثْلُكَ ياعَلِيُّ قَدْ باهَى اللّهُ بِكَ مَلائِكَتَهُ (واورد الامام الغزالی فی کتاب احیاء العلوم) :أَنَّ لَيْلَةَ باتَ عَلِيّ عليه السلام عَلى فِراشِ رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم أَوْحَى اللّهُ تَعالى إلى جِبْريلَ وَميكائيلَ أَنّي آخَيْتُ بَيْنَكُما وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُما أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ، فَأَيُّكُما يُؤْثِرُ صاحِبَهُ بِالْحَياةِ؟ فَاخْتارَ كِلاهُما الْحَياةَ وَأَحَبّاها فَأَوْحَى اللّهُ إلَيْهِما :أَفَلا كُنْتُما مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ آخَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ فَباتَ عَلى فِراشِهِ يَفْديهِ بِنَفْسِهِ وَيُؤْثِرُهُ بِالْحَياةِ .اِهْبِطا الْأَرْضَ فَاحْفَظاهُ مِنْ عَدُوِّهِ، فَكانَ جِبْريلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَميكائيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ يُنادي وَيَقولُ :بَخٍّ بَخٍّ مَنْ مِثْلُكَ يَابْنَ أَبي طالِبٍ، يُباهِي اللّهُ بِكَ الْمَلائِكَةَ، فَأَنْزَلَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ :وَمِنَ النّاسِ مَنْ يَشْري نَفْسَهُابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللّهِ واللّهُ رَؤوفٌ بِالْعِبادِ.(۱)

۲۹۹ ۔ بالإسناد، قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :أَوْحَى اللّهُ إلى

۱۔ نور الابصار / ۹۶.

جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنِّى آخَيْتُ بَيْنَكُما وَجَعَلْتُ عُمَرَ أَحَدِكُما أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ صاحِبِهِ فَأَيُّكُما يُؤْثِرُ أَخاهُ عُمْرَهُ؟ فَكِلاهُما كَرِهَا الْمَوْتَ، فَأَوْحَى اللّهُ إِلَيْهِما :أَنِّى آخَيْتُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّي فَآثَرَ عَلِيٌّ حَياةَ النَّبِيِّ فَرَقَدَ عَلى فِراشِ النَّبِيِّ يُقِيهِ بِمُهْجَتِهِ، اِهْبِطا إِلَى الْأَرْضِ وَاحْفَظاهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَهَبَطا،فَجَلَسَ جَبْرَئِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكَائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجَعَلَ جَبْرَائِيلُ يَقُولُ :بَخٍّ بَخٍّ مَنْ مِثْلُكَ يَابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَاللّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُباهِي بِكَ الْمَلائِكَةَ؟ فَأَنْزَلَ اللّهُ :وَمِنَ النّاسِ مَنْ يَشْرِينَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللّهِ.(۱)

۳۰۰۔ روی ابوسعید الخدری قال :لَمّا خَرَجَ رَسُولُ اللّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى الْغارِ أَوْحَى اللّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلى جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنِّى قَدْ آخَيْتُ بَيْنَكُما وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُما أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ فَأَيُّكُما يُؤْثِرُ صاحِبَهُ بِالْحَياةِ فَكِلاهُما اخْتارا حُبَّ الْحَياةِ، فَأَوْحَى اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِما :أَفَلا كُنْتُما مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ آخَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَباتَ عَلى فِراشِهِ يُقِيهِ (يَفْدِيهِ ن، خ) بِنَفْسِهِ اهْبِطا إِلَى الْأَرْضِ فَاحْفَظاهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَكانَ جَبْرائِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجَبْرائِيلُ يُنادِي :مَنْ مِثْلُكَ يا بْنَ أَبِي طالِبٍ يُباهِي اللّهُ بِكَ الْمَلائِكَةَ،وَأَنْزَلَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِ :وَمِنَ النّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللّهِ وَاللّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبادِ.(۲)

۳۰۱ــ عن حکیم بن جبیر عن علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ فی قول اللہ عز وجلوَمِنَ النّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللّهِ قال :نَزَلَتْ فی علی علیہ

۱۔ ینابیع المودة / ۹۲، الغدیر ۲/۴۸ والطرائف / ۳۷ باختلاف فی موارد.

۲۔ ارشاد القلوب / ۲۲۴، حلیة الابرار ۱/ ۲۸۰ باختلاف فی موارد.

السلام حینَ باتَ عَلی فِراشِ رَسولِ اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم.(۱)

۳۰۲۔ بالإسناد، عن أنس بن مالک قال :لَمّا تَوَجَّهَ رَسولُ اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم إِلَی الْغارِ وَمَعَهُ أبوبَکْرٍ أَمَرَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیّاًعلیه السلام أَنْ یَنامَ عَلی فِراشِهِ وَیَتَغَشّی بِبُرْدَتِهِ، فَباتَ عَلِیّ علیه السلام مُوَطِّناً نَفْسَهُ عَلَی الْقَتْلِ، وَجاءَتْ رِجالٌ مِنْ قُرَیْشٍ مِنْ بُطونِها یُریدونَ قَتْلَ رَسولِ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم فَلَمّا أَرادوا أَنْ یَضَعُوا عَلَیْهِ أَسْیافَهُمْ فَهُمْ لایَشُکّونَ أَنَّهُ مُحَمَّدٌصلی الله علیه وآله وسلم فَقالوا:أَیْقِظوهُ لِیَجِدَأَلَمَ الْقَتْلِ،وَیَری السَّیْفَ یَأْخُذُهُ، فَلَمّا أَیْقَظوهُ فَرَأَوْهُ عَلِیّاًعلیه السلام تَرَکوهُ وَتَفَرَّقوا فی طَلَبِ رَسولِ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ النّاسِ مَنْ یَشْری نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤوفٌ بِالعِبادِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سونا

۲۹۸۔بعض محدثین نے نقل کیا ہے کہ خداوند نے جبرئیل اور میکائیل کو وحی کی کہ علی علیہ السلام کے پاس جائیں اور اس رات سے لے کر صبح تک ان کیحفاظتکریں ،بس جبرئیل اور میکائیل آسمان سے اترے اور کہا: واہ،واہ! یاعلی! خداوندا اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کررہا ہے۔

۲۹۹۔غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ جس رات علی علیہ السلام رسول خداؐ کے بستر پر سوئے تو خداوند نے جبرئیل اور میکائیل کو وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اخوت کو

۱۔ امالی الطوسی ۶۱/۲ ، حلیة الأبرار ۲۷۴/۱ ، البحار ۵۵/۱۹.

۲۔حلیة الابرار ۲۷۵/۱.

المتین فی مناقب امیر المؤمنین علیہ السلام ''کوایک گل دستہ کے عنوان سے حضرت کے دوستوں اور محبین اور حضرت کے چاہنے والوں کی خدمت میں پیش کروں۔ قابل ذکر ہے کہ یہ ہزار حدیث پانچ حصوں اور ۱۸ فصلوں اور ۲۰۱ عناوین اور شیعہ اور اہل سنت کے کتب سے لیے گئے ۲۰۶ مآخذ اور منابع سے مرتب ہوئی ہے۔

علی رضا صابری یزدی

قم، حوزہ علمیہ

سال ۱۳۷۹ ھ. ش،) سال امیر المؤمنین علیہ السلام)

برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے تم میں سے کون اپنی زندگی کو دوسرے پر فدا کرے گا؟ ان دونوں نے اپنی زندگی کو اہمیت دی اور اپنی زندگی سے انس اور محبت کا اظہار کیا خداوند نے ان دونوں کو وحی کی۔ آیا تم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح نہیں ہو کہ میں نے محمدؐ اور اس کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور وہ پیغمبر کے بستر پر سوئے اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی جان کو اس پر فدا کر دیا؟ ابھی زمین پر اتریں اور ان کی دشمنوں سے محافظت کریں۔ بس جبرئیل ان کے سر کی طرف اور مکائیل قدموں کی طرف کھڑے ہو گئے اور دونوں کہنے لگے واہ، واہ ، ہوا بوطالب کے فرزند پر جس پر خدا اپنے فرشتوں کے ساتھ افتخار کرتا ہے۔ تو اس وقت خداوند نے اس آیت کو نازل کیا ''بعض لوگ خدا کی رضایت حاصل کرنے کے لیے اپنی جانوں کو فروخت کر دیتے ہیں اور خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے''

۳۰۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے جبرئیل اور میکائیل پر وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے۔ تم میں سے کون اپنی عمر کو اپنے بھائی پر ایثار کرے گا؟ دونوں نے موت سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ خداوند نے ان پر وحی کی کہ میں نے اپنے ولی علی علیہ السلام اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی ہے اور اس کے بستر پر سوئے اور اپنے خون سے ان کی حفاظت کی ابھی زمین پر اتر جاؤ اور ان کی دشمنوں کے شر سے محافظت کرو۔ بس دونوں اترے؛ جبرئیل ان کے سرہانے اور میکائیل ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے ، اور جبرئیل نے کہا: واہ، واہ اے ابوطالب کے بیٹے: خداوند اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے اس وقت خداوند نے اس آیت کو نازل کیا'' ومن الناس من یشری نفسه

التغاء مرضات اللّٰہ"۔

۳۰۱۔ابو سعید خدری کہتا ہے: جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا کی طرف روانہ ہوئے، خداوند نے جبرئیل اور میکائیل پر وحی نازل کی کہ میں نے تمہارے درمیان برادری برقرار کی ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے۔تم میں سے کون اپنی حیات کو دوسرے پر ایثار کرے گا؟ دونوں نے زندگی کے ساتھ محبت کو انتخاب کیا۔خداوند نے ان پر وحی کی۔آیا تم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مثل نہیں ہو کہ میں نے ان کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان برادری کو برقرار کیا علیؑ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سوئے اور ان کے راہ میں فدا کاری کی؟ ابھی زمین پر اتر جاؤ اور ان کی ان کے دشمنوں کے شر سے حفاظت کرو۔بس جبرئیل ان کے سرہانے اور میکائیل ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے، اور جبرئیل ندا دے رہے تھے: اے ابو طالب کے فرزند! تمہاری مثل کون ہے؟ خدا اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے بس خداوند نے اس آیت کو علی علیہ السلام کی شان میں نازل فرمایا:" ومن الناس من یشری نفسه التغاء مرضات اللّٰه واللّٰه رؤوف باالعباد"۔

۳۰۲۔حکیم بن جبیر نے علی بن حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے گفتار خداوند:" کچھ لوگ خدا کی خشنودی طلب کرنے کی خاطر اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں کے بارے میں فرمایا: یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سوئے۔

۷۴۔علی علیہ السلام ولیلة المعراج

۳۰۳۔عن عبداللّٰه بن عمر قال :سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم

وَقَدْ سُئِل :بِـأَىِّ لُـغةٍ خاطَبَک رَبُّکَ لَیْلَةَ الْمِعْراجِ؟ فَقالَ :خـاطَبَـنی بِلُغةِ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ، فَأَلْهَمَنی اَنْ قُلْتُ :یا رَبِّ اِخاطَبْتَنی أَنْتَ أَمْ عَلِیٌّ؟ فَقالَ :یا أَحْمَدُ !أَنا شَیْءٌ لا کَـالْأَشْیاءِ، لا أُقـاسُ بِـالنّاسِ وَلا أُوصَفُ بِالْأَشْباهِ،خَلَقْتُکَ مِنْ نوری وَخَلَقْتُ عَلِیّاً مِنْ نـورِکَ، فَـطَّـلَـعْتُ عَلی سَرائِرِ قَلْبِک فَلَمْ أَجِدْ إِلی قَلْبِکَ أَحَبَّمِنْ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ، فَخاطَبْتُکَ بِلِسانِهِ کَیْما یَطْمَئِنَّ قَلْبُکَ.(۱)

۳۰۴ـ إِنَّ الـنَّبِیَّ صلی الله علیه و آله وسلم قالَ :لَیْـلَةَ اُسْرِیَ بی إِلَی السَّماءِ الرّابِعَةِ رَأَیْتُ صُورَةَ عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ، فَقُلْتُ لِجَبرئیلَ :هذا أخی عَلِیٌّ، فَأَوْحی إِلَـیَّ أَنَّ هـذا مَـلَکٌ خَـلَقَـهُ الـلّـهُ عَلی صُورَةِ عَلِیّ ابْنِ أبی طالِبٍ یَزُورُهُ کُلَّ یَوْمٍ سَبعـونَ أَلْفَ مَلَکٍ یُسَبِّحونَ وَیُکَبِّرونَ وَثوابُهُم لِمُحِبّی عَلِیّابْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام.(۲)

۳۰۵ـ قال رسولُ اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :ما مَرَرْتُ بِسَماءٍ إِلّا وَأَهْلُها یَشْتـاقـونَ إِلی عَـلِیِّ بْـنِ أَبی طالِبٍ، وَما فِی الجَنَّةِ نَبِیٌّ إِلّا وَهُوَ یَشْتاقُ إِلی عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ.(۳)

۳۰۶ـ قـالَ رَسولُ الـلّـهِ صلی الله علیه و آله وسلم :لَـمّـا کانَتْ لَیْلَةُ الْمِعْراجِ نَـظَرْتُ تَـحْـتَ الْـعَـرْشِ أَمامی فَإِذابِعَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ قائِماً أمامی تَحْتَ الْعَرْشِ

۱ـ کشف الیقین / ۲۲۹.

۲ـ بشارة المصطفی / ۱۶۰.

۳ـ احقاق الحق ۱۰۸/۶، ذخائر العقبی / ۹۵، جواهر المطالب / ۲۵۷ باختلاف فی موارد.

يُسَبِّحُ اللّهَ وَيُقَدِّسُهُ، قُلْتُ :يا جَبرئيلُ سَبَقَنى عَلِيُّ بْنُ أبى طَالِبٍ؟ قال :لا لكِنّى أُخبِرُكَ :إعْلَمْ يا مُحَمَّدُ أَنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُكْثِرُ مِنَ الثّناءِ وَالصَّلاةِ على عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام فَوْقَ عَرْشِهِ فَاشْتاقَ الْعَرْشُ إلى عَلِيّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام فَخَلَقَ اللّهُ تعالى هذا الْمَلَكَ على صُورَةِ عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام تَحْتَ عَرْشِهِ لِيَنْظُرَ إلَيْهِ الْعَرْشُ فَيَسْكُنَ شَوْقُهُ، وَجَعَلَ تسبيحَ هذَا الْمَلَكِ وَتَقْدِيسِه وَتَمْجيدِهِ ثَواباً لِشيعَةِأهْلِ بَيْتِكَ يا مُحَمَّدُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام اور شب معراج

۳۰۳۔انس بن مالک کہتے ہیں: جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ غار کی طرف روانہ ہواس وقت ابوبکر بھی ان کے ساتھ تھا تو علی علیہ السلام سے فرمایا: ان پوشاک اپنے اوپر ڈال کران کے بستر پر سو جائیں۔علی علیہ السلام شہادت کے لئے تیار تھے ان کے بستر پر سو گئے قبیلہ قریش کے چند لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے ان کے گھر میں داخل ہوئے تلوار نکالتے وقت ان کو یقین تھا کہ رسول خداؐ بستر پر سو رہے ہیں، ایک دوسرے سے کہنے لگے اس کو بیدار کریں تا کہ قتل ہونے کے رنج کو محسوس کرے اور اپنے بدن پر تلوار کو چلتے دیکھے جب ان کو بیدار کیا دیکھا تو علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کو چھوڑ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنے کی جستجو میں لگ گئے،تو اس وقت خداوند نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا: ”ومن الناس من يشرى نفسه التغاء مرضات

۱۔مناقب آل ابیطالب ۲/۲۳۳، البحار ۹۷/۳۹.

اللہ واللہ رؤف بالعباد''۔

۳۰۴۔ عبداللہ بن عمر کہتا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: خداوند نے شب معراج آپ سے کس زبان میں کلام کیا؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی زبان میں مجھے الہام کیا تاکہ میں یہ کہوں: پروردگار! تو میرے ساتھ ہم کلام ہے یا علی؟ خداوند نے مجھ سے فرمایا: یا احمد! میں ایک موجود ہوں لیکن نہ دوسری موجودات کی طرح اور لوگوں کے ساتھ میرا مقایسہ ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی میری مثل ہے۔ میں نے تم کو اپنے نور سے خلق کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے خلق کیا ہے میں نے تیرے دل کے اندر جستجو کی ہے اور تیرے نزدیک کسی کو علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اس لئے اس کی زبان میں تیرے ساتھ ہم کلام ہوا ہوں تاکہ تیرے دل کو سکون حاصل ہو جائے۔

۳۰۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے وہاں پر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا دیدار کیا۔ جبرئیل سے کہا یہ میرے بھائی علی ہیں۔ مجھ پر وحی ہوئی کہ یہ ایک فرشتہ ہے جس کو خدا نے علی علیہ السلام کی شکل میں خلق کیا ہے اور روزانہ ہزار فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ان کا ثواب علی علیہ السلام کے محبین کو ملتا ہے۔

۳۰۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کسی ایسے آسمان سے نہیں گزرا مگر یہ کہ میں نے دیکھا اہل آسمان علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اشتیاق رکھتے ہیں اور بہشت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے دیدار کا مشتاق نہ ہو۔

۷۵ ـ على عليه السلام وليلة البدر

۳۰۷ ـ وَمِنْ مقاماتِهِ فی غَزْوَةِ بَدْرٍ أنّ النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم بَعَثَهُ لَیْلَةَ البَدْرِ أنْ یَأتِیَهُ بِالْماءِ حینَقالَ لأصْحابِهِ :مَنْ یَلْتَمِسُ لنا الماء؟ فَسَکَتُوا عَنْهُ فقالَ عَلیّ علیه السلام :أنَا یا رَسُولَ اللّهِ، فأخَذَالقِرْبَةَ وَأتی القُلَیْبَ فَمَلأَ القِرْبَةَ وَأخْرَجَها جاءَتْ رِیحٌ فَأهْرَقَتْهُ ثُمّ عادَ إلَی القُلَیْبِ فَجاءَ تْرِیحٌ فَأهْرَقَتْهُ فَلَمّا کانَتِ الرّابِعَةُ مَلأَها فَأتی بِها إلَی النّبیّ فَأخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ فَقالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم أمّا الرّیحُ الأُولی فَجَبرَئیلُ فی ألْفٍ مِنَ المَلائِکَةِ سَلّمُوا عَلَیْکَ وَامّا الرّیحُ الثّانیةُفَمیکائیلُ فی ألْفٍ مِنَ المَلائِکَةِ سَلّمُوا عَلَیْکَ وَأمّا الرّیحُ الثّالِثَةُ فإسرافیلُ فی ألْفٍ مِنَ المَلائِکَةِ سَلّمُوا عَلَیْکَ.(۱)

۳۰۸ ـ بالإسنادِ، عَن عَلیّ علیه السلام قالَ :لَمّا کانَتْ لَیْلَةُ بَدْرٍ قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ یَسْتَقی لَنا مِنَ المُاءِ؟ فَأحْجَمَ النّاسُ قالَ :فَقُمْتُ فَاحْتَضَنْتُ قِرْبَةً ثُمّ أتَیْتُ قُلَیْباً بَعِیدَ القَعْرِ مُظْلِماً فَانْحَدَرْتُ فیهِ فَأوْحی اللّهُ إلی جَبرئیلَ ومیکائیلَ وَإسرافیل تَأهّبُوا لِنُصْرَةِ مُحَمّدٍصلی الله علیه و آله وسلم وَحَرْبِهِ فَهَبَطُوا مِنَ السّماءِ، لَهُم دَوِیٌّ یَذْهَلُ مَنْ یَسْمَعُهُ فَلَمّا حاذَوُا القُلَیْبَ وَقَفُوا وَسَلّمواعَلَیَّ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِم إکْراماً وَتبجیلاً وتعظیماً.(۲)

---

۱ ـ اعلام الوری / ۱۹۲، مناقب آل ابیطالب ۲/ ۲۴۲ باختلاف فی موارد، رواه فی سفینة البحار ۸/ ۳۱۴ والبحار ۴۰/ ۷ ملخّصاً.

۲ ـ تذکرة الخواص / ۵۰، مناقب آل ابیطالب ۲/ ۲۴۱ مرسلاً باختلاف فی موارد.

حضرت علی علیہ السلام اور شب بدر

۳۰۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں نے دیکھا کہ عرش کے نیچے میرے سامنے علی بن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے ہیں اور خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں میں نے کہا: یا جبرئیل! علی بن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں؟ فرمایا: نہ لیکن میں آپ کو ایک خبر سناتا ہوں: جان لیں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عرش معلیٰ پر علی علیہ السلام کی بہت زیادہ ثناء کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے اور عرش علی علیہ السلام کی دیدار کا مشتاق ہے۔ خداوند نے اس فرشتہ کو علی علیہ السلام کی شکل میں اپنے عرش کے نیچے خلق کیا ہے تا کہ عرش اس کو دیکھے اور اس اشتیاق کا شعلہ کم ہو جائے اور خداوند نے اس فرشتے کی تسبیح اور تقدیس و تمجید کے ثواب کو تمہارے خاندان کے پیروکاروں کے لیے مقرر کیا ہے۔

۳۰۸۔ حضرت علی علیہ السلام کی منزلت میں سے ایک منزلت اور مقام یہ ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پانی لانے کے لئے بھیجا، اس وقت اپنے اصحاب سے فرمایا: کون ہمارے لیے پانی لائے گا؟ سب خاموش ہو گئے علی علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں پانی لاؤں گا بس مشک اٹھالی اور کنویں پر پہنچے مشک پر کی کہ اچانک ہوا چلی اور مشک کا پانی زمین پر گر گیا علی علیہ السلام دوبارہ کنویں پر آئے اور مشک بھری، اس مرتبہ بھی ہوا چلی اور پانی زمین پر گر گیا۔ یہاں تک کہ چوتھی بار مشک کو پر کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پورا ماجرا ان کو سنایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی ہوا جو چلی تو اس وقت جبرئیل نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور دوسری ہوا جو چلی وہ میکائیل تھے اس نے بھی ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور تیسری ہوا اسرافیل تھے جس نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا۔

۷۶۔ ان علیًا انتجاه الله

۳۰۹۔عن جابر قال :دعا رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم عَلِيّاًعليه السلام يَوْمَ الطّائِفِ فَانْتَجاهُ فقالَ النّاسُ :لَقَدْطالَ نجواهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقالَ رَسولُ الله صلى الله عليه و آله وسلم :مَا انْتَجَيْتُهُ وَلكِنَّ اللّهَ انْتَجاهُ.(۱)

۳۱۰۔ بالإسناد، عن جابر بن عبدالله قال :إنَّ رَسولَ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :فى غَزْوَةِ الطّائِفِ دَعاعَلِيّاًعليه السلام فَناجاهُ، فَقالَ النّاسُ وَأبوبَكْرٍ وَعُمَرُ: اِنْتَجاهُ دونَنا، فَقامَ النَّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم فى النّاسِ خَطيباً فَحَمِدَ اللّهَ وَأثْنى عَلَيْهِ، ثُمَّ قالَ :أيُّها النّاسُ !أنْتُم تقولونَ :إنّى انْتَجَيْتُ عَلِيّاً وَإنّى وَاللّهِ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلكِنَّ اللّهَ انْتَجاهُ.(۲)

خدا کا حضرت علی علیہ السلام سے راز بیان کرنا

۳۰۹۔علی علیہ السلام نے فرمایا: اسی رات جس دن جنگ بدر شروع ہوئی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہمارے لیے پانی لائے گا؟ سب نے انکار کیا میں کھڑا ہوا اپنے ساتھ مشک اٹھائی اور ایک گہرے اور تاریک کنویں پر پہنچا اور کنویں میں داخل ہوا اس وقت خداوند نے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل پر وحی کی کہ وہ جنگ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدد کرنے کے لیے تیار

۱۔ فضائل الخمسة ۲/۱۱۷، صحيح الترمذى ۱۳ ۔۱۷۳، ذخائر العقبى /۸۵، التاج ۲/ ۳۳۲.

۲۔الاختصاص / ۱۹۵.

رہیں ملائکہ آسمان سے اس طرح اترے کہ سب کانوں نے ان کے آنے کی آواز سنی اور تمام چیزوں سے بے خبر ہوگئے۔ جب کنویں کے قریب پہنچے تو سب نے کھڑے ہوکر احترام اور تعظیم سے میر اسلام کیا۔

۳۱۰۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واقعہ طائف میں حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اوران سے راز کی باتیں کیں لوگوں نے کہا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ راز کی گفتگو طولانی ہوگئی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس راز کی گفتگو نہیں کررہا تھا بلکہ خدا اس کے راز بیان کررہا تھا۔

۷۷۔ حدیث النّجوی

۳۱۱۔ عن مجاهد قال :قال علیّ علیه السلام :إِنَّ فی کتابِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ لآيَةً ما عَمِلَ بِها أَحَدٌقَبلی، وَلا یَعمَلُ بِها أَحَدٌ بَعدی :یا أَیُّها الَّذینَ آمنوا إِذا ناجَیتُم الرَّسولَ فَقَدِّموا بَینَ یَدَیْ نَجواكُم صَدَقَةً .قال :فُرِضَتْ ثُمَّ نُسِخَتْ.(۱)

۳۱۲۔ عن مجاهد قال :کانَ مَنْ ناجَی النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم تَصَدَّقَ بِدینارٍ، وَکانَ أَوَّلَ مَنْ صَنَعَ ذلِکَ عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۲)

۳۱۳۔عن مجاهد قال :نُهُوا عَنْ مُناجاةِ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم حَتّی یُقَدِّموا صَدَقَةً، فَلَمْ یُناجِهِ إِلّاعَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام فَإِنَّهُ قَدْ قَدَّمَ دیناراً فَتَصَدَّقَ بِهِ، ثُمَّ ناجَی النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم فَسَأَلَهُ عَنعَشْرِ خِصالٍ ثُمَّ نَزَلَتِ الرُّخصَةُ.(۳)

۱۔ فضائل الخمسة ۲۹۳/۱.

۲۔ فضائل الخمسة ۲۹۵/۱.

۳۔ فضائل الخمسة ۲۹۵/۱.

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنا

۳۱۱۔ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں: رسول خدا نے جنگ طائف میں حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور ان سے راز کی باتیں کہیں۔ لوگوں نے بالخصوص ابوبکر اور عمر نے کہا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام سے راز کی باتیں کررہے ہیں ہم سے نہیں کرتے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا حمد اور ثناء الٰہی کے بعد فرمایا: اے لوگو آپ کہتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام سے راز بیان کیا ہے خدا کی قسم میں نے اس سے راز بیان نہیں کیا بلکہ خدا نے اس سے راز میں گفتگو کی ہے۔

۳۱۲۔ مجاہد کہتے ہیں: علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی کتاب میں جو آیت نقل ہوئی ہے مجھ سے پہلے کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اس پر عمل کرے گا، وہ آیت یہ ہے۔ ''اے ایمان دارو! جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات کان میں کہنی چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہی تمہارے واسطے بہتر اور پاکیزہ بات ہے'' حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ حکم واجب ہوا لیکن بعد میں نسخ ہوگیا۔

۳۱۳۔ مجاہد کہتے ہیں: لوگوں کو صدقہ دینے سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کان میں بات کہنے سے روکا گیا تھا۔ فقط علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے کہ ایک دینار صدقہ دیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم کلام ہوئے اور آنحضرت سے دس خصلتوں کے بارے میں پوچھا اس کے بعد سرگوشی سے رخصت دی گئی۔

۷۸۔ علی علیہ السلام فی المباهلة

۳۱۴۔ قَضِيَّةُ المُباهَلَةِ تَدُلُّ عَلى فَضلٍ تامٍّ وَوَرَعٍ كامِلٍ لِمَولانا أَمِيرِ المُؤمِنِينَ

احادیث کتاب کے نمونے

عن ابن یزید قال :سَألْتُ أبا الحسن علیه السلام عن قوله تعالی :واعتصموا بحبلِ اللّهِ جَمیعاً قال :علی بن أبی طالبٍ علیه السلام حبلُ اللّه المتینِ.

تفسیر العیاشی ١/ ١٩٤ البحار ٣٦/ ١٥و

تفسیر نورالثقلین ١/ ٣٧٧.

ابن یزید کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے گفتار خداوند ''تم سب خدا کی رسی سے چمٹے رہو'' کے بارے میں سوال کیا: حضرت نے فرمایا: علی بن ابی طالب خدا کی مضبوط رسی ہیں۔

قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ ما عَرَفَ اللّهَ حَقّ مَعْرِفَتِهِ غَیْرِی وَغَیْرُکَ، وَما عَرَفَکَ حَقّ مَعْرِفَتِکَ غَیْرُ اللّهِ وَغَیْرِی.

مناقب آل ابیطالب ٣/ ٢٦٧.

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ ! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی خدا کے مقام کو نہیں پہچانا، اور کسی نے بھی سوائے خدا اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو نہیں پہچانا۔

عليه السلام ولِوَلَدَيْهِ وَزَوْجَتِهِ عليهم السلام. حيثُ استَعانَ بِهِم رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم فى الإسلامِ بَعْدَ الفَتحِ وَقوِىَ سُلطانه، وَفَدَ إِلَى النَّبِىّ صلى الله عليه وآله وسلم الوُفودُ. مِنهُم مَنْ أَسْلَمَ وَمِنهُم مَنِ استأْمَنَ لِيَعُودَ إلى قَوْمِهِ بِرَأْيِهِ (صلى الله عليه و آله وسلم) فيهِم. وَكانَ مِمَّنْ وَفَدَ عَلَيْهِ أَبُو حارِثَةَ أُسْقُفُ نَجرانَ فِى ثَلاثِينَ رَجُلاً مِنَ النَّصارى، مِنهُمُ العاقِبُ وَالسَّيِّدُ وَعَبْدُ المَسيحِ، فَقَدِمُوا المَدينَةَ عِندَ صَلاةِ العَصْرِ وَعَلَيهِم لِباسُ الدِّيباجِ وَالصُّلَبُ، فَصارَ إِلَيهِمُ اليَهودُ وتَساءَلوا (تساكوا خ ل) بَيْنَهُم. فَقالَتِ النَّصارى لَهُم: لَستُم عَلى شَىْءٍ وقالتِ اليَهودُ: لَستُم على شىءٍ كَما حَكَى اللّهُ تعالى عَنهُم. فَلَمّا صَلَّى النَّبِىّ عليه السلام العَصْرَ تَوَجَّهوا إِلَيْهِ، يَقْدُمُهُمُ الأُسْقُفُ، فَقالَ: يا مُحَمَّدُ، ما تَقولُ فىالسَّيِّدِ المَسيحِ؟ فَقالَ: عَبْدُ اللّهِ، اصطَفاهُ وانتَجَبَهُ. فَقالَ الأُسقُفُ: أَتَعرِفُ لَهُ أَباً؟ فَقالَ النَّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم: لَمْ يَكُنْ عَنِ النِّكاحِ، فَيَكُونَ لَهُ أَبٌ. قالَ: فَكَيفَ قُلتَ: إِنَّهُ عَبدٌ مَخلوقٌ، وَأَنتَ لَم تَرَ عَبداً مَخلوقاً إِلّا عَنْ نِكاحٍ وَلَهُ والِدٌ؟

فَأَنزَلَ اللّهُ -تعالى- الآياتِ مِنْ قَوْلِهِ -تعالى-: إِنَّ مَثَلَ عيسى عِندَ اللّهِ كَمَثَلِ آدم إلى قَوْلِهِ: فَنَجْعَلْ لَعنَةَ اللّهِ عَلَى الكاذِبينَ فَتَلاها عَلَى النَّصارى، وَدَعاهُم إِلَى المُباهَلَةِ، وَقالَ: إِنَّ اللّهَ أَخبَرَنى أَنَّ العَذابَ يَنزِلُ عَلَى المُبطِلِ عَقِيبَ المُباهَلَةِ، وَيَتَبَيَّنُ الحَقُّ مِنَ الباطِلِ. فاجتَمَعَ الأُسقُفُ وَأَصحابُهُ وَتَشاوَروا، فَاتَّفَقَ رَأيُهُم عَلى استِنظارِهِ إِلى صَبيحَةِ غَدٍ. فَلَمّا رَجَعُوا إلى رِحالِهِم (رجالهم خ ل)، قالَ الأُسقُفُ: انظُرُوا مُحَمَّداً، فَأَنْ غَدا بِأَهلِهِ وَوُلْدِهِ فَاحذَروا مُباهَلَتَهُ، وَإِنْ غَدا بِأَصحابِهِ فَباهِلوهُ فَإِنَّهُ عَلى غَيرِ شَىْءٍ. وَقالَ العاقِبُ: وَاللّهِ، لَقَدْ عَلِمتُمْ (عَرَفتُم خ ل)، يا مَعشَرَ النَّصارى، أَنَّ

مُحَمَّداً نبیٌّ مُرْسَلٌ، وَلَقَدْ جاءَكُمبالفَصْلِ مِنْ أَمْرِ صاحِبِكُم .وَاللّهِ، ما باهَلَ قَوْمٌ نَبِیّاً قَطُّ فَعاشَ كَبِیرُهُم وَلا نَبَتَ صَغِیرُهُم،وَلَئِنْ فَعَلْتُم لَتَهْلِكُنَّ .فَإِنْ أَبَیْتُم إِلّا إِلْفَ دِینِكُم وَالْإِقامَةَ عَلى ما أَنْتُم عَلَیه، فوادِعُوا الرَّجُلَ وَانْصَرِفُوا إلى بِلادِكُم .فَأَتَوْا رَسُولَ اللّهِ صلى الله علیه و آله وسلم مِنَ الْغَدِ، وَقَدْ جاءَ آخِذاً بِیَدِ عَلِیٍّ علیه السلام وَالْحَسَنِ وَالْحُسَینِ یَمْشِیانِ بَیْنَ یَدَیْهِ وَفاطِمَةُ (علیها السلام) تَمْشی خَلْفَهُ، فَسَأَلَ الْأُسْقُفُ عَنْهُم.فَقالُوا :هٰذَا ابْنُ عَمِّهِ وَصِهْرُهُ وَأبو وُلْدِهِ وَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَیْهِ؛ عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ. وَهٰذانِ الطِّفْلانِ ابْنا إِبْنَتِهِ مِنْ عَلِیٍّ وَهُما مِنْ أَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَیْهِ، وَهٰذِهِ الْجارِیَةُ فاطِمَةُ ابْنَتُهُ، وَهِیَ أَعَزُّ النّاسِ عِنْدَهُ وَأَقْرَبُهُم إِلى قَلْبِهِ.

فَنَظَرَ الْأُسْقُفُ إِلَى العاقِبِ وَالسَّیِّدِ وَعَبْدِ الْمَسیحِ، وَقالَ لَهُم :أُنْظُرُوا، قَدْ جاءَ بِخاصَّتِهِ مِنْ وُلْدِهِ وَأَهْلِهِ لِیُباهِلَ بِهِم واثِقاً بِحَقِّهِ .وَاللّهِ ما جاءَ بِهِم وَهُوَ یَتَخَوَّفُ الْحُجَّةَ عَلَیْهِ فَاحْذَرُوامُباهَلَتَهُ .وَاللّهِ لَوْ لا مَكانَةُ قَیْصَرٍ لَأَسْلَمْتُ لَهُ، وَلٰكِنْ صالِحُوه عَلى ما یَتَّفِقُ بَیْنَكُم (سبق نبیكم خ ل) وَارْجِعُوا إِلى بِلادِكُم وَارْتَؤُوا (ارتادوا) لِأَنْفُسِكُم.

یا مَعْشَرَ النَّصارى، إِنّی لَأَرى (لأرى وَاللّهِ خ ل) وُجُوهاً لَوْ شاءَ اللّهُ أَنْ یُزیلَ جَبَلاً مِنْ مَكانِهِ لَأَزالَهُ بِها، فَلا تُباهِلُوهُ فَتَهْلَكُوا وَلا یَبْقى عَلى وَجْهِ الْأَرْضِ نَصْرانِیٌّ إِلى یَوْمِالْقِیامَةِ.(١)

١- كشف الیقین/ ٢١٣، الارشاد للمفید/ ٨٩ باختلاف فی موارد، رواه فی الطرائف/ ٤٢ ملخصاً، والاختصاص/ ١٠٩ باختلاف كثیر.

مباہلہ میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام

۳۱۵۔ مباھلہ کا واقعہ امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کی شریک حیات اور دو فرزندوں کی فضیلت بیان کرر ہا ہے، چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح اور کامیابی کے بعد اسلام کے پھیلانے کے لیے ان سے مدد لی اس کے بعد لوگ گروہ کی صورت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے اور چند لوگ اسلام قبول کر لیتے تھے اور ان میں سے چند لوگ پناہ لیتے تھے تاکہ وہ اپنی قوم کے پاس جا کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر اور تجویز کو ان سے بیان کریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے والے لوگوں میں سے ابو حارثہ نجران تھا جو تیس افراد عیسائیوں کو جن میں سے عاقب اور سید اور عبد المسیح شامل تھے نماز عصر کے ٹائم مدینہ میں داخل ہوئے انہوں نے ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے اور صلیب بھی ان کے ہمراہ تھی یہودی ان کے پاس آئے اور ان کے درمیان مسائل مطرح کیے۔ عیسائیوں نے کہا: تم کسی چیزی پر پایدار نہیں ہو اور یہودیوں نے کہا تم عیسائی کسی چیز پر پائیدار نہیں ہو اس مطلب کو خداوند نے قرآن میں بیان کیا ہے۔ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر پڑھی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے پادری جو سب سے آگے تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: یا محمد! مسیح کے بارے میں آپ کی نظر کیا ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسیح خدا کا بندہ ہے اور خدا نے اس کا انتخاب کیا ہے۔ پادری نے کہا: آیا آپ معتقد ہیں کہ اس کا باپ ہے؟ فرمایا: وہ ازدواج کے ذریعہ متولد نہیں ہوئے کہ ان کا باپ ہو۔ پادری نے کہا: بس کس طرح فرمارہے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق اور بندہ ہے۔ حتی کہ کوئی بندہ مخلوق نہیں ہے مگر یہ کہ وہ ازدواج کے ذریعہ پیدا ہوا ہو اور اس کا باپ بھی ہو؟ اس وقت خداوند نے ان آیات کو نازل کیا: ''بے شک اللہ کے نزدیک عیسی کی مثال آدم کی سی ہے... یہاں تک'' ''بس

خدا لعنت کرے جھوٹوں پر"، اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور انہیں مباہلہ کی دعوت دی اور فرمایا: خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مباہلہ کے بعد اہل باطل پر عذاب نازل ہوگا اور حق باطل سے جدا ہوگا۔ پادری اور اس کے اصحاب جمع ہوئے اور تبادلہ خیالات کیا۔ سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ کل صبح تک مہلت لی جائے، جب اپنے مقام پر پہنچے تو ابوحارثہ نے کہا: دیکھے اگر کل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بچوں اور خاندان کے ساتھ آئیں تو مباہلہ نہ کرنا اور اگر اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں تو بغیر کسی خوف سے مباہلہ کرنا عاقب نے کہا: اے عیسائیوں کا گروہ! خدا کی قسم: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ محمد خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہے اور اس نے تمہارے پیغمبروں کے بارے میں آخری گفتگو کی ہے خدا کی قسم! آج تک کوئی ایسا نہیں ہے جس نے نبیوں کے ساتھ مباہلہ کیا ہو اور ان کے بزرگ اور بڑے باقی اور بچے سالم رہے ہوں! اگر تم نے مباہلہ کیا تو قطعاً ہلاک ہو جاؤگے اگر آپ اپنے دین پر ضد کررہے ہیں اور اپنے عقیدے پر باقی ہیں اس شخص کو چھوڑ دیں اور اپنے شہر واپس چلے جائیں دوسرے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، دیکھا کہ رسول خداؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حسن اور حسین علیہما السلام سب سے آگے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا سب سے پیچھے چل رہے تھے پادری نے ان کے بارے میں پوچھا کہا گیا: یہ ان کے چچا کے بیٹے ان کے داماد اور ان کے بیٹوں کے باپ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں کہ ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیںؑ اور یہ خاتون ان کی بیٹی ہے جو ان کے نزدیک لوگوں میںؑ سے سب سے زیادہ عزیز ہے اور سب سے زیادہ ان کے دل میں مقام رکھتی ہے پادری نے عاقب اور سید اور عبدالمسیح کی طرف دیکھا اور ان سے کہا دیکھیے وہ اپنے خاندان اور فرزندوں کو ساتھ لائے ہیں تا کہ ان کے وسیلہ سے مباہلہ کریں اور وہ اپنے حق پر مطمئن ہیں خدا کی قسم وہ اس خوف سے ان کو ساتھ نہیں لائے کہ حجت ان کے ضد

میں تمام ہوگی بس ان کے ساتھ مباہلہ کرنے سے پرہیز کریں۔ خدا کی قسم اگر مجھے قیصر کی منزلت اور مقام کی حرص نہ ہوتی تو میں تسلیم ہوجاتا ابھی آپ جس چیز پر متفق ہیں ان سے صلح کریں اور اپنے شہروں کو واپس چلے جائیں اور اپنے کاروبار میں مصروف رہیں اے عیسائیوں کے گروہ! میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا چاہے تو ان کی خاطر پہاڑوں کو اپنی جگہ سے حرکت دے سکتا ہے بس ان کے ساتھ مباہلہ نہ کریں نابود ہوجاؤ گے اور قیامت تک اس زمین پر کوئی مسیحی باقی نہیں رہے گا۔

۷۹۔ علی علیه السلام وحدیث ردّ الشّمس

۳۱۵۔ فروی عن أسماء بنت عمیس أنها قالت :بینما رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم نائم ذات یوم ورأسه فی حجر علیّ علیه السلام ففاتته العصرُ حتی غابتِ الشّمسُ فقال :اَللّهُمَّ إنَّ عَلیّاً فی طاعَتِکَ وَطاعَةِ رَسولِکَ فارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ قالَتْ أسْماءُ :فَرَأَیتُها وَاللّهِ غَرَبَتْ ثُمَّ طَلَعَتْ بَعدَ ماغَرَبَتْ وَلَم یَبْقَ جَبَلٌ وَلاأرْضٌ إلّاطَلَعَتْ عَلَیْه حتّی قامَ علیّ علیه السلام وتوضّأ وصلّی ثمّ غَرَبَتْ.(۱)

۳۱۶۔ بالإسناد، عن أبی عبداللّه علیه السلام قال :صلّی رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم العصر فجاء علیّ علیه السلامولم یکن صلّاها، فأوحَی اللّه الی رسول اللّه عند ذلک فوضع رأسه فی حجر علیّ علیه السلام :فقام رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم عن حجره وقد غربت الشمس فقال :یا عَلیُّ أما صَلَّیْتَ العَصْرَ؟

۱۔ الفقیه ۱/ ۱۳۰، امالی المفید / ۹۴، وتذکرة الخواص / ۵۳ باختلاف فی موارد.

فقال :لا یارسول اللّٰہ .فقال :اَللّٰھُمَّ إنَّ عَلِیّاً کانَ فی طاعَتِکَ فَارُدُدْ عَلَیْہِ الشَّمْسَ، فَرُدَّتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ عِنْدَ ذٰلِکَ.(۱)

علی علیہ السلام اور سورج کے واپس لوٹ آنے کی حدیث

۳۱۵۔اسماء بنت عمیس سے روایت نقل ہوئی ہے اس نے کہا: ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک حضرت علی علیہ السلام کے دامن میں رکھا ہوا تھا اس وقت انہیں نیند آ گئی اور علی علیہ السلام سے نماز عصر قضاء ہوگئی چونکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' خدایا! علی ہمیشہ تیری اور تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں رہا ہے سورج کواس کے لئے واپس پلٹا دے'' اسماء کہتی ہیں، خدا کی قسم سورج غروب ہو چکا تھا میں نے دیکھا دوبارہ طلوع ہوا اور کوئی ایسا پہاڑ اور زمین نہیں تھی جس پراس کی روشنی نہ پڑی ہو علی علیہ السلام اٹھے اور وضو کیا نماز پڑھی اس وقت پھر سورج غروب ہوگیا۔

۳۱۶۔امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اس وقت علی علیہ السلام نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی آپؑ داخل ہوئے ،اس وقت خداوند نے اپنے پیغمبرؐ پروحی بھیجی ،بس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک علی علیہ السلام کے دامن میں رکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر علی علیہ السلام کے دامن سے اٹھایا تو سورج غروب ہو چکا تھا، علی علیہ السلام سے پوچھا: آیا تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی ؟ عرض کی نہیں اے پیغمبر خدا بس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا! علی علیہ السلام ہمیشہ تیری اطاعت میں رہا ہے سورج کواس کے لیے واپس پلٹا دے اس وقت سورج واپس لوٹ آیا۔

۱۔ اثبات الھداۃ ۱/ ۳۲۱، البحار ۴۱/ ۱۶۹، جواھر المطالب / ۱۰۹ باختلاف فی موارد.

۸۰ ـ تسلیم الشمس علی علی علیه السلام

۳۱۷ ـ بالإسْنادِ، عَنِ المُرتَضی أمیرالمُؤمِنینَ عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام، عَنِ المُصْطَفی مُحَمَّدٍ الأمینِ سَیِّدِ الأوَّلینَ وَالآخِرینَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِم أجْمَعینَ: أنَّهُ قالَ لِعَلِیِّ بْنِ أبی طالِب علیه السلام: یا أبَا الْحَسَنِ، کَلِّمِ الشَّمْسَ فَإنّها تُکَلِّمُکَ. قالَ عَلِیّ علیه السلام: السَّلامُ عَلَیْکَ أیُّهَا الْعَبْدُالْمُطیعُ لِلّٰهِ فَقالَتِ الشَّمسُ: وَعَلَیْکَ السَّلامُ یا أمیرَالمُؤمِنینَ وَإمامَ الْمُتَّقینَ وَقائِدَ الْغُرِّالْمُحَجَّلینَ. یا عَلِیُّ، أنْتَ وَشیعَتُکَ فی الْجَنَّةِ. یا عَلِیُّ، أوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأرْضُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أنْتَ، وَأوَّلُ مَنْ یُحْیی مُحَمَّدٌ ثُمَّ أنْتَ، وَأوَّلُ مَنْ یُکْسی مُحَمَّدٌ ثُمَّ أنْتَ. ثُمَّ انْکَبَّ عَلِیّ علیه السلام ساجِداً وَعَیْناهُ تَذْرِفانِ بِالدُّموعِ، فَانْکَبَّ عَلَیْهِ النَّبِیّ صلی الله علیه و آله وسلم فَقالَ: یا أخی وَحَبیبی. ارْفَعْ رَأْسَکَ فَقَدْ باهَی اللّٰهُ بِکَ أهْلَ سَبْعِ سَماواتٍ.(۱)

۳۱۸ ـ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ، قالَ: کُنّا مَعَ النَّبیِّ صلی الله علیه وآله وسلم إذا دَخَلَ عَلِیُّ بنُ أبی طالِبٍ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، فَقالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم: یا أبَا الْحَسَنِ، أتُحِبُّ أنْ اُریکَ کَرامَتَکَ عَلَی اللّٰهِ؟ قالَ: نَعَمْ، بِأبی أنْتَ وَاُمّی یا رَسُولَ اللّٰهِ.

قالَ: إذا کانَ غَداً فَانْطَلِقْ إلَی الشَّمْسِ مَعی فَإنّها سَتُکَلِّمُکَ بِإذْنِ اللّٰهِ تَعالی.

قالَ: فَماجَت قُرَیْشٌ وَالْأنْصارُ بِأجْمَعِهِم، فَلَمّا أصْبَحَ صَلَّی الْغَداةَ، وَأخَذَ

۱ـ الیقین/۱۶۵، البحار ۴۱/۱۶۹ باختلاف یسیر، المناقب للخوارزمی/ ۱۱۳ باختلاف فی موارد.

بِیَدِ عَلیّ بْنِ أبی طالِبٍ وَانْطَلَقا، ثُمَّ جَلَسا یَنْتَظِرانِ طُلوعَ الشَّمْسِ، فَلَمّا طَلَعَتْ، قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :یاعَلیُّ، کَلِّمْها فَإنّها مَأْمُورَةٌ وَأنّها سَتُکَلِّمُکَ.

فَقالَ عَلِیّ علیه السلام :السَّلامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ أیُّها الْخَلْقُ السّامِعُ الْمُطیعُ.

فَقالَتِ الشَّمْسُ :وَعَلَیْکَ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ، یا خَیْرَ الْأوْصِیاء لَقَدْ أُعْطِیتَ فیالدُّنیا وَالآخِرةِ ما لا عَیْنٌ رَأَتْ وَلا اُذُنٌ سَمِعَتْ، فَقالَ عَلِیٌّ :ماذا اُعطِیتُ. قالَتْ :لَمْ یُؤْذَنْلی أنْ اُخْبِرَکَ فَیُفْتَتِنُ النّاسُ، وَلکِنْ هَنیئاً لَکَ، الْعِلْمُ وَالْحِکْمَةُ فی الدُّنیا، وَأمّا فی الْآخِرَةِفَأَنْتَ مِمَّنْ قالَ اللّٰهُ تَعالی :فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أعْیُنٍ جزاءً بِما کانُوا یَعْمَلونَ.

وَأنْتَ مِمَّنْ قالَ اللّٰهُ تَعالی فیه :أَفَمَنْ کانَ مُؤْمِناً کَمَنْ کانَ فاسِقاً لا یَسْتَوُونَ فَأنْتَ الْمُؤْمِنُ الّذی خَصَّکَ اللّٰهُ بِالْإیمانِ .ورُوِیَ أنّ الشَّمسَ کَلَّمَتْهُ ثَلاثَ مَرّاتٍ.(۱)

سورج کا علی علیہ السلام کو سلام کرنا

۳۱۷۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبروں کے سردار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا ابا الحسن ! سورج کے ساتھ گفتگو کرو اور وہ بھی تم سے گفتگو کرے گا، حضرت علی علیہ السلام نے خورشید سے مخاطب ہو کر فرمایا: سلام ہو تم پر اے خدا کے فرمانبردار بندے!

۱۔ الثاقب فی المناقب / ۲۵۵.

سورج نے جواب میں کہا: سلام ہو تم پر اے امیر المؤمنین علیہ السلام اور پرہیز گاروں کے پیشوا اور سفید چہروں کے رہبر، یا علی! تم اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے یا علی! وہ پہلے شخص جن کے سامنے زمین پھٹ جائے گی محمدؐ ہیں ان کے بعد آپؑ ہیں وہ پہلے فرد جو زندہ ہوں گے محمد ہیں ان کے بعد آپؑ ہیں اور وہ پہلے فرد جنہیں لباس پہنایا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان کے بعد آپ ہوں گے۔ اس وقت علی علیہ السلام سجدہ میں گر پڑے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو علیؑ پر گرا دیا اور فرمایا: اے میرے بھائی اور میرے دوست سر اٹھاؤ کہ خداوند اور سات آسمانوں کے رہنے والے تم پر افتخار کر رہے ہیں۔

۳۱۸۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ علی علیہ السلام داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: یا اباالحسن! آیا دوست رکھتے ہو جو تمہاری منزلت خدا کے نزدیک ہے دیکھاؤ؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی جی ہاں، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل صبح کو میرے پاس آئیں خورشید کے پاس جائیں گے کہ سورج خدا کے اذن سے تمہارے ساتھ گفتگو کرے گا عبداللہ بن سعود کہتے ہیں: سب قریش اور انصار جمع ہو گئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور دونوں روانہ ہو گئے اور ایک جگہ پر سورج کے طلوع ہونے کی انتظار میں بیٹھ گئے، جب سورج طلوع ہوا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اس سے گفتگو کرو، کیونکہ سورج کو حکم ملا ہوا ہے کہ تم سے گفتگو کرے علی علیہ السلام نے فرمایا: سلام اور رحمت خدا کی برکات ہوں تم پر اے سننے والی اور فرمانبردار مخلوق! سورج نے کہا: سلام اور رحمت اور خدا کی برکات ہوں آپ پر اے بہترین اوصیاء، تمہیں اس دنیا اور آخرت میں ایسی چیز عطا کی گئی ہے کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ

کسی کان نے سنا ہے۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: کونسی چیز مجھے عطا کی گئی ہے۔ سورج نے کہا: مجھے اجازت نہیں ہے کہ تمہیں بتاؤں کیونکہ لوگ میرے خلاف فتنہ کھڑا کردیں گے لہذا اس دنیا میں جو علم اور حکمت آپ کو دی گئی ہے آپ کو مبارک ہو اما آپ آخرت میں ایک ایسی ہستی ہیں کہ جس کے بارے میں خداوند نے فرمایا: ''ان لوگوں کے اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے ڈھکی چھپی رکھی ہے اس کو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں'' اور آپ ان میں سے ہیں جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہرگز نہیں یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے'' آپ وہ ہیں جس کو خدا نے خالص ایمان قرار دیا ہے۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ خورشید نے حضرت سے تین مرتبہ گفتگو کی ہے۔

۸۱۔ حدیث البساط

۳۱۹۔ وروی عن سلمان الفارسی (رہ) قالَ :دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمانُ على رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم فَقالوا :يا رَسولَ اللّهِ اما بالُکَ تُفَضِّلُ عَلِيّاً عَلَينا فى كُلِّ حالٍ؟ فَقالَ :ما أَنَا فَضَّلْتُهُ بَلِ اللّهُ تعالى فَضَّلَهُ، فَقالوا :وَمَا الدَّليلُ؟ فَقالَ صلى الله عليه وآله وسلم :إذا لَمْ تَقْبَلوا مِنّى فَلَيْسَ مِنَ الْمَوْتِ عِنْدَكُمْ أَصْدَقُ مِنْ أَهْلِ الْكَهْفِ، وَأَنا أَبْعَثُكُم وَعَلِيّاً وَأَجْعَلُ سلمان شاهِداً عَلَيْكُمْ إِلى أَصْحابِ الْكَهْفِ حَتّى تُسَلِّموا عَلَيْهِمْ، فَمَنْ أَحياهُمُ اللّهُ لَهُ وَأَجابوهُ كانَ الأَفْضَلَ، قالوا :رَضينا، فَأَمَرَ بِبَسْطِ بِساطٍ لَهُ وَدَعا بِعَلِيّ عليه السلام فَأَجْلَسَهُ فى وَسَطِ الْبِساطِ وَأَجْلَسَ كُلَّ واحِدٍ مِنْهُمْ عَلى قَرْنَةٍ مِنَ الْبِساطِ وَأَجْلَسَ سَلْمانَ عَلَى القَرْنَةِ الرّابِعَةِ ثُمَّ قالَ :يا ريحُ احْمِليهِمْ إِلى أَصْحابِ الْكَهْفِ وَرُدّيهِمْ إِلَيَّ.

قالَ سلمانُ :فَدَخَلَتِ الرّيحُ تَحْتَ الْبِساطِ وَسارَتْ بِنا وَإِذا نَحْنُ بِكَهْفٍ عَظيمٍ

قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :لَوِ اجْتَمَعَ النّاسُ عَلى حُبِّ عَلىٍّ بْنِ أَبى طالِبٍ لَما خَلَقَ اللّٰه النّارَ.

ینابیع المودة / ۱۲۵ .کشف الغمة ۱/ ۹۹.

احقاق الحق ۷/ ۱۴۷ والبحار ۳۹/ ۳۰۵.

ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمام لوگ علی علیہ السلام کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتے تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیُّ بْنُ أَبى طالِبٍ حَلَقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبابِ الْجَنَّةِ، مَنْ تَعَلَّقَ بِها دَخَلَ الْجَنَّةَ.

فرائد السمطین ۱/ ۱۸۰ .احقاق الحق ۷/ ۱۶۸.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام بہشت کے دروزے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔

فَحَطَطْنا، فَقالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ :يا سَلْمانُ !هذا الْكَهْفُ وَالرَّقيمُ فَقُلْ لِلْقَوْمِ :يَتَقَدَّمونَ أَوْنَتَقَدَّمُ؟، فَقالوا :نَحْنُ نَتَقَدَّمُ، فَقامَ كُلُّ واحِدٍ مِنْهُمْ وَصَلّى وَدَعا وَقالَ :اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ ياأَصْحابَ الْكَهْفِ فَلَمْ يُجِبْهُمْ أَحَدٌ، فَقامَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ بَعْدَهُم فَصَلّى رَكْعَتَيْنِ وَدَعا وَنادى ياأَصْحابَ الكَهْفِ !، فَصاحَ الْكَهْفُ وَصاحَ الْقَوْمُ مِنْ داخِلِهِ بِالتَّلْبِيَةِ، فَقالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْفِتْيَةُ الَّذينَ آمَنوا بِرَبِّهِمْ فَزِدْناهُمْ هُدىً، فَقالوا :وَعَلَيْكَ السَّلامُ، يا أَخارَسولِ اللّهِ وَوَصِيَّهُ وَأَميرَالْمُؤْمِنينَ، لَقَدْ أَخَذَ اللّهُ عَلَيْنا الْعَهْدَ بَعْدَ ايمانِنا بِاللّهِ وَبِرَسولِهِ مُحَمَّدٍصلى الله عليه و آله وسلم لَكَ يا أَميرَالْمُؤْمِنينَ بِالوِلاءِ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ يَوْمِ الدينِ .فَسَقَطَ القوم على وجوههم وقالوا لسلمان :يا أَبا عبدِاللّه، فقال :ما ذلك لي؟ فَقالوا :يا أَبَا الْحَسَنِ !رُدَّنا، فَقالَ:يا ريحُ رُدّينا إِلى رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم فَحَمَلَتْنا فَإِذا نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَصَّ عَلَيْهِمْ رَسولُ اللّهِ كُلَّماجَرى وَقالَ :هذا حَبيبي جَبْرائيلُ عليه السلام أَخْبَرَني بِهِ، فَقالوا :اَلآنَ عَلِمْنا فَضْلَ عَلِيٍّ عَلَيْنا مِنْ عِنْدِاللّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمَّتِكَ.(۱)

حدیث بچھونا

۳۱۹۔سلمان فارسی کہتے ہیں: ابوبکر، عمر اور عثمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کیوں ہمیشہ علی علیہ السلام کو ہم سے زیادہ فضیلت دیتے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کو فضیلت اور برتری نہیں دی، خدا نے اس کو برتری عطا کی ہے، انہوں نے کہا: اس برتری کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا: اگر میری بات پر یقین نہیں تو تمہارے نزدیک مردوں میں

۱۔ارشاد القلوب / ۲۶۸، الطرائف / ۸۳ اور دہ ملخصاً.

سے اصحاب کہف کے علاوہ کوئی اور صادق نہیں ہے، میں تمہیں اور علی کو ان کے پاس بھیجتا ہوں اور سلمان کو گواہ بنا رہا ہوں تاکہ ان کے پاس جا کر انہیں سلام کریں۔ بس جس کی خاطر خدا نے اصحاب کہف کو زندہ کیا اور انہوں نے اس کو سلام کا جواب دیا، وہی سب سے افضل ہے۔ کہا ہم راضی ہیں۔ بس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے لیے چادر بچھائی گئی، اس وقت ان سے فرمایا چادر کے درمیان میں بیٹھ جائیں اور وہ سب چادر کے ایک کونے میں بیٹھ گئے اور سلمان بھی اس کے چوتھے کونے میں بیٹھ گئے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا سے فرمایا: اے ہوا انہیں اصحاب کہف کے پاس لے جا اور مرے پاس واپس لے آ۔

سلمان کہتے ہیں: اس وقت چادر کے نیچے ہوا چلی ہوا ہمیں اڑا کر لے گئی اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک بڑی غار کے سامنے پہنچے ہوئے ہیں ہم نیچے اترے امیر المؤمنین نے فرمایا: اے سلمان یہاں پر کہف اور رقیم ہے اس گروہ سے کہو: آیا وہ آگے جاتے ہیں یا میں اگے جاؤں؟ کہا ہم آگے جائیں گے بس ہر ایک نے نماز پڑھی اور دعا مانگی اور کہا: اے اصحاب کہف تم پر سلام ہو! لیکن کسی نے ان کو جواب نہ دیا؛ امیر المؤمنین علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی اور اصحاب کہف کو آواز دی۔ غار میں ان کی آواز بلند ہوئی اور جواب دیا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: سلام ہو آپ پر اے جوان مرد و کہ آپ اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور خدا نے تمہاری ہدایت کو بڑھایا۔ انہوں نے جواب میں کہا: سلام ہو آپ پر اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور وصی اور امیر المؤمنین! خداوند نے ہم سے عہد لیا ہے۔ خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان کے بعد قیامت کے دن تک جو جزاء کا دن ہے، اے امیر المؤمنین آپ کی ولایت کے مطیع رہیں گے، بس وہ گروہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور سلمان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! سلمان نے فرمایا: میرے ہاتھ

میں کچھ نہیں کہا: یا ابا الحسن ہمیں واپس لے جائیں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ہوا سے فرمایا: اے ہوا! ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جا۔ بس ہوا نے ہمیں اٹھایا اور اچانک ہم نے خود کو رسول خدا کے سامنے دیکھا۔ اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا ماجرا ان کو سنایا اور فرمایا: جبرئیل نے مجھے اطلاع دی ہے انہوں نے کہا: ابھی ہم نے جان لیا کہ علی علیہ السلام خدا کے نزدیک امت کے تمام افراد میں سے افضل ہیں۔

۳۸۲۔ سدّ الابواب الّا باب علی علیہ السلام

۳۲۰۔ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :سُدُّوا الْأَبْوابَ الشّارِعَةَ فِي الْمَسْجِدِ إِلّا بابَ عَلِيٍّ.(۱)

۳۲۱۔ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :سُدّوا أَبْوابَ الْمَسْجِدِ كُلَّها إِلّا بابَ عَلِيّ علیه السلام.(۲)

۳۲۲۔ عَنابْنِ عَبّاسٍ قالَ :أَمَرَرَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم بِأَبْوابِ الْمَسْجِدِ فَسُدَّتْ إِلّابابُ عَلِيّ علیه السلام.(۳)

۳۲۳۔ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و آله وسلم أَنَّه قالَ :إِنَّ اللّٰهَ تَعالی أَمَرَ مُوسَی بنَ عِمران أَنْ يَبْنِی مَسْجِداً طاهِراً لا يَسْكُنُهُ إِلّا هُوَ وَابْنا هارُونَ شَبَّرٌ وشُبَيْرٌ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعالی أَمَرَنی أَنْ أَبْنِیَ مَسْجِداً لا يَسْكُنُهُ إِلّا أَنا وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، سُدُّوا هٰذِهِ الْأَبْوابَ إِلّا بابَ عَلِيٍّ.(۴)

۱۔أمالی الصدوق/ ۲۷۴، عیون اخبار الرضا ۲/ ۶۷، البحار ۳۹/ ۲۰.

۲۔فرائد السمطین ۱/ ۲۰۸، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۲۴۸ باختلاف یسیر.

۳۔ امالی الصدوق / ۲۷۴.

۴۔احقاق الحق ۵/ ۵۸۰.

۳۲۴۔ عن ناصح بن عبداللّٰہ، أنّ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :أَمَرَ بِسَدِّ الأَبْوابِ كُلِّها غَيْرَ بابِ عَلِيٍّ....(۱)

۳۲۵۔ عن زید بن ارقم قال :کان لنفر من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أبواب شارعة فی المسجد .فقالیوماً :سُدُّوا هٰذِهِ الأَبْوابَ إِلّا بابَ عَلِيٍّ. فتکلم فی ذلک اناس (الناس خ ل)قال:فقام رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحمداللّٰہ واثنیٰ علیہ ثم قال :أَمّابَعْدُ إفَإِنّی أَمَرْتُ بِسَدِّهٰذِهِ الأَبْوابِ غَيْرَبابِ عَلِيٍّ، فَقالَ فيهِ قائِلُكُمْ .وَاللّٰهِ إماسَدَدْتُ شَيْئاً وَلافَتَحْتُهُ وَلٰكِنّی اُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.(۲)

۳۲۶۔ (فی حدیث) قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :ما أَنَا سَدَدْتُ أَبْوابَكُمْ وَفَتَحْتُ بابَ عَلِيٍّ،وَلٰكِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ بابَ عَلِيٍّ وَسَدَّ أَبْوابَكُمْ.(۳)

دروازے بند کرنا سوائے درِعلی علیہ السلام کے

۳۲۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد کے اندر جو بھی دروازے کھلے ہیں سب دروازے بند کیے جائیں لیکن علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ کھلا رہے۔

۳۲۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کریں۔

۱۔ احقاق الحق ۵/۵۶۹، صحیح الترمذی ۱۷۶/۳۱ باختلاف یسیر.

۲۔ کشف الیقین / ۲۰۹، أمالی الصدوق / ۲۷۳، خصائص النسائی /۷۲، المستدرک للحاکم ۳/۱۲۵ باختلاف یسیر وتذکرة الخواص / ۴۶ باختلاف فی موارد.

۳۔ احقاق الحق ۵/۵۵۷.

۳۲۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد کے تمام دروازے بند کرنے کے ہے سوائے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے۔

۳۲۳ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: خداوند نے موسی بن عمران علیہ السلام کو حکم دیا ایک پاک مسجد بنائے جس میں وہ خود اور ہارون کے دو بیٹے شبر اور شبیر رہائش کریں ان کے علاوہ کوئی اور رہائش نہ کرے اور مجھے بھی حکم دیا گیا کہ میں بھی ایک مسجد بناؤں جس میں میرے اور علیؑ اور حسن و حسین علیہم السلام کے علاوہ کوئی رہائش نہ کرے ابھی سوائے علی کے گھر کے دروازے کے سب دروازے بند کریں۔

۳۲۴۔ناصح بن عبداللہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ تمام دروازے بند کریں سوائے علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے۔

۳۲۵۔زید بن ارقم کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اصحاب کے گھر کے دروازے مسجد کی طرف تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کردیں۔

یہ بات لوگوں کے درمیان باعث گفتگو بنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد وثنای الہی کرنے کے بعد فرمایا: میں نے حکم دیا ہے کہ علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کیے جائیں اور یہ بات آپ کے درمیان باعث گفتگو بنی ہوئی ہے خدا کی قسم! میں نے کسی کے دروازے کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے بلکہ میں نے اس حکم کی پیروی کی ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۳۲۶۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہ تمہارے گھروں کا دروازہ بند کیا ہے اور نہ ہی علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا نے علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ

کھولا ہے اور تمہارے گھروں کے دروازے کو بند کیا ہے۔

۷۳۔علی علیه السلام کسورة الاخلاص

۳۲۷۔ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :إنَّما مَثَلُ عَلیّ علیه السلام فی هذِهِ الْأُمَّةِ مَثَل قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحدٌ فِیالْقُرْآنِ.(۱)

۳۲۸۔ عن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ إما مَثَلُکَ فی النّاسِ إلّا کَمَثَلِ سورَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحدٌ فِی الْقُرآنِ، مَنْ قَرَأَها مَرَّةً فَکأَنَّما قَرَأَ ثُلْثَ الْقُرْآنِ،وَمَنْ قَرَأَها مَرَّتَیْنِ فَکأَنَّما قَرَأَ ثُلُثَیِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَها ثَلاثَ مَرّاتٍ فَکَأَنَّما قَرَأَ الْقُرْآنَ کُلَّهُ،وَکَذا أَنْتَ یا عَلِیُّ مَنْ أَحَبَّکَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ أَخَذَ ثُلُثَیِ الْإیمانِ، وَمَنْ أَحَبَّکَ بِقَلْبِهِ وَلِسانِهِ فَقَدْ أَخَذَثُلُثَیِ الْإیمانِ، وَمَنْ أَحَبَّکَ بِقَلْبِهِ وَلِسانِهِ .وَیَدِهِ فَقَدْ جَمَعَ الْإیمانَ کُلَّهُ، وَالّذی بَعَثَنی بِالْحَقِّ نَبِیّاً، لَوْ أَحَبَّکَ أَهْلُ الْأَرْضِ کَما یُحِبُّکَ أَهْلُ السَّماءِ؛ لَما عَذَّبَ اللّٰهُ أَحَداً مِنْهُمْ بِالنّارِ.(۲)

۳۲۹۔ بالإسنادِ، عَن أبی عَبدِ اللّٰهِ علیه السلام قال :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم لِأَمیرِ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام :مَثَلُکَ مَثَل قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحدٌ فَإِنَّهُ مَن قَرَأَها مَرَّةً فَکَأَنَّما قَرَأَ ثُلُثَ القُرآنِ وَمَنْ قَرَأَها مَرَّتَیْنِ فَکَأَنَّما قَرَأَ ثُلُثَیِ الْقُرْآنِ، وَمَن قَرَأَها ثَلاثَ مَرّاتٍ فَکَأَنَّما قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَکَذلِکَ مَنْ أَحَبَّکَ بِقَلْبِهِ کانَ لَهُ مِثْلُ ثُلُثِ ثَوابِ أَعْمالِ الْعِبادِ وَمَنْ أَحَبَّکَ بِقَلْبِهِ وَنَصَرَکَ بِلِسانِهِ کانَ لَهُ مِثْلُ ثُلُثَیْ أَعْمالِ الْعِبادِ وَمَنْ أَحَبَّکَ

۱۔مناقب علی بن أبیطالب/ ۷۰، کشف الیقین/ ۲۹۷، ینابیع المودة/ ۲۳۵ باختلاف فی موارد.

۲۔احقاق الحق ۵/ ۶۲۱، المحاسن / ۱۵۳.

بقَلبه وَنصَرکَ بِلسانِهِ وَيَدِهِ كانَ لَهُ مِثلُ ثَوابِ أَعمالِ العِبادِ. (١)

٣٣٠ـ عن أبى بصير قال :سمعت الصادق جعفر بن محمدعليهما السلام يحدّث عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :يوماً لأصحابه :أَيُّكُم يَصومُ الدَّهرَ؟ فَقالَ سَلْمانُ رَحِمَهُ اللّهُ :أنا يا رَسولَ اللّهِ، فَقالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :فَأَيُّكُم يُحيى اللَّيلَ؟ قالَ سَلْمانُ :أنا يا رَسولَ اللّهِ، قالَ :فَأَيُّكُم يَختِمُ القُرآنَ فى كُلِّ يَومٍ؟ فَقالَ سَلْمانُ :أَنا يا رَسولَ اللّهِ، فَغَضِبَ بَعْضُأَصْحابِهِ فَقالَ :يا رَسولَ اللّهِ :إِنَّ سَلْمانَ رَجُلٌ مِنَ الْفُرسِ يُريدُ أَنْ يَفْتخِرَ عَلَيْنا !قُلْتَ أَيُّكُم يَصومُ الدَّهرَ؟ قالَ :أَنا وَهُوَ أَكثَرُ أَيامِهِ يَأْكُلُ، وقلت :أَيُّكُم يُحيى اللَّيلَ؟ فقالَ :أَنا، وهُو أَكثَرُلَيْلِهِ نائِمٌ وقلتَ أَيُّكُم يَختِمُ القُرآنَ فى كُلِّ يَومٍ؟ فَقالَ :أَنا وَهُوَ أَكثَرُ أَيامِهِ صامِتٌ !فَقالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :مَهْ يا فُلانُ أَنّى لَكَ بِمِثلِ لُقمانَ الْحَكيمِ !سَلْهُ فَإِنَّهُ يُنبِئُکَ .فَقالَ الرَّجُلُ لِسَلْمانَ :يا عَبدَ اللّهِ !أَلَيْسَ زَعَمتَ أَنَّکَ تَصومُ الدَّهرَ؟ فَقالَ :نَعَم .فَقالَ :رَأَيتُکَ فى أَكثَرِنَهارِکَ تَأْكُلُ .فَقالَ: لَيسَ حَيثُ تَذهَبُ إِنّى أَصومُ الثَّلاثَةَ فى الشَّهرِ، وَقالَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ:مَنْ جاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أَمْثالِها وَأَصِلُ شَعْبانَ بِشَهرِ رَمَضانَ فَذلکَ صَومُ الدَّهرِ .فَقالَ :أَلَيسَ زَعَمتَ أَنَّکَ تُحيى اللَّيلَ؟ قالَ :إِنَّکَ أَكثَرُ لَيلِکَ نائِمٌ، فَقالَ :لَيسَ حَيثُ تَذهَبُ،وَلكِنّى سَمِعْتُ حَبيبى رَسولَ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم يَقول :(مَنْ باتَ عَلى طُهرٍ فَكَأَنَّما أَحيَا اللَّيلَ) فَأَناأَبيتُ عَلى طُهرٍ .فَقالَ :أَلَيسَ زَعَمتَ أَنَّکَ تَختِمُ القُرآنَ فى كُلِّ يَومٍ؟ قالَ :نَعَم، قالَ :فَأَنتَ أَكثَرُ أَيامِکَ صامِتٌ، فَقالَ:لَيسَ حَيثُ تَذهَبُ .وَلكِنّى سَمِعتُ

١ ـ المحاسن / ١٥٣.

حَبیبِیَ رَسولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم یَقولُ لِعَلِیّ علیه السلام :(یا أَبا الحَسَنِ ! مَثَلُکَ فی أُمَّتی مَثَلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَمَنْ قَرَأَها مَرَّةً؛ فَقَدْ قَرَأَثُلُثَ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَها مَرَّتَینِ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَیِ الْقُرْانِ وَمَنْ قَرَأَها ثَلاثاً؛ فَقَدْ خَتَمَ الْقُرْآنَ، فَمَنْ أَحَبَّکَ بِلِسانِهِ فَقَدْ کَمُلَ لَهُ ثُلُثُ الْإیمانِ، وَمَنْ أَحَبَّکَ بِلِسانِهِ وَقَلْبِهِ فَقَدْ کَمُلَ لَهُ ثُلُثَیِ الْایمانِوَمَنْ أَحَبَّکَ بِلِسانِهِ وَقَلْبِهِ وَنَصَرَکَ بِیَدِهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْإیمانَ .وَالَّذی بَعَثَنی بِالحَقِّ یا عَلِیّلَوْ أَحَبَّکَ أَهْلُ الْأَرْضِ کَمَحَبَّةِ أَهْلِ السَّماءِ لَکَ لَما عُذِّبَ أَحَدٌ بِالنّارِ) وَأَنا أَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فی کُلِّ یَوْمٍ ثَلاثَ مَرّاتٍ فَقامَ فَکَأَنَّهُ قَدْ أُلْقِمَ حَجَراً.(۱)

حضرت علی علیہ السلام سورہ اخلاص کی مثل ہیں

۳۲۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی مثال میری امت میں ایسے ہے جیسے قل ہو اللہ احد کی مثال قرآن میں۔

۳۲۸۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! تمہاری مثال ان لوگوں کے درمیان ایسے ہے جیسے سورہ قل ہو اللہ احد کی قرآن میں، جو بھی سورہ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھے گا گویا کہ اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور اگر کوئی اسے دو مرتبہ پڑھے گا گویا کہ اس نے دو سوم قرآن کو پڑھا، اور اگر کوئی اسے تین مرتبہ پڑھے گا، گویا کہ اس نے پورا قرآن پڑھا ہے یا علی علیہ السلام تم بھی ایسے ہو۔ جس نے تمہیں دل سے دوست رکھا اس نے ایک سوم ایمان حاصل کرلیا اور جس نے تمہیں دل اور زبان سے دوست رکھا، اس نے دو سوم ایمان حاصل کرلیا اور

۱۔معانی الاخبار / ۲۲۲.

جس نے تمہیں دل، زبان اور عمل میں دوست رکھا، اس نے پورا ایمان حاصل کر لی۔ مجھے اس کی قسم جس نے مجھے پیغمبر برحق انتخاب کیا ہے اگر اس زمین پر لوگ تمیں جس طرح اہل آسمان دوست رکھتے ہیں دوست رکھیں تو خداوندان میں سے کسی پر بھی جہنم کی آگ کا عذاب نازل نہیں کرے گا۔

۳۲۹۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرمایا: تمہاری مثال ''قل ہو اللہ احد'' کی مانند ہے جس نے اس کو ایک بار پڑھا گویا اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور جس نے اس کو دو مرتبہ پڑھا گویا اس نے دو سوم قرآن کو پرھا، اور جس نے اس کو تین مرتبہ پڑھا، گویا اس نے پورا قرآن پڑھا، اسی طرح اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھتا ہوگا ایسے لوگوں کے اعمال کی ایک سوم جزا ملے گی اور اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھتا ہوگا اور زبان سے مدد کرے گا، اسے لوگوں کے اعمال کی دو سوم جزا ملے گی، اور اگر کوئی تمہیں دل سے دوست کھے گا اور زبان و ہاتھ سے مدد کرے گا، گویا کہ اس نے لوگوں کے پورے اعمال کا ثواب حاصل کر لیا۔

۳۳۰۔ ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا آنخضرت اپنے والد سے انہوں نے اپنے اجداد سے حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میں کون پوری عمر روزے رکھتا ہے؟

سلمان نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون پوری رات بیدار رہتا ہے؟ سلمان نے عرض کی: اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں، آنخضرت نے فرمایا: تم سے کون روزانہ ختم قرآن کرتا ہے؟ سلمان نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس وقت رسول خداؐ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے غصہ میں آ کر کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمان ایرانی ہے اور وہ ہم پر فخر کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا: تم میں سے کون ساری عمر روزے رکھتا ہے؟ اس نے کہا

میں، بلکہ وہ اکثر اوقات کھانا کھاتا ہے، اور آپ نے فرمایا: تم میں سے کون پوری رات بیدار رہتا ہے؟ اس نے کہا: میں، بلکہ وہ رات کو اکثر سوتا رہتا ہے اور آپ نے فرمایا: تم میں سے کون روزانہ ختم قرآن کرتا ہے؟ اس نے کہا میں، بلکہ وہ دن کو اکثر خاموش رہتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے شخص خاموش ہو جا! تم کہاں اور شیعہ لقمان حکیم کہاں! اس سے خود پوچھو تا کہ تم کو بتائے۔ اس شخص نے سلمان سے کہا: اے خدا کے بندے! تم نے کہا کہ ساری عمر روزے رکھتے ہو، سلمان نے کہا، جی ہاں اس شخص نے کہا: میں نے اکثر تم کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہے، سلمان نے کہا: جیسے تم فکر کر رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں خداوند نے فرمایا: ''جو شخص نیکی کرے گا تو اس کو دس گناہ ثواب عطا ہوگا'' اور میں شعبان کے روزہ کو ماہ رمضان سے ملاتا ہوں، یہ روزہ پوری عمر کا روزہ ہے اس شخص نے کہا: اور تم نے کہا رات کو بیدار رہتے ہو؟ سلمان نے کہا: جی ہاں، اس شخص نے کہا: تم اکثر رات کو سوتے ہو، سلمان نے کہا: جیسے تم فکر کر رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ میں نے اپنے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص باوضو سوئے گا گویا کہ وہ ساری رات بیدار رہا ہے، اور میں ہر رات باوضو سوتا ہوں۔ اس شخص نے کہا: تم نے کہا روزانہ قرآن کا ختم کرتے ہو، سلمان نے کہا، جی ہاں، اس شخص نے کہا: تم اکثر اوقات خاموش رہتے ہو، سلمان نے کہا جیسے تم فکر کر رہے ہو ویسے نہیں ہے، میں نے اپنے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا ابوالحسن! میری امت میں تمہاری مثال ایسے ہے جیسے ''قل ہو اللہ احد'' کی قرآن میں جو شخص اس کو ایک مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور جو اس کو دو مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے دو سوم قرآن کو پڑھا اور جو شخص اس کو تین مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے پورا قرآن پڑھا۔

مدخل

١ـ تاريخ ولادة الامام علی علیه السلام ومحلّها

الف -عن أبی حمزة الثمالی، قال :سمعت علیّ بن الحسین علیهما السلام یقول :إنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنها ضَرَبَها الطَّلْقُ وَهِیَ فی الطَّوافِ، فَدَخَلَتِ الْكَعْبَةَ فَوَلَدَتْأَميرَ المُؤمنينَ علیه السلام فیها.(١)

ب -وروی عن عتّاب بن أسید أنه قال :وُلِدَ أَميرُ المُؤمِنينَ عَلِیُّ بْنُ أَبی طالب علیه السلام بِمَكَّةَ فی بَيْتِ اللَّهِ الحَرامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَلاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَجَبٍ، وَلِلنَّبیّ صلی الله علیه وآله ثَمانٍ وَعِشْرونَ سَنَةً، قَبْلَ النُّبُوَّةِ بِاثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً.(٢)

ج -وُلِدَ عَلِیٌّ علیه السلام بِمَكَّةَ فی البَيْتِ الحَرامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الثّالِثَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ اللَّهِ الْأَصَمّ رَجَبٍ بَعْدَ عامِ الفیلِ بِثَلاثینَ سَنَةً، وَلَمْ يُولَدْ فی بَيْتِ اللَّهِ الْحَرامِ أَحَدٌ سِواهُ لا قَبْلَهُ وَلا بَعْدَهُ، وَهِیَ فَضیلَةٌ خَصَّهُ اللَّهُ بِها اِجلالاً لَهُ، وَاِعلاءً لِرُتْبَتِهِ، وَاِظهاراً لِتَكْرِمَتِهِ.(٣)

د -)وروی(أَنَّ أَميرَ المُؤمِنینَ عَلِیَّ بْنَ أَبی طالِبِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنافٍ وَصِیُّ رَسولِ اللَّهِ صَلّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَليفَتُهُ الإِمامُ العادِلُ وَالسَّيِّدُالمُرْشِدُ

١ـ روضة الواعظين ١/١٨.　　٢ـ البحار ٣٥/٧

٣ـ كشف الغمة ١/٥٩، ارشاد القلوب ٢/١١، اعلام الوری / ١٥٩ وكشف اليقين/ ١٧ باختلاف فی موارد.

بس جو کوئی بھی تمہیں زبان سے دوست رکھے گا اس کا ایک سوم ایمان کامل ہوگا، اور ہر وہ شخص جو تمہیں زبان اور دل سے دوست رکھے گا اس کا دوسوم ایمان کامل ہوگا، اور ہر وہ شخص جو تمہیں زبان اور دل سے دوست رکھے گا اور ہاتھ سے تمہاری مدد کرے گا بس اس کا ایمان کامل ہوگیا۔ یا علی! مجھے اس کی قسم جس نے مجھے برحق پیغمبر انتخاب کیا اگر زمین پر لوگ تمہیں اہل آسمان کی طرح دوست رکھتے تو کوئی بھی دوزخ کی آگ میں نہ جاتا" اور میں "قل ھواللہ احد" کو ہر روز تین مرتبہ پڑھتا ہوں اس وقت یہ شخص ایسے خاموش ہوکر اٹھا جیسے کسی نے اس کے منہ میں پتھر رکھا ہو۔

۸۴۔ النبأ العظیم

۳۳۱۔ بالإسنادِ، عَن أبی حَمزَةَ الثُّمالی عَن أبی جَعفرٍ علیه السلام قالَ :قُلتُ: جُعِلتُ فِداکَ أنّ الشّیعَةَ یَسئَلونکَ عَن تفسیرِ هذِهِ الآیة عَمَّ یَتسائَلونَ عَنِ النَّبأ العَظیمِ قالَ :فَقالَ :ذلِکَ إلَیَّ إن شِئتَ أخبَرتُهُم وَإن شِئتَ لَم اُخبِرهُم، قالَ :فقالَ :لٰکنّی اُخبِرُکَ بِتفسیرِها، قالَ :فَقُلتُ:عَمَّ یَتسائَلونَ قالَ :فَقالَ :هِیَ فی أمیرِ المُؤمِنینَ علیه السلام قالَ :کانَ أمیرُالمُؤمِنینَ علیه السلام یَقولُ :ما لِلّهِ آیةٌ أکبَرُ مِنّی وَلا لِلّهِ مِن نَبأٍ عَظیمٍ أعظَمُ مِنّی وَلَقَد عُرِضَت وِلایَتی عَلَی الأُمَمِ الماضِیَةِ فَأبَت أن تَقبَلَها، قالَ :قُلتُ لهُ :قُل هُوَ نَبأٌ عَظیمٌ أنتُم عَنهُ مُعرِضونَ قالَ :هُوَ وَاللّهِ أمیرُالمُؤمِنینَ علیه السلام.(۱)

۳۳۲۔ بالإسنادِ، عَن أبِی الحَسَنِ الرِّضا علیه السلام فی قَولِهِ تَعالی عَمَّ

۱۔ بصائر الدرجات / ۷۶.

يَتَسائَلُونَ عَنِ النَّبَأِالعَظِيمِ الّذى هُمْ فيهِ مُخْتَلِفونَ قالَ :قالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام : ما لِلّهِ نَبأٌ أَعْظَمُ مِنِّى وَما لِلّهِ آيَةٌ أَكْبَرُ مِنّى، وَقَدْ عُرِضَ فَضْلى عَلَى الْاُمَمِ الْماضِيَةِ عَلى اخْتِلافِ أَلْسِنَتِها فَلَمْ تُقِرَّ بِفَضْلى.(۱)

۳۳۳۔ قالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم :عَلِيٌّ النَّبأُ الْعَظيمُ.(۲)

علی علیہ السلام ایک عظیم خبر

۳۳۱۔ ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، آپ پر قربان ہو جاؤں شیعہ آپ سے اس آیت کی تفسیر پوچھتے ہیں، ''عمّ یتساء لون عن النبأ العظیم'' فرمایا: اس آیت کی تفسیر نہ کرو، میں نے عرض کی میرے لیے تفسیر کریں کہ اس آیت ''عمّ یتساء لون'' اس کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یہ آیت امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند کی مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور مجھ سے بڑی کوئی خبر نہیں، میری ولایت کو پہلے والی امتوں کے لئے پیش کیا گیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا، میں نے عرض کی اس آیت ''قل ھو نبأ عظیم انتم عنه معرضون'' کا مطلب کیا ہے، فرمایا: خدا کی قسم یہ آیت بھی علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۳۳۲۔ امام رضا علیہ السلام سے فرمان الٰہی ''عمّ یتساء لون عن النبأ العظیم ھم فیه مختلفون'' کے بارے میں منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے

۱۔ سفینة البحار ۱۶۳/۸.

۲۔ ملحقات الاحقاق ۵۴۵/۲۰.

پاس مجھ سے بڑی کوئی خبر نہیں اور مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں میری فضیلت کو پہلے والی امت کے لیے مختلف زبانوں میں پیش کیا گیا لیکن انہوں نے میری فضیلت کو تسلیم نہ کیا۔

۳۳۳۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام عظیم خبر ہے۔

۸۵۔علی علیہ السلام مثل سفینة نوح

۳۳۴۔فی حدیث عن علی علیه السلام قال :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم :یا عَلِیُّ !مَثَلُکَ فِی أُمَّتی کَمَثَلِ سَفِینَةِ نُوحٍ مَنْ رَکِبَها نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْها غَرِقَ.(۱)

۳۳۵۔وبإسناده عن ابن عباس عن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم (فی حدیث) أنه قال لِعَلیّ علیه السلام :أَنْتَ إمامُ أُمَّتی وَخَلیفَتی عَلَیْها بَعْدی، مَثَلُکَ وَمَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ بَعْدی مَثَلُ سَفینَةِ نُوحٍ مَنْرَکِبَها نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْها غَرِقَ.(۲)

۳۳۶۔(فی حَدیث) قالَ رَسولُ اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم لِعَلیِّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام ... :فَکَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یُحِبُّنی وَیُبْغِضُکَ لِأَنَّکَ مِنّی وَأَنَا مِنْکَ، لَحْمُکَ مِنْ لَحْمی، وَدَمُکَ مِنْ دَمی، وَرُوحُکَ مِنْرُوحی، وَسَریرَتُکَ مِنْ سَریرَتی، وَعَلانِیَتُکَ مِنْ عَلانِیَتی، وَأَنْتَ إمامُ أُمَّتی، وَخَلیفَتی عَلَیْهابَعْدی، سَعَدَ مَنْ أطاعَکَ وَشَقِیَ مَنْ عَصاکَ وَرَبِحَ مَنْ تَوَلّاکَ وَخَسِرَ مَنْ عاداکَ، وَفازَ مَنْ لَزِمَکَ، وَهَلَکَ مَنْ فارَقَکَ، مَثَلُکَ وَمَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ (بَعْدی) مَثَلُ سَفینَةِ نُوحٍ مَنْ رَکِبَهانَجا

۱۔الخصال ۵۷۳/۲، تفسیر نور الثقلین ۳۶۰/۲.

۲۔اثبات الهداة ۶۱۲/۱.

وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنها غَرِقَ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام کشتی نوح کی مانند ہیں

۳۳۴۔ حضرت علی علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمہاری مثال میری امت میں کشتی نوح کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔

۳۳۵۔ ابن عباس سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میرے بعد میری امت کے پیشوا اور میرے جانشین ہو تمہاری مثال اور ائمہ علیہم السلام کی مثال جو تمہاری اولاد میں سے ہیں مثل کشتی نوح کی ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے دور رہا وہ غرق ہو گیا۔

۳۳۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے جب کہ وہ تمہارا دشمن ہے تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے ہوں تمہارا گوشت میرا گوشت، اور تمہارا خون میرا خون، اور تمہاری روح میری روح، تمہارا ظاہر اور باطن میرا ظاہر اور باطن ہے۔ تم میرے بعد میری امت کے رہبر اور میرے جانشین ہو گے جو تمہاری پیروی کرے گا وہ خوش قسمت اور جو تمہاری نافرمانی کرے گا وہ بدبخت ہوگا جو تم سے محبت کرے گا اسے فائدہ ہوگا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اسے نقصان پہنچے گا

۱۔ کمال الدین / ۲۴۱.

تمہارا ساتھ دینے والے کامیاب ہوں گے اور تم سے روگردانی کرتے والے نابود ہو جائیں گے۔
تمہاری اور ائمہ علیہم السلام کی مثال جو آپ کی اولاد میں سے ہیں نوح کی کشتی ہے جو بھی اس پر سوار ہو گیا
نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا۔

۸۶۔ علی علیه السلام سفینة النّجاة

۳۳۷۔ بالإسناد عن الرضا علی بن موسی عن أبیه عن آبائه عن أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لِکُلِّ اُمَّةٍ صِدّیقٌ وَفاروقٌ، وَصِدّیقُ هذِهِ الْاُمَّةِوَفاروقُها عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ إِنَّ عَلِیّاً سَفینَةُ نَجاتِها وَبابُ حِطَّتِها.(۱)

۳۳۸۔ بالإسناد، عن علیّ بن موسَی الرّضا عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَسْتَمْسِکَ بِدینِی وَیَرْکَبَ سَفینَةَ النَّجاةِ بَعْدِی فَلْیَقْتَدِ بِعَلیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ، وَلْیُعادِ عَدُوَّهُ وَلْیُوالِ وَلِیَّهُ، فَإِنَّهُ وَصِیّی وَخَلیفَتِی عَلی اُمَّتِی فی حَیاتِی وَبَعْدَوَفاتِی، وَهُوَ إِمامُ کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، وَأَمیرُ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ بَعْدِی، قَوْلُهُ قَوْلِی وَأَمْرُهُأَمْرِی، وَنَهْیُهُ نَهْیِی، وَتابِعُهُ تابِعِی، وَناصِرُهُ ناصِرِی، وَخاذِلُهُ خاذِلی، ثُمَّ قالَ :مَنْ فارَقَ عَلِیّاًبَعْدِی لَمْ یَرَنی وَلَمْ أَرَهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ؛ وَمَنْ خالَفَ عَلِیّاً حَرَّمَ اللّهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَجَعَلَ مَأْواهُ النّارَ،وَمَنْ خذَلَ عَلِیّاً خذَلَهُ اللّهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَمَنْ نَصَرَ عَلِیّاً نَصَرَهُ اللّهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ وَلَقَّنَهُ حُجَّتَهُ عِنْدَ الْمُساءَ لَةِ....(۲)

۱۔تفسیر نور الثقلین ۸۲/۱، اثبات الهداة ۲۸/۲ باختلاف فی موارد.

۲۔ اثبات الهُداة ۵۰۴/۱، احقاق الحق ۵۶/۵ باختلاف یسیر.

حضرت علی علیہ السلام نجات کی کشتی ہیں

۳۳۷۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں صدیق اور فاروق ہوتے ہیں اور اس امت کے صدیق اور فاروق علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں علی علیہ السلام امت کے لیے نجات کی کشتی اور گناہوں کی مغفرت کا وسیلہ ہیں۔

۳۳۸۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ میرے آئین کو مضبوطی سے تھامے ہے اور نجات کی کشتی پر سوار ہو اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پیروی کرنی چاہیے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے، کیونکہ وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میری امت پر میرے وصی اور جانشین ہیں اور وہ ہر مسلمان مرد اور عورت کے پیشوا ہیں اور میرے بعد ہر باایمان مرد اور عورت کے حکمران ہیں ان کا کلام میرا کلام اور ان کا فرمان میرا فرمان، اور ان روکنا میرا روکنا، اور ان کا پیروکار میرا پیرو اور ان کا مددگار میرا مددگار اور ان کی تنہا چھوڑنے والا مجھے تنہا چھوڑنے والا ہے اس کے بعد فرمایا: اور جو میرے بعد علی علیہ السلام سے جدا ہوگا قیامت کے دن نہ وہ مجھے دیکھے گا اور نہ میں اس کو دیکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کی مخالفت کرے گا خداوند بہشت کو اس پر حرام کرے گا اور دوزخ کو اس کا ٹھکانہ بنائے گا اور جو علی علیہ السلام کی حمایت کرے گا خدا قیامت کے دن اس کا ساتھ دے گا اور سوال و جواب کے وقت ان کی حجت اور دلیل کو سمجھائے گا۔

۷۸ـ علی علیه السلام باب الله

۳۳۹ـ بالاسناد، عن محمد بن الفرات عن أبی جعفر محمد بن علی الباقر عن أبیـه عن جده علیهم السلام قال :قـال رسـول اللَّه صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبی طـالِبٍ علیه السلام خَلیفَةُ اللَّهِ وَخَلیفَتی وَحُجَّةُاللَّهِ وَحُجَّتی وَبابُ اللَّهِ وَبابی وَصَفِی اللَّهِ وَصَفِیّی وَحَبیبُ اللَّهِ وَحَبیبی وَخَلیلُ اللَّهِ وَخَلیلی وَسَیْفُ اللَّهِ وَسَیْفی وَهُوَ أَخـی وَصـاحِبی وَوَزیـری وَوَصِیّـی مُـحِبُّـهُ مُحِبّی وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضی وَوَلِیُّهُ وَلیّی وَعَدُوُّهُ عَـدُوِّی وَحَـرْبُـهُ حَـرْبـی وَسِـلْـمُهُ سِلْمی وَقَوْلُهُ قَوْلی وَأَمْرُهُ أَمْری وَزَوْجَتُهاِبْنَتی وَوِلْدُهُ وِلْدی وَهُوَ سَیِّدُ الْوَصِیّینَ وَخَیْرُ اُمَّتی أَجْمعینَ.(۱)

۳۴۰ـ بالإسناد، عن النعمان ابن سعد، عن أمیر المؤمنین علیه السلام قال :أَنَا حُجَّةُ اللَّهِ وَأَنَاخَلیفَةُ اللَّهِ وَأَنَا صِراطُ اللَّهِ وَأنا بابُ اللَّهِ وَأَنا خازِنُ عِلْمِ اللَّهِ وَأَنَا الْمُؤْتَمَنُ عَـلـی سِرِّ الـلَّهِ وَأَنَاإِمامُ الْبَرِیَّةِ بَعْدَ خَیْرِ الْخَلیقَةِ مُحَمَّدٍ نَبِّی الرَّحْمَةِصلی الله علیه و آله وسلم.(۲)

۳۴۱ـ بإسناده عن یاسر الخادم، عن الرضا، عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسـول الـلّـه صـلـی الله علیه و آله وسلم لِعلیّ علیه السلام :یَا عَلِیُّ !أَنْـتَ حُجَّةُ اللَّهِ، وَأَنْـتَ بـابُ الـلَّهِ، وَأَنْتَ الطَّریقُ إِلَی اللَّهِ، وَأَنْتَ النَّبَأُ الْعَظیمُ،وَأَنْتَ الصِّراطُ الْمُسْتَقیمُ، وَأَنْتَ الْمَثَلُ الأَعْلی،....(۳)

۱ـ امالی الصدوق / ۱۲۹، البحار ۱۵۱/۳۸، بشارة المصطفی / ۳۱، احقاق الحق ۲۹۷/۴ باختلاف فی موارد.

۲ـ امالی الصدوق / ۳۹.

۳ـ البحار ۴/۳۶.

۳۴۲۔ عن أبی الحسن علی بن موسی الرضا، عن أبیه عن آبائه، عن الحسین بن علی علیه السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلی علیه السلام: یا علیُّ !أَنْتَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَأَنْتَ بابُ اللّٰهِ وَأَنْتَ طَرِیقُ اللّهِ وَأَنْتَ النَّبأُ الْعَظِیمُ وَأَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیمُ وَأَنْتَ الْمَثَلُ الأَعْلیٰ، یَا عَلیُّ أَنْتَ إِمَامُ الْمُسْلِمینَ وَأَمِیرُ الْمُؤْمِنینَ وَخَیْرُ الْوَصِیِّینَ وَسَیِّدُ الصِّدِّیقِینَ، یا عَلِیُّ !أَنْتَ الْفارُوقُ الْأعْظَمُ وَأَنْتَ الصِّدِّیقُ الأَکْبَرُ یَا عَلِیُّ !أَنْتَ خَلِیفَتِی عَلَی أُمَّتِی وَأَنْتَ قَاضِی دَیْنِی وَأَنْتَ مُنْجِزُ عِدَاتِی....(۱)

۳۴۳۔ بالإسناد، عن المفضل بن عمر قال :سمعت أبا عبداللّه علیه السلام یقول :کَانَ أَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ علیه السلام بابُ اللّهِ الَّذی لا یُؤْتَی إِلّا مِنْهُ، وَسَبِیلُهُ الَّذی مَنْ سَلَکَ بِغَیْرِهِ هَلَکَ،وَکَذلِکَ جَرَی لِلْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللّهُ أَرْکَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِیدَ بِأَهْلِهَا،وَحُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلی مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَی.(۲)

حضرت علی علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں

۳۳۹۔ محمد بن فرات نے امام باقر علیہ السلام سے حضرت نے اپنے والد گرامی سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم خدا کے اور میرے خلیفہ ہو خدا کی حجت اور میری حجت، خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ، خدا کے انتخاب

۱۔ عیون الاخبار ۶/۲.

۲۔ الإختصاص ۱۷/.

کیے ہوئے اور میرے انتخاب کیے ہوئے ، خدا کے دوست اور میرے دوست ، خدا کے خلیل اور میرے خلیل ، خدا کی تلوار اور میری تلوار وہ میرے بھائی میرے ساتھی اور وزیر ہیں ، ان کو دوست رکھنے والا میرا دوست اور ان کو دشمنی رکھنے والا میرا دشمن ہے ، ان کا ہم رائے میرا ہم رائے اور ان کا مخالف میرا مخالف ہے ، ان کے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ ، ان کے ساتھ صلح میرے ساتھ صلح ہے ، ان کا کلام میرا کلام ، ان کا فرمان میرا فرمان ہے ، ان کی شریک حیات میری بیٹی ہے اور ان کی اولاد میری اولاد ہے اور وہ اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں ۔

۳۴۰۔ نعمان بن سعد نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرتؑ نے فرمایا : میں خدا کی حجت اور اس کا خلیفہ ہوں میں خدا کا راستہ اس کا دروازہ اور اس کے علم کا خزانے دار ہوں میں خدا کے راز کا امین ہوں اور میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "رحمت للعالمین" اور بہترین خلق خدا کے بعد لوگوں کا پیشوا ہوں ۔

۳۴۱۔ یاسر خادم نے امام رضا علیہ السلام سے حضرت نے اپنے اجداد بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا : یا علی علیہ السلام ! تم خدا کی حجت خدا کا دروازہ اور راہ خدا ہو تم ایک عظیم خبر ہو اور تم راہ مستقیم ہو اور تم بہترین نمونہ ہو ۔

۳۴۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرتؑ نے اپنے اجداد مبارک علیہم السلام سے انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا : یا علی ! تم خدا کی حجت ، خدا کا دروازہ اور خدا کا راستہ ہو تم ہو وہی خبر عظیم ، سیدھا راستہ اور بہترین نمونہ ہو ، یا علی علیہ السلام ! تم مسلمانوں کے امیر المؤمنین اور پیشوا اور بہترین اوصیاء اور سچوں کے سرور ہو ، یا علی علیہ السلام ! تم فاروق اعظم اور صدیق اکبر ہو ، یا علی علیہ السلام ! تم میری امت کے درمیان میرے جانشین ہو اور میرے قرض کو

ادا کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے۔

۳۴۳۔ مفضل بن عمر کہتا ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں تنہا اسی دراوزہ سے داخل ہونا چاہیے اور وہ خدا کا راستہ ہیں جو شخص دوسرے راستے سے جائے گا وہ ہلاک ہوجائے گا، ہدایت کرنے والے ائمہ علیہم السلام بھی ایک دوسرے کے بعد اسی طرح ہیں خدا نے انہیں ارکان زمین قرار دیا ہے تاکہ زمین اپنے رہنے والوں کو جھٹکے نہ دے خدا حجت کو زمین پر اور زمین کے اندر رہنے والوں تک پہچاتے ہیں۔

۸۸۔ علی علیه السلام باب الدین

۳۴۴ ـــ عن عبداللّٰه بن مسعودؓ قال : قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ بُنُ أبی طالبٍ بابُ الدّین مَنُ دَخَلَ فِیه کَانَ مُؤمِناً وَمَنُ خَرَجَ مِنهُ کَانَ کَافِراً.(۱)

حضرت علی علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں

۳۴۴۔ عبداللہ بن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوگا وہ مؤمن ہے اور جو خارج ہوگا وہ کافر ہے۔

۸۹۔ علی علیه السلام باب الهدی

۳۴۵۔ عن ابن عباس عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :إنَّ عَلِیّاً بابُ الهُدی

۱۔ احقاق الحق ۱۵۴/۷.

وَالصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَإِمَامُ الْمُوَحِّدِينَ، كُنْيَتُهُ :أَبُو الْحَسَنِ، وُلِدَ بِمَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَجَبٍ، بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِثَلَاثِينَ سَنَةً، وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَهُوَ أَوَّلُ هَاشِمِيٍّ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ هَاشِمِيِّينَ.(۱)

گفتگو کا آغاز

۱۔حضرت علی علیہ السلام کی جائے ولادت اور تاریخ

الف۔ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے امام سجاد علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت اسد کو طواف کے دوران بچے کی ولادت کے آثار نمودار ہوئے وہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور وہاں علیؑ کی ولادت ہوئی۔

ب۔عتاب بن رسید سے روایت ہے کہ:

حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت ۱۳ رجب بروز جمعہ پیغمبر خداؐ کے ۱۲ سال مبعوث ہونے سے پہلے خانہ کعبہ مکہ میں ہوئی اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۸ سال کے تھے۔

ج۔حضرت علی علیہ السلام ۱۳ رجب جمعہ کے دن مکہ میں خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے آپؑ سے پہلے اور نہ ہی آپؑ کے بعد کسی کی خانہ کعبہ میں ولادت ہوئی اور یہ ایک ایسی فضیلت تھی جو کہ خداوند نے

۱۔ روضة الواعظين ۱/ ۷۶ والارشاد للمفيد/ ۹ باختلاف في موارد.

بَعْدی، وَالدّاعی إِلی رَبّی،وَهُوَ صالِحُ الْمُؤْمِنِینَ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دعا إِلَی اللّهِ وَعَمِلَ صالِحاً.(۱)(۲)

۳۴۶- عن ابی هریره قال :نظر رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :إلی علیّ بن أبی طالب فقال :هذا بابُ الْهُدی الَّذی مَنْ دَخَلَهُ کانَ آمِناً وَهُوَ حُجَّةُ اللّهِ عَلی عِبادِهِ.(۳)

۳۴۷- بالإسنادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أبیه علیه السلام قالَ :عَلِیّ علیه السلام، بابُ الْهُدی مَن خالَفَهُ کانَ کافِراً وَمَن أَنْکَرَهُ دَخَلَ النّارَ.(۴)

۳۴۸- عن الحسین بن علی علیه السلام قال :سَمِعْتُ جَدّی صلی الله علیه وآله وسلم فی خُطْبَةٍ (أَنَّهُ قال) :إِنَّ عَلِیّا(هو خ ل) مَدینَةُ هُدی، فَمَنْ دَخَلَها نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْها هَلَکَ.(۵)

علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں

۳۴۵۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام میرے بعد ہدایت کا دروازہ ہیں اورلوگوں کو میرے پروردگار کی طرف دعوت دیتے ہیں ، وہ صالح ترین مؤمن ہیں '' کون اپنی گفتار میں اس کے مقابلے میں ہوسکتا ہے جوخدا کی طرف دعوت دے اور عمل صالح انجام

۱۔ فصلت/۳۳.
۲۔البحار ۲۸/۳۶.
۳۔ المسترشد/۶۱۸.
۴۔عقاب الاعمال/ ۲۴۹.
۵۔ملحقات الاحقاق ۲۰/ ۳۳۶، البحار ۲۰۲/۴۰.

دے؟''

۳۴۶۔ ابو ہریرہ کہتا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ وہی دروازہ ہدایت ہیں جو اس میں داخل ہوگا محفوظ رہے گا اور اس کے بندوں پر حجت خدا ہیں۔

۳۴۷۔ محمد بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد سے نقل کیا حضرتؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں جو ان کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہے اور جو ان کا منکر ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

۳۴۸۔ حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے جدامجد سے سنا حضرت نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: علی علیہ السلام ہدایت کا شہر ہیں جو اس میں داخل ہوگا نجات پائے گا اور جو داخل نہیں ہوا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

۹۰ - علی علیه السلام باب الایمان والأمان

۳۴۹ ـ عن أبی حمزة قال :سمعت أبا جعفر علیه السلام یقول :إِنَّ عَلِیّاً صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ بابٌ فَتَحَهُ اللّٰهُ، فَمَنْ دَخَلَهُ کانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ کانَ کافِراً....(۱)

۳۵۰ - بالإسنادِ، إبراهیم بن أبی بکر قالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسی علیه السلام یَقولُ :إنّ عَلِیّاًعلیه السلام بابٌ مِنْ أَبْوابِ الْهُدی، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بابِ عَلِیٍّ کانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنه کانَ کافِراً وَمَنْ لَمْ یَدْخُلْ فیهِ وَلَمْ یَخْرُجْ مِنهُ کانَ فی الطَّبَقَةِ الَّذین

۱ـ الکافی ۳۸۸/۲، البحار ۹۷/۴۰، ارشاد القلوب / ۱۷۹.

للّٰهِ فیهِمُ الْمَشِیئَةُ.(۱)

۳۵۱ـ بالإسنادِ عَن ابنِ عَبّاسٍ قالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم یَقولُ :مَعاشِرُ النّاسِ،اِعْلَمُوا أَنَّ لِلّٰهِ باباً مَنْ دَخلَهُ أَمِنَ مِنَ النّارِ ، فَقامَ إِلَیْهِ أبوسَعید الخِدْرِیّ فقالَ :یا رَسولَ اللّٰهِ،اِهْدِنا إلی هذَا الْبابِ حَتّی نَعْرِفَهُ .قالَ :هُوَ عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ سَیِّدُ الوَصِیِّینَ وَأمیرُالْمُؤمِنینَ وَأخو رَسولِ رَبِّ الْعالَمینَ وَخَلیفَةٌ عَلَی النّاسِ أَجْمَعینَ.(۲)

علی علیہ السلام امن اور ایمان کا دروازہ ہیں

۳۴۹۔ابوحمزہ کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں، جس کو خدا نے کھولا ہے، جو اس میں داخل ہوگا وہ مؤمن ہے اور جو خارج ہو وہ کافر ہے۔

۳۵۰۔ابراہیم بن ابی بکر کہتا ہے: میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! جان لو کہ خدا کا ایک دروازہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا ابوسعید خدری نے کھڑے ہوکر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایسے دروازے کی رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم اس کو پہچان لیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں سرور اوصیاء اور امیر المؤمنین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور سب لوگوں پر اس کے جانشین ہیں۔

---

۱ ـ الکافی ۳۸۸/۲.

۲ ـ الیقین / ۲۴۴.

۳۵۱۔ابن عباس کہتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: اے گروہ انسان جان لیں کہ خدا کا ایک دروازہ ہے جو کوئی اس دروازے سے داخل ہو جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ابو سعید خدری کھڑے ہوئے اور کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس دروازے کی رہنمائی کرے تاکہ ہم اس دروازے کو پہچان سکے۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دروازہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو اوصیاء کے سردار، امیر المؤمنین، رسول خالق کائنات کے بھائی اور اس کا تمام لوگوں پر جانشین ہے۔

۹۱۔علی علیه السلام حبل اللّه المتین

۳۵۲۔عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس رضی اللّه عنهم قال: كُنَّا عِندَ النَّبیِّ صلی اللّه علیه و آله وسلم إِذْ جَاءَ أَعْرَابِیٌّ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّهِ سَمِعْتُكَ تَقُولُ: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّهِ فما حَبْلُ اللّهِ الَّذی نَعْتَصِمُ بِهِ؟ فَضَرَبَ النَّبیِّ صلی اللّه علیه و آله وسلم یَدَهُ عَلَى یَدِعَلِیٍّ وَقَالَ: تَمَسَّكُوا بِهٰذَا هُوَ حَبْلُ اللّهِ الْمَتِینُ.(۱)

۳۵۳۔عن ابن یزید قال: سألت ابا الحسن علیه السلام عن قوله: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّهِ جمیعاًقال: عَلِیُّ بْنَ أَبی طَالِبٍ علیه السلام، حَبْلُ اللّهِ الْمَتِینُ.(۲)

۳۵۴۔(فی حدیث) قال علی بن أبی طالب علیه السلام: أَنَا حَبْلُ اللّهِ الْمَتِینُ الَّذی أَمَرَ اللّهُ تَعالَى خَلْقَهُ أَنْ یَعْتَصِموا بِهِ فی قَوْلِهِ تَعالى: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّهِ

۱۔احقاق الحق ۳۸۵/۱۴.

۲۔ تفسیر العیاشی ۱۹۴/۱، تفسیر نور الثقلین ۳۷۷/۱، البحار ۱۵/۳۶.

جَميعاً.(۱)

۳۵۵ـ بالإسناد عن حذيفة بن اسيد الغفارى قال :قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم :يا حُذَيفَة !إنّ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَيكُم (عَلَيكَ خل) بَعدى عَلِيُّ بنُ أبى طالِبٍ، اَلكُفرُ بِهِ كُفرٌ بِاللّٰهِ وَالشِّركُ بِهِ شِركٌ بِاللّٰهِ وَالشَّكُّ فيهِ شَكٌّ بِاللّٰهِ وَالإلحادُ فيهِ إلحادٌ بِاللّٰهِ وَالإنكارُ لَهُ إنكارٌ للّٰهِ وَالإيمانُ بِهِ ايمانٌ بِاللّٰهِ لِأَنَّهُ أَخو رَسولِ اللّٰهِ وَوَصِيُّهُ وَإمامُ اُمَّتِهِ وَمَولاهُم وَهُوَ حَبلُ اللّٰهِ المَتينُ وَعُروَتُهُ الوُثقىٰ الَّتى لَاانفِصامَ لَها وَسَيُهلَكُ فيهِ إثنانِ وَلاذَنبَ لَهُ؛ مُحِبٌّ غالٍ وَمُقَصِّرٌ قالٍ، ياحُذَيفَة !لا تُفارِقَنَّ عَلِيّاً فَتُفارِقَنى وَلا تُخالِفَنَّ عَلِيّاً فَتُخالِفَنى، إنَّ عَلِيّاً مِنّى وَأنا مِنهُ، مَنأَسخَطَهُ فَقَد أَسخَطَنى وَمَن أَرضاهُ فَقَد أَرضانى.(۲)

علی علیہ السلام خدا کی مضبوط رسی ہیں

۳۵۶ـ سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک بادیہ نشین شخص وارد ہوا اور کہا: اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں "خدا کی رسی کو پکڑیں" خدا کی کونسی رسی ہے جس کو ہم تھامیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا: ان سے چمٹے رہیں، یہ ہیں خدا کی مضبوط رسی۔

۱ـ حلية الأبرار ۱/۲۸۶.

۲ـ امالى الصدوق /۱۶۵، رواه فى اثبات الهداة ۵۷/۲ والاثنا عشرية / ۶۲ باختلاف فى موارد.

۳۵۳۔ابن یزید کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے گفتار خداوند ’’تم سب خدا کی رسی سے چمٹے رہو‘‘ کے بارے میں سوال کیا: حضرتؑ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام خدا کی مضبوط رسی ہیں۔

۳۵۴۔علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں خدا کی مضبوط رسی خداوند متعال نے جس سے تمسک کرنا کا لوگوں کو حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے ’’سب کے سب خدا کی رسی کو تھامے رہو‘‘

۳۵۵۔حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے حذیفہ! میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام تم پر خدا کی حجت ہیں ان پر کفر اختیار کرنا خدا پر کفر ہے اور ان پر شریک اختیار کرنا خدا پر شریک ہے ان کو رد کرنا خدا کو رد کرنا ہے ان کے بارے میں غلط سوچنا خدا کے بارے میں ٹیڑھا پن کرنا ہے اور ان کا انکار کرنا خدا کا انکار ہے، ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے لہذا وہ رسول خدا کے بھائی ان کے وصی اور ان کی امت کے مولا اور پیشوا ہیں اور وہ ہیں خدا کی مضبوط اور محکم رسی اور مضبوط ترین دستہ جو کبھی بھی بوسیدہ نہیں ہوگا اور جلد ہی دو قسم کے لوگ ان کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور ان کا گناہ علی علیہ السلام پر نہیں ہے۔ایک وہ جوان کی دوستی میں افراط اور تفریط کریں دوسرے وہ جوان سے دشمنی کریں اے حذیفہ! کبھی بھی علی علیہ السلام سے جدا نہ ہونا کہ مجھ سے جدا ہو جاؤ گے او ہرگز ان کی مخالفت نہ کرنا کہ مجھ سے مخالفت کرو گے علی علیہ السلام مجھ میں سے ہے اور میں علی علیہ السلام میں سے ہوں۔جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا۔

۹۲ ـ علی علیه السلام العروة الوثقی

۳۵۶ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :سَتکونُ بَعْدی فِتْنَةٌ مُظْلِمَةٌ لا یَنْجو مِنْها إلّا مَنْ تَمَسَّکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقی، قیل !وما هی یا رسول اللّه؟ قال :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۳۵۷ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ علیه السلام :أَنْتَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقی.(۲)

۳۵۸ـ(فی حدیث) قال علیّ علیه السلام :أَنا عُرْوَةُ اللّهِ الْوُثْقَی الَّتی لَاانْفِصامَ لَها، وَاللّهُ سَمیعٌ عَلیمٌ.(۳)

علی علیہ السلام مضبوط دستہ ہیں

۳۵۶ـرسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک اندھا فتنہ برپا ہوگا فقط وہ شخص اس فتنہ سے رہائی پائے گا جو اس مضبوط دستہ کو تھامے گا، کہا گیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ مضبوط دستہ اور گرفت کیا ہے؟ فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۳۵۷ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم عروہ الوثقی ہو۔

۳۵۸ـعلی علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں خدا کا مضبوط دستہ جو کبھی بھی نہیں ٹوٹیگا اور خدا سننے اور جاننے والا ہے۔

---

۱ ـ اثبات الهداة ۲/۲۰۶. ۲ ـ البحار ۲۰/۳۶.

۳ـ حلیة الأبرار ۲۸۶/۱.

۹۳ ـ علی علیه السلام الصراط المستقیم

۳۵۹ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لِعَلِیّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ :أَنْتَ الطَّرِیقُ الْوَاضِحُ وَأَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیمُ، وَأَنْتَ یَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِینَ.(۱)

۳۶۰ ـ عن عبداللّه بن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ بن أبی طالب علیه السلام :یا عَلِیُّ !أَنْتَ صاحِبُ حَوْضی، وَصاحِبُ لِوائی، وَمُنْجِزُ عِداتی وَحَبیبُ قَلْبی وَوارِثُ عِلْمی وَأَنْتَ مُسْتَوْدَعُ مَوارِیثِ الْأَنْبیاء ِوَأَنْتَ أَمینُ اللّهِ فی أَرْضِهِ وَأَنْتَ حُجَّةُ اللّهِ عَلی بَرِیَّتِهِ وَأَنْتَ رُکْنُالْإِیمانِ وَأَنْتَ مِصْباحُ الدُّجی وَأَنْتَ مَنارُ الْهُدی، وَأَنْتَ الْعَلَمُ الْمَرْفوعُ لِأَهْلِ الدّینِ، مَنْ تَبِعَکَ نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْکَ هَلَکَ وَأَنْتَ الطَّرِیقُ الْواضِحُ، وَأَنْتَ الصِّراطُ الْمُسْتَقیمُ، وَأَنْتَ قائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلینَ وَأَنْتَ یَعْسوبُ الدّینِ، وَأَنْتَ مَوْلی مَنْ أَنا مَوْلاهُ وَأَنا مَوْلی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ لا یُحِبُّکَ إِلّا طاهِرُ الْوِلادَةِ وَلا یُبْغِضُکَ إِلّا خَبیثُ الْوِلادَةِ، وَما عُرِجَ بی إِلَی السَّماءِ وَکَلَّمَنی رَبّی إِلّا قالَ لی :یا مُحَمَّدُ !إِقْرَأْ عَلِیّاً مِنّی السَّلامَ، وَعَرِّفْهُ أَنَّهُ إِمامُ أَوْلِیائی وَنورُ أَهْلِ طاعَتی، فَهَنیئاً لَکَ یا عَلِیُّ هذِهِ الْکَرامَةُ!(۲)

۳۶۱ ـ عن الصادق علیه السلام :إِهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقیمَ یَعْنی امیرَالْمُؤْمنین علیه السلام.(۳)

---

۱ ـ إحقاق الحق ۳۷۸/۱۴.
۲ ـ اثبات الهداة ۵۹/۲.
۳ ـ تفسیر العیاشی ۲۴/۱، البحار ۲۴۰/۹۲.

۳۶۲ـ بالإسناد، عن أبی عبداللّه علیه السلام قال :الصِّراطُ المُستَقیمُ: أَمیرُالمُؤمِنینَ علیه السلام.(۱)

۳۶۳ـ بالإسناد عَن أبی حَمزَةَ الثُّمالی عن أبی عَبدِاللّهِ علیه السلام قال : سَئَلتُهُ عَن قَولِ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَّ هذا صِراطی مُستَقیماً فَاتَّبِعُوه قالَ :هُوَ وَاللّهِ عَلِیٌّ المِیزانُ وَالصِّراطُ.(۲)

علی علیہ السلام سیدھا راستہ ہیں

۳۵۹ـ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: تم کھلا راستہ ہو اور تم سیدھا راستہ ہو اور تم مؤمنین کے سرور ہو۔

۳۶۰ـ ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ تم حوض کے مالک اور میرے پرچم دار ہو اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تم میرے دل کے دوست اور میرے علم کے وارث ہو تم پیغمبروں کی میراث کے امین ہو اور اس زمین پر خدا کے امین اور اس کی مخلوق پر حجت ہو تم ایمان کے رکن اندھیرے کے چراغ اور ہدایت کے منار ہو، تم دینداروں کی بلند علامت ہو جس نے آپ کی پیروی کی وہ رہائی پالے گا اور جس نے پیروی نہ کی وہ ہلاک ہو جائے گا تم ہو وہ کھلا راستہ اور تم ہو وہ صراط مستقیم، تم نورانی چہروں کے رہبر اور دین کے پیشوا ہو اور جس کے تم مولا ہو میں اسی کا مولا ہوں اور میں ہر باایمان مرد اور عورت کا مولا ہوں

۱ـ البحار ۳۶۶/۳۵.

۲ـ بصائر الدرجات / ۷۹.

حلال زادے کے سوا تم کو کوئی دوست نہیں رکھے گا اور حرام زادے کے علاوہ تمہیں کوئی دشمن نہیں رکھے گا مجھے آسمان پر نہیں لے جایا گیا اور پروردگار نے مجھ سے کلام نہیں کی مگر یہ کہ مجھ سے فرمایا: یا محمدؐ! میرا سلام علی علیہ السلام تک پہنچا دے اور اسے کہہ دے کہ وہ میرے دوستوں کے پیشوا اور میری اطاعت کرنے والوں کے لیے روشنی ہے۔ یا علی علیہ السلام! یہ کرامت اور بزرگی وعظمت آپ کو مبارک ہو۔

۳۶۱۔امام صادق علیہ السلام نے اس ایت ''تو ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ'' کے بارے میں فرمایا: سیدھا راستہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

۳۶۲۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سیدھا راستہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

۳۶۳۔ابوحمزہ ثمالی سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے کلام الٰہی ''یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کریں'' کے بارے میں سوال کیا فرمایا: خدا کی قسم وہ علی علیہ السلام ہیں جو میزان بھی ہیں اور صراط بھی۔

۹۴ - علی علیه السلام خیر البشر

۳۶۴۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبی فَقَدْ کَفَرَ.(۱)

۳۶۵۔بالإسناد، عن علی بن موسی الرضا عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال ... :حَدَّثَنیأَبی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام قال :قال النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :(یا عَلِیُّ !ان -ع) أَنْتَ خَیرُ الْبَشَرِ، وَلایَشُکُّ فیکَ إِلّا کافِرٌ.(۲)

۱- إثبات الهداة ۲/ ۱۷۱، الشهاب/ ۳۳، المسترشد/ ۲۷۹ باختلاف یسیر.

۲-أمالی الصدوق/ ۷۲، عیون أخبار الرضا ۲/ ۵۹، اثبات الهداة ۲/ ۳۰ باختلاف یسیر.

علیؑ کو عطا کی تا کہ ان کی عظمت اور ان کے مقام کو لوگوں کے لئے واضح اور روشن کرے۔

د۔ نقل ہوا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین وصی اور ایک عادل پیشوا، راہنما اور صدیق اکبر اوصیاء کے سردار موحدین کے امام جن کی کنیہ ابوالحسن ہے ۱۳ رجب جمعہ کے دن عام الفیل سے ۳۰ سال بعد خدا کے گھر میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ گرامی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہے جنہوں نے بنی ہاشم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

۲ ـ كيفية ولادته

۵ - قال يزيدُ بْنُ قَعْنَبِ: كُنْتُ جالِساً مَعَ العَبّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَفَرِيقٌ مِنْ عَبْدِ الْعُزّىٰ بِإِزاءِ بَيْتِ اللّٰهِ الحَرامِ، إِذْ أَقْبَلَتْ فاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ اُمُّ أَميرِالْمُؤْمِنينَ عليه السلام وَكانَتْ حامِلاً بِهِ لِتِسْعَةِ أَشْهُرٍ، وَقَدْ أَخَذَها الطَّلْقُ فَقالَتْ: رَبِّ! إِنّي مُؤْمِنَةٌ بِكَ، وَبِما جاءَ مِنْ عِنْدِكَ مِنْ رُسُلٍ وَكُتُبٍ، وَإِنّي مُصَدِّقَةٌ بِكَلامِ جَدّي إِبْراهيمَ الْخَليلِ عليه السلام وَأَنَّهُ بَنَى البَيْتَ العَتيقَ فَبِحَقِّ الَّذي بَنى هذا الْبَيْتَ، وَبِحَقِّ المَوْلودِ الَّذي في بَطْني لَما يَسَّرْتَ عَلَيَّ وِلادَتي.

قال يزيد بن قعنب: فَرَأَيْنا البَيْتَ وَقَدِ انْفَتَحَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَدَخَلَتْ فاطِمَةُ فيهِ وَغابَتْ عَنْأَبْصارِنا وَالْتَزَقَ الحائِطُ فَرُمْنا أَنْ يَنفَتِحَ لَنا قُفْلُ الباب فَلَمْ يَنْفَتِحْ فَعَلِمْنا أَنَّ في ذلِكَ أَمْراً مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ خَرَجَتْ بَعْدَ الرّابِعِ وَبِيَدِها أَميرُالْمُؤْمِنينَ عليه السلام ثُمَّ قالَتْ: إِنّي فُضِّلْتُ عَلى مَنْ تَقَدَّمَني مِنَ النِّساءِ، لِأَنَّ آسِيَةَ بِنْتَ مُزاحِمٍ عَبَدَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سِرّاً في مَوْضِعٍ لا يُحِبُّ أَنْيُعْبَدَ اللّٰهُ فيهِ إِلّا اضْطِراراً، وَأَنَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرانَ هَزَّتِ النَّخْلَةَ اليابِسَةَ بِيَدِها حَتّى أَكَلَتْ مِنْها رُطَباً جَنِيّاً، وَإِنّي دَخَلْتُ بَيْتَ اللّٰهِ الحَرامَ

۳۶۶ـ روی عن علیّ (علیه السلام) قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لی :أَنْتَ خَیْرُ الْبَشَرِ، ما شَکَّ فیها(فیه) إِلّاَ کافِرٌ.(۱)

۳۶۷ـ قالَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ أَنْتَ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ شَکَّ فیه فَقَدْ کَفَرَ.(۲)

۳۶۸ـ قالَ رَسُولُ اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :خَیْرُ مَنْ یَمْشی عَلی وَجْهِ الأرضِ بَعْدی عَلیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ.(۳)

۳۶۹ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیْرُ الْخَلْقِ.(۴)

۳۷۰ـ قالَ رَسُولُ اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لِعَلِیّ علیه السلام :أَنْتَ خَیْرُ أُمَّتی فِی الدُّنیا وَالآخِرَةِ.(۵)

۳۷۱ـ بالإسناد، عن أبی عبداللّه علیه السلام انّه قال :اِعْلَمْ أَنَّ أَمیرَ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام أَفْضَلُ عِنْدَ اللّهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ کُلِّهِمْ، وَلَهُ ثَوابُ أَعْمالِهِمْ، وَعَلی قَدْرِ أَعْمالِهِمْ فُضِّلوا.(۶)

۳۷۲ـ قالَ النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :ما أَعْطانی رَبّی فَضیلَةً، إِلا وَقَدْ خُصَّ عَلِیٌّ بِمِثْلِها.(۷)

۱ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۷۴، البحار ۳۸/۴ وأمالی الصدوق / ۷۲ باختلاف فی بعض الألفاظ.
۲ـ احقاق الحق ۴/ ۲۵۵.
۳ـ کشف الغمة ۱/ ۱۵۷، إثبات الهداة ۲/ ۲۱۲، احقاق الحق ۱۵/ ۲۱۲، کشف الیقین / ۲۹۲ باختلاف یسیر.
۴ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۶۵.
۵ـ کشف الغمة ۱/ ۱۵۷، کشف الیقین / ۲۸۵.
۶ـ البحار ۳۹/ ۹۲.
۷ـ إحقاق الحق ۶/ ۱۰۴.

۳۷۳ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ أَفْضَلُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ تعالی غَیْری....(۱)

۳۷۴ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَفْضَلُ رِجالِ العالَمینَ.(۲)

۳۷۵ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَفْضَلُ اُمَّتی عِنْدَ اللّٰهِ.(۳)

۳۷۶ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :ما اکْتَسَبَ مُکْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِیٍّ، یَهْدی صاحِبَهُ إِلَی الْهُدی وَیَرُدُّهُ عَنِ الرَّدی.(۴)

۳۷۷ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیْرُ مَنْ یُصَلّی إِلَی الْقِبْلَةِ بَعْدی.(۵)

۳۷۸ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیْرُ النّاسِ.(۶)

۳۷۹ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیْرُ الاُمَّةِ.(۷)

۱ـ إثبات الهداة ۲/ ۲۳۸. ۲ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۱۴.

۱ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۰۴.

۴ـ فضائل الخمسة ۱/ ۱۶۷، الغدیر ۵/ ۳۶۳ بادنی التفاوت، احقاق الحق ۱۷/ ۲۹.

۵ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۱۲. ۶ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۶۰.

۷ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۸۰.

حضرت علی علیہ السلام بہترین انسان

۳۶۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین انسان ہیں، جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۶۵۔ علی بن موسی رضا علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام نے حدیث بیان فرمائی: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم بہترین انسان ہو، کافر کے علاوہ کوئی بھی تمہارا منکر نہیں۔

۳۶۶۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے حضرت نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بہترین انسان ہو، کافروں کے بغیر کسی نے تم پر شک نہیں کیا۔

۳۶۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم بہترین انسان ہو جس نے تم پر شک کیا وہ کافر ہو گیا۔

۳۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد بہترین فردوس زمین پر چلے گا وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

۳۶۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کی بہترین مخلوق ہیں۔

۳۷۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا اور آخرت میں میری امت کے بہترین فرد ہو۔

۳۷۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام خدا کے نزدیک سب ائمہ علیہم السلام سے افضل ہیں اور ائمہ علیہم السلام کے اعمال کا ثواب ان سے ہے اور انہوں نے اپنے اعمال کے مطابق برتری حاصل کی ہے۔

۳۷۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار نے مجھے کوئی ایسی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ وہی خصوصیات علی علیہ السلام کو بھی عطا کیں۔

۳۷۳۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے علاوہ خدا کی تمام مخلوقات پر افضل ہیں۔

۳۷۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دنیا کے مردوں پر افضل ہیں۔

۳۷۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک میری امت میں سے بہترین فرد ہیں۔

۳۷۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی نے بھی علی علیہ السلام کی طرح فضیلت حاصل نہیں کی۔

۳۷۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام بہترین فرد ہیں جو قبلہ کی طرف نماز ادا کریں گے۔

۳۷۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مردوں میں سے بہترین مرد ہیں۔

۳۷۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۹۵ ـ ما تریدون من علی؟ علی علیه السلام منی

۳۸۰ ـ بالإسناد، أنّ رسول اللّه صلى الله علیه و آله وسلم قال: ما تُریدُونَ مِنْ عَلِیٍّ؟ ما تُریدُونَ مِنْ عَلِیٍّ؟ ماتُریدُونَ مِنْ عَلِیٍّ؟ إنَّ عَلِیّاً مِنّی (وَأَنا مِنْهُ) وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدی. (۱)

۱ ـ مناقب علی بن أبیطالب/ ۲۲۴، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۱۳۶، کنز العمال ۱۱/ ۵۹۹، المراجعات/ ۱۵۳، صحیح الترمذی ۱۳/ ۱۶۵ والتاج ۳/ ۲۹۷ باختلاف فی موارد.

۳۸۱ـ بالإسناد عن موسى بن جعفر بن محمد عن آبائه عليهم السلام عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم قال (فيحديث) :إنَّ عَلِيّاً مِنّي وَأَنا مِنْ عَلِيٍّ، روحُهُ مِنْ روحي وَطينَتُهُ مِنْ طينَتي وَهُوَ أخي وَوَصِيّيو خليفتي عَلى أُمَّتي في حَياتي وَبَعْدَ مَوْتي، مَنْ أطاعَهُ أَطاعَني، وَمَنْ وافَقَهُ فَقَدْ وافَقَني،وَمَنْ خالَفَهُ فَقَدْ خالَفَني.(۱)

۳۸۲ـ عن امسلمة قالت :قال النّبيّ صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ مِنّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ حَيْثُ يَكونُ أكونُ.(۲)

۳۸۳ـ عن ابن مسعود رضى الله عنه قال :قال رسول اللّٰه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيُّ بْنُ أبي طالِبٍ مِنّي كَرُوحيفي جَسَدي.(۳)

۳۸۴ـ عَنْ رَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله وسلم :يا عَلِيُّ أَنْتَ مِنّي وَأَنا مِنْكَ، سِيطَ لَحْمُكَ بِلَحْمي وَدَمُكَ بِدَمي، وَأَنْتَ السَّبَبُ فيما بَيْنَ اللّٰه وَبَيْنَ خَلْقِهِ بَعْدي، فَمَنْ جَحَدَ وِلايَتَكَ قَطَعَ السَّبَبَ الَّذي فيما بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَكانَ ماضِياً في الدَّرَكاتِ.(۴)

۳۸۵ـ عن حبشى بن جنادة قال :سمعت رسول اللّٰه صلى الله عليه و آله وسلم يقول :عَلِيٌّ مِنّي وَأَنا مِنْهُ وَلايُؤَدّي عَنّي إلّا أَنا أَوْ عَلِيٌّ.(۵)

۱ـ اثبات الهداة ۲/ ۵۱.   ۲ـ احقاق الحق ۵/ ۳۱۷.

۳ـ احقاق الحق ۵/ ۲۴۲.   ۴ـ سليم بن قيس/ ۲۴۴.

۵ـ احقاق الحق ۵/ ۲۷۴، ينابيع المودة/ ۵۴، مسند احمد ۵/ ۱۷۱، سنن ابن ماجه ۱/ ۵۵،مناقب على بن ابيطالب/ ۲۲۷، التاج ۳/ ۳۳۱ وصحيح الترمذى ۱۳۳/ ۱۶۹ باختلاف يسير.

۳۸۶ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ مِنّی وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدی.(۱)

۳۸۷ـ عن عمران بن حصینرضی الله عنه أنّ رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم قال :اِنَّ عَلِیّاً مِنّی وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَمَوْلی (ولیّ خ ل) کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدی.(۲)

۳۸۸ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :أَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ مِنّی.(۳)

۳۸۹ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ مِنّی وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ.(۴)

۳۹۰ـ بالإسناد، عن أبی عبداللّه جعفر بن محمّد الصّادق، عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام :یا عَلِیُّ أَنْتَ مِنّی وَأَنَا مِنْکَ وَلِیُّکَ وَلِیّی وَوَلِیّی وَلِیُّ اللّهِ، وَعَدُوُّکَ عَدُوّی، وَعَدُوّی عَدُوُّ اللّهِ .یا عَلِیُّ !أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حارَبَکَ وَسِلْمٌ لِمَنْ سالَمَکَ....(۵)

۳۹۱ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم لعبد الرحمن بن عوف :یا عَبْدَالرَّحْمانِ !أَنْتُمْ أَصْحابی، وَعَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ مِنّی وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ، فَمَنْ قاسَهُ بِغَیْرِهِ؛ فَقَدْجَفانی وَمَنْ جَفانی (فَقَدْ)آذانی، وَمَنْ آذانی فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ رَبّی.(۶)

۳۹۲ـ(فی حدیث) عن علی (علیه السلام) قال :قال رسول اللّه صلی الله

۱ـ مناقب علی بن ابیطالب / ۲۳۰.

۲ـ ذخائر العقبی /۶۸، مسند احمد ۵/ ۲۰۶ فی حدیث.

۳ـ احقاق الحق ۵/ ۲۷۹

۴ـ احقاق الحق ۵/ ۱۸۱.

۵ـ امالی المفید / ۲۱۳

۶ـ فرائد السمطین ۲/ ۶۸، إحقاق الحق ۴/ ۵۰۲.

عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ مِنى وَأَنا مِنهُ، لَحُمُهُ لَحمى وَدَمُهُ دَمى.(۱)

۳۹۳۔ قال النبی صلی الله عليه و آله وسلم لِعلیّ :أَنتَ مِنّى وَأَنا مِنكَ.(۲)

علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟! علی علیہ السلام مجھ سے ہیں

۳۸۰۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے تین مرتبہ مخاطب ہو کر فرمایا: علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟! علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرے بعد وہ ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۳۸۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اس کی روح میری روح سے ہے اور اس کی مٹی میری مٹی سے ہے وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میرے بھائی میرے وصی اور میری امت میں سے میرے جانشین ہیں جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی حمایت کی اس نے میری حمایت کی اور جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے۔

۱۸۲۔ ام سلمہ کہتی ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں جس جگہ پہ وہ ہوں گے میں بھی وہیں ہوں گا۔

۱۔ اِحقاق الحق ۴۴۸/۶.

۲ـ صحیح البخاری ۱۴۰/۳ ، احقاق الحق ۳۱۳/۵، عیون اخبار الرضا ۵۹/۲، التاج ۲۹۶/۳ ،وصحیح الترمذی ۱۶۷/۱۳ باختلاف یسیر

۳۸۳۔ابن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے روح کی بدن سے۔

۳۸۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ: یا علی علیہ السلام! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا گوشت میرے گوشت سے اور تمہارا خون میرے خون سے ملا ہوا ہے میرے بعد تم خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہو، جو تمہاری ولایت کا انکار کرے گا، خدا اور اس کے درمیان جو واسطہ ہے وہ قطع ہو جائے گا اور وہ دوزخ کے طبقات میں داخل ہوگا۔

۳۸۵۔حبشی بن جنادہ کہتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یا علی علیہ السلام میرے علاوہ کوئی بھی رسالت کو پہچاننے والا نہیں ہے۔

۳۸۶۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۳۸۷۔عمران بن حصین سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد ہر مؤمن کے مولا ہیں۔

۳۸۸۔میں علی سے ہوں اور علی بھی مجھ سے ہیں۔

۳۸۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں۔

۳۹۰۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ یا علی! جو تمہارے ساتھ جنگ

کرے گا میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا اور جو تمہارے ساتھ صلح کرے گا میں بھی صلح کروں گا۔

۳۹۱۔ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمن! تم میرے صحابی ہو، علی بن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور جو علی علیہ السلام کا مقایسہ کسی دوسرے سے کرے گا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور جو مجھ پر ظلم کرے گا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور جو مجھے تکلیف پہنچائے گا خدا کی لعنت اس پر ہوگی۔

۳۹۲۔ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے۔

۳۹۳۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔

۹۶ - علی علیه السلام نفسی

۳۹۴ - قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ نَفْسی.(۱)

۳۹۵ - قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ مِنّی کَنَفسی.(۲)

۳۹۶ - قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَصْلی وَجَعْفَرُ فَرْعی.(۳)

۳۹۷ - وقوله صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ مِنّی کَنَفْسی، طَاعَتُهُ طاعَتی وَمَعْصِیَتُهُ مَعْصِیَتی.(۴)

---

۱ - احقاق الحق ۱۵/ ۴۴۷.

۲ - احقاق الحق ۶/ ۴۵۷.

۳ - احقاق الحق ۶/ ۴۸۶.

۴ - الإثنا عشرية / ۶۱.

حضرت علی علیہ السلام میری روح ہیں

۳۹۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری جان ہیں۔

۳۹۵۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میری جان کی مانند ہے۔

۳۹۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری جڑ اور جعفر شاخ ہیں۔

۳۹۷۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میری روح کی مانند ہے، اس کی پیروی میری پیروی اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۹۷۔علی علیه السلام منّی بمنزلة رأسی

۳۹۸۔عن ابن عباس قال :قَالَ رَسُولُ اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ مِنّی بِمَنْزِلَةِ رَأْسِی (مِثْلُ رَأْسِی خ ل) مِنْ بَدَنِی.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی مثال ایسے ہے جیسے سر کی بدن سے

۳۹۸۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے میرے سر کی میرے بدن سے۔

۱۔البحار ۳۸/۳۱۹، الغدیر ۱۰/۲۷۸، نور الأبصار/۸۹، فضائل الخمسة ۱/۲۹۷، غایة المرام/۴۵۵، کشف الیقین/ ۲۹۹، الشهاب/ ۳۳.

فَأَكَلْتُ مِنْ ثِمارِ الْجَنَّةِ وَأَوْراقِها (أَرْزاقِها خ ل)فَلَمّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ هَتَفَ بی هاتِفٌ :یا فاطِمَةُ إسَمّیهِ عَلِیّاً فَهُوَ عَلِیٌّ وَاللّهُ العَلِیُّ الأعْلی یقولُ :إِنّی شَقَقْتُ اسمَهُ مِنْ اسمی، وَأَدَّبْتُهُ بِأَدَبی وَوَقَفْتُهُ عَلی غَوامِضِ عِلْمی، وَهُوَ الّذی یُکَسِّرُ الأَصْنامَ فی بَیْتی وَهُوَ الَّذی یُؤَذِّنُ فَوقَ ظَهْرِ بَیْتی وَیُقَدِّسُنی وَیُمَجِّدُنی؛ فَطوبی لِمَنْ أَحَبَّهُ وَأَطاعَهُ؛ وَوَیْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُ وَعَصاهُ.(۱)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کیسے ہوئی

یزید بن قعنب کہتے ہیں میں ابن عباس اور قبیلہ عبد العزی کے چند لوگ خانہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کو دیکھا جو کہ حاملہ تھیں اور ان کے حمل کو ۹ ماہ گذر چکے تھے اور وہ درد میں مبتلا تھیں بارگاہ الہیٰ میں حاضر ہو کر عرض کی اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیرے رسول پر اور جو تو نے کتابیں بھیجیں ان پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے جد ابراہیم خلیلؑ کی گفتگو کی تصدیق کرتی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ انہوں نے اس خانہ خدا کو بنایا تجھے اس کا واسطہ جس نے اس خانہ خدا کو تعمیر کیا و راس بچے کا واسطہ جو میرے شکم میں ہے قسم دیتی ہوں اس کی ولادت آسان فرما۔

یزید بن قعنب کہتے ہیں: اس وقت ہم نے دیکھا کعبہ کی دیوار شک ہوئی اور فاطمہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور غائب ہوگئیں اور دیوار آپس میں مل گئی ہم کھڑے ہوگئے تا کہ جا کر خانہ کعبہ کا تالہ کھولیں تالہ نہ کھلا ہم سمجھ گئے کہ یہ سب کچھ خدا کی مرضی سے ہوا ہے چار دن گذر جانے کے بعد بچے

۱۔ روضۃ الواعظین ۱/۱۶۷ والارشاد القلوب ۲۱۱/

۹۸ ۔ علی علیه السلام نظیری

۳۹۹ ۔ عن أنس بن مالک قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :ما مِنْ نَبیٍّ إلَّا وَلَهُ نظیرٌ فی اُمَّتِهِ،فَعَلِیٌّ نظیری.(۲)

علی علیہ السلام میری مثل ہیں

۳۹۹۔انس بن مالک کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر اپنی امت میں سے مثل رکھتے ہیں،اور علی علیہ السلام میری مثل ہیں۔

۹۹۔ علی علیه السلام اخی

۴۰۰ ۔ عن سلمان الفارسی رحمه الله أنه سمع نبیّ اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم، یقول :إِنَّ أَخی وَوَزیری وَخَیْرَ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ.(۱)

۴۰۱ ۔ عن زید بن علیّ عن أبیه عن الحسین بن علیّ عن أمیر المؤمنین علیه السلام قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !إِنَّ اللّٰهَ تَعالی أَمَرَنی

۱ ۔ احقاق الحق ۲۶۰/۶، غایة المرام/۴۵۵، ینابیع المودة/۲۳۵ (فی حدیث) واثبات الهداة۲/۲۴۹ باختلاف یسیر.

۱ ۔ کشف الغمة ۱/۱۵۳، أمالی الصدوق / ۲۸۴.

أَنْ أَتَّخِذَكَ أخاً وَوَصِيّاً، فَأَنْتَ أخي وَوَصِيّي وَخليفتي على أَهلي في حَياتي وَبعْدَ مَوتي، مَنْ تَبعَكَ فَقَدْ تَبعَني وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنكَ فقدتَخَلَّفَ عَنّي، وَمَنْ كفر بكَ فَقَدْ كَفَرَ بي، وَمَنْ ظَلَمَكَ فَقَدْ ظَلَمَني، يا عَلِيُّ !أنت مِنّي وأنا مِنكَ يا عَلِيُّ لَوْ لا أَنْتَ لَما قُوتِلَ أَهْلُ النَّهرِ .فَقالَ :فقلت :يا رسول الله !وَمَنْ أَهلُ النَّهرِ؟ قال :قَوْمٌ يَمْرُقونَ مِنَ الْإِسْلامِ كَما يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمْيَةِ.(١)

٤٠٢ـ بالإسناد عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :إِنَّ اللّهَ تبارَكَ وَتَعالى آخيبَيْني وَبَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ وَزَوَّجَهُ ابْنَتي مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَماواتٍ، وَأَشْهَدَ عَلى ذلِكَ مُقَرَّبي مَلائِكَتِهِ وَجَعَلَهُ وَصِيّاً وَخَليفَةً، فَعَلِيٌّ مِنّي وَأَنَا مِنْهُ مُحِبُّهُ مُحِبّي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضي وَإِنَّ الْمَلائِكَةَ لَتَقَرَّبُ إِلَى اللّهِ بِمَحَبَّتِهِ.(٢)

٤٠٣ـ بالإسناد، قال أبو عبداللّه عليه السلام في حديث طويل يقول في آخره :إنّ رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم قال لأم سلمة (رض) :يا أُمَّ سَلَمَةَ ! اِسْمَعِي وَاشْهَدِي هذا عَلِيُّ بْنُ أبيطالِبٍ أخي فِي الدُّنيا وَأخي فِي الْآخِرَةِ، يا أُمَّ سَلَمَةَ ! اِسْمَعِي وَاشْهَدِي هذا عَلِيُّ بْنُ أبيطالِبٍ وَزيري في الدنيا وَوَزيري فِي الآخِرَةِ، يا أُمَّ سَلَمَةَ !اِسْمَعي وَاشْهَدي هذا عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ حامِلُ لِوائي فِي الدّنيا وحامِلُ لِوائي فِي الْآخرةِ، يا امَّ سلَمَةَ !اِسْمَعِي واشهَدِي هذا عليُّ بن أبيطالبٍ وَصِيّي وَخَليفَتي مِنْ بَعْدي وَقاضِي عِداتي وَالذّائِدُ عَنْ حَوْضي، ياأُمَّ سَلَمَةَ !اِسْمَعي وَاشْهَدي هذا عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ سَيِّدُ الْمُسْلِمينَ، وَإِمامُ الْمُتَّقينَ، وَقائِدُالْغُرِّ الْمُحَجَّلينَ .وَقاتِلُ النّاكِثينَ

---

١ ـأمالي الطوسي ١/ ٢٠٣.

٢ ـ اثبات الهداة٢/ ٥٥، امالي الصدوق/ ١٠٨.

وَالْمارِقينَ وَالْقاسِطينَ قلت :يا رسول اللّه مَنِ النّاكِثون؟قال :اَلّذين يُبايِعونَهُ بِالْمَدينَةِ وَيَنْكُثونَهُ بِالْبَصْرَةِ قلت :مَنِ الْقاسِطون؟ قال :مُعاوِيَةُوَأَصْحابُهُ مِنْ أَهْلِ الشّامِ .(ثم) قلت :مَنِ الْمارِقون؟ قال :أَصْحابُ النَّهْرَوانِ.(١)

٤٠٤- عن أبى سعيد عقيصا عن سيد الشهداء الحسين بن علىّ بن أبى طالب عن سيدالأوصياء أمير المؤمنين علىّ بن أبى طالب عليه السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :يا عَلِيُّ !أَنْتَ أخى وَأَنَا أخوكَ، أَنَا الْمُصْطَفى لِلنُّبُوَةِ وَأَنْتَ الْمُجْتَبى لِلْإمامَةِ وَأَنَا صاحِبُ التَّنْزيلِ وَأَنْتَ صاحِبُ التَّأْويلِ، وَأَنَا وَأَنْتَ أبو هذِهِ الْأُمَّةِ، يا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيّى وَخَليفَتى وَوزيرى وَوارِثيوَأَبو وُلْدى، شيعَتُكَ شيعَتى وَأَنْصارُكَ أَنْصارى وَأَوْلياؤُكَ أَوْليائى وَأَعْداؤُكَ أَعْدائى، ياعَلِيُّ !أَنْتَ صاحِبى عَلَى الْحَوْضِ غَداً وَأَنْتَ صاحِبى فى الْمَقامِ الْمَحْمُودِ وَأَنْتَ صاحِبُ لِوائِيفِى الْآخِرَةِ كَما أَنْتَ صاحِبُ لِوائى فِى الدُّنيا، لَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلّاكَ وَشَقِىَ مَنْ عاداكَ، وَإِنّ الْمَلائِكَةَ لَتَقَرَّبُ إلَى اللّهِ تُقَدّسُ ذِكْرَهُ بِمَحَبّتِكَ وَوِلايَتِكَ، وَاللّهِ إِنَّ أَهْلَ مَوَدَّتِكَ فى السَّماء لَأَكْثَرُ مِنْهُمْ فِيالْأَرْضِ، ياعَلِيُّ !أَنْتَ أَمينُ أُمَّتى وَحُجَّةُ اللّهِ عَلَيْها بَعْدى، قَوْلُكَ قَوْلى وَأَمْرُكَأَمْرى وَطاعَتُكَ طاعَتى وَزَجْرُكَ زَجْرى وَنَهْيُكَ نَهْيى وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتى وَحِزْبُكَ حِزْبيوَحِزْبى حِزْبُ اللّهِ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّهَ وَرَسولَهُ وَالَّذينَ آمَنوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْغالِبونَ.(٢)

٤٠٥- عن الصادق جعفر بن محمد عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول

١- معانى الاخبار/ ١٩٥.

٢- امالى الصدوق/ ٢٧٢.

اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنتَ أَخی وَأَنا أَخوکَ، یا عَلِیُّ !أَنتَ مِنی وَأَنا مِنکَ، یا عَلِیُّ !أَنتَ وَصِیّی وَخَلیفَتی وَحُجَّةُ اللّهِ عَلی أُمَّتی بَعْدی، لَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلّاکَ وَشَقِیَ مَنْ عاداکَ.(۱)

۴۰۶ـ عن الحسین بن خالد، عن علیّ بن موسی الرّضاعلیه السلام :عن أبیه عن آبائه، عن علیّ علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنتَ أَخی وَوَزیری وَصاحِبُ لِوائی فی الدُّنیاوَالْآخِرَةِ وَأَنْت صاحِبُ حَوْضی، مَنْ أَحَبَّکَ أَحَبَّنی وَمَنْ أَبْغَضَکَ أَبْغَضَنی.(۲)

۴۰۷ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ أَخی وَوَزیری وَوَصِیّی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۳)

۴۰۸ـ آخی رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم بین أصحابه فآخی بین أبی بکر وعمر وفلان وفلان فجاء علیّ علیه السلام فقال:آخَیْتَ بَیْنَ أَصْحابِکَ وَلَمْ تُؤاخِ بَیْنی وَبَیْنَ أَحَدٍ، فقال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنْتَأَخی فی الدُّنیا وَالْآخِرَةِ.(۴)

۴۰۹ـ جابر بن عبداللّه و سعید بن المسیّر قالا :إنّ رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم آخی بین أصحابه فبقی رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم وأبوبکر

۱ـ امالی الصدوق / ۲۹۵.

۲ـ عیون الاخبار ۱/ ۲۹۴، اثبات الهداة ۲/ ۲۶ باختلاف یسیر.

۳ـ أمالی الطوسی ۱/ ۲۷۸.

۴ـ الغدیر ۳/ ۱۱۳، صحیح الترمذی ۱۳/ ۱۶۹ باختلاف فی موارد.

وعمر وعلیّ، فآخی بین أبی بکر وعمر، وقال لعلی :أَنْتَ أَخی وَأَنا أَخوکَ، فَإِنْ ناکَرَکَ أَحَدٌ، فَقُلْ :أَنَا عَبْدُاللّهِ وَأَخو رَسولِ اللّهِ لا یَدَّعیها بَعْدَکَ إلّا کَذّابٌ.(۱)

۴۱۰ـ عن مکحول، عن أبی أمامة قال :لَمّا آخیَ النَّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم بَیْنَ النّاسِ آخی بَیْنَه وَبَیْنَ عَلِیٍّ (صَلَواتُ اللّهِ عَلَیْهِ وَآلِهِ).(۲)

۴۱۱ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :إِنَّ أَخی وَوَزیری وَخَلیفَتی فی أَهْلی وَخَیْرُ مَنْ أَتْرُکُ بَعْدی، یَقْضی دَیْنی وَیُنْجِزُ بِوَعْدی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ.(۳)

۴۱۲ـ عن جابر قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :رَأَیْتُ مَکْتوباً عَلی بابِ الْجَنَّةِ :لا إِلهَ إِلّا اللّهُ مُحَمَّدٌ رَسولُ اللّهِ عَلیٌّ أَخوهُ.(۴)

۴۱۳ـ عن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم قال لِعلیّ :أَنْتَ أَخی وَأَنا أَخوکَ.(۵)

۴۱۴ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :مَکْتوبٌ عَلی بابِ الْجَنَّةِ مُحَمَّدٌ رَسولُ اللّهِ عَلِیٌّ أَخورَسولِ اللّهِ قَبْلَ أَنْ یَخْلُقَ اللّهُ السّماواتِ بِأَلْفَیْ عامٍ.(۶)

۴۱۵ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ أَخی

۱ـ الغدیر ۳/۱۱۵. ۲ـ فرائد السمطین ۱/۱۱۱.

۳ـ أمالی المفید/ ۶۱.

۴ـ کشف الغمة ۱/ ۳۳۹.

۵ـ احقاق الحق ۱۵/ ۵۱۳.

۶ـ الطرائف/ ۶۳، کشف الغمة ۱/ ۳۳۹باختلاف یسیر، المسترشد/ ۳۸۰ باختلاف فی موارد.

وَصاحِبی وَابْنُ عَمّی وَخَیْرُ مَنْ تَرَکْتُ بَعْدی یَقْضِی دَیْنی، وَیُنْجِزُ مَوْعِدی.(۱)

۴۱۶ـ عن جعفر الصادق عن آبائه عن امیر المؤمنین علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنْتَ أَخی وَوارِثی وَوَصِیّی، مُحِبُّکَ مُحِبّی وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضی، یا عَلِیُّ !أَنا وَأَنْتَ أَبَوا هذِهِ الاُمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ ساداتٌ فِی الدُّنْیا وَمُلوکٌ فِی الْآخِرَةِ مَنْ عَرَفَنا فَقَدْ عَرَفَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ،وَمَنْ أَنْکَرَنا فَقَدْ أَنْکَرَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۴۱۷ـ بالإسناد، عن زید بن علی عن آبائه عن علیّ علیه السلام قال :کان لی عشر من رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لم یعطهنّ أحد قبلی ولا یعطاهنّ أحد بعدی، قال لی :یا عَلِیُّ !أَنْتَ أَخی فی الدُّنْیا وَأَخی فی الْآخِرَةِ وَأَنْتَ أَقْرَبُ النّاسِ مِنّی مَوْقِفاً یَوْمَ الْقِیامَةِ وَمَنْزِلی وَمَنْزِلُکَ فی الْجَنَّةِ مُتَواجِهانِ کَمَنْزِلِ الْأَخَوَیْنِ، وَأَنْتَ الْوَصِیُّ وَأَنْتَ الْوَلِیُّ وَأَنْتَ الْوَزیرُ، عَدُوُّکَ عَدُوّی وَعَدُوّی عَدُوُّاللّهِ وَوَلِیُّکَ وَلِیّی وَوَلِیّی وَلِیُّ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

۴۱۸ـ بالإسناد، عن جابر الجعفی، قال سمعت جابر بن عبداللّه الأنصاری یقول :سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم یقول لِعلیّ بن أبی طالب علیه السلام :یا عَلِیُّ !أَنْتَ أَخی وَوَصِیّی وَوارِثی وَخَلیفَتی عَلی اُمَّتی فی حَیاتی وَبَعْدَ وَفاتی مُحِبُّکَ مُحِبّی وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضی وَعَدُوُّکَ عَدُوّی وَوَلِیُّکَ وَلِیّی.(۴)

۱ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۱۱، البحار ۳۸/ ۱۲.

۲ـ احقاق الحق ۴/ ۲۲۷.

۳ـ امالی الصدوق / ۷۲.

۴ـ امالی الصدوق / ۱۰۸.

۴۱۹ـ بالإسناد، عن علی بن موسی الرضاعلیه السلام عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ أَخی وَوَزیری وَصاحِبُ لِوائی فی الدُّنیا والْآخِرَةِ وَأَنْتصاحِبُ حَوْضی مَنْ أَحَبَّکَ أَحَبَّنی، وَمَنْ أَبْغَضَکَ أَبْغَضَنی.(۱)

۴۲۰ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَخی فی الدُّنیا وَالْآخِرَةِ.(۲)

۴۲۱ـ عن أبیذرّ، انّ رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم قالَ :لِکُلِّ نَبِیٍّ خَلیلٌ وَإِنَّ خَلیلی وَأَخی عَلِیٌّ.(۳)

۴۲۲ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلی : أَنْتَ أَخی وَصاحِبی.(۴)

۴۲۳ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَحَبُّ إِخْوَتی.(۵)

۴۲۴ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لِعلیّ علیه السلام :أَما تَرْضی أَنَّکَ خَیْرُ أُمَّتی فی الدُّنیا وَالآخِرَةِ،وَأَنَّکَ أَخی وَوارِثی؟(۶)

۴۲۵ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَحَبُّ إِخْوانی إِلَیَّ عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ علیه السلام، وَأَحَبُّ أَعْمامی إِلَیَّ حَمْزَةُ.(۷)

۱ـ غایة المرام/ ۶۱۵.
۲ـ احقاق الحق ۱۹۵/۴، کنز العمال ۶۰۲/۱۱.
۳ـ احقاق الحق ۲۲۳/۴.
۴ـ الاستیعاب ۱۰۹۸/۳.
۵ـ احقاق الحق ۵۴۴/۱۵.
۶ـ المسترشد/ ۲۹۰.
۷ـ امالی الصدوق/ ۴۴۴.

علی علیہ السلام میرے بھائی ہیں

۴۰۰۔سلمان فارسی کہتے ہیں: میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: میرے بھائی اور وزیر جو ایک بہترین فرد ہے جس کو میں اپنے بعد اپنا جانشین بناؤں گا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۴۰۱۔زید بن علی نے اپنے والد سے حضرت نے حسین بن علی علیہ السلام سے انہوں نے امیرالمؤمنین سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنا بھائی اور وصی انتخاب کروں، تم میرے بھائی اور وصی ہو میری زندگی میں اور میری رحلت کے بعد میرے خاندان کے جانشین ہو جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری اطاعت نہ کی اس نے میری اطاعت نہیں کی، جس نے تم سے کفر کیا اس نے مجھ سے کفر کیا، جس نے تم پر ستم کیا اس نے مجھ پر ستم کیا ہے۔ یا علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، یا علی! اگر تم نہ ہوتے تو ''اہل نہر'' قتل نہ ہوتے۔ علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے عرض کی اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ''اہل نہر'' کون ہیں؟ فرمایا ایک گروہ ہے جو اسلام سے خارج ہوگا اسی طرح جیسے تیر کمان سے خارج ہوتا ہے۔

۴۰۲۔ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے میرے اور علی علیہ السلام کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور ساتویں آسمان پر میری بیٹی کی اس کے ساتھ شادی ہوئی ہے اور مقرب فرشتوں کو گواہ بنایا، اور اس کو میرا وصی اور خلیفہ قرار دیا۔ اس لیے علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور

میں علی علیہ السلام سے ہوں، اس کا دوست میرا دوست ہے اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے ملائکہ ان کی محبت کے توسل سے خدا کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔

۴۰۳۔ امام صادق علیہ السلام نے طولانی حدیث کے آخر میں فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا: غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں، ام سلمہ غور سے سنو اور شاہد رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اس دنیا اور آخرت میں میرے وزیر ہیں ام سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اس دنیا میں میرے پرچم دار ہیں اور روز قیامت پرچم حمد کو کندھے پر اٹھائیں گے۔

ام سلمہ غور سے سنو اور شاہد رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے بعد میرے وصی وجانشین ہیں اور میرے وعدوں کی وفا کریں گے اور میرے حوض کا دفاع کریں گے۔ ام سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مسلمانوں کے سرور اور پرہیز گاروں کے پیشوا اور نورانی چہروں کے رہبر اور ناکثین اور مارقین اور قاسطین کے قاتل ہیں۔ میں نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ناکثین کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مدینے میں ان کی بیعت کریں گے اور بصرہ میں اپنی بیعت کو توڑ دیں گے۔ میں نے پوچھا! قاسطین کون ہیں؟ فرمایا: معاویہ اور اس کے شام والے طرفدار۔ میں نے پوچھا مارقین کون ہیں فرمایا: نہروان کے لوگ (یعنی خوارج)۔

۴۰۴۔ ابوسعید عقیصا نے سید الشہداء، حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا اور حضرت نے سرور اوصیاء علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلیؑ! تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں میں نبوت کے لیے انتخاب کیا گیا ہوں اور آپ امامت کے لیے انتخاب کیے گئے ہیں میں صاحب قرآن مجید ہوں اور آپ صاحب تاویل

ہیں، میں اور آپ اس امت کے دو باپ ہیں، یا علی علیہ السلام! تم میرے وصی، جانشین، وزیر، وارث اور میری اولاد کے باپ ہو، تمہارے پیروکار میرے پیروکار، تمہارے مددگار میرے مددگار اور تمہارے دوست میرے دوست، اور تمہارے دشمن میرے دشمن ہیں اے علی! کل آپ حوض کے کنارے میرے ساتھ ہوں گے اور اس پسندیدہ مقام پر میرے ہمراہ ہوں گے، جس طرح اس دنیا میں میرے پرچم دار ہو روز آخرت بھی میرے پرچم دار ہوں گے۔ درحقیقت جو تمہیں دوست رکھے گا وہ خوش بخت ہے اور جو تمہیں دشمن رکھے گا وہ بد بخت ہے اور ملائکہ تمہاری محبت اور دوستی کے توسل سے خداوند کا تقرب حاصل کریں گے۔ خدا کی قسم اہل زمین سے اہل آسمان تمہارے زیادہ دوست ہیں۔ یا علی! تم میری امت کے امین ہو اور میرے بعد ان پر حجت خدا ہو تمہاری گفتار میری گفتار، تمہارا فرمان میرا فرمان، اور تمہاری اطاعت میری اطاعت، اور تمہارا انکار میرا انکار تمہارا روکنا میرا روکنا، اور تمہاری نافرمانی میری نافرمانی، تمہارا لشکر میرا لشکر اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے۔ "اور جس شخص نے خدا اور رسول اور ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا (جان لے کہ) کامیابی لشکر خدا ہی کو حاصل ہے۔

۴۰۵۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ یا علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں، یا علی! آپ میرے وصی اور جانشین ہیں اور میرے بعد میری امت پر خدا کی محبت ہیں درحقیقت جو آپ کو دوست رکھے گا وہ خوش بخت ہوگا اور جو آپ کو دشمن رکھے گا وہ بد بخت ہوگا۔

۴۰۶۔ حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے اور حضرت نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ

کو ہاتھوں پر لیے ہوئے فاطمہ خانہ کعبہ سے باہر آئیں اور کہا مجھے پہلے والی خواتین پر برتری حاصل ہے چونکہ مزاحم کی بیٹی آسیہ چھپ کر خدا کی عبادت کرتی تھی ایسی جگہ پر خدا کی عبادت کرنا مجبوری کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا عمران کی بیٹی مریم نے کھجور کے خشک درخت کو ہلایا تو اس سے تازہ کھجوریں گریں اور انہوں نے کھائیں لیکن جب میں خانہ کعبہ میں داخل ہوئی تو بہشتی میوے اور کھانا کھایا اور جس وقت میں نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی فاطمہ اس بچے کا نام علی رکھنا کیونکہ اس کا رتبہ بلند ہے اور خداوند علی اعلیٰ کہہ رہا ہے کہ: میں نے اس کا نام اپنے نام سے رکھا ہے اور اُس کی تربیت اپنے آداب اور اخلاق سے کی اسے اپنے علم سے آگاہ کیا یہ وہ ہے جو خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرے گا اور خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دے گا اور میری تقدیس کرے گا خوش قسمت ہے وہ شخص جو اسے دوست رکھتا ہے اور اس کے فرمان کی اطاعت کرتا ہے۔ بد بخت ہے وہ جو اسے دشمنی رکھتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

۳۔ نسبه من قبل ابيه و امه

و -بالإسنادِ، هُوَ عَلِيُّ بْنُ أبى طالِبِ بْنِ عَبدِ المُطَّلِبِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبدِ مَنافِ بْنِ قُصَيّابْنِ كِلابِ بْنِ مُرَّةِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُوَيِّ بْنِ غالِبِ بْنِ فِهرِ بْنِ مالِكِ بْنِ النَّضرِ بْنِ كنانَةَ بْنِ خُزَيْمَةِابْنِ مُدْرِكَة بْنِ مُضَرِ بْنِ نِزارِ بْنِ مَعْدِ بن عَدْنان، واسْمُ أبى طالِبِ عَبْدُ منافٍ.(۱)

ز -بالإسناد، اُمُّ عَلِيٍّ بْنِ أبى طالِبٍ :فاطِمَةُ بِنتُ أَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبدِ

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۵.

میرے بھائی اور میرے وزیر اور دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہیں آپ میرے حوض کے مالک ہیں جو آپ کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔

۴۰۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے بھائی اور وزیر اور وصی ہیں۔

۴۰۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان اخوت برقرار کی عمر اور ابو بکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور اسی طرح دوسروں کے درمیان بھی اخوت برقرار کی اسی دوران علی علیہ السلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، آپ نے اصحاب کے درمیان اخوت کو برقرار کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

۴۰۹۔ جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیر نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان برادری برقرار کی، اس وقت خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر، عمر اور علی علیہ السلام باقی رہ گئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر اور ابو بکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا، اور علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں، اگر کوئی آپ کو جانتا نہ ہو تو کہہ دیجیے: میں خدا کا بندہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں، آپ کے بعد جھوٹوں کے علاوہ کوئی اور یہ دعویٰ نہیں کرے گا۔

۴۱۰۔ مکحول نے ابو امامہ سے نقل کیا ہے: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے درمیان برادری اور اخوت برقرار کی علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا۔

۴۱۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے خاندان کے درمیان میرے

بھائی ، وزیر اور جانشین ہیں وہ بہترین فرد ہیں جسے میں اپنا جانشین بنا رہا ہوں وہ میرے دَین کو ادا کرے گا اور میرے وعدہ پورا کرے گا۔

۴۱۲۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا خدا کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ان کے بھائی ہیں۔

۴۱۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے آنحضرت نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میرے بھائی ہیں اور میں تمہارا کا بھائی ہوں۔

۴۱۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمانوں کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے پیغمبر اور علی علیہ السلام پیغمبر خدا کے بھائی ہیں۔

۴۱۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بھائی، ہمشین اور میرے چچا کے بیٹے ہیں۔

۴۱۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: آپ میرے بھائی ، وارث ، اور وصی ہیں آپ کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور آپ کو دشمن رکھنے والا میرا دشمن ہے۔ یا علی علیہ السلام آپ اور میں اس امت کے دو باپ ہیں، یا علیؑ! میں، آپ اور ائمہ علیہم السلام جو آپ کی اولاد سے ہیں، اس دنیا میں لوگوں کے سرور اور آخرت میں ان کے حاکم ہیں، جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا، اور جس نے ہمارا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا ۔

۴۱۷۔ زید بن علی نے اپنے اجداد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرت نے فرمایا:

مجھے خدا کی طرف سے دس خصوصیات عطا ہوئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کے بھی پاس نہیں تھیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کے پاس ہوں گی۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ اس دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں، اور قیامت کے دن آپ لوگوں میں سے میرے قریب تر ہوں گے آپ کا گھر اور میرا گھر بہشت میں ایسے ہوں گے جیسے دو بھائیوں کے گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں آپ میرے وصی، ولی اور وزیر ہیں، آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے اور آپ کا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔

۴۱۸۔ جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا رسول خداؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میری حیات میں اور میری رحلت کے بعد میری امت کے درمیان میرے بھائی اور وصی اور وارث اور جانشین ہو تم کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے جو تمہاری کی مخالفت کرے گا اس نے میری مخالفت کی اور جو تم سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی ہے۔

۴۱۹۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی، وزیر اور علمدار ہو اور تم میرے حوض کے مالک ہو جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی رکھے گا اس نے مجھ سے دشمنی رکھی ہے۔

۴۲۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

۴۲۱۔ ابوذر کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر کا کوئی دوست ہوتا ہے اور میرے دوست اور بھائی علی علیہ السلام ہیں۔

۴۲۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ میرے بھائی اور ہم صحبت ہیں۔

۴۲۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بھائیوں میں سے محبوب ترین بھائی ہیں۔

۴۲۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آیا تم خوش نہیں ہو کہ اس دنیا اور آخرت میں میری امت کے بہترین فرد اور میرے بھائی اور وارث ہو

۴۲۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بہترین بھائی اور حضرت حمزہ میرے بہترین چچا ہیں۔

۱۰۰ - علی علیه السلام حبیبی

۴۲۶ - قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :علیٌّ حَبِیبی.(۱)

۴۲۷ - عن بشیر الدهّان، عن أبی عبدالله علیه السلام قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :فی مرضه الّذی توفّی فیه :اُدْعُوا لِی خَلیلی، فَأرسَلتا إلی أبَوَیهِما فَلَمَّا نَظَرَ إلَیهِما رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلمأعْرَضَ عَنهُما، ثُمَّ قالَ : اُدْعُوا لِی خلیلی، فَأُرسِلَ إلی عَلِیٍّ فَلَمّا نَظَرَ إلَیهِ أکَبَّ عَلَیهِ یُحَدِّثُه،فَلَمّاخَرَجَ لَقِیاهُ فَقالا لَهُ :مَاحَدَّثَکَ خَلیلُکَ؟ فَقالَ :حَدَّثَنی أَلفَ بَابٍ یَفتَحُکُلُّ بَابٍ أَلفَ بَابٍ.(۲)

۱- احقاق الحق ۵۲۶/۵۱.

۲- الحکم الزاهرة ۱۱۱ / ۲ به نقل از الکافی ۲۹۶/۱.

٤٢٨ ـ بالإسناد، عن ام سلمة زوجة النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم قالتْ: قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :فى مرضه الذى توفّى فيه :أُدْعُوا لِى خَلِيلى، فَأرْسَلَتْ عَائِشَةُ إلى أبيها فَلَمّا جاء َغَطّى رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم وَجْهَهُ وَقالَ :اُدْعُوا لِى خَلِيلى فَرَجَعَ أبُوبَكْرٍ وَبَعَثَتْ حَفْصَةُ إلى أبِيهَا، فَلَمّاجاءَ غَطّى رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم وَجْهَهُ وَقالَ :اُدْعُوا لِى خَلِيلِى فَرَجَعَ عُمَرُ، وَأرْسَلَتْ فَاطِمَةُ إلى عَلِىّ عليه السلام فَلَمّاجاء قامَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم فَدَخَلَ ثُمّجَلَّلَعَلِيّاً بِثَوْبِهِ،قالَتْ :قَالَ عَلِىّ عليه السلام :فَحَدَّثَنِى بِألْفِ حَدِيثٍ حَتّى عَرِقْتُ وَعَرِقَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم فَسالَ عَلَىَّ عَرَقُهُ وَسالَ عَلَيْهِ عَرَقِى.(١)

٤٢٩ ـ عن عبداللّه بن عمر أنّ رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم قال فى مرضه :اُدْعُوا لِى أخِى، فَدُعِىَ لَهُ عُمَرُ فَأعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قالَ :اُدْعُوا لِى أخِى، فَدُعِىَ لَهُ أبُوبَكْرٍ فَأعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قالَ :اُدْعُوا لِيأخِى، فَدُعِىَ لَهُ عُثْمَانُ فَأعْرَضَ عَنْهُ .ثُمَّ دُعِىَ عَلِىُّ بْنُ أبى طَالِبٍ عليه السلام فَسَتَرَهُ بِثَوْبِهِ وَأكَبَّ عَلَيْهِ فَلَمّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، قِيلَ لَهُما قالَ؟ قالَ :عَلَّمَنِى ألْفَ بَابٍ كُلُّ بَابٍ (يَفْتَحُ)ألْفَ بَابٍ.(٢)

٤٣٠ ـ عن عائشة انّها قالتْ :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم وهو فى بيتى لمّا حضره الموت :اُدعوا لِى حَبِيبى، فَدَعَوْتُ إلَيْهِ أبابَكْرٍ فَنَظَرَ إلَيْهِ الرَّسُولُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قال :اُدْعُوا لى حبيبى .قُلْتُ :وَيْلَكُمْ اُدْعوا لَهُ عَلِىَّ بْنَ أبى طالِبٍ عليه

٢ـ الإختصاص /٢٧٩.

٣ـ المجروحين ١٤/٢.

السلام، فَوَاللّٰهِ لا يُرِيدُ غَيْرَهُ، فَلَمَّا رَآهُ فَرَجَ الثَّوبَ الَّذى كانَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ فيهِ، فَلَمْ يَزَلْ صلى الله عليه وآله وسلم يَحْتَضِنُهُ حَتّى قُبِضَ وَيَدُهُ عَلَيْهِ.(۱)

۴۳۱۔قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم :عليٌّ أَحَبُّ النّاسِ اِلَيَّ).(۲)

۴۳۲۔قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم :عليٌّ أَحَبُّ الرِّجالِ اِلَيَّ.(۳)

۴۳۳۔قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم :عليٌّ أَحَبُّ اَهلِى اِلَيَّ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام میرے دوست ہیں

۴۲۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے دوست ہیں۔

۴۲۷۔شیر دھان نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: رسول خداؐ نے جس بیماری میں وفات پائی فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں (عائشہ اور حفصہ) ہر ایک نے اپنے والد کو بلانے کے لیے بھیجا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ ان دونوں پر پڑی تو ان سے اپنا منہ موڑ لیا اس کے بعد فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں علی علیہ السلام کو بلانے کے لیے بھیجا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو اپنے آپ کو ان پر گھیرا دیا اور ان کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا، جب علی علیہ السلام خارج ہوئے تو ان دونوں کی ان سے ملاقات ہوئی، پوچھا: آپ کے دوست نے آپؐ سے

۱۔ارشاد القلوب / ۲۳۴.

۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۰.

۳۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۲.

۴۔احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۳.

کیا کہا؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے لیے ہزار باب حدیث بیان فرمائی کہ ہر ایک باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔

۴۲۸۔ ام سلمہ ہمسر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں عائشہ نے اپنے والد کو بلانے بھیجا۔ جب ان کے والد آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں، ابوبکر واپس چلے گئے اور حفصہ نے اپنے والد بلانے بھیجا، جب ان کے والد آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں عمر واپس چلے گئے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نے علی علیہ السلام کو بلانے بھیجا۔ جب علی علیہ السلام آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لباس ان کو پہنایا فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے ہزار حدیث نقل کی یہاں تک کہ میں پسینے میں شرابور ہو گیا اور وہ خود بھی پسینے میں شرابور ہو گئے ان کا پسینہ میرے پسینے میں اور میرا پسینہ ان کے پسینے میں مل گیا۔

۴۲۹۔ عبداللہ بن عمر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، بس عمر کو ان کے پاس بلایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنا رخ موڑ لیا اور فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، بس ابوبکر آنحضرت کے پاس بلایا گیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی اپنا رخ موڑ لیا اور دوبارہ فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، بس عثمان کو ان کے پاس بلایا گیا لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی اپنا چہرہ پھیر لیا اس کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لباس ان کو پہنایا اور خود کو ان پر گرا دیا جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کر واپس آئے ان سے پوچھا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا؟ فرمایا: مجھے علم کا ایک ہزار باب تعلیم

دیا کہ ہر باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔

۴۳۰۔ عائشہ کہتی ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحلت کے وقت میرے گھر میں تھے فرمایا: میرے دوست سے کہیں آجائے، میں نے ابوبکر سے آنے کو کہا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف نگاہ کی اور اپنے سر کو زمین پر رکھا اس کے بعد فرمایا: میرے دوست سے کہیں آجائے میں نے کہا: حیف ہوتم پر! علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بلائیں پیغمبران کے بغیر کسی اور کو نہیں چاہتے۔ جب علی علیہ السلام آئے تو پیغمبرؐ نے ان کی طرف دیکھا اور جو چادر آپ نے اوڑی ہوئی تھی علی علیہ السلام کو اس چادر کے نیچے جگہ دی اور ان کو اپنے گلے سے لگایا اور زندگی کے آخری لمحات تک اپنے ہاتھ ان سے جدا نہ کیے۔

۴۳۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک لوگوں میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔

۴۳۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک مردوں میں سے محبوب ترین ہیں۔

۴۳۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔

۱۰۱ ـ علی علیه السلام و حدیث الطّیر المشوی

۴۳۴ ـ حدثنی أنس بن مالک قال :أهدت أمّ أیمن لرسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم طیراً فقال :اَللّٰهُمّ ائتِنی بِأحبِّ خَلقِکَ إلَیکَ یَأکُلُ مَعِی مِنْ هذا الطَّیرِ، فَدَخَلَ عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ(صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ)، فَقالَ :اَللّٰهُمَّ وَإلَیَّ.(۱)

۴۳۵ ـ عن أنس أَنَّ النَّبِیّ صلی الله علیه و آله وسلم أُتِیَ بِطَیرٍ فَقالَ :اَللّٰهُمَّ ائتِنِی

۱ـ احقاق الحق ۳۵۸/۵، الامام علی ۱۱۴/۲ باختلاف فی موارد.

بِأَحَبِّ خَلقِکَ إِلَیکَ یَأْکُلَ مَعِی مِنَ هَذَا الطَّائِرِ، قَالَ :فَجاءَ عَلِیُّ بْنُ أَبی طَالِبٍ علیه السلام فَقَالَ :اَللَّهُمَّ إِلَیَّ اَللَّهُمَّ إِلَیَّ.(۱)

۴۳۶ـ عن أنس قال :اهدی إِلَی النَّبِیّ صلی الله علیه و آله وسلم طیر فقال : اللَّهُمَّ ائتنی بِأَحَبِّ خَلقِکَ إِلَیکَ ،فَجاءَ عَلِیٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ.(۲)

۴۳۷ـ بالإسناد، عن أنس بن مالک:انّ النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم کان عنده طائر فقال :اَللَّهُمَّ ائتِنی بِأَحَبِّ خَلقِکَ اِلَیکَ یَأْکُلُ من مَعِی هذا الطّیرِ .فجاءَ ابُوبکرٍ فَرَدّوه ثم جاءَ عمرُ فَرَدُّوه ثم جاء علیٌّ فَاَذَنَ لَهُ.(۳)

علی علیہ السلام اور مرغ بریانی کی حدیث

۴۳۴ـ انس بن مالک نے حدیث نقل کی ہے کہ ام ایمن نے مرغ بریانی بہ طور ہدیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا! اپنی محبوترین خلق کو میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے اسی دوران علی بن ابی طالب علیہ السلام داخل ہوئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا ان کو میرے پاس بھیج۔

۴۳۵ـ انس نقل سے ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مرغ بریانی لایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا اپنی محبوب ترین خلق کو میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے انس کہتا

---

۱ ـ إحقاق الحق ۳۳۲/۵، الصحیح الترمذی ۱۷۰/۱۳ باختلاف فی موارد.

۲ ـ احقاق الحق ۳۴۶/۵، الطرائف / ۷۲باختلاف یسیر.

۳ـ خصائص امیر المؤمنین للنسائی / ۵۱.

ہے اس وقت علی علیہ السلام داخل ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا! ان کو میرے پاس بھیج خدایا! ان کو میرے پاس بھیج۔

۴۳۶۔انس سے نقل ہوا ہے کہ مرغ بریانی کو بہ طور ہدیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا اپنی محبوب ترین خلق کو میرے پاس بھیج اس وقت علی علیہ السلام آئے اور آنحضرت کے ساتھ کھانا کھایا۔

۴۳۷۔انس بن مالک کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مرغ بریانی رکھا ہوا تھا فرمایا: خدایا! اپنی محبوب ترین خلق کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ سے کھائے۔ابوبکر آئے ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو واپس لوٹا دیا، اس کے بعد عمر آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی واپس لوٹا دیا، لیکن جس وقت علی علیہ السلام آئے پیغمبر نے ان کو اجازت دی۔

۱۰۲ - منزلة علی علیه السلام من النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم

۴۳۸ - بإسناده عنابن عمرقال :سَألْنا رَسولَ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام فَغَضِبَ فَقالَ :ما بالُ أَقْوامٍ یَذْکُرونَ مَنْ لَهُ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللّهِ کَمَنْزِلَتی، وَمَقامٌ کَمَقامی إلاّ النُّبُوَّةُ.(۱)

۴۳۹ ـ بالإسناد عن عبداللّه (بن مسعود) قال :رَأیتُ رسولَ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم و کَفُّه فِیکَفِّ علیٍّ وَهُوَیُقَبِّلُه فَقُلْتُ :یا رسولَ اللّهِ، مامَنْزِلَةُ علیٍّ مِنْکَ؟ قال :إنَّ مَنْزِلَةَ عَلِیٍّ مِنّی، کَمَنْزِلَتی مِنَ اللّهِ.(۲)

۱- البحار ۲۷/ ۱۱۴، فضائل الشیعة/ ۲ وملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹ باختلاف فی موارد.

۲- المسترشد/ ۲۹۳.

مـنـافِ بنِ قُصیٍّ، وَهِیَ أوَّلُ هاشِمِیَّةٍ وَلَدَتْ لِهاشِمِیٍّ، وَقَدْ أسْلَمَتْ وَهاجَرَتْ إلَی النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم(۱)

ح -اُمُّهُ فـاطِمَةُ بِـنْتُ أَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنافٍ وَكانَتْ مِنْ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم بِمَنْزِلَةِالْاُمِّ وَرُبِّیَ فی حِجْرِها، وَكانَتْ مِنْ سابِقاتِ الْمُؤْمِناتِ إلَی الْإیمانِ وَهاجَرَتْ مَعَ رَسولِاللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم اِلَی الْمَدینَةِ وَكَفَّنَها النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم عِنْدَ مَوْتِها بِقَمیصِهِ....(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا نسب

حضرت علی علیہ السلام ابو طالب کے بیٹے، ابو طالب عبد المطلب کے بیٹے، عبد المطلب ہاشم کے بیٹے، ہاشم بعد مناف کے بیٹے، عبد مناف قصی کے، قصی کلاب کے اور کلاب مرّہ اور مرّہ کعب کے کعب لوّی کے لوّی غالب کے غالب فہر کے فہر مالک کے مالک نضر کے نضر کنانہ کے کنانہ خزیمہ کے خزیمہ مدرکہ کے مدرکہ حضر کے حضر نزار کے نزار معد کے معد عدنان کے بیٹے ہیں اور ابو طالب کا نام عبد مناف تھا۔

حضرت علی علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اسد، اسد ہاشم کے بیٹے اور ہاشم عبد مناف کے اور عبد مناف قصی کے بیتے ہیں فاطمہ ہاشمی خاندان کی پہلی خاتون ہیں جو ہاشمی باپ کے لئے پیدا ہوئیں اس نے اسلام کو قبول کیا اور پیغمبر کی طرف ہجرت کی۔

---

۱ ۔مناقب علی بن ابیطالب /۶.

۲ ۔إعلام الوری /۱۵۹.

مقام علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

۴۳۸۔ابن عمر کہتے ہیں: ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفا ہو گئے اور فرمایا: اس گروہ کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمیشہ ان کے بارے میں سوال کرتے ہیں جو تمام اوصاف میں نبوت کے علاوہ خدا کے نزدیک؛ منزلت اور مقام کے لحاظ سے میری منزلت اور مقام کی مثل ہیں۔

۴۳۹۔عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان کا ہاتھ علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا اور ان کا بوسہ لے رہے تھے میں نے عرض کی: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی علیہ السلام کا مقام آپ کی نظر میں کیسے ہے؟ فرمایا: علی علیہ السلام کی منزلت میری نظر میں ایسے ہے جیسے میری منزلت خدا کی نظر میں ہے۔

۱۰۳ - وصفه بالسّيادة

۴۴۰ - قال (النبیّ) صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ سَيِّدُ المُؤْمنينَ.(۱)

۴۴۱ - قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ سَيِّد الأَوصِياءِ.(۲)

۴۴۲ - قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ سَيِّد الأَولياءِ.(۳)

۱۔ الکافی ۱/۳۵۴. ۲۔ احقاق الحق ۱۵/۵۸.

۳۔ احقاق الحق ۲۵/۴۲.

۴۴۳ـ إِنَّ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :أَنا سَیِّدُ وُلْدِ آدَم، وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ.(۱)

۴۴۴ـ عن ابن أبی لیلی، عن الحسن بن علی قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :"اُدْعوا لی سَیِّدَ الْعَرَبِ" یَعْنی عَلیَّ بْنَ أبی طالِبٍ، فقالَتْ عائِشَة: أَلَسْتَ سَیِّدَ الْعَرَبِ؟ فَقالَ: " أَنا سَیِّدُوُلْدِ آدَم، وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ" فَلَمّا جاء؛ أَرْسَلَ إِلَی الْأَنْصارِ فَأَتَوْهُ .فَقالَ لَهُمْ :یا مَعْشَرَالْأَنْصارِ !أَلا أَدُلُّکُمْ عَلیٰ ما إِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلّوا بَعْدَهُ أَبَداً؟ .قالوا :بَلی یا رَسولَ اللّهِ،قالَ :هذا عَلِیٌّ فَأَحِبّوهُ بِحُبّی، وَأَکْرِموهُ بِکَرامَتی فَإِنَّ جَبْرَئیلَ أَمَرَنی بِذلِکَ، قُلْتُ لَکُمْ عَنِاللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۴۴۵ـ عن أبیذرّ قال :نظر النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم الی علیّ بن أبی طالب، فقال :هذا خَیْرُ الْأَوَّلینَ مِنْ أَهْلِ السَّمواتِ وَالْأَرَضین، هذا سَیِّدُ الْوَصِیّینَ وَسَیِّدُ الصِّدّیقینَ وإِمامُ الْمُتَّقینَ.(۳)

۴۴۶ـ عن عبدالله بن عباس (رحمه الله) قال :نَظَرَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم إِلَی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ علیه السلام فَقالَ :سَیِّدٌ فِی الدُّنْیا وَسَیِّدٌ فِی الْآخِرَةِ.(۴)

۴۴۷ـ عن ابنعباس قال :بَعَثَنی رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم إِلی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ علیه السلام فَقالَ :قُلْ لَهُ :أَنْتَ سَیِّدٌ فی الدُّنْیا وَسَیِّدٌ فِی الْآخِرَةِ، مَنْ

۱ـ المستدرک للحاکم ۳/ ۱۲۴.

۲ـ حلیة الأولیاء ۱/ ۱۰۲.

۳ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۴۲.

۴ـ أمالی المفید/ ۱۹، جواهر المطالب ۱/ ۱۰۳ والمراجعات/ ۱۷۵ باختلاف فی موارد.

أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِی وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِی....(۱)

۴۴۸۔قال ابن عباس :نظر رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی علی بن أبی طالب علیہ السلام فقال :أَنتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنیا وَسَیِّدٌ فی الآخِرَةِ، مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِی، وَحَبِیبِی حَبِیبُ اللّٰہِ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْأَبْغَضَنِی وَبَغِیضِی بَغِیضُ اللّٰہِ، فَالْوَیْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِی.(۲)

۴۴۹۔عن ابن عباس قال :قال النّبیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لِعلیّ :یا عَلِیُّ أَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنیا وَسَیِّدٌ فی الْآخِرَةِ مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِی وَمَنْ أَحَبَّنِی فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰہَ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِی وَمَنْ أَبْغَضَنِی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

علی علیہ السلام میں رہبری کے اوصاف

۴۴۰۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام مؤمنین کے سردار ہیں۔

۴۴۱۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام اوصیا کے سردار ہیں۔

۴۴۲۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام اولیاء کے سردار ہیں۔

۴۴۳۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فرزندان آدم کا سردار ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سرور ہیں۔

۱۔تذکرة الخواص / ۵۲ .

۲۔کشف الغمة ۱/ ۹۴ ،إحقاقالحق ۴/ ۹۴باختلاف یسیر، المراجعات/ ۷۵ ۱ باختلاف فی موارد.

۳۔بشارة المصطفی / ۲۰۸ ، امالی الطوسی ۱/ ۳۱۶.

۴۴۴۔ ابن ابی لیلی نے حسن بن علی سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سرور عرب (یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام) سے کہیں میرے پاس آئے عائشہ نے کہا مگر آپ عرب نہیں ہیں؟ فرمایا: میں فرزندان آدم کا سرور ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سرور ہیں، بس جس وقت علی علیہ السلام آئے ان کو انصار کے پاس بھیجا، انصار آئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے انصار کا گروہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک چیز کی رہنمائی کروں اگر اس سے تمسک کیا تو ہر گز گمراہ نہیں ہو گے انہوں نے کہا: جی ہاں اے رسول خدا! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علی ہیں انہیں میری محبت کی خاطر دوست رکھیں، اور میری کرامت کی خاطر ان کا احترام کریں لہذا جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے خداوند بزرگ کی طرف سے آپ کو بتاؤں۔

۴۴۵۔ ابوذر کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کی اور فرمایا: یہ اہل آسمان اور زمین والوں میں سے بہترین رہنما ہیں یہ اوصیاء کے سرور اور سچوں اور پرہیزگاروں کے امام ہیں۔

۴۴۶۔ عبداللہ بن عباس سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ دنیا اور آخرت میں لوگوں کے سرور ہیں۔

۴۴۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے کہو تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جو تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا اس نے میرے ساتھ دشمنی کی ہے۔

۴۴۸۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: آپ دنیا

اور آخرت میں سرور ہیں، جو آپ کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور جو آپ سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ افسوس ہے ان پر جو میرے بعد آپ سے دشمنی کریں گے۔

۴۴۹۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہیں، جو تمہیں کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اس نے خدا کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

۱۰۴۔ مَنْ أولی الامر؟

۴۵۰۔ بالإسناد، عن أبی بصیر، عن أبی جعفر علیه السلام فی قول اللّٰه عزّ وجلّ :یا ایّها الّذین آمنوا أطیعوا اللّٰه و أطیعوا الرسول و أولی الامر منکم قال :اَلأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلیّ و فاطِمَةَ علیهم السلام إلی أَنْ تَقُومَ السّاعَةُ.(۱)

۴۵۱۔ بالإسناد، عن جابر بن یزید الجعفی قال :سمعت جابر بن عبداللّٰه الأنصاری یقول :لمّا أنزل اللّٰه عزّ وجلّ علی نبیّه محمّد صلی الله علیه و آله وسلم یا أیها الّذین آمنوا أطیعوا اللّٰه وأطیعوا الرّسول وأولی الأمر منکم قلت :یا رسول اللّٰه عرفنا اللّٰه ورسوله، فمن اُولوا الأمر الذین قرن اللّٰه طاعتهم بطاعتک؟ فقال صلی الله علیه و آله وسلم :هُمْ خُلَفائِی یا جابِرُ وَائِمَّةُ الْمُسْلِمینَ (مِنْ) بَعدِی أَوَّلُهُمْ عَلیُّ بْنُ أَبِی

۱۔ کمال الدین / ۲۲۲.

طالبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ وَالْحُسین ثُمَّ عَلیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ، ثُمَّ مُحمّدُ بنُ علیّ الْمعروفُ فِی التّوراةِ بِالباقِرِ وسَتَدْرُکُه یا جابرُ، فإذا لَقِیْتَه فَاَقْرِئْهُ مِنی السَّلامَ، ثُمَّ الصّادِقُ جَعْفَرُ ابْنُ محمّد، ثُمَّ موسَی بْنُ جعفرٍ، ثُمَّ علیُّ بنُ موسی، ثُمَّ محمّدُ بنُ علیٍّ، ثُمَّ علیُّ بنُ محمّدٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ بنُ علیٍّ، ثُمَّ سَمِیّی و کَنِیِّی حجّةُ اللّهِ فِی أرْضِه، وبَقِیَّتُه فِی عِبادِهِ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ علیٍّ، ذاکَ الَّذِی یَتحُ اللّهُ تعالی ذِکْرَهُ علی یَدَیْهِ مَشارِقَ الأرْضِ وَمَغارِبَها، ذاکَ الَّذِی یَغِیبُ عَنْ شیعَتِهِ و أوْلیائِهِ غَیْبَةً لایَثْبُتُ فیها عَلَی الْقُولِ بِإمامَتِهِ إلّا مَنِ امْتَحَنَ اللّهُ قَلْبَهُ لِلإیمانِ....(۱)

اولی الامر کون ہیں

۴۵۰۔ ابو بصیر سے نقل ہوا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے کلام الہیٰ ''اے ایماندارو خدا کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور جو تم میں سے صاحبان حکم ہے'' کے بارے میں فرمایا: قیامت کے دن تک صاحبان حکم وہ ائمہ علیہم السلام ہیں جو علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد ہیں۔

۴۵۱۔ جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: جب یہ آیت ''یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول واولی الامر منکم'' محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ،تو میں نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا اور رسول کو ہم نے پہچان لیا ہے، یہ اولی الامر جن کی اطاعت کو خدا نے آپ کی اطاعت کے ساتھ ملا دیا ہے یہ کون ہیں؟ فرمایا: اے جابر! وہ میرے بعد

۱۔ کمال الدین / ۲۵۳.

میرے جانشین اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں اُن میں سے پہلے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد حسن اور حسین علیہما السلام ان کے بعد علی بن حسین علیہ السلام اور ان کے بعد محمد بن علی علیہ السلام جو تورات میں باقر معروف ہیں اور تم اے جابر ان کے ساتھ ملاقات کرو گے جس وقت ان کو دیکھنا میرا سلام کہنا، ان کے بعد جعفر بن محمد علیہ السلام ہیں ان کے بعد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اور ان کے بعد علی بن موسیٰ علیہ السلام، اور ان کے بعد محمد بن علی علیہ السلام ان کے بعد علی بن محمد علیہ السلام اور ان کے بعد حسن بن علی علیہ السلام اور ان کے بعد میرے ہم نام ہم کنیت اور زمین پر خدا کی حجت اور اس کی مخلوق میں سے باقی رہنے والے حسن بن علی کے بیٹے محمد مہدی علیہ السلام ہیں یہ وہ ہستی ہیں جن کے ذریعہ سے خداوند اپنے ذکر اور حمد کو پوری کائنات میں پھیلائے گا یہ وہ ہیں جو اپنے شیعہ اور اولیاء کی نظروں سے غائب رہیں گے تنہا یہ وہ ہستی ہیں کہ ان پر ایمان کے لئے خداوند نے لوگوں کے دلوں کا امتحان لیا ہے کہ کون ان کے عقیدہ امامت پر ثابت قدم رہتا ہے۔

۱۰۵ ـ دعاء النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ علیه السلام

۴۵۲ ـ بالإسناد، امّ عطیّة قالت :بَعَثَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم جَیْشاً فیهِمْ عَلِیٌّ، قالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم وَهُوَ رافِعٌ یَدَیْهِ یقولُ :اَللّٰهُمّ لاتُمِتْنِی حَتّی تُرِینی عَلیّاً.(۱)

۴۵۳ ـ (فی حدیث) قال (النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم) : اَللّٰهُمَّ أذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ قال(علی علیه السلام):فَما وَجَدْتُ حَرّاً وَلا بَرْداً بَعْدَ یَوْمَئِذٍ....(۲)

۱ ـ صحیح الترمذی ۱۳/ ۱۷۸، جواهر المطالب ۱/ ۲۴۱ وذخائر العقبی/ ۹۴ باختلاف یسیر.

۲ ـ سنن ابن ماجه ۱/ ۵۵، ذخائر العقبی/ ۷۴.

علی علیہ السلام کے حق میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

۴۵۲۔ام عطیہ کہتی ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا جن کے درمیان علی علیہ السلام بھی موجود تھے وہ کہتی ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جب کہ آنحضرت نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: خدایا! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علی کو نہ دیکھ لوں۔

۴۵۳۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے حق میں دعا کی اور فرمایا: خدایا! سردی اور گرمی کو اس سے دور کر علی علیہ السلام نے فرمایا: اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی گرمی اور سردی محسوس نہ کی۔

۱۰۶۔علی علیہ السلام الصدّیق الاکبر وفاروق هذه الاُمّة

۴۵۴۔ عن عباد بن عبداللّٰه قال :سمعت علیّاً علیه السلام یقول :أنَا عَبْدُاللّٰهِ وَأخو رَسولِهِ وَأنَاالصِّدّیقُ الأَکْبَرُ لایَقولُها بَعْدی إلّا کَذّابٌ مُفْتَرٍ، صَلَّیْتُ قَبْلَ النّاسِ سَبْعَ سِنینَ.(۱)

۴۵۵۔قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ الصِّدّیقُ الأکْبَرُ.(۲)

۱۔احقاق الحق ۳/۳۸۶، اعلام الوری / ۱۸۵، کنزالعمال ۱۲۲/۳۱، الغدیر ۲۲۱/۳ باختلاف یسیر، سنن ابن ماجه ۵۵/۱، المراجعات / ۸۴باختلاف فی موارد، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۴۳/۶ باختلاف یسیر.

۲۔ احقاق الحق ۲۸۳/۱۵.

٤٥٦ـ عن أبى سخيلة قال :حججت أنا وسلمان الفارسى رحمه الله، فمررنا بالربذة وجلسنا إلى أبيذر الغفارى رحمه الله، فقال لنا :إنه ستكون بعدى فتنة ولا بد منها فعليكم بكتاب الله والشيخ على بن أبى طالب عليه السلام فالزموهما، فأشهد على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنى سمعته وهو يقول :عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِى وَأَوَّلُ مَنْ صَدَّقَنى وَأَوَّلُ مَنْ يُصافِحُنى يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَهُوَ الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ، وَهُوَ فاروقُ هذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ، وَهُوَيَعْسوبُ الْمُؤْمِنينَ والْمالُ يَعْسوبُ الْمُنافِقينَ.(١)

٤٥٧ـ قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :سَتَكُونُ مِنْ بَعْدِى فِتْنَةٌ فإذا كانَ ذلِكَ فَالْزَمُوا عَلِىَّ بْنَ أَبى طالِبٍ، فَإِنَّهُ الْفاروقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ.(٢)

٤٥٨ـ عن أبيذرّ وسلمان رضى الله عنهما (قالا) :أخذ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيد على بن أبى طالب عليه السلام فقال :أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِى وَأَوَّلُ مَنْ يُصافِحُنى يَوْمَ الْقِيامَةِ وَهُوَ الصِّدّيقُ الأكْبَرُوَفاروقُ هذِهِ الْأُمَّةِ وَيَعْسوبُ الْمُؤْمِنينَ.(٣)

٤٥٩ـ بالاسناد، انه سمع أباذر يقول :سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لعلىّ عليه السلام :أنت أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِى وأنْتَ أوَّلُ مَنْ يُصافِحُنى يَوْمَ الْقِيامَةِ، وأنْتَ الصِّدّيقُ الْأكْبَرُ وَأنْتَ الْفاروقُالْأعْظَمُ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ، وأنت يَعْسوبُ الْمُؤمِنينَ والْمالُ يَعْسوبُ الْكافِرينَ.(٤)

١ـ امالى الطوسى ١/١٤٧، فرائد السمطين ١/٣٩ باختلاف يسير فى بعض الألفاظ.

٢ـ كشف الغمة ١/١٤٣. ٣ـ غاية المرام/ ٥٠٥.

٤ـ اليقين/ ٥١٤ باختلاف فى موارد، اعلام الورى/ ١٨٥ باختلاف يسير، تفسير ابوالفتوح ١/٩ باختلاف فى موارد.

علی علیہ السلام اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں

۴۵۴۔عباد بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے علی علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: میں خدا کا بندہ اور اس اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں، میرے بعد جھوٹے اور تہمت لگانے والے کے علاوہ کوئی بھی اس کا دعوانہیں کرے گا میں نے اوروں سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔

۴۵۵۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام صدیق اکبر ہیں۔

۴۵۶۔ابوسخیلہ کہتے ہیں: میں اور سلمان حج پر گئے جب مقام ربذہ پر پہنچے، ابوذر غفاری کے پاس گئے، ابوذر نے ہم سے کہا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اور اس کے علاوہ کوئی اور چارہ ہی نہیں، اس وقت آپ خدا کی کتاب اور مرد بزرگ علی بن ابی طالب علیہ السلام ان دونوں کے مدافع اور محافظ رہیں۔ کیونکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنا رہا ہوں میں نے خود آنحضرت سے سنا فرمایا: علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہیں جس نے میری نبوت کا اقرار کیا۔ اور پہلے فرد ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق ہیں جو حق اور باطل کو جدا کریں گے اور وہ مؤمنین کے سرور ہیں اور منافقین کے سرور مال اور دولت ہیں۔

۴۵۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اس وقت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ساتھ نہ چھوڑنا چونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے۔

فاطمہ بنت اسد علی علیہ السلام کی والدہ رسول خدا کی ماں کی جگہ پر تھیں چونکہ رسول اکرمؐ نے ان کے دامن میں پرورش پائی وہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی پیغمبرؐ نے ان کی وفات کے بعد انہیں اپنی قمیض کا کفن دیا۔

۴۔ من القابه

ط -وَأَمّا أَلْقابُ الإمامِ عَلیّ علیه السلام :فَالْمُرتَضی وَحَیْدَرُ، وَأَمیرُالمُؤمِنینَ، وَالأَنْزَعُ البَطینُ.(۱)

ی -أَمیرُالْمُؤمِنینَ وَیَعْسوبُ الدّینِ، وَالْمُرتَضی وَنَفْسُ الرَّسولِ، وَصاحِبُ اللِّواءِ،وَسَیِّدُ الْعَرَبِ وَأَبوالرَّیْحانَتَیْنِ وَالْهادی وَالفاروقُ وَأَمیرُ البَرَرَةِ....(۲)

ک -وأَمّا کُنْیَتُهُ :فَأَبوالحَسَنِ، وَأَبوالسِّبْطَیْنِ، وَأَبوتُرابٍ کَنّاهُ بِهاصلی الله علیه و آله وسلم.(۳)

ل -کُنْیَةُ عَلِیّ علیه السلام أَبوالحَسَنِ وَکَنّاهُ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :أَبا تُرابٍ، فَکانَ أَحَبَّ مایُنادیٰ بِهِ إِلَیْهِ.(۴)

۱۔فضائل الخمسة ۱/۲۰۵.

۲۔کشف الغمة ۱/۶۷.

۳۔فضائل الخمسة ۱/۱۰۵ و مناقب علی بن ابیطالب/۸.

۴۔احقاق الحق ۶/۵۴۴.

۴۵۸۔ابوذر اور سلمان نے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے شخص ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہ اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق ہیں، اور مومنین کے سرور ہیں۔

۴۵۹۔ابوذر کہتے ہیں: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انحضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے ہیں آپ پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ آپ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں کہ حق اور باطل کو جدا کریں گے آپ مؤمنین کے سرور ہیں لیکن کافروں کا سردار مال اور دولت ہے۔

۱۰۷۔علی علیہ السلام مع الحقّ والحقّ مع علی علیہ السلام

۴۶۰۔عن رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، لا يَفْتَرِقانِ حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۱)

۴۶۱۔ وقال(النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ أَيْنَما مالَ).(۲)

۴۶۲۔ قال النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ، وَالحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ حَيْثُ كانَ.(۳)

۴۶۳ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :أَلْحَقُّ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبی طالِبٍ حَيْثُ دارَ.(۴)

۱۔جامع الأخبار / ۵۱ ، أنوار الهداية / ۱۳۴ ، بشارة المصطفى / ۲۰.

۲۔ الكافی ۱/ ۳۵۴.

۳۔ جامع الاحاديث للسيوطی ۱۰/ ۳۴۷.

۴۔ فرائد السمطين ۱/ ۱۷۷.

٤٦٤ ـ عن ام سلمة قالت: سمعت رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم يقول: إنَّ الْحَقَّ مَعَ عَلِيٍّ، وَعَلِيّاً مَعَالْحَقِّ لَنْ يَزُولا حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(١)

٤٦٥ ـ مسند أبي يعلى عبدالرحمن بن أبي سعيد الخدريّ عن أبيه قال: مرّ عليّ بن أبي طالب عليه السلام فقال النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم: اَلْحَقُّ مَعَ ذا، اَلْحَقُّ مَعَ ذا.(٢)

٤٦٦ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم: رَحِمَ اللّهُ عَلِيّاً، اَللّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دارَ.(٣)

٤٦٧ ـ عن أبي ثابت مولى أبيذرّ قال: دخلت على امّ سلمة، فرأيتها تبكي وتذكر عليّاًوقالت سمعت رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم يقول: عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقا حَتّى يَرِداعَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيامَةِ.(٤)

٤٦٨ ـ عن عليّ عليه السلام قال: قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم: يا عَلِيُّ! إنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَالْحَقَّ عَلى لِسانِكَ وفي قَلْبِكَ وَبَيْنَ عَيْنَيْكَ.(٥)

٤٦٩ ـ (في حديث) عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم أنّه قال: أَلْحَقُّ لَنْ

---

١ ـ كشف اليقين / ٢٣٤.

٢ ـ مناقب آل أبيطالب ٣/ ٦١، البحار ٣٨/ ٢٨، احقاق الحق ٥/ ٦٣٤.

٣ ـ فرائد السمطين ١/ ٦٧، الطرائف / ١٠٢، صحيح الترمذي ٣١/ ١٦٦، اثبات الهداة ٢/ ٢٢٨، كشف الغمة ١/ ١٤٧، البحار ٣٨/ ٣٥، المستدرك للحاكم ٣/ ١٢٤.

٤ ـ احقاق الحق ٥/ ٦٢٣، تاريخ بغداد ١٤/ ٣٢٢، البحار ٣٨/ ٢٩.

٥ ـ البحار ٣٨/ ٣٤، كشف الغمة ١/ ١٤٦، احقاق الحق ٥/ ٦٣٢، اثبات الهداة ٢/ ٢١٠ باختلاف في موارد.

يزال مَع علِيٍّ، وعَلِيٌّ مَع الْحقّلَنْ يَخْتلِفا وَلَنْ يفْترِقا.(١)

٤٧٠ - قالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم :اَلْحَقُّ مَع عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ مَع الْحَقِّ يَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ ما دارَ.(٢)

٤٧١ - عن ابن عباس عن النَّبِيّ صلى الله عليه وآله وسلم قال :عَلِيٌّ مَع الْحَقِّ وَالْحقُّ مَعَهُ، وَهُوَ الْإمامُ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدى، مَنْ تَمَسَّکَ بِهِ فازَ وَنَجا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ ضَلَّ وَغوى، يَلِي غُسْلِي وَتَكْفِينِي وَيَقْضِي دَيْنِي وَأَبُو سِبْطَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام ....(٣)

٤٧٢ - عن أبيذرّ عن امّسلمة قالت :سمعت رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم يقول :إِنَّ عَلِيّاً مَع الحق وَالْحَقُّ مَعَهُ، لَنْ يزولا حَتّى يَرِدا عَلَىَّ الْحَوْضَ.(٤)

٤٧٣ -قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :عَلِيٌّ مَع الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَع عَلِيّ عليه السلام.(٥)

٤٧٤ - بالإسناد، انّ النَّبِيّ صلى الله عليه وآله وسلم قال لعليّ :أَنْتَ مَع الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَکَ حَيْثُما دارَ.(٦)

٤٧٥ - قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم)لِعَلِيٍّ :)أَنْتَ مَع الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَکَ.(٧)

---

١ - البحار ٣٨/٣٥، احقاق الحق ٥/٦٣٧.

٢ - الشهاب / ٣٣، تفسير ابوالفتوح ١/٦١٦، كشف اليقين / ٢٣٤ باختلاف فى موارد.

٣ - اثبات الهداة ١/٥٧٣.

٤ - البحار ٣٨/٣٢.

٥ - احقاق الحق ٥/٦٣٧.

٦ - احقاق الحق ٥/٦٢٤.

٧ - احقاق الحق ٥/٦٣٣، اثبات الهداة ٢/٢٠٩.

۴۷۶ ـ عن عمار بن یاسر رضی اللّه عنه :انّ رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :قال لعلیّ :یا عَلِیُّ !سَتُقاتِلُکَ الْفِئَةُ الْباغِیَةُ، وَأَنْتَ عَلَی الْحَقِّ، فَمَنْ لَمْ یَنْصُرْکَ یَوْمَئِذٍ فَلَیْسَ مِنّی.(۱)

۴۷۷ ـ فی حدیث عن أبیذرّ انّی سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ، وَالْحَقّ مَعَهُ وَعَلی لِسانِهِ، وَالْحَقُّ یَدُورُ حَیْثُما دارَ عَلِیٌّ.(۲)

۴۷۸ ـ وعن سلمان وأبیذرّ والمقداد عن رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم قال :إِنَّ عَلِیّاً مَعَ الْحَقِّ وَالحَقّمَعَ عَلِیٌّ کَیْفَما دارَ بِهِ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بی وَأَوَّلُ مَنْ یُصافِحُنی یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَهُوَ الصِّدّیقُ الأَکْبَرُ وَالْفاروقُ الأَعْظَمُ، یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ، وَهُوَ وَصِیّی وَوَزیری وَخَلیفَتی فِیأُمَّتی مِنْ بَعْدی.(۳)

۴۷۹ ـ عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ وَالْحَقُّ یَدُورُ حَیْثُما دارَ عَلِیٌّ.(۴)

علی علیہ السلام حق کے ساتھ اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ

۴۶۰ ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔

---

۱ ـ احقاق الحق ۶۳۵/۵. ۲ ـ البحار ۲۸/۳۸.

۳ ـ اثبات الهداة ۴۶/۲، البحار ۳۰/۳۸ باختلاف فی موارد.

۴ ـ البحار ۲۹/۳۸.

۴۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام جدھر بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہے۔

۴۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے جس جگہ پر بھی ہوں۔

۴۶۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام جہاں کہیں بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہوگا۔

۴۶۴۔ ام سلمہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں یہاں تلکہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۴۶۵۔ ابویعلی عبدالرحمٰن بن ابی خدری نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے گذرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق ان کے ساتھ ہے، حق ان کے ساتھ ہے۔

۴۶۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی رحمت ہو علی علیہ السلام پر، وہ جس جگہ پر یہ ہوں اے خدا حق کو ان کے ساتھ قرار دے۔

۴۶۷۔ ابوذر کا غلام ابوثابت کہتا ہے: میں ام سلمہ کے قریب سے گذرا دیکھا کہ رو رہی ہے اور علی علیہ السلام کے بارے میں فرمارہی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گییہاں کہ قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۴۶۸۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا علی علیہ السلام! حق آپ کے ساتھ

اور آپ کی زبان پر اور قلب اور دو آنکھوں کے درمیان ہے۔

۴۶۹۔ایک حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا کہ آنحضرت نے فرمایا: حق ہمیشہ علی کے ساتھ ہے اور علی علیہ السلام بھی حق کے ساتھ ہے ان دونوں کا آپس میں اختلاف بھی نہیں ہے اور کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے۔

۴۷۰۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق علی کے ساتھ اور علی حق کے ساتھ ہے جدھر بھی حق جائے گا علی بھی اس کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔

۴۷۱۔ابن عباس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: علی ہمیشہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہوگا وہ میرے بعد میرے جانشین اور پیشوا ہیں جو بھی ان سے تمسک کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور رہائی پالے گا اور جو ان سے تمسک نہیں کرے گا وہ گمراہ اور سرگردان ہوجائے گا وہ میرے غسل اور کفن کو اپنے ذمہ لے گا اور میرے دین کو ادا کرے گا وہ میرے دو نواسوں حسن اور حسین علیہما السلام کے باپ ہیں۔

۴۷۲۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ ام سلمہ نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔

۴۷۳۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق ے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

۴۷۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ اور حق جدھر بھی جائے آپ کے ساتھ ہوگا۔

۴۷۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی آپ کے ساتھ۔

۴۷۶۔ عمار یاسر کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جلد ہی ستمگروں کا گروہ آپ کے ساتھ جنگ کرے گا، لیکن آپ حق پر ہیں، جوکوئی بھی اس دن آپ کی مدد نہیں کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۴۷۷۔ ایک حدیث میں ابوذر سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کی زبان پر اور ان کے ساتھ ہے اور جہاں کہیں بھی علی علیہ السلام جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ جاتا ہے۔

۴۷۸۔ سلمان، ابوذر اور مقداد سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی ہر وقت ان کے ساتھ ہے چونکہ علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں جو حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے اور وہ میرے وصی اور وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت کے درمیان میرے جانشین ہوں گے۔

۴۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے، جہاں کہیں بھی علی جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ گھومتا ہے۔

۱۰۸۔ علی علیه السلام مع القرآن والقرآن مع علی علیه السلام

۴۸۰۔ بالإسناد، عن ثابت مولی آل أبیذر عن ام سلمة قالت: سمعت النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم یقول: عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ مَعَ القُرآنِ، وَالقُرآنُ مَعَهُ لا

يَفْتَرِقانِ حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الحَوْضَ.(۱)

۴۸۱ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ.(۲)

۴۸۲ ـ في حديث ام سلمة قالت :وَالَّذى نَفْسى بِيَدِهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسولَ اللّه صلى الله عليه و آله وسلم يَقُولُ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْقُرْآنِ، وَالْحَقُّ وَالقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقا؛ حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۳)

علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے

۴۸۰۔ابوذر کے خاندان کے غلام ثابت نے ام سلمہ سے نقل کیا ہے اس نے کہا: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کریں گے۔

۴۸۱۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن بھی ان کے

---

۱ ـ احقاق الحق ۵/ ۶۴۱، البحار ۳۸/ ۳۵، کشف اليقين / ۲۳۶، کشف الغمة ۱/ ۱۴۸، الطرائف / ۱۰۳ باختلاف يسير، المستدرک للحاكم ۱۲۴ / ۳ وجامع الاحاديث للسيوطى ۱۰/۳۴۷ باختلاف فى موارد.

۲ ـ احقاق الحق ۵/ ۶۴۳.

۳ ـ احقاق الحق ۵/ ۶۲۵، تيسير المطالب / ۵۵.

ساتھ ہے۔

۴۸۲۔ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ ام سلمہ نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنخضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام قرآن اور حق کے ساتھ ہیں اور حق اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہیں یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۱۰۹۔انّی تارک فیکم خلیفتین، کتاب اللّٰہ و علیّ بن ابی طالب

۴۸۳۔ عن زید بن ثابت قال :قال رسول اللّٰهصلی الله علیه و آله وسلم :إِنّی تارِکٌ فیکُمْ خَلیفَتَیْنِ :کِتابَ اللّٰهِوَعَلِیَّ بْنَ أَبیطالِبٍ، وَهُوَ أَفْضَلُ لَکُمْ مِنْ کِتابِ اللّٰهِ، لِأَنَّهُ مُتَرْجِمٌ لَکُمْ ما فی کِتابِ اللّٰهِ.(۱)

میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں خدا کی کتاب اور علی علیہ السلام

۴۸۳۔زید بن ثابت کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں ایک خدا کی کتاب ہے اور دوسرے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور علی علیہ السلام تمہارے لئے خدا کی کتاب سے بہتر ہیں کیونکہ وہ خدا کی کتاب کے مترجم اور مفسر ہیں۔

۱۱۰۔ نزول الماء من السّماء لعلیّ علیه السلام

۴۸۴۔روی الخوارزمیّ بإسناده إلی أنس بن مالک قال - :قالَ رَسولُ اللّٰهِ

۱۔ اثبات الهداة ۲/۲۴۲، مائة منقبة / ۱۴۰ باختلاف فی موارد.

صلى الله عليه و آله وسلم -لأبى بكرٍ وعُمَرَ :أمْضِيا إلى عَلِيٍّ -عليه السلام -حتّى يُحدِّثكما بما كانَ مِنهُ فى لَيْلَتِهِ، وَأنا عَلى أثَرِكُما .قالَ أنَسٌ :فَمَضَيا وَمَضَيْتُ مَعَهُما، فَاسْتأذَنَ أبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ عَلى عَلِيٍّ -عليه السلام -فَخَرَجَ إلَيْهِما.

فَقالَ :يا أبابَكْرٍ احَدَثَ شَيْءٌ؟ قالَ : (لا) وَما حَدَثَ إلّا خَيْرٌ .قالَ :(قال) لى رَسولُ اللّهِ -صلى الله عليه و آله وسلم -وَلِعُمَرَ :أمْضِيا إلى عَلِيٍّ حَتّى يُحدِّثكُما بما كانَ مِنهُ فى لَيْلَتِهِ .وَجاءَ النَّبيُّ -صلى الله عليه و آله وسلم -فَقالَ :يا عَلِيُّ احَدِّثهُما ما كانَ مِنكَ فى لَيْلَتِكَ .فَقالَ :أسْتَحْيِى، يا رَسولَ اللّهِ.فَقالَ :حَدِّثهُما .فَإنَّ اللّهَ لا يَسْتَحْيِى مِنَ الْحَقِّ .فَقالَ عَلِيٌّ :أرَدْتُ الماءَ لِلطَّهارَةِ وَأصْبَحْتُ وَخِفْتُ أنْ تفوتَنى الصَّلاةُ ، فَوَجَّهْتُ الْحَسَنَ فى طَريقٍ وَالْحُسَيْنَ فى طَريقٍ فى طَلَبِ الْماءِ فَأبْطَيا عَلَىَّ فَأحْزَنَنى ذلِكَ، فَرَأيْتُ السَّقْفَ قَدِانْشَقَّ وَنَزَلَ عَلَىَّ مِنهُ سَطْلٌ مُغَطّى بِمِنْديلٍ.فَلَمّا صارَ فى الأرْضِ نَحَّيْتُ الْمِنْديلَ عَنهُ وَإذا فيهِ ماءٌ فَتَطَهَّرْتُ لِلصَّلاةِ وَاغْتَسَلْتُ وَصَلَّيْتُ، ثُمَّ ارْتَفَعَ السَّطْلُ وَالْمِنْديلُ وَالْتَأمَ السَّقْفُ .فَقالَ النّبيُّ -صلى الله عليه و آله وسلم -لِعَلِيٍّ-عليه السلام -أمّاالسَّطْلُ فَمِنَ الْجَنَّةِ، وَأمّا الْماءُ فَمِنْ نَهْرِ الْكَوْثَرِ، وَأمّا الْمِنْديلُ فَمِنِ اسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ .مَنْ مِثْلُكَ يا عَلِيُّ فى لَيْلَتِكَ وَجبْريلُ -عليه السلام- يَخْدِمُكَ؟(١)

---

١ - كشف اليقين / ٣٠١، الطرائف / ٨٥، الثاقب للمناقب / ٢٧٢، مناقب على بن ابيطالب للمغازلى / ٩٣ باختلاف فى موارد.

حضرت علی علیہ السلام کی کنیت اور القاب

الف۔ حضرت علی علیہ السلام کے مشہور تین القاب: مرتضیٰ، حیدر، امیر المؤمنین اور انزع البطین ہیں۔

ب۔ امیر المؤمنین، یعسوب الدین، مرتضیٰ، نفس رسول، صاحب اللواء، سید العرب، ابوالریحانتین، ہادی، فاروق، اور امیر البررۃ وغیرہ شامل ہیں۔

ج۔ آپ کی کنیت، ابوالحسن، ابوالسبطین اور ابوتراب ہے۔ ابوتراب کی کنیت رسول اللہؐ نے آپ کو عطا کی۔

د۔ حضرت علیؑ کی کنیت ابوالحسن تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ابوتراب کی کنیت عطا کی اور یہ کنیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک بہترین کنیت تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ آپؑ کو اسی کنیت سے پکارا کرتے تھے۔

۵۔ تسمیته

ا۔ بالإسناد، عن المُفضّلِ بنِ عُمَرَ، عَن الصّادِقِ جَعْفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن آبائِه علیهم السلام قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :لَمّا اُسرِیَ بی إلَی السَّماءِ اَوْحی إلَیَّ رَبّی جَلَّ جَلالُه فَقالَ :یا مُحَمَّدُإنّی اطَّلَعْتُ عَلَی الأرْضِ اطّلاعَةً فَاخْتَرْتُکَ مِنها فَجَعَلْتُکَ نَبیّاً وَشَقَقْتُ لَکَ مِنْ اسْمِی إسْماً،فَأنَا المَحْمُودُ وَانْتَ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ اطَّلَعْتُ الثّانِیَةَ فَاخْتَرْتُ مِنها عَلِیّاً وَجَعَلْتُهُ وَصِیَّکَ وَخَلیفَتَکَ وَزَوْجَ

علی علیہ السلام کے لئے آسمان سے پانی نازل ہونا

۴۸۴۔ خوارزمی اپنی سند سے انس بن مالک سے نقل کر رہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر سے فرمایا: علی علیہ السلام کے پاس جاؤ تا کہ کل رات جوان کے ساتھ واقعہ پیش آیا تمہارے لیے بیان کریں، میں بھی تمہارے پیچھے آرہا ہوں انس کہتا ہے عمر اور ابوبکر روانہ ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا، جس وقت علی علیہ السلام کے گھر پہنچے ان سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی حضرت علی علیہ السلام گھر سے باہر آئے اور ابوبکر نے پوچھا آیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ ابوبکر نے کہا نہیں، خیر اور خیریت کے علاوہ اور کوئی بات نہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور عمر سے فرمایا: علی علیہ السلام کے پاس جاؤ تا کہ کل رات جو واقعہ ان کے ساتھ پیش آیا تمہارے لیے بیان کریں، اسی دوران پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے اور علی علیہ السلام سے فرمایا: جو واقعہ کل آپ کے ساتھ پیش آیا ان کے لیے بیان کردو۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: اے رسول خدا بیان کرنے سے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے بیان کردو کیونکہ خدا بھی حق کو بیان کرنے سے شرم و عار نہیں کرتا، علی علیہ السلام نے فرمایا: میں صبح سویرے اٹھ کر طہارت کے لیے گیا پانی موجود نہیں تھا، میں خوف زدہ ہوگیا کہ نماز قضا نہ ہو جائے حسن اور حسین علیہما السلام کو علیحدہ پانی لانے کے لیے بھیجا، انہوں نے دیر کی غم اور خوف نے میرے پورے بدن کو لپیٹ میں لے رکھا تھا، اس وقت میں نے دیکھا کمرے کی چھت کو سوراخ ہوا اور پانی کی بالٹی جو تولیہ میں لپٹی ہوئی تھی میرے لیے اتری، جب بالٹی زمین پر پہنچی، میں نے تولیہ ہٹایا دیکھا کہ بالٹی میں پانی ہے، میں نے اپنے جسم کو دھویا غسل کیا اور نماز ادا کی اس کے بعد بالٹی اور تولیہ آسمان کی طرف واپس ہوئے اور کمرے کی چھت آپس میں مل گئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: وہ بالٹی بہشت سے اور پانی نہر کوثر اور تولیہ بہشتی لباس سے تھا۔ یا علی علیہ السلام! کل رات آپ جیسا کون تھا کہ جبرئیل نے آپ کی خدمت کی ہے۔

۱۱۱۔ عليّ عليه السلام كفوٌ لفاطمة

۴۸۵۔ عن الضحاک بن مزاحم قال :سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالبٍ عليه السلام يَقولُ :أَتانی أَبوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقالا :لَوْ أَتَيْتَ رَسولَ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَذَكَرْتَ لَهُ فاطِمَةَ :قالَ فَأَتَيْتُهُ فَلَمّا رَآنی رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ضَحِكَ ثُمَّ قالَ :ما جاءَ بِکَ يا أَبَا الْحَسَنِ وَما حاجَتُکَ؟ قالَ :فَذَكَرْتُ لَهُ قَرابَتی وَقَدَمی فِی الْإِسْلامِ وَنُصْرَتی لَهُ وَجِهادی، فَقالَ :يا عَلِيُّ !صَدَقْتَ فَأَنْتَ أَفْضَلُ مِمّا تَذْكُرُ .فَقُلْتُ :يا رَسولَ اللّهِ !فاطِمَةُ تُزَوِّجُنيها؟ فَقالَ :يا عَلِيُّ إِنَّهُ قَدْ ذَكَرَها قَبْلَکَ رِجالٌ فَذَكَرْتُ ذلِکَ لَها فَرَأَيْتُ الْكَراهَةَ فی وَجْهِها، وَلكِنْ عَلى رَسْلِکَ حَتّى أَخْرُجَ إِلَيْکَ، فَدَخَلَ عَلَيْها فَقامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ رِداءَهُ وَنَزَعَتْ نَعْلَيْهِ وَأَتَتْهُ بِالْوَضوءِ، فَوَضَّأَتْهُ بِيَدِها وَغَسَلَتْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَعَدَتْ. فَقالَ لَها :يا فاطِمَةُ !فَقالَتْ :لَبَّيْکَ حاجَتُکَ يا رَسولَ اللّهِ؟ قالَ :إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبی طالِبٍ مَنْ قَدْ عَرَفْتِ قَرابَتَهُ وَفَضْلَهُ وَإِسْلامَهُ، وَإِنّی قَدْ سَأَلْتُ رَبّی أَنْ يُزَوِّجَکِ خَيْرَ خَلْقِهِ وَأَحَبَّهُمْ إِلَيْهِ، وَقَدْ ذَكَرْتُ مِنْ أَمْرِکِ شَيْئاً فَماتَرينَ؟ فَسَكَتَتْ وَلَمْ تُوَلِّ وَجْهَها وَلَمْ يَرَ فيهِ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَراهَةً فَقامَ وَهُوَ يَقولُ :اللّهُ أَكبر !سُكوتُها إِقْرارُها، فَأَتاهُ جَبْرَئيلُ عليه السلام فَقالَ: يامُحَمَّدُ !زَوِّجْها عَلِيَّ بْنَ أَبی طالِبٍ، فَإِنَّ اللّهَ قَدْ رَضِيَها لَهُ وَرَضِيَهُ لَها .قالَ عَلِيّ عليه السلام:فَزَوَّجَنی رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم :ثُمَّ أَتانی فَأَخَذَ بِيَدی فَقالَ :قُمْ

بِسْمِ اللّهِ وَقُلْ :عَلى بَرَكَةِ اللّهِ وَماشاءَ اللّهُ لا قُوَّةَ إلّا بِاللّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّهِ ثُمَّ جاءَنى حينَ أَقْعَدَنى عِنْدَهاعليها السلام ثُمَّ قالَ:اَللّهُمَّ إنَّهُما أَحَبُّ خَلْقِكَ إلَيَّ فَأَحِبَّهُما وَبارِكْ فى ذُرِّيَّتِهِما وَاجْعَلْ عَلَيْهِما مِنْكَ حافِظاً، وَإنّى أُعيذُهُما وَذُرِّيَّتَهُما بِكَ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيمِ.(١)

٤٨٦ـ أخبرنى أبى عن جدى عن أبيه قال :كُنّا مَعَ رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم جُلوساً بِبابِ دارِهِوَإذا بِفاطِمَةَ قَدْ أَقْبَلَتْ وَهِيَ حامِلَةٌ الحَسَنَ وَهُوَ تَبْكى بُكاءاً شَديداً فَاسْتَقْبَلَها رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَقالَ :ما يُبْكيكِ لا أَبْكَى اللّهُ عَيْنَكِ؟ ثُمَّ تَناوَلَ الحَسَنَ مِنْ يَدِها فَقالَتْ :يا أَبَةِ إنَّ نِساءَ قُرَيْشٍ عَيَّرْنَنى وَقُلْنَ زَوَّجَكِ أَبوكِ مِنْ فَقيرٍ لا مالَ لَهُ، فَقالَ النَّبِيّ صلى الله عليه وآله وسلم :ما زَوَّجْتُكِ أَناوَلكِنَّ اللّهَ تَعالى زَوَّجَكِ مِنَ السَّماءِ وَشَهِدَ بِذلِكَ جَبْرَئيلُ وَميكائيلُ وَإسْرافيلُ، إعْلَمى يافاطِمَةُ إنَّ اللّهَ تَعالى اِطَّلَعَ إلَى الأَرْضِ إطلاعَةً فَاخْتارَ مِنْها أَباكِ فَبَعَثَهُ نَبِيّاً ثُمَّ اطَّلَعَ ثانِيَةًفَاخْتارَ مِنْها مِنَ الْخَلائِقِ عَلِيّاً بَعْلَكِ فَجَعَلَهُ وَصِيّاً، ثُمَّ زَوَّجَكِ بِهِ مِنْ فَوْقِ السَّماواتِ السَّبْعِ وَأَمَرَنى أَنْ أُزَوِّجَكِ بِهِ وَاتَّخَذَهُ وَصِيّاً وَوَزيراً، فَعَلِيٌّ أَشْجَعُ النّاسِ قَلْباً وَأَعْلَمُ النّاسِ عِلْماًوَأَحْكَمُ النّاسِ حُكْماً وَأَقْدَمُ النّاسِ إيماناً وَأَسْمَحُهُمْ كَفّاً وَأَحْسَنُهُمْ خُلُقاً....(٢)

٤٨٧ـ بالإسناد، عن يونس بن ظبيان، عن أبى عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول :لَو لا أَنَّ اللّهَ تَبارَكَ وَتَعالى خَلَقَ أَميرَالمُؤمِنينَ عليه السلام لِفاطِمَةَ، ما

---

١ ـ أمالى الطوسى ٣٨/١.

٢ ـ احقاق الحق ١٠٦/٤.

كَانَ له كُفوٌ عَلى ظَهرِ الْأَرضِ مِن آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ.(۱)

۴۸۸۔ وروى بسنده عن جابرِ بنِ عَبدِاللّهِ قالَ :لَمّا زَوَّجَ النَّبيّ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيّاً مِنْ فاطِمَةَ؛أَتَتْ قُرَيْشٌ فَقالوا :يا رَسولَ اللّهِ !زَوَّجتَ فاطِمَةَ عَلِيّاً بِمَهْرٍ خَسيسٍ؟ فَقالَ النَّبيّ صلى الله عليه وآله وسلم :مازَوَّجْتُ فاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ وَلكِنَّ اللّهَ زَوَّجَها عِنْدَ شَجَرَةِ طوبى وَحَضَرَ تَزْويجَها الْمَلائِكَةُ وَأَمَرَاللّهُ شَجَرَةَ طوبى لَتَنْثُرِينَ ما عَلَيْكِ مِنَ الثِّمارِ .فَنَثَرَتِ الدُّرَّ وَالْياقُوتَ والزَّبَرْجَدَالْأَخضَرَ....(۲)

۴۸۹۔ عن النّبيّ صلى الله عليه وآله وسلم :مَعاشِرَ النّاسِ :إِنَّ عَلِيّاً مِنّی وَوُلْدُهُ وُلْدی .وَهُوَ زَوْجُ حَبيبَتی أَمْرُهُ أَمْری وَنَهْيُهُ نَهْيی.(۳)

علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نظیر ہیں

۴۸۵۔ ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: ابوبکر اور عمر میرے پاس آئے اور کہا: اگر آپؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں تو بہتر ہوگا ان سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کیشادی کے بارے میں بات چیت کرنا، علی علیہ السلام نے فرمایا: میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا: اے ابوالحسن! کس لیے یہاں آئے ہو اور کیا کہنا چاہتے ہو؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنے خاندان کے بارے

۱۔ الکافی ۱/۴۶۱، البحار ۱۰۷/۴۳، جامع احادیث الشیعة ۸۲/۲۰ باختلاف یسیر.

۲۔ احقاق الحق ۱۲۵/۱۹.

۳۔ روضة الواعظین ۱۰۰/۱.

میں اسلام قبول کرنے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنا اور جہاد میں دوسرے لوگوں سے سبقت لینا ان امور پر ان سے گفتگو ہوئی، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! سچ کہہ رہے ہیں، آپ جو کچھ بھی جہاں کہہ رہے ہیں برتر ہیں۔ میں نے عرض کی: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آیا فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی میرے ساتھ کریں گے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ سے پہلے کچھ لوگ خواستگاری اور رشتے کے لیے آئے ہیں اس بارے میں فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بات کی لیکن اس کے چہرے پر میں نے نارضایتی کے آثار دیکھے کچھ دیر انتظار کریں میں واپس آرہا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے، فاطمہ سلام اللہ علیہا ان کے احترام میں کھڑی ہوگئیں ان سے عبالی اور ان کے جوتے اتارے اور ان کے لیے پانی حاضر کیا اور خود اپنے ہاتھ سے ان کے پاؤں دھوئے اور بیٹھ گئیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ سلام اللہ علیہا فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی: لبیک یارسول اللہ! آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام وہ ہیں کہ جن کے خاندان اور فضیلت اور اسلام کو جانتی ہو، میں نے پروردگار سے التجا کی ہے کہ اپنی مخلوق میں سے بہترین فرد کو تمہاری ہمسری کے لیے انتخاب کرے۔ علی علیہ السلام نے تم سے شادی کرنے کی تجویز پیش کی ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟ فاطمہ سلام اللہ علیہا خاموش ہوگئیں اور رخ پھیر لیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے چہرے پر شرم کے آثار دیکھے بلند ہو کر فرمایا: اللہ اکبر! اس کی خاموشی رضایت کی علامت ہے اسی دوران جبرئیل نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! اس کی ازدواج علی کے ساتھ کردو، کیونکہ خداوند اس پر خوش ہے کہ فاطمہ علی کے لیے ہو اور علی فاطمہ کے لئے علی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا عقد فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ کر دیا۔ میرے قریب آئے اور میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: بسم اللہ کھڑے ہو جاؤ اور کہو۔

"علیٰ برکۃ اللہ وماشاء اللہ لاقوۃ الاّ باللہ توکلت علی اللہ"

اس کے بعد مجھے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے قریب بٹھایا اور فرمایا: خداوندا! یہ تیری مخلوق کے دو فرد میرے نزدیک محبوب ترین ہیں تو ان دونوں کو دوست رکھ اور ان کی نسل میں برکت عطا فرما اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھ میں ان دونوں اور ان کی نسل کو شیطان رجیم کے شر سے تیری پناہ میں قرار دے رہا ہوں۔

۴۸۶۔ راوی کہتا ہے میرے باپ نے اپنے والد سے اس نے اپنے اجداد سے خبر دی ہے کہ ایک دن ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آنحضرت کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک فاطمہ سلام اللہ علیہا کا وہاں سے گزر ہوا اس وقت حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور وہ شدید رو رہے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا استقبال کیا اور فرمایا: خدا آپ کو نہ رولائے، کیوں رو رہی ہو؟ اس کے بعد حسن کو ان سے لیا، فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی: بابا جان! قریش کی عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں اور کہتی ہیں: تمہارے باپ نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے جو فقیر اور محتاج ہے اس کے پاس کوئی دولت وغیرہ نہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا عقد اس کے ساتھ نہیں کیا ہے بلکہ خدا نے آسمان پر اس کو تمہارا شوہر انتخاب کیا ہے اور اس کے گواہ جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل ہیں اے فاطمہ! جان لو کہ خدا نے اس زمین پر ایک خاص لطف کیا ہے اور تمہارے والد کو اس زمین پر انتخاب کیا اور پیغمبر مبعوث کیا اس کے بعد ایک اور عنایت فرمائی، لوگوں میں سے علی علیہ السلام کو جو کہ تمہارے شوہر ہیں انتخاب کیا اور ان کو وصی بنایا اور اس کے بعد سات آسمانوں کی بلندی پر تمہیں ان کے لئے شریک حیات انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ تمہاری شادی اس سے کردوں اور ان کو اپنا وصی اور وزیر بناؤں، علی علیہ السلام لوگوں میں سے شجاع ترین اور عقل مند اور سمجھ دار ہیں اور ان سے پہلے ایمان لانے والے ہیں وہ سب سے زیادہ مہربان اور با اخلاص ہیں۔

۴۸۷۔ یونس بن ظبیان کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: اگر خداوند علی علیہ السلام کو فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے خلق نہ کرتا تو آدم سے لے کر دوسرے لوگوں تک اس زمین پر فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے کوئی شوہر اور کفو پیدا نہ ہوتا۔

۴۸۸۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے کہ: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی علیہ السلام سے کی، قریش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی تھوڑا سا مہر لے کر علی علیہ السلام سے کردی! پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے نہیں کی بلکہ خدا نے طوبی کے درخت کے کنارے علی سے ان کا عقد کیا اور ملائکہ بھی رسم ازدواج میں شریک تھے اور خدا نے طوبی کے درخت کو حکم دیا کہ وہ پھل اور میوے نچھاور کرے طوبی کے درخت نے درّ اور یاقوت اور زبرجد نچھاور کیے۔

۴۸۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے فرمایا: اے لوگو علی علیہ السلام اور ان کے فرزند مجھ سے ہیں، علی علیہ السلام میری پیاری بیٹی کے شوہر ہیں ان کا فرمان میرا فرمان اور ان کی انکار میرا انکار ہے۔

۱۱۲۔ علی علیه السلام والجنّة

۴۹۰ ـ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال :أَنَا مَدِینَةُ الْجَنَّةِ وَعَلِیّ بابُها فَمَنْ أَرادَ الْجَنَّةَ فَلْیَأْتِها مِنْ بابِها.(۱)

۴۹۱ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنَا مَدِینَةُ الْجَنَّةِ وَأَنْتَ بابُها،

۱ ـ أمالی الطوسی ۱۹۰۲، مناقب علی بن ابیطالب / ۸۶.

يا عَلِيُّ !كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بابِها.(۱)

۴۹۲ ـ عن الحسين بن علىّ عن أبيه علىّ بن أبى طالب عليهم السلام قال : قالَ لِى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :أَنْتَ أَوَّلُ مَن يَدْخُلُ الْجَنَّة، فَقُلْتُ يا رَسُولَ اللَّهِ !أَدْخُلُها قَبْلَک؟ قالَ :نَعَمْ إِنَّکَ صاحِبُ لِوائِى فِى الْآخِرَةِ كَما إِنَّکَ صاحِبُ لِوائِى فِى الدُّنيا وَحامِلُ اللِّواءِ هُوَالْمُتَقَدِّمُ....(۲)

۴۹۳ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :لعلّى عليه السلام يا عَلِيُّ ! اَنْتَ وَاَصْحابُکَ فى الْجَنَّةِ، اَنْتَ وَاَتْباعُکَيا عَلِيُّ فى الْجَنَّة.(۳)

۴۹۴ ـ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ ضُرِبَتْ لِى قُبَّةٌ مِنْ ياقُوتَةٍ حَمْراءَ عَلى يَمِينِ الْعَرْشِ، وَضُرِبَتْ لِإبْراهيمَ قُبَّةٌ خَضْراءُ عَلى يَسارِ الْعَرْشِ، وَضُرِبَتْ فيما بَيْنَنا لِعَلِيِّ ابْنِ أبى طالِبٍ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضاءَ، فَما ظَنُّكُم بِحَبِيبٍ بَيْنَ خَليلَيْنِ؟(۴)

۴۹۵ ـ بالإسناد، قال النبىّ صلى الله عليه و آله وسلم لعلىّ عليه السلام :يا عَلِيُّ !أَنْتَ مَعى فى قَصْرى فِى الْجَنَّةِ مَعَ فاطِمَةَ بِنْتى وَهِىَ زَوْجَتُکَ فى الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ رَفيقى، ثُمَّ تَلا رَسُولُ اللَّهِ اِخْواناً عَلى سُرُرٍ مُتَقابِلينَ الْمُتَحابِّينَ فِى اللَّهِ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلى بَعْضٍ.(۵)

---

۱ ـ امالى الطوسى ۱/۵/۳۱، البحار ۴۰/۲۰۰، الامام على ۲/۴۷۵.

۲ ـ علل الشرايع / ۱۷۳. ۳ ـ أمالى الطوسى ۵۷ / ۱، البحار ۱۷۸ / ۷.

۴ ـ روضة الواعظين ۱/۱۲۸، الطرائف / ۴۷، فرائد السمطين ۱/۱۰۴ باختلاف فى موارد.

۵ ـ البحار ۳۶/۷۲.

۴۹۶۔ إن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال لعلیّ :إِنَّ بَیْتَکَ مُقابِلُ بَیْتی فی الجَنَّةِ.(۱)

۴۹۷۔ فأخذ رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم بید علیّ فقال :یا عَلِیُّ !أَما تَرْضی أَنْ یَکونَ مَنْزِلُکَ فِی الْجَنَّةِ مُقابِلُ مَنْزِلی؟ فَقال :بلی بأبی أنت واُمّی یا رسولَ اللّٰهِ .قال :فَإِنَّ مَنْزِلَکَ فِی الْجَنَّةِ مُقابِلُ مَنْزِلی.(۲)

۴۹۸۔ بالإسناد، عن زینب بنت علی عن فاطمة بنت محمدصلی الله علیه و آله وسلم قالت :نَظَرَ رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم إِلی عَلِیٍّ فَقالَ :هذا فِی الْجَنَّةِ.(۳)

۴۹۹۔عن ابن عمر قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ! أَنْتَ فی الجَنَّةِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اور جنت

۴۹۰۔سعید بن جبیر نے ابن عباس سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جو بہشت میں جانا چاہتا ہے تو اس کو اس دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۱۔ احقاق الحق ۶/۱۸۹.

۲۔ المسترشد / ۳۵۳، احقاق الحق ۶/۱۸۷.

۳۔احقاق الحق ۶/۲۱۹.

۴۔احقاق الحق ۶/۲۱۸.

۴۹۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اس دروازے کے بغیر بہشت میں جائے گا۔

۴۹۲۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے والد گرامی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہ تم پہلے فرد ہو گے جو جنت میں جاوگے، تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا آپ سے پہلے میں جاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں، جس طرح تم اس دنیا میں میرے علمدار ہو آخرت میں بھی علمدار ہو گے، اور پرچمدار ہمیشہ سب سے آگے ہوتا ہے۔

۴۹۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلی! تم اور تمہارے مددگار بہشت میں ہوں گے تم اور تمہارے پیروکار بھی بہشت میں ہوں گے۔

۴۹۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن آپہنچے گا، تو عرش کی دائیں طرف میرے لیے سرخ یاقوت کا ایک خیمہ نصب کیا جائے گا، اور عرش کی بائیں طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایک سبز خیمہ نصب کیا جائے گا، اور ہمارے درمیان حضرت علی علیہ السلام کے لیے سفید موتیوں کا ایک خیمہ لگایا جائے گا، آپ دو دوستوں کے درمیان ان کی دوستی پر کیا گمان کرتے ہیں؟

۴۹۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلی! تم اور میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا جو اس دنیا اور آخرت میں تمہاری زوجہ ہے اور بہشت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہوں گے اور تم میرے دوست ہوں گے اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر اس طرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی"، یعنی خدا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔

۴۹۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے

ابْنَتِکَ و أَباذُرّیَّتِکَ، وَشَقَقْتُ لَهُ اسماً مِنْ أسمائی، فَأَنَا العَلِیُّ الْأَعْلی وَهُوَ عَلِیٌّ....(۱)

۲۔ قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :إذا کانَ یَوْمُ القِیامَةِ یُنادونَ عَلِیَّ بْنَ أَبی طالِبٍ بِسَبْعَةِأَسْماءٍ :یا صِدّیقُ، یا دالُّ، یا عابِدُ، یا هادِیُ، یا مَهْدِیُّ، یا فَتی، یا عَلِیُّ مُرَّ أَنْتَ وَشیعَتُکَ إِلَی الجَنَّةِ بِغَیْرِ حِسابٍ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا نام

مفضل بن عمر نے روایت نقل کی ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے رات کو آسمان پر لے جایا گیا خدا کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی: اے محمد! میں نے زمین پر نگاہ کی اور تجھے اپنا نبی انتخاب کیا اور تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا چونکہ میرا نام محمود اور تیرا نام محمدؐ ہے اور اسی طرح زمین پر نگاہ ڈالی اور امیر المؤمنین کو تیرا وصی جانشین اور داماد اور تیری اولاد کا باپ منتخب کیا اور اپنے ناموں میں سے ایک نام اس کے لئے انتخاب کیا کیونکہ میں علی اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے۔

۲۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن علی علیہ السلام کو سات ناموں سے پکارا جائے گا اس سے کہا جائے گا: اے صادق، اے راہنما، اے خدا کی پرستش اور پوجا کرنے والے، اے ہادی، اے ہدایت یافتہ، اے شجاع اور دلیر، اے علی، تم اور تمہارے شیعہ بغیر کسی حساب وکتاب کے بہشت میں جائیں گے۔

۱۔ کمال الدین/ ۲۵۲.

۲۔ احقاق الحق ۴/ ۳۰۰.

سامنے ہوگا۔

۴۹۷۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا علی! آیا تم اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے سامنے ہو؟ علی علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، پیغمبرؐ نے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے سامنے ہے۔

۴۹۸۔ حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: رسول خداؐ نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ بہشت میں ہوں گے۔

۴۹۹۔ ابن عمر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! تم بہشت میں ہوگے۔

۱۱۳۔ علی علیہ السلام قسیم الجنّة والنّار

۵۰۰۔ بالإسناد فی حدیث قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :یَا عَلِیُّ! أَنتَ قَسِیمُ الجَنَّةِ وَالنَّارِ بِمَحَبَّتِکَ یُعرَفُ الأَبرَارُ مِنَ الفُجّارِ وَیُمَیَّزُ بَینَ الأَشرارِ وَالأَخیارِ وَبَینَ المُؤمِنِینَ وَالکُفَّارِ.(۱)

۵۰۱۔ قال النَّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنتَ قَسِیمُ الجَنَّةِ والنَّارِ.(۲)

۱۔ امالی الصدوق / ۴۸.

۲۔ تفسیر نورالثقلین ۵/ ۴۴۱.

٥٠٢ ـ قوله صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ قَسِيمُ الْجَنَّةِ والنَّارِ.(١)

٥٠٣ ـ عن علي عليه السلام أنه قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :يا عَلِيُّ !أَنْتَ قَسيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ يَوْمَ الْقِيامَةِ، تَقولُ لِلنَّارِ :هذا لى وَهذا لَكِ.(٢)

٥٠٤ ـ عن علىّ عليه السلام :أنا قَسِيمُ النَّارِ إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ قُلْتُ :هَذَا لَكِ وَهَذَا لِى.

عَلِيٌّ حُبُّهُ جُنَّةٌ　　　قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّة

وَصِيُّ الْمُصْطَفى حَقّاً　　　إمامُ الْإِنْسِ وَالْجِنَّة(٣)

٥٠٥ ـ روى عن أبى سعيد انّ رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم قال :إنَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَأْتينى رِضْوانٌ خازِنُ الْجِنانِ، وَمالِكٌ خازِنُ النِّيرانِ بِمَفاتيحِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَأَقولُ لَهُما :أَنِ اعْطُوا مَفاتيحَهُما.(٤)

٥٠٦ ـ روى عن عبداللّه بن عباس انه قال :قال النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :يا بْنَ عَبَّاسٍ !عَلَيْكَ بِعَلِيّ فَإِنَّ الْحَقَّ عَلى لِسانِهِ وَجِنانِهِ وَإِنَّهُ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَقُفْلُ النَّارِ وَمِفْتاحُهُما .بِهِ يَدْخُلونَ الْجَنَّةَ،وَبِهِ يَدْخُلونَ النَّارَ.(٥)

٥٠٧ ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :يا عَلِيُّ !أَنْتَ قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ، وَأَنْتَ تَقْرَعُ بابَالْجَنَّةِ وَتُدْخِلُها (أحبّاءَ كَ -احقاق الحق) بِغَيرِ

---

١ ـ الاثنا عشرية / ٦١، أمالى الصدوق / ٨١، جامع الاخبار / ١٥.

٢ ـ ينابيع المودة / ٨٦.　　　٣ ـ فرائد السمطين ١/ ٣٢٦

٤ ـ احقاق الحق ٦/ ٢١٠.　　　٥ ـ احقاق الحق ٦/ ٢١٤.

حِساب.(١)

٥٠٨ ـ عن أبی جعفر علیه السلام قال :قال علیّ علیه السلام :أَنا قَسِیمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أُدْخِلُ أَوْلِیائِی الْجَنَّةَوَأُدْخِلُ أَعْدائِی النّارَ.(٢)

٥٠٩ ـ فی حدیث فقام أمیرالمؤمنین علیه السلام خطیباً فحمدالله وأثنی علیه ثم قال :مَعاشِرَالنَّاسِ !ما أَحَبَّنا رَجُلٌ فَدَخَلَ النّارَ، وَما أَبْغَضنا رَجُلٌ فَدَخَلَ الْجَنَّة .أَنا قَسیمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ،أُقَسِّمُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنّار هَذِهِ إِلَى الْجَنَّةِ یَمیناً وَهذِهِ إِلَى النَّارِ شِمالاً. أَقولُ لِجَهَنَّمَ یَوْمَ القِیامَةِ :هذا لی وَهذا لَکِ حَتّى تَجوزَ شیعَتی عَلَى الصِّراطِ کَالْبَرْقِ الْحاطِفِ وَالرَّعْدِالْعاصِفِ وَکَالطَّیْرِ الْمُسْرِعِ وَکَالجَوادِ السّابِقِ.(٣)

٥١٠ ـ وروی جابر الجعفی قال :أَخْبَرَنی وَصِیُّ الْأَوْصِیاءِ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم لِعَائِشَةَ :لا تُؤْذینی فی عَلِیٍّ إِنَّهُ أَمیرُالْمُؤْمِنینَ وَسَیِّدُ الْمُسْلِمینَ یُقْعِدُهُ اللّهُ غداً یَوْمَ القِیامَةِعَلَى الصِّراطِ فَیُدْخِلُ أَوْلِیاءَهُ الجَنَّةَ وَأَعْداءَهُ النّارُ.(٤)

٥١١ ـ عن أبی جعفر الباقرعلیه السلام عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :کَیْفَ بِکَ یا عَلِیّ إِذا وَقَفْتَ عَلى شَفیرِ جَهَنَّمَ وَقَدِمْتَ الصِّراطَ وَقِیلَ لِلنَّاسِ :جُوزُوا وَقُلْتَ :لِجَهَنَّمَ هَذا لِیوَهَذا لَکِ، فَقالَ عَلی علیه السلام :یا رَسُولَ اللّهِ !وَمَنْ أُولَئِکَ؟ فَقالَ :أُولَئِکَ شِیعَتُکَ مَعَکَ حَیْثُ

---

١ ـ عیون اخبار الرضا٢ /٢٧، احقاق الحق ٧ /١٧٢.

٢ ـ بصائر الدرجات / ٤١٥.

٣ ـ الیقین / ٢٥٧.

٤ ـ اعلام الوری / ١٨٩.

کُنتَ.(۱)

۵۱۲ ـ قالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :یَقُولُ اللّٰہُ تعالی یَوْمَ الْقِیامَةِ لی وَلِعَلیٍّ بْنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام :أُدْخِلا الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّکُما وَأُدْخِلا النّارَ مَنْ أَبْغَضَکُما ذٰلِکَ قَوْلُهُ تعالی :أَلْقِیا فی جَهَنَّمَ کُلَّکَفّارٍ عَنِیدٍ.(۲)

۵۱۳ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :إذا کانَ یَوْمُ الْقِیامَةِ أَمَرَ اللّٰہُ جَبْرئیلَ أَنْ یَجْلِسَ عَلی بابِ الْجَنَّةِ فَلا یُدْخِلُها إلّا مَنْ مَعَهُ بَراۃ مِنْ عِلِیٍّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام.(۳)

حضرت علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں

۵۰۰ ـ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی ! آپ جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں تمہاری دوستی کے ذریعہ سے نیکی اور برائی کرنے والوں کی پہچان ہوگی ،اور مؤمنین ، کافروں اور بد کردار اور اچھے عمل کرنے والوں کی تشخیص ہوگی۔

۵۰۱ ـ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی !تم بہشت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

۵۰۲ ـ ایک اور روایت میں فرمایا: علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

۵۰۳ ـ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی ! قیامت کے دن تم

---

۱ ـ امالی الطوسی ۹۳/۱.

۲ ـ بشارۃ المصطفی / ۱۴۴.

۳ ـ مناقب علی بن ابیطالب / ۱۳۱.

بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے دوزخ سے کہیں گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔

۵۰۴۔علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: میں دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں جب قیامت آئے گی تو میں آگ سے کہوں گا: یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔(شاعر نے کیا خوب کہا) علی کی دوستی آگ کے مقابلے میں ڈھال ہے وہ بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں، وہی جو مصطفیٰ کے سچے وصی اور انسان اور جنات کے پیشوا ہیں۔

۵۰۵۔ابوسعید سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ''رضوان'' بہشت کا محافظ، اور ''مالک'' دوزخ کا محافظ، بہشت اور دوزخ کی چابیاں میرے پاس لے آئیں گے اور میں ان دونوں سے کہوں گا: یہ چابیاں علی علیہ السلام کو دے دیں۔

۵۰۶۔عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! علی علیہ السلام کی پیروی کرنا تم پر فرض ہے، کیونکہ ان کے قلب اور زبان پر حق ہے اور وہ بہشت اور دوزخ کا تالا اور چابی ہیں بہشتی ان کے وسیلے اور توسل سے بہشت میں جائیں گے اور دوزخی ان کے ذریعہ سے دوزخ میں جائیں گے۔

۵۰۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! تم بہشت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم بہشت کے دروازے کو کھول کر اپنے دوستوں کو بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل کرو گے۔

۵۰۸۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں، اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کروں گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

۵۰۹۔ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے کھڑے ہوئے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد وثنا کی، اس وقت فرمایا: اے لوگوں کا گروہ جو کوئی ہمیں دوست رکھے گا وہ جہنم میں نہیں

جائے گا، اور جو ہم سے دشمنی رکھے گا وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔ میں بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں میں بہشت اور دوزخ کے درمیان کھڑا ہو جاؤں گا اور لوگوں کو تقسیم کروں گا، ان میں سے ایک گروہ کو بہشت میں جو میرے دائیں طرف ہے داخل کروں گا اور ایک گروہ کو دوزخ میں جو میرے بائیں طرف ہے داخل کروں گا میں قیامت کے دن دوزخ سے کہوں گا، یہ مجھ سے ہے اور یہ تجھ سے ہے، میرے شیعہ بجلی کی طرح تیز اور بجلی کی کڑک کی طرح سخت اور تیز رفتار پرندہ اور سبقت لینے والے گھوڑے کی طرح پل صراط سے عبور کریں گے۔

۵۱۰۔ جابر جعفی کہتے ہیں: اوصیاء کے وصی نے مجھے اطلاع دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ سے فرمایا: مجھے علی کے بارے میں تکلیف نہ دیا کر، کیونکہ وہ امیر المؤمنین اور مسلمانوں کے سرور ہیں، اور خداوند قیامت کے دن ان کو پل صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں بھیجے گا۔

۵۱۱۔ امام باقر علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! کس طرح جہنم کے کنارے کھڑے ہو جاؤ گے اور پل صراط پر آؤ گے اور لوگوں سے کہا جائے گا گذر جائیں! اور تم جہنم سے کہیں گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے؟ علی علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ تمہارے شیعہ ہیں آپ جہاں بھی ہوں گے وہ تمہارے ساتھ ہوں گے۔

۵۱۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن خداوند مجھ سے اور علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ اپنے دوستوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو، اور یہی مطلب ہے گفتار خداوند کا ''تم دونوں ہر کافر ستمگر اور طغیان گر کو دوزخ میں ڈال دو''

۵۱۳۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن خداوند جبرئیل کو حکم دے گا کہ وہ بہشت کے دروازے پر بیٹھ جائے اور فقط اس کو بہشت میں بھیجے جس کے پاس علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پروانہ ہوگا دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔

۱۱۴۔ علی علیه السلام و حلقة باب الجنّة

۵۱۴ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ حَلَقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبابِ الجَنَّةِ مَنْ تَعَلَّقَ بِهادَخَلَ الْجَنَّةَ).(۱)

۵۱۵ ـ روی من طریق الخطیب فی المناقب قال النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّهُ حَلَقَةُ بابِ الْجَنَّةِمِنْ یاقُوتَةٍ حَمْراء َعَلی صَفایِحِ الذَّهَبِ فَإِذا دُقَّتِ الْحَلَقَةُ عَلَی الْبابِ؛ طَنَّتْ وَقالَتْ :یا عَلِیّیا عَلِیُّ!(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور حلقہ دروازہ بہشت

۵۱۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام بہشت کے دروزے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔

۵۱۵۔مناقب میں خطیب کے ذریعہ سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہشت کے دروازہ کا حلقہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے جو سونے کے تختوں پر نصب ہے جس وقت دروازے

۱۔ فرائد السمطین ۱/۱۸۰، احقاق الحق ۷/۱۶۸ .

۲۔ احقاق الحق ۷/۱۶۷ .

پر دستک دیتے ہیں تو اس سے آواز بلند ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے: یا علی، یا علی!

۱۱۵۔ علی علیه السلام بمنزلة الکعبة

۵۱۶ ـ بالإسناد، عن الصنایحی، عن علیّ علیه السلام قال :قال رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله وسلم :أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْكَعْبَةِ تُؤْتی وَلا تَأْتی، فَإِنْ أَتاکَ هؤلآءُ الْقَوْمُ فَسَلَّموها إِلَیْکَ یَعْنِی الْخِلافَةَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ یَأْتوکَ فَلا تَأْتِهِمْ حَتّی یَأْتوکَ.(۱)

۵۱۷ ـ قال رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْكَعْبَةِ.(۲)

۵۱۸ ـ روی عن أبیذرّ قال :قال رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله وسلم :مَثَلُ عَلِیٍّ فیكُمْ أَوْقالَ :فی هذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ الْكَعْبَةِ الْمُشَرَّفَةِ، (المستورة خ ل) اَلنَّظَرُ إِلَیْها عِبادَةٌ وَالْحَجُّ إِلَیْها فَریضَةٌ.(۳)

علی علیہ السلام کعبہ کی نظیر ہیں

۵۱۶۔ صنایحی علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مثال کعبہ کی مثل ہے لوگوں کو تمہارے قریب آنا چاہیے نہ یہ کہ تم ان کے پاس جاؤ بس اگر لوگ آپ کے

۱۔ احقاق الحق ۶۴۶/۵، بشارة المصطفی / ۲۷۷ باختلاف فی موارد.

۲۔ احقاق الحق ۶۴۷/۵.

۳۔ احقاق الحق ۶۴۷/۵، البحار ۱۹۹/۳۸، کشف الیقین / ۲۹۸ باختلاف یسیر.

پاس آئیں اور آپ کی خلافت کو تسلیم کریں تو قبول کرلیں اور اگر آپ کے پاس نہ آئیں تو آپ ان کے پاس نہ جائیں یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس آئیں۔

۵۱۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! آپ کعبہ کی مثال ہیں۔

۵۱۸۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان علی علیہ السلام کی مثال ایسے ہے (یا اس طرح فرمایا: امت کے درمیان) جیسے کعبہ شریف ہے کہ اس کی طرف دیکھنا عبادت اور حج فرض ہے۔

۱۱۲۔أنا وأنت أبوا هذه الأُمّة

۵۱۹۔ قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :أَنا وَعَلِيٌّ أَبوا هذِهِ الأمَّةِ.(۱)

۵۲۰۔وقال عليّ بن ابى طالب عليه السلام :سَمِعْتُ رَسولَ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم يقول :أَنا وَعَلِيُّ بْنُ أَبيطالِبٍ أَبوا هذِهِ الأمَّةِ، وَلَحَقُّنا عَلَيْهِمْ أَعْظَمُ مِنْ حَقِّ والِدَيْهِمْ فَإِنّا نُنقِذُهُمْ إِنْ أَطاعونا مِنَ النّارِ إِلى دارِ الْقَرارِ وَنُلْحِقُهُمْ مِنَ الْعُبودِيَّةِ بِخِيارِ الْأَحْرارِ.(۲)

۵۲۱۔بالإسناد، عن معلّى بن خنيس قال :سمعت أبا عبداللّه عليه السلام يقول :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :أَنا أَحَدُ الْوالِدَيْنِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبيطالِبٍ الْآخَرُ، وَهُما عِنْدَ الْمَوْتِ يُعايَنانِ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۵۱۸/۱۵.

۲۔ البحار ۹/۳۶.

۳۔البحار ۱۳/۳۶.

٥٢٢ ـ وقالت فاطمة عليها السلام :أَبَوا هذِهِ الْأُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ صَلَواتُ اللّهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِمَايُقِيمَانِ أَوَدَهُما وَيُنْقِذَانِهِم مِنَ الْعَذابِ الدَّائِمِ إِنْ أَطاعُوهُما، وَيُبِيحانِهِمُ النَّعِيمَ الدَّائِمَ إِنوافَقُوهُما.(١)

٥٢٣ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :أَفْضَلُ والِدَيْكُم وَأَحَقُّهُما بِشُكْرِكُمْ اِمُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ.(٢)

٥٢٤ ـ وقال جعفر بن محمدعليهما السلام :مَنْ رَعى حَقَّ أَبَوَيْهِ الْأَفْضَلَيْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيَّ عليهما السلام لَمْ يَضُرَّهُ ما ضاعَ مِنْ حَقِّ أَبَوَىْ نَفْسِهِ وَسائِرِ عِبادِ اللّهِ، فَإِنَّهُما يُرْضِيانِهِما بِسَعْيِهِما.(٣)

٥٢٥ ـ وقال الحسن بن على عليهما السلام :مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ أَبَوا هذِهِ الْأُمَّةِ، فَطُوبى لِمَنْ كانَ بِحَقِّهِما عارِفاً وَلَهُما فى كُلِّ أَحْوالِهِ مُطِيعاً، يَجْعَلُهُ اللّهُ مِنْ أَفْضَلِ سُكّانِ جِنانِهِ وَيُسْعِدُهُ بِكَراماتِهِ وَرِضْوانِهِ.(٤)

٥٢٦ ـ عن الاصبغ بن نباتة عن علىّ عليه السلام (فى حديث) قال :قال لى رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :ياعَلِيُّ !أَنَا وَأَنْتَ أَبَوا هذِهِ الْأُمَّةِ، فَمَنْ عَقَّنا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ، أَنا وَأَنْتَ أَجِيرا هذِهِ الْأُمَّةِ فَمَنْ ظَلَمَنا أَجْرَنا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ أَنا وَأَنْتَ مُوَلِّيا هذِهِ الْأُمَّةِ فَمَنْ أَبَقَ مِنّا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ.(٥)

٥٢٧ ـ بالاسناد، عن علىّ عليه السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه

---

١ ـ البحار ٩/٣٦. ٢ ـ البحار ٩/٣٦.

٣ـ البحار ٩/٣٦. ٤ ـ البحار ٩/٣٦.

٥ ـ اثبات الهداة ٢٦/٢.

۶ ۔ سلالة الموحّدين

۳۔عن الأصبغ بن نباتة قال :سمعت أمير المؤمنين صلوات الله عليه يقول: وَاللّٰهِ ماعَبَدَ أبی وَلا جَدّی عَبْدُ المُطَّلِبِ وَلا هاشِمٌ وَلا عَبْدُ مَنافٍ صَنَماً قَطُّ .قيلَ لَهُ: فَما كانوايَعْبُدونَ؟ قالَ :كانُوا يُصَلّونَ إلَى البَيْتِ عَلى دينِ اِبْراهيمَ عليه السلام مُتَمَسِّكينَ بِه.(۱)

حضرت علی علیہ السلام خدا کی پرستش کرنے والوں کی نسل سے

۳۔اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنینؑ سے سنا انہوں نے فرمایا: مجھے خدا کی قسم، نہ ہی میرے والد نے اور نہ ہی دادا نے اور نہ ہی ہاشم اور عبد مناف نے ہرگز بتوں کی پوجا نہیں کی بلکہ تمام کے تمام خدا پرست تھے آپ سے پوچھا گیا پس کس چیز کی پوجا کرتے تھے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ دین ابراہیم کے پیروکار تھے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۷۔توقير الرسول صلى الله عليه و آله وسلم لفاطمة بنت اسد

۴۔بالإسناد، عن عبدالله بن عباس قال :أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبی طالِبٍ عليه السلام ذاتَ يَوْمٍ إلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه و آله وسلم باكِياً وَهُوَ يَقولُ :إنّا لِلّٰه وَإنّا إلَيْهِ

۱۔ كمال الدين وتمام النعمة/ ۱۷۴ والغدير ۷/ ۳۸۷.

و آله وسلم :حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى النّاسِ، حَقّ الوالِدِ على وَلَدِهِ.(۱)

۵۲۸ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :حَقُّ عَلِيٍّ عَلى الْمُسْلِمِينَ كَحَقِّ الْوالِدِ على وَلَدِهِ.(۲)

۵۲۹ـ عن جابر الأنصارى قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم: حَقُّ عَلِيٍّ عَلى هذِهِ الْاُمَّةِ كَحَقِّ الْوالِدِ عَلَى الْوَلَدِ.(۳)

۵۳۰ـ وقال محمد بن علىّ عليهما السلام :مَنْ أرادَ أنْ يَعْلَمَ كَيْفَ قَدْرُهُ عِنْدَاللّهِ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ قَدْرُأَبَوَيْهِ الْأَفضَلَيْنِ عِنْدَهُ :مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ (صَلَواتُ اللّهِ عَلَيْهِما).(۴)

۵۳۱ـ بالإسْنادِ، عَنْ أبِى الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضا عَنْ آبائِهِ عليهم السلام قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :أَنا سَيِّدُ مَنْ خَلَقَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنا خَيْرٌ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَمِيكائِيلَ وَإسْرافيلَ وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ وَجَمِيعِ مَلائِكَةِ اللّهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنبِياءِ اللّهِ الْمُرْسَلِينَ، وَأَنا صاحِبُ الشَّفاعَةِ وَالْحَوْضِ الشَّرِيفِ، وَأَنا وَعَلِيٌّ أَبَوا هذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ عَرَفَنا فَقَدْ عَرَفَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَنْكَرَنا فَقَدْ أَنْكَرَاللّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ عَلِيٍّ سِبْطا اُمَّتى، وَسَيِّدا شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ :الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمِنْ وُلْدِالْحُسَيْنِ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ

۱ـ البحار ۵/۳۶ ، احقاق الحق ۴۹۲/۲ باختلاف يسير.

۲ـ مناقب على بن ابيطالب/۴۸، بشارة المصطفى/ ۲۶۹، ينابيع المودة/ ۱۲۳، اماليالطوسى ۳۴۴/۱، الشهاب/ ۲۴، كشف اليقين/ ۳۰۰.

۳ـ البحار ۵/۳۶، احقاق الحق ۴۹۱/۶، فرائد السمطين ۲۹۷/۱.

۴ـ البحار ۲۶۰/۲۳.

طاعَتُهم طاعَتی، وَمَعْصِيَتُهُم مَعْصِيَتی، تاسِعُهم قائِمُهُم وَمَهْدِيُّهُم.(۱)

میں اور آپؑ اس امت کے دو باپ ہیں

۵۱۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں۔

۵۲۰۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: میں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں اور ان پر ہمارا حق ان کے والدین سے زیادہ ہے، جیسا کہ وہ ہماری اطاعت کرتے ہیں ہم ان کو دوزخ کی آگ سے نجات دیں گے اور ان کو بہشت میں آرام اور سکون مہیا کریں گے اور ہم ان کو غلامی کی قید سے نجات دیں گے اور ان کو بہترین آزادی کرنے والوں میں شامل کریں گے۔

۵۲۱۔ معلیٰ بن خنیس کہتے ہیں: میں امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میں ان دو باپ میں سے ایک باب میں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام دوسرے باپ ہیں اور موت کے وقت سب ان دو باپ کو دیکھیں گے۔

۵۲۲۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں جو کافی لوگوں کو راہ راست پر لائیں گے۔ اگر ان دونوں کی اطاعت کریں تو عذاب ابدی سے نجات دلائیں گے ،اور اگر ان دونوں کو حمایت کریں گے تو وہ دائمی نعمت ان کے اختیار میں دیں گے۔

۵۲۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کے بہترین والدین اور احسان وشکر گزاری

۱۔ کمال الدین / ۲۶۱.

کے لائق محمد اور علی ہیں۔

۵۲۴۔ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کے حقوق کی رعایت کرے گا جو اس کے بہترین باپ ہیں اور اسی طرح اپنے ماں اور باپ یا خدا کے بندوں کا حق ضائع کرنا اس اس قدر کے لیے نقصان دہ نہیں ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کوشش کریں گے کہ ان کو راضی کریں۔

۵۲۵۔ حسن بن علی علیہ السلام نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان دونوں کے حق کو پہچانے اور ہر وقت ان کی پیروی کرے اگر اس طرح ہوگا، تو خدا اس کو بہشت میں رہنے والے بہترین لوگوں میں سے قرار دے گا اور اس کو اپنی بخشش اور رضایت کے ذریعہ سعادت مند بنائے گا۔

۵۲۶۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں، ایک حدیث میں علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علی! میں اور تم اس امت کے دو باپ ہیں جو ہماری نافرمانی کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی میں اور تم اس امت کے دو اجیر ہیں جو ہماری اجرت نہیں دے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی میں آپ اس امت کے دو مولا ہیں، جو ہم سے دوری کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔

۵۲۷۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق لوگوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا اپنی اولاد پر۔

۵۲۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق مسلمانوں پر ایسے ہے جیسے والد کا اپنے فرزند پر۔

۵۲۹۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق اس

امت پر ایسے ہے جیسے باپ کا بیٹے پر۔

۵۳۰۔ محمد بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو خدا کے نزدیک اپنے مقام کو جاننا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام جو اس کے بہترین باپ ہیں ان کے نزدیک دیکھے کہ اس کا مقام کیسے ہے۔

۵۳۱۔ حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خدا کی مخلوق کا سرور ہوں اور جبرئیل ومیکائیل اور اسرافیل اور عرش کو اٹھانے والے اور خدا کے تمام مقرب ملائکہ اور مرسل پیغمبروں سے افضل ہوں۔ میں شفاعت اور حوض کوثر کا مالک ہوں میں اور علی اس امت کے دو باپ ہیں، جس نے ہم کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا، اور جس نے ہمیں نہیں پہچانا اس نے خدا کو نہیں پہچانا، حسن اور حسین علیہما السلام میری امت کے سبط اور بہشت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نو امام ہیں، ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے ان میں سے نہم قائم اور مہدی ہے۔

۱۱۷ ۔ من خصائص علی علیه السلام

۵۳۲ ـ ومنها ما رواه عباد بن یعقوب ویحییٰ بن عبدالحمید الحمانی قالا : حدثنا علیّ ابن هاشم، عن محمد بن عبدالله، عن أبیه عبیدالله بن رافع، عن جده أبی رافع قال :إنَ رَسُولَ اللّـهِ صلی الله علیه و آله وسلم كَانَ إذَا جَلَسَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لا يَأْخُذُهُ بِيَدِهِ غَيْرُ عَلِيّ علیه السلام وَإِنَّ أَصْحَابَ النَّبِيّ كَانُوا يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ فَلا يَأْخُذ

بِیَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله أَحَدٌ غَیرُهُ.(۱)

۵۳۳ _ وقال الحمانی فی حدیثه :کانَ إِذا جَلَسَ اِتَّکَأَ عَلی عَلِیٍّ وَإِذاقامَ وَضَعَ یَدَهُ عَلی عَلِیّ علیه السلام.(۲)

۵۳۴ _ لَمّا ماتَ رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم کانَ رَأْسُهُ فی حِجرِ عَلِیٍّ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی خاصیتیں

۵۳۲۔عباد بن یعقوب اور یحیٰ بن عبدالحمید کہتے ہیں: علی بن ہاشم نے محمد بن عبداللہ اس نے اپنے والد عبیدالدین رافع اس نے اپنے جد ابورافع سے ہمارے لیے حدیث بیان کی کہ: رسول خداؐ جس وقت بیٹھنے اور اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی ان کے ہاتھ کو نہیں پکڑتا تھا اور اس کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب جانتے تھے اسی وجہ سے علی کے علاوہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کو نہیں پکڑتے تھے۔

۵۳۳۔حمانی اپنی حدیث میں کہتے ہیں: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھتے تھے تو علی علیہ السلام کا سہارا لیتے تھے اور جس وقت اٹھتے تھے تب بھی علی علیہ السلام کا سہارا لیتے تھے۔

۵۳۴۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ رحلت کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک علی علیہ السلام

۱۔ إعلام الوری / ۱۸۹ ، حلیة الأبرار ۱/ ۲۳۳ باختلاف فی موارد.

۲۔ إعلام الوری / ۱۸۹ ،حلیة الابرار ۱/ ۲۳۳.

۳۔ احقاق الحق ۱۸/ ۱۸۶.

کے دامن میں تھا۔

۱۱۸ ۔ تولّی تجهیز النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم

۵۳۵ ۔ عن یزید بن بلال، سمعت علیّاً یقول :أَوصی رَسولُ اللّه صلی الله علیه و آله وسلم أَنْ لا یُغَسِّلَهُ أَحدٌ غَیْری، فَإِنَّهُ لایَری أَحدٌ عَوْرَتی إِلا طُمِسَتْ عَیناهُ، قال علیّ علیه السلام :فَکانَ الْعَبّاسُ وَأُسامَةُ یُناوِلانِی الْماءَ مِنْ وَراءِ السِّتْرِ .قال علیّ علیه السلام :فَما تَناوَلْتُ عُضواً إِلا کَأَنَّهُ یُقَلِّبُهُ مَعی ثَلاثُونَ رَجُلاً حَتّی فَرِغْتُ مِنْ غُسْلِهِ.(۱)

۵۳۶ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ تُغَسِّلُ جُثَّتی وَتُؤَدِّی وَتُوارِینی فی حُفْرَتی وَتَفی بِذِمَّتی، وَأَنْتَ صاحِبُ لِوائی فِی الدُّنیا وَالْآخِرَةِ.(۲)

۵۳۷ ـ عن حسین بن علی عن أبیه عن جده علیهم السلام قال :أَوصَی النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیّاً علیه السلام أَنْ یُغَسِّلَهُ، فقال علیّ علیه السلام :یا رَسولَ اللّهِ !أَخْشی أَنْ لا أُطیقَ ذلِکَ قال :إِنَّکَ سَتُعانُ عَلَیْهِ قال:فقال علیّ علیه السلام :فَوَاللّهِ ما أَرَدْتُ أَنْ أُقَلِّبَ مِنْ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عُضْواً إِلا قُلِبَ لی.(۳)

۵۳۸ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لا یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یَرانی مُجَرَّداً إِلَّا عَلِیٌّ.(۴)

---

۱ ـ احقاق الحق ۷/ ۳۰. ۲ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۵۵۱.

۳ ـ فضائل الخمسة ۳/ ۳۸.

۴ ـ احقاق الحق ۷/ ۳۳.

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز میں علی علیہ السلام کی ذمہ داری

۵۳۵۔ یزید بن بلال کہتے ہیں: کہ میں نے علیؑ سے سنا حضرت نے فرمایا: رسول خداؐ نے وصیت کی کہ میرے علاوہ کوئی اور ان کو غسل نہ دے اور فرمایا: جو میری عورتین کو دیکھے گا وہ دونوں آنکھوں سے نابینا ہوگا، علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے وقت، عباس اور اسامہ میرے ہاتھ میں پانی پکڑاتے رہے اور میں کپڑے کے نیچے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو غسل دیتا رہا، اور بدن کے جس حصہ کو بھی دھویا گویا کہ تین مرد بدن کو حرکت دینے میں میری مدد کرتے رہے، یہاں تک کہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے سے فارغ ہوا۔

۵۳۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! تم میرے بدن کو غسل دو گے اور میرا قرض ادا کریں گے اور مجھے قبر میں داخل کرو گے اور جو کچھ میرے ذمہ ہے اس کی وفا کرو گے، تم اس دنیا اور آخرت میں میرے پرچمدار رہو۔

۵۳۷۔ حسین بن علی علیہ السلام اپنے والد اور اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو وصیّت کی کہ ان کو غسل دیں علی علیہ السلام نے عرض کی اے رسول خدا! مجھے اس کام پر قدرت نہ رکھنے کا خوف ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مدد کریں گے، اس لیے علی علیہ السلام سے نقل ہوا کہ حضرت نے فرمایا: خدا کی قسم میں بدن کے جس حصہ کو بھی حرکت دینا چاہتا تھا وہ خود بخود گھوم جاتا تھا۔

۵۳۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے علاوہ کسی پر گوارا نہیں کہ وہ میرے بدن کو

دیکھے۔

۱۱۹۔ علی علیہ السلام صاحب اللّواء

۵۳۹۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :عَلِيٌّ صاحِبُ لِوائی.(۱)

۵۴۰۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :عَلِيٌّ صاحِبُ لِواءِ الحَمْدِ.(۲)

۵۴۱۔ عن ابن عباس :أنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دَفَعَ الرّايَةَ إلى عَلِيّ علیہ السلام يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ ابْنُ عِشْرينَ سَنَةً.(۳)

۵۴۲۔ عن ابن عباس قال :كانَتْ رايَةُ رَسولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَعَ عَلِيّ علیہ السلام فِي الْمَواقِفِ كُلِّهايَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ أُحُدٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْأحْزابِ وَيَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَكانَتْ رايَةُ الأنْصارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبادَةَ فِي الْمَواطِنِ كُلِّها، وَيَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرايَةُ الْمُهاجِرينَ مَعَ عَلِيّ علیہ السلام.(۴)

۵۴۳۔ وفی حدیث جابر بن سمرة قالوا :یا رسول اللّٰہ من یحمل رایتک یوم القیامة؟قال :مَنْ عَسى أنْ يَحْمِلَها يَوْمَ الْقِيامَةِ إلّا مَنْ كانَ يَحْمِلُها، فِي الدُّنْيا عَلِيُّ بْنُ أبی طالِبٍ.(۵)

۱۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۴۴.　　۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۵۸.

۳۔ المستدرک للحاکم ۳/ ۱۱۱، الامام علی ۱/ ۱۵۹، احقاق الحق ۱۸/ ۷۲ باختلاف یسیر.

۴۔ إعلام الوری / ۱۹۱، احقاق الحق ۱۸/ ۷۳ بنقیصة.

۵۔ المسترشد / ۳۳۴.

۵۴۴ ـ عن جابر بن سمرة قال :قيل :يا رسول الله، من صاحب لوائک فی الآخرة؟ قال :صاحِبُ لِوائی فِی الآخِرَةِ صاحِبُ لِوائی فِی الدُّنيا، عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِب ـ عليه السلام .(۱)

۵۴۵ ـ عن سلمة بن عمرو بن الأكوع قال :بَعَثَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَبابَكْرٍ بِرايَتِهِ وَكانَتْ بَيْضاءَ، فيما قالَ ابْنُ هِشامٍ إِلى بَعْضِ حُصونِ خَيْبَر فَقاتَلَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَکُ فَتْحٌ وَقَدْ جهِدَ، ثُمّ بَعَثَ بَعْدَ الْغَدِ عُمَرَ بْنَ الْخَطّابِ فَقاتَلَ ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ يَکُ فَتْحٌ وَقَدْ جَهِدَ، فَقالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلاً يُحِبُّ اللّهَ وَرَسولَهُ يَفْتَحُ اللّهُ عَلى يَدَيْهِ لَيْسَ بِفَرّار قالَ :يَقولُ سَلَمَةُ: فَدَعا رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيّاً (صَلَواتُ اللّهِ عَلَيْه) وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَفَلَ فی عَيْنَيْهِ ثُمّ قالَ :خُذْهذِهِ الرَّايَةَ فَامْضِ بِها حَتّى يَفْتَحَ اللّهُ عَلَيْکَ....(۲)

علی علیہ السلام علمدار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۳۹۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علمدار ہیں۔

۵۴۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حمد وثنا کے علمدار ہیں۔

۵۴۱۔ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر میں پرچم کو علی علیہ السلام جو کہ اس وقت بیس سال کے تھے کے سپرد کیا۔

۱۔ كشف اليقين /۳۰۴، مناقب على بن ابيطالب / ۲۰۰ باختلاف فی موارد.

۲۔ إحقاق الحق ۴۱۶/۵، جامع الاحاديث للسيوطی ۲۴۳/۱۶ باختلاف فی موارد.

۵۴۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ تمام جنگوں میں، مثل جنگ احد، حنین، احزاب اور فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا، اور انصار کا پرچم ان تمام جنگوں میں فتح مکہ میں سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا اور مہاجرین کا پرچم بھی علی علیہ السلام کے پاس تھا۔

۵۴۳۔حدیث میں جابر بن سمرہ سے نقل ہوا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا، قیامت کے دن آپ کا علم کون اپنے ہاتھ میں لے گا؟ آنحضرت نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے علاوہ جو اس دنیا میں میرے علمدار ہیں قیامت کے دن کون میرے پرچم کو اٹھائے گا۔

۵۴۴۔جابر بن سمرہ کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ قیامت کے دن آپ کے علمدار کون ہیں؟ فرمایا: آخرت میں میرے علمدار وہی ہیں جو اس دنیا میں میرے علمدار ہیں وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۵۴۵۔سلمة بن عمر بن اکوع سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو اپنے پرچم کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ جس کا رنگ سفید تھا خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر بھیجا، ابوبکر نے جنگ کی اور واپس لوٹ آیا کافی کوشش کرنے کے باوجود کامیاب نہ ہوسکا، اس کے دوسرے دن عمر بن خطاب کو بھیجا اس نے بھی جنگ کی اور واپس لوٹ آیا جتنی بھی کوشش اور تلاش کی کامیابی حاصل؛ نہ ہوئی، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس کو دوں گا جسے خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتے ہیں، وہ کبھی بھی بھاگنے والے نہیں اور خدا نے بھی فتح اس کے ہاتھ میں قرار دی ہے۔ سلمہ کہتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو بلایا اس وقت علی علیہ السلام آنکھ کے درد میں مبتلا تھے آنحضرت نے آب دہان ان کی آنکھ میں ڈالا اور فرمایا: اس پرچم کو لے کر چلیں تا کہ خدا کامیابی اور فتح کو آپ کے ہاتھ میں قرار دے۔

راجِعونَ، فقالَ رَسولُ اللّه صلی الله علیه و آله و سلم مَهْ یا عَلیُّ !فقالَ عَلِیّ علیه السلام: یا رَسولَ اللّه !ماتَتْ اُمّی فاطِمَةُ بِنتُ أَسَدٍ .قالَ :فَبَکَی النَّبیّ صلی الله علیه و آله و سلم ثُمَّ قالَ :رَحِمَ اللّهُ اُمَّکَ، یا عَلِیُّ !أَما أَنَّها إِنْ کانَتْ لَکَ اُمّاً؛ فَقَدْ کانَتْ لِی اُمّاً، خُذْ عِمامَتِی هذِهِ وَخُذْ ثَوْبَیَّ هذینِ فَکَفِّنْها فیهِما وَمُرِ النِّساءَ فَلْیُحْسِنَّ غَسْلَها وَلا تُخرِجْها حَتّی أَجیءَ فَأَلِیَ أَمْرَها، قالَ :وَأَقْبَلَ النَّبِیّ صلی الله علیه و آله و سلم بَعْدَ ساعَةٍ وَاُخْرِجَتْ فاطِمَةُ اُمُّ عَلِیّ علیه السلام فَصَلّی عَلَیْهَاالنَّبیّ صلی الله علیه و آله و سلم صَلاةً لَمْ یُصَلِّ عَلی أَحَدٍ قَبْلَها مِثْلَ تِلْکَ الصَّلاةِ، ثُمَّ کَبَّرَ عَلَیْها أَرْبَعینَ تَکْبیرَةً،ثُمَّ دَخَلَ إِلَی القَبْرِ فَتَمَدَّدَ فیهِ فَلَمْ یُسْمَعْ لَهُ أَنینٌ وَلا حَرَکَةٌ، ثُمَّ قالَ :یا عَلِیُّ !اُدْخُلْ، یا حَسَنُ !اُدْخُلْ، فَدَخَلَ القَبْرَ، فَلَمّا فَرَغَ مِمّا احْتاجَ إِلَیْهِ؛ قالَ :یا عَلِیُّ !اُخْرُجْ، یا حَسَنُ ! اُخْرُجْ فَخَرَجا،ثُمَّ زَحَفَ النَّبِیّ صلی الله علیه و آله و سلم حَتّی صارَ عِنْدَ رَأْسِها ثُمَّ قالَ : یا فاطِمَةُ !أَنَا مُحَمَّدٌ سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلافَخْرَ، فَإِنْ أَتاکِ مُنْکَرٌ وَنَکیرٌ فَسَأَلاکِ :مَنْ رَبُّکِ؟ فَقولِی :اللّهُ رَبّی وَمُحَمَّدٌ نَبِیّی وَالإِسْلامُ دینی وَالقُرْآنُ کِتابی وَابْنی اِمامی وَوَلِیّی، ثُمَّ قالَ :اللّهُمَّ !ثَبِّتْ فاطِمَةَ بِالقَوْلِ الثّابِتِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَبْرِها وَحَثا عَلَیْها حَثَیاتٍ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِهِ الیُمْنی عَلَی الیُسْری فَنَفَضَهُما، ثُمَّ قالَ:وَالَّذی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ لَقَدْ سَمِعَتْ فاطِمَةُ تَصْفیقَ یَمینی عَلی شِمالی، فَقامَ إِلَیْهِ عَمّارُ بْنُیاسِرٍ فَقالَ :فِداکَ أَبی وَاُمّی یا رَسولَ اللّهِ لَقَدْ صَلَّیْتَ عَلَیْها صَلاةً لَمْ تُصَلِّ عَلی أَحَدٍ قَبْلَهامِثْلَ تِلْکَ الصَّلاةِ، فَقالَ :یا أَبَا الیَقْظانِ وَأَهْلٌ ذلِکَ هِیَ مِنّی وَلَقَدْ کانَ لَها مِنْ أَبی طالِبٍ وِلْدٌ کَثیرٌ، وَلَقَدْ کانَ خَیْرُهُمْ کَثیراً، وَکانَ خَیْرُنا قَلیلاً، فَکانَتْ تُشْبِعُنی وَتُجیعُهُمْ وَتَکْسونیوَتُعْریهِمْ وَتُدْهِنُنی وَتُشْعِثُهُمْ .قالَ :فَلِمَ کَبَّرْتَ عَلَیْها أَرْبَعینَ تَکْبیرَةً یا رَسولَ اللّهِ؟ قالَ :نَعَمْیا

۱۲۰ - علی علیه السلام وحدیث الرّایة

۵۴۶ - عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم: لَأُعطِيَنَّ الرّايَةَ غداً رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسولُهُ كَرّاراً غَيرَ فَرّارٍ يَفتَحُ اللَّهُ عَلَيهِ، جَبرَئيلُ عَن يَمينِهِ وَميكائيلُ عَن يَسارِهِ، فَباتَ النّاسُ مُتَشَوِّقينَ، فَلَمّا أَصبَحَ قالَ: أَينَ عَلِيٌّ؟ قالوا: يارَسولَ اللّهِ ما يُبصِرُ، قالَ: اِئتوني بِهِ. فَلَمّا أُتِيَ بِهِ قالَ النَّبِيّ صلی الله علیه وآله وسلم: أُدنُ مِنّي، فَدَنا مِنهُ، فَتَفَلَ في عَينَيهِ وَمَسَحَها بِيَدِهِ فَقامَ عَلِيٌّ مِن بَينِ يَدَيهِ كَأَنَّهُ لَم يَرمُد.(۱)

۵۴۷ - قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم: لَأُعطِيَنَّ الرّايَةَ غَداً رَجُلاً كَرّاراً غَيرَ فَرّارٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسولُهُ يَفتَحُ اللَّهُ عَلى يَدَيهِ.(۲)

۵۴۸ - ... فقال صلی الله علیه وآله وسلم: لَأُعطِيَنَّ الرّايَةَ غداً رَجُلاً يُحِبُّ اللّهَ وَرَسولَهُ ويُحِبُّهُ اللّهُ وَرَسولُهُ، كَرّاراً غَيرَ فَرّارٍ يَأخُذُها عَنوَةً وفي رواية: يَأخُذُها بِحَقِّها، وفي رواية: لا يَرجِعُ حَتّى يَفتَحَ اللّهُ عَلى يَدِهِ.

البخاری ومسلم أنه قال: لمّا قال النبيّ صلی الله علیه وآله وسلم حدیث الرایة بات الناس یذکرون لیلتهم أیّهم یُعطاها، فلما أصبح الصبح غدوا علی رسول اللّه کلهم یرجو أن یُعطاها، فقال: أَينَ عَلِيُّ بنُ أَبي طالِبٍ علیه السلام؟ فقیل: هو

---

۱ - احقاق الحق ۵/ ۳۷۰، کنز العمال ۱۳/ ۱۲۳ باختلاف یسیر.

۲ - احقاق الحق ۵/ ۴۱۵، حلیة الأولیاء ۱/ ۱۰۱، صحیح مسلم ۱۵/ ۱۷۶ باختلاف فی موارد.

یشتکی عینیه :فقال :فَـأَرْسِلـوا إِلَيْهِ، فأُتِیَ بِهِ فَتَفَلَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم فی عَیْنَیْهِ وَدَعا لَهُ فَبرء، فَأَعْطاهُ الرّايَةَ.(۱)

۵۴۹ ـ عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم أنه قال یوم خیبر :لَأُعْطِيَنَّ الرّايَةَ غداً رَجُلاً يُحِبُّ اللّهَ وَرَسولَهُ،وَيُحِبُّهُ اللّهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرّارٍ، يَفْتَحُ اللّهُ على يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعا بِعَلِیٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فی عَيْنَيْهِ،وَأَعْطاهُ الرّايَةَ....(۲)

۵۵۰ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لَأُعْطِيَنَّ الرّايَةَ -أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرّايَةَ -غداً رَجُلاً يُحِبُّهُ اللّهُ وَرَسولُهُ -أَوْ قالَ :يُحِبُّ اللّهَ وَرَسولَهُ -يَفْتَحُ اللّهُ عَلَيْهِ فَإِذا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَما نَرْجُوهُ، فَقالُوا :هذا عَلِیٌّ، فَأَعْطاهُ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم الرّايَةَ فَفَتَحَ اللّهُ عَلَيْهِ.(۳)

۵۵۱ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :لَأَدْفَعَنَّ الرّايَةَ إلی رَجُلٍ يُحِبُّ اللّهَ وَرَسولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَيَفْتَحُ اللّهُ بِيَدِهِ .فَاسْتَشْرَفَ لَها أَصْحابُهُ، فَدَفَعَها إلی عَلِیٍّ.(۱)

---

۱ ـ البحار ۸۵/۴۱، التاج ۲۹۴/۳، صحیح البخاری ۱۴۰/۳، نور الابصار ۹۰/ و صحیح مسلم۱۵ /۱۷۷ باختلاف فی موارد.

۲ ـ الاستیعاب ۱۰۹۹/۳، صحیح الترمذی ۱۷۲/۱۳ باختلاف فی موارد.

۳ـ صحیح البخاری ۱۴۱/۳.

۱ ـ خصائص امیرالمؤمنین للنسائی / ۵۱.

علی علیہ السلام اور حدیث پرچم

۵۴۶۔ ابن عمر نے عمر ابن خطاب سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں پرچم ایک ایسے مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو خدا اور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اس کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار بھی نہیں کرے گا اور خداوند نے کامیابی کو اس کے ہاتھ میں قرار دیا ہے۔ جبرئیل اس کی دائیں طرف اور میکائیل بائیں طرف ہوں گے، بس لوگوں نے بڑے شوق اور اشتیاق کے ساتھ پوری رات گذاری صبح سویرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ کہا گیا: یارسول اللہ! علی کی آنکھ میں درد ہے، فرمایا: ان کو میرے پاس لے آئیں جس وقت علی علیہ السلام آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے قریب آؤ حضرت علی علیہ السلام قریب آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آب دھان ان کی آنکھ میں ڈالا اور اس کو صاف کیا علیؑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے ایسی حالت میں اٹھے گویا کہ ان کی آنکھ میں درد ہی نہیں تھا۔

۵۴۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم اس مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو دشمن کا مقابلہ کرے گا اور میدان نہیں چھوڑے گا وہ خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اسے دوست رکھتے ہیں خدا کامیابی کو اس کے ہاتھ میں عطا کرے گا۔

۵۴۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم اس مرد کو دوں گا جو خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اسے دوست رکھتے ہیں وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار نہیں کرے گا، اور پرچم کو بڑے کمال اور فروتن سے حاصل کرے گا اور روایت میں نقل ہوا ہے کہ: علم کو حق سے لے گا اور دوسری روایت میں نقل ہوا ہے کہ اس وقت تک واپس نہیں آئے گا جب

تک خدا اس کے ذریعہ سے کامیابی عطا نہیں کرے گا بخاری اور مسلم میں بھی نقل ہوا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلام کے بعد لوگ اس فکر میں تھے کہ آیا کل یہ علم ہم میں سے کس کو دیا جائے گا پوری رات بیدار رہے صبح سویرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور سب کی امید یہی تھی کہ علم ان کو دیا جائے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا علی بن ابی طالب علیہ السلام کہاں ہیں؟ کہا گیا: ان کی آنکھوں میں درد ہے فرمایا: کسی کو ان کو بلانے کے لیے بھجیں۔ علی علیہ السلام تشریف لائے بس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آب دہان ان کی آنکھوں میں ڈالا اور دعا فرمائی۔ علی علیہ السلام شفایاب ہو گئے اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم ان کو عطا کیا۔

۵۴۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے جنگ خیبر میں فرمایا: کل میں پرچم ایک ایسے مرد کو دوں کا جو خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبرؐ بھی اسے دوست رکھتے ہیں وہ کبھی بھی فرار نہیں کرے گا اور خدا اس کے وسیلے سے کامیاب اور فتح عطا کرے گا۔ اس وقت علی علیہ السلام کو بلایا، علی علیہ السلام کی آنکھ میں درد ہو رہا تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آب دہان ان کی آنکھوں میں ڈالا اور علم ان کو تھما دیا۔

۵۵۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس کو دوں گا (یا مجھ سے وہ علم لے گا) کہ خدا اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں (یا فرمایا: وہ خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے) اور خدا اسے کامیابی عطا کرے گا۔ حاضرین مجلس کہتے ہیں دوسرے دن علی علیہ السلام تشریف لائے اور ہمیں ان کے آنے کی امید نہیں تھی سب نے کہا: علی علیہ السلام آئے بس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم ان کے سپرد کیا اور خدا نے ان کو کامیابی عطا کی۔

۵۵۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم اسے سپرد کروں گا جو خدا اور اس کے رسول کو

دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول بھی اسے دوست رکھتے ہیں اور خدا ان کو کامیابی عطا فرمائے گا اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب نے سر اٹھا کر دیکھا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم علی علیہ السلام کے حوالے کیا۔

۱۲۱ ۔ شجاعة علی علیه السلام و اوسمته الحربية

۵۵۲ ۔ و کان (علیّاً) علیه السلام یقول :وَاللّٰهِ لَوْ تَظاهَرَتِ العَرَبُ عَلى قِتالى لَما وَلَّيْتُ عَنها، وَلَوْ أَمْكَنَتِ الفُرَصُ مِنْ رِقابِها؛ لَسارَعْتُ إِلَيها.(۱)

۵۵۳ ۔ عن عبدالرحمن بن حاطب :کان علیّ علیه السلام اذا أراد القتال هلّل وکبّر ثم قال:

أَیُّ يَوْمٍ مِنَ المَوْتِ أَفِرُّ يَوْمَ ما قَدَرَ اَمْ يَوْمَ قَدَرَ؟(۲)

۵۵۴ ۔ ... لمّا دَعا عمرو بن عبدود إِلَی البراز یوم الخندق ولم یجبه أحد قال علیّ علیه السلام :جُعِلْتُ فِداکَ یا رَسولَ اللّهِ !أَتَأْذَنُ لی؟ قالَ :إِنَّهُ عمرو بْنُ عَبْدِوُدٍّ، قالَ :أَنَا عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ....(۳)

۵۵۵ ۔ وروی الطبرسی أیضاً أحادیث فی وقعة الخندق، وفیها :أَنَّ عَلِیّاًعلیه السلام قَتَلَ عَمْرَوابْنَ عَبْدِوُدٍّ کانَ يُعَدُّ بِأَلْفِ فارِسٍ بَعْدَ ما دَعا لَهُ النَّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم، فَقالَ :اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ وَمِنْ

۱۔ بهج الصباغة ۱/۶۷، سفینة البحار ۱/۶۹۰، نهج السعادة ۴/۳۷ باختلاف یسیر.

۲۔ بهج الصباغة ۶۰/۷. ۳۔ سفینة البحار ۲۰۲/۸.

فَوقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحتِ قَدَمَيهِ.(١)

٥٥٦ - عن ابن مسعود رضى الله عنه قال: لما برز على الى عمرو بن عبدود قال النبىّ صلى الله عليه و آله وسلم: بَرَزَ الإيمانُ كُلُّهُ إلَى الشِّرْكِ كُلِّهِ فَلَمَّا قتَلَهُ؛ قالَ لَهُ أَبْشِرْ يا عَلِيُّ فَلَوْ وُزِنَ عَمَلُكَ اليَوْمَ بِعَمَلِ اُمَّتى لَرَجَحَ عَمَلُكَ بِعَمَلِهِمْ.(٢)

٥٥٧ - إن النَّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم لَمّا أَذِنَ لِعَلِىّ عليه السلام فى لِقاءِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِوُدٍّ وَخَرَجَ إلَيْهِ قالَ النَّبِىّ صلى الله عليه و آله وسلم: بَرَزَ الْإيمانُ كُلُّهُ إلَى الشِّرْكِ كُلِّهِ.(٣)

٥٥٨ - عن حذيفة رضى الله عنه قال: قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم: ضَرْبَةُ عَلِيٍّ فى يَوْمِ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ أَعْمالِ اُمَّتى إلى يَوْمِ الْقِيامَةِ.(٤)

٥٥٩ - عن النَّبِىّ صلى الله عليه و آله وسلم أنه قال: لَمُبارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِوُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أُمَّتى إلى يَوْمِ الْقِيامَةِ.(٥)

٥٦٠ - وروى عن جعفر بن محمد عن أبيه عن على بن الحسين عن أبيه عليهم السلام قال: قالَ رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم لعلىّ بن أبى طالب عليه السلام: يا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ وُضِعَ إيمانُ الْخَلائِقِ وَأَعْمالُهُمْ فى كَفَّةٍ وَوُضِعَ عَمَلُكَ يَوْمَ أُحُدٍ فى كَفَّةٍ أُخرى لَرَجَحَ عَمَلُكَ عَلى جَميعِ الْخَلائِقِ، وَاللّهُ تَعالى باهى بِكَ يَوْمَ أُحُدٍ مَلائِكَتَهُ الْمُقَرَّبينَ، وَرَفَعَ الْحِجابَ مِنَ السَّماءِ، وَأَشْرَقَتْ بِكَ الْجَنَّةُ وَما فيها.

١ - اثبات الهداة ١/ ٣٥٤. ٢ - ينابيع المودة / ٩٤.

٣ - الطرائف / ٦٠، البحار ٣٩/ ١ باختلاف يسير.

٤ - ينابيع المودة / ٩٥، احقاق الحق ٦/ ٥.

٥ - البحار ٤١/ ٩٦، كشف الغمة ١/ ١٥٠، الطرائف / ٦٠، بهج الصباغة ٣/ ١٥٠ باختلاف يسير.

وَابْتَهَجَ بِفِعْلِكَ الْعالِمونَ وَإِنَّ اللَّهَ تَعالى يُعَوِّضُكَ بِذلِكَ الْيَوْمِ ما يَغْبِطُكَ بِهِ كُلُّ نَبِيٍّ وَرَسولٍ وَصِدّيقٍ وَشَهيدٍ.(۱)

۵۶۱ ـ عن عبدالله بن مسعود قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: ما بَعَثْتُ عَلِيّاً في سَرِيَّةٍ إلّارَأَيْتُ جَبْرَئيلَ عَنْ يَمينِهِ وَميكائيلَ عَنْ يَسارِهِ وَالسَّحابَةُ تُظِلُّهُ حَتّى يَرْزُقَهُ اللَّهُ الظَّفَرَ.(۲)

۵۶۲ ـ عن النَّبِيّ صلى الله عليه و آله وسلم :أَنَّهُ قالَ :لَضَرْبَةُ عَلِيٍّ لِعَمْرٍو وتُعادِلُ عِبادَةَ الثَّقَلَيْنِ.(۳)

۵۶۳ ـ قال جعفر بن محمدعليهما السلام :نادى مَلَكٌ مِنَ السَّماءِ يَوْمَ بَدْرٍ يُقالُ لَهُ رِضْوانُ :لاسَيْفَ إلّا ذوالْفَقارِ وَلا فَتى إلّا عَلِيٌّ.(۴)

۵۶۴ ـ بِالإسنادِ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :أَعْطاني رَبّي ذَاالْفَقارِ (إنَّ اللَّهَ تَبارَكَ وَتَعالى أَعْطاني ذَاالْفَقارِ خ ل) قالَ يا مُحَمَّد، خُذْهُ وَأَعْطِهِ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ .فَقُلْتُ:مَنْ ذلِكَ يا رَبِّ؟ قال :خَليفَتي فِي الْأَرْضِ عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ عليه السلام.(۵)

---

۱ ـ حلية الأبرار ۳۰۷/۱.

۲ ـ كشف الغمة ۱۷۲/۱، البحار ۹۵/۳۹ باختلاف فى موارد.

۳ ـ مصابيح الأنوار ۲۵۴/۲، الحكم الزاهرة ۱۲۸/۲.

۳ ـ روضة الواعظين ۱۲۸/۱، البحار ۸۶/۲۰ باختلاف يسير فى بعض الألفاظ.

۵ ـ اليقين / ۲۱۶.

جنگ میں علی علیہ السلام کی شجاعت اور افتخار آمیز کلمات

۵۵۲۔علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم ، اگر عرب جنگ میں پوری طاقت کے ساتھ میرے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں تو میں کبھی بھی پیٹھ نہیں دیکھاؤں گا اور اگر مجھے موقع ملا تو ان کی گردنیں اڑانے کے لیے ان پر حملہ کروں گا۔

۵۵۳۔عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں: جس وقت علی علیہ السلام جنگ کا ارادہ کرتے تھے تو لا الہ الا اللہ اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے: کس دن میں موت سے فرار کر سکتا ہوں؟ آیا اس دن کہ میری موت مقدر نہیں ہوئی یا اس دن کہ میری موت مقدر بنی؟

۵۵۴۔نقل ہوا ہے کہ: جس وقت جنگ خندق میں عمرو بن عبدود نے جنگ کا مطالبہ کیا تو کسی نے بھی اس کو جواب نہ دیا، علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آیا مجھے اجازت دیں گے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عمرو بن عبدود ہے۔علی علیہ السلام نے کہا: میں بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوں بس اس کی طرف بڑھے اور اس کو واصل جہنم کیا۔

۵۵۵۔طبرسی نے خندق کے واقعہ کے بارے میں روایت نقل کی کہ علی علیہ السلام نے اس عمرو بن عبدود کو قتل کیا جو ایک ہزار سوار کے برابر تھا یہ واقعہ جب پیش آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے لیے دعا کی اور فرمایا: خداوند! اس کے آگے پیچھے دائیں اور بائیں سر سے لے کر قدموں تک اس کی حفاظت فرما۔

۵۵۶۔ابن مسعود سے نقل ہوا اس نے کہا: جس وقت علی علیہ السلام عمرو بن عبدود کے مقابلے

کے لیے روانہ ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل کا کل ایمان کل کفر کے مقابلے میں جارہا ہے اور جس وقت علی علیہ السلام نے اس کو واصل جہنم کیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: یا علی! تمہیں مبارک ہو، تمہارے اس عمل کا امت کے اعمال سے وزن کیا جائے تو تمہارا عمل سب سے زیادہ بھاری ہوگا۔

۵۵۷۔ جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو عمر بن عبدود سے مقابلہ کرنے کی اجازت دی اور علی علیہ السلام اس کی طرف روانہ ہوئے، فرمایا: پورا ایمان پورے کفر کے مقابلے میں ظاہر ہوگیا ہے۔

۵۵۸۔ حذیفہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنگ خندق میں علی علیہ السلام کی ایک ضرب قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

۵۵۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کا جنگ خندق میں عمرو بن عبدود سے جنگ کرنا قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

۵۶۰۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد گرامی سے حضرت نے اپنے والد علی بن حسین سے اور علی بن حسین نے اپنے والد گرامی امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے ابوالحسن! اگر تمام مخلوق کے ایمان اور اعمال کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور جنگ احد میں تمہارے عمل کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو تمہارا عمل مخلوق کے تمام اعمال سے افضل ہوگا، اور خداوند متعال نے اپنے مقرب ملائکہ کے ساتھ جنگ احد میں آپ پر افتخار کیا ہے اور آسمان سے پردہ ہٹا دیا بہشت اور اس میں تمام چیزوں کو تمہارے وسیلہ سے نورانی کر دیا، اور عقل مند تمہارے عمل سے خوشحال ہیں، اور خداوند اس دن کے بدلے میں تمہیں ایسی چیز عطا

کرے گا کہ ہر پیغمبر اور رسول اور صدیق اور شہید اس کے آرزومند ہوں گے۔

۵٦١۔ عبداللہ بن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے کبھی بھی علیؑ کو لشکر کا سردار بنا کر نہیں بھیجا مگر یہ کہ جبرئیل ان کی دائیں طرف اور میکائیل کو ان کی بائیں طرف دیکھتا تھا اور بادل ان پر سایہ کرتے تھے یہاں تک کہ خدا کامیابی ان کے نصیب کرتا۔

۵٦٢۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا عمرو کو ایک ضرب لگانا جن اور انسان کی عبادت کے برابر ہے۔

۵٦٣۔ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جنگ بدر میں فرشتہ جس کا نام رضوان تھا آسمان سے صدا بلند کی: ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں اور علی علیہ السلام کے بغیر کوئی شجاع اور جوان مرد نہیں۔

۵٦٤۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار نے مجھے ذوالفقار عطا کی اور فرمایا: یا محمد! اس کو لے لو اور زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کو دے دو میں نے کہا: پروردگارا اس زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کون ہے؟ فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام جو اس زمین پر میرا جانشین ہے۔

۱۲۲ ۔ علی علیه السلام یفتح باب خیبر

۵٦۵۔ وروی أن أمیر المؤمنین علیه السلام قال :فی رسالته إلی سهل بن حنیف :وَاللّهِ ما قَلَعْتُ بابَ خَیْبَرَ بِقُوَّةٍ جَسَدِیَّةٍ، وَلا بِحَرَکَةٍ غِذائِیَّةٍ لکِنّی أُیِّدْتُ بِقُوَّةٍ مَلَکُوتِیَّةٍ، وَنَفْسٍ بِنُورِ رَبِّهامُضیئَةٍ، وَأَنَا مِنْ أَحْمَدَ کَالضَّوْءِ مِنَ الضَّوْءِ، وَاللّهِ لَوْ تَظاهَرَتِ الْعَرَبُ عَلی قِتالی، لَما وَلَّیْتُ وَلَوْ أَمْکَنَتْنِی الْفُرْصَةُ مِنْ رِقابِها لَما بَقِیتُ، وَمَنْ

عمّار !اِلتفتُّ عَنْ یمینی فنظرتُ إلی أربعینَ صَفّاً مِنَ المَلائِکةِ فکَبَّرتُ لِکُلِّ صَفٍّ تکبیرةً، قال :فتمدَّدتَ فِی القبرِ ولَمْ یُسمعُ لکَ أنینٌ ولا حرکةٌ، قالَ :إنَّ النّاسَ یُحشَرونَ یومَ القِیامةِ عُراةً فلَمْ أزَلْ أطلُبُ إلی ربّی عزَّ وجلّ أنْ یبْعثَها ستیرةً، والّذی نفسُ مُحمَّدٍ بِیدِهِ ما خرجتُ مِنْ قبرِها حتّی رأیتُ مِصباحَینِ مِنْ نورٍ عِندَ رأسِها، ومِصباحَینِ مِنْ نورٍ عِندَیدَیها، ومِصباحَینِ مِنْ نورٍ عِندَ رِجلَیها، ومَلَکاها المُوکَّلانِ بِقبرِها یَستغفِرانِ لَها إلی أنْ تقومَ السّاعةُ.(۱)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کا احترام کرنا۔

۴۔ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام روتے ہوئے اور ان کلمات کا ورد کرتے ہوئے (انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون)رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ،رسول خداؐ نے فرمایا: اے علیؑ کیا ہوا؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میری والدہ فاطمہ بنت اسد (س) رحلت فرما چکی ہیں ابن عباس کہتے ہیں: پیغمبرؐ بھی رونے لگے اور فرمایا: اے علیؑ ! خدا آپؑ کی والدہ پر رحمت کرے اگر وہ آپؑ کی والدہ تھیں تو میری بھی والدہ تھیں ،میری قمیض اور عمامہ لے جائیں اور انہیں کفن دیں اور خواتین سے کہیں انہیں بہترین غسل دیں اور میرے آنے سے پہلے جنازہ کو نہ اٹھانا چونکہ ان کی تدفین اور دوسرے مراسم میرے ذمہ ہیں کچھ دیر کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے علیؑ کی والدہ کا جنازہ آپؐ کے حضور لایا گیا آپ نے نماز جنازہ پڑھی ایسی نماز جو کہ ان سے پہلے کسی کے لئے بھی نہیں پڑھائی گئی۔

۱۔ أمالی الصدوق /۲۵۸.

لَمْ يُبالِ مَتى حَتْفُهُ عَلَيْهِ ساقِطٌ فَجنانُهُ فِى الْمُلِمّاتِ رابِطٌ.(۱)

۵۶۶۔ جابر بن عبداللّٰه :إنَّ عَلِيّاًعليه السلام حَمَلَ الْبابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتّى صَعِدَ الْمُسْلِمونَ عَلَيْهِ فَفَتَحوها.(۲)

۵۶۷۔ ظابن جرير الطبرى صاحب المسترشد :إنّه عليه السلام حَمَلَ بابَ خَيْبَرَ بِشِمالِهِ وَهُوَ أَرْبَعَةُ أَذْرُعٍ فى خَمْسَةِ أَشْبارٍ عُمقاً حَجَراً صَلْداً دونَ يَمينِهِ فَأَثَّرَ فيهِ أَصابِعُهُ وَحَمَلَهُ بِغَيْرِ مِقْبَضٍ يَتَتَرَّسُ بِهِ فَضارَبَ الأَقْرانَ بِسَيْفِهِ حَتّى هَجَمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ زَجَّهُ مِنْ وَرائِهِ أَرْبعينَ ذِراعاً.(۳)

۵۶۸۔ وفى رواية :إنَّهُ كانَ طولُ الْبابِ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِراعاً، وَعَرْضُ الْخَنْدَقِ عَشَرَةُأَذْرُعٍ فَوَضَعَ جانِباً عَلى طَرَفِ الْخَنْدَقِ وَضَبَطَ بِيَدِهِ جانِباً حَتّى عَبَرَ عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَكانواثَمانِيَةَ آلافٍ وَسَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ وَفيهِمْ مَنْ كانَ يَتَرَدَّدُ وَيَجِفُ عَلَيْهِ.(۴)

علی علیہ السلام اور فتح خیبر

۵۶۵۔امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے جو خط سہیل بن حنیف کو لکھا اس خط میں فرمایا: خدا کی قسم، میں نے دروازہ خیبر کو اپنی جسمی طاقت سے نہیں اکھاڑا اور نہ ہی غذا کی طاقت

۱۔ حلية الابرار ۳۱۴/۱، روضة الواعظين ۱۲۷/۱.

۲۔حلية الأبرار ۳۱۵/۱.

۳۔حلية الأبرار ۳۱۵/۱.

۴۔حلية الابرار ۳۱۵/۱.

سے بلکہ عالم ملکوتی اور روحانی کی قدرت سے اور خداوند کے نور سے میری تائید ہوئی ہے۔ اور میری احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ایسے ہے جیسے نور کی نور سے، خدا کی قسم اگر عرب لوگ پوری طاقت سے میرے مقابلے کے لیے میدان جنگ میں آجائیں تو میں پیٹھ نہیں دیکھاؤں گا اور اگر ان پر مسلط ہونے کی فرصت ملی تو ان میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا، ہاں اگر کسی کو یہ خوف نہ ہو کہ کس وقت موت آئے گی تو اس کا دل حالات اور واقعات سے مضبوط ہوتا ہے۔

۵۶۶۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: جنگ خیبر کے دن علی علیہ السلام نے خیبر کے دروازے کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ خیبر پر چڑھ گئے اور خیبر کو فتح کیا۔

۵۶۷۔ ابن جریر طبری صاحب مسترشد سے نقل ہوا ہے کہ: خیبر کا دروازہ جو چار گز اور پانچ بالشت موٹا اور خالص پتھر سے بنا ہوا تھا حضرت علی علیہ السلام نے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے اس طرح اٹھایا کہ اس پر آپ کی انگلیوں کے نشان پڑ گئے اور وہ دروازہ جو بغیر کنڈے کے تھا اس کو اٹھا کر اپنی ڈھال بنایا اور دشمنوں پر وار کیے اس کے بعد دوازے کو اپنی پشت سے چار گز دور پھینک دیا۔

۵۶۸۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ خیبر کے دروازے کی لمبائی پندرہ گز تھی اور خندق کی چوڑائی دس گز تھی اور علی علیہ السلام نے دروازے کے ایک حصے کو خندق پر رکھا اور دوسرے حصے کو ہاتھ پر اٹھایا یہاں تک کہ لشکر اس کے اوپر سے گذرا اور لشکر کی تعداد آٹھ ہزار سات سو افراد پر مشتمل تھی کہ ان میں سے پیدل اور سوار بھی موجود تھے۔

۱۲۳۔ عدد جراحات علی علیه السلام وحزن النبی صلی الله علیه وآله وسلم له

۵۶۹۔ الاختصاص: ذکروا سبعین خصلة مجتمعة فی أمیر المؤمنین علیه

السلام :ترکَ الشّکایةِفی مَوضِعِ ألَمِ الجِراحَةِ وَکِتمانَ ما وُجِدَ فی جَسدِهِ مِنْ أثَرِ الجِراحاتِ مِنْ قَرْنِهِ إلی قَدَمِهِ،وَکانَتْ ألْفُ جراحَةٍ فی سَبیلِ اللّهِ، وَقالوا :اِنْصَرَفَ أمیرُ المُؤمِنینَ علیه السلام مِنْ اُحُدٍ وَبِهِ ثَمانونَجراحَةً یُدْخَلُ الْفَتایِلُ مِنْ مَوْضِعٍ وَیُخرَجُ مِنْ مَوْضِعٍ، فَدَخَلَ عَلَیْهِ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عایِداًوَهُوَ مِثْلُ المُضْغَةِ عَلی نُطَعٍ، فَلَمّا رَآهُ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم بَکی، ...وَشَکَتا المَرْأتانِ، اَیالجَرّاحَتانِ، إلی رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم ما یَلْقی وَقالَتا :یا رَسولَ اللّهِ قَدْ خَشینا عَلَیْهِ مِمّا تُدْخَلُ الفَتایِلُ فی مَوْضِعِ الْجِراحاتِ مِنْ مَوْضِعٍ إلی مَوْضِعٍ وَکِتْمانُهُ ما یَجِدُ مِنَ الألَمِ، قالَ :فَعُدَّما بِهِ مِنْ أثَرِ الْجِراحاتِ عِنْدَ خُروجِهِ مِنَ الدُّنیا فَکانَتْ ألْفَ جِراحَةٍ مِنْ قَرْنِهِ إلی قَدَمِهِ.(۱)

۵۷۰ ـ وعن أنس قال :اُتِیَ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم بِعَلِی علیه السلام یَوْمَئِذٍ یَعْنی یَوْمَ اُحُدٍ، وَعَلَیْهِ نَیِّفٌوَسِتّونَ جِراحَةً مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْیَةٍ فَجَعَلَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم یَمْسَحُها وَهِیَ تَلْتَئِمُ بِإذْنِاللّهِ کَأنْ لَمْ تَکُنْ.(۲)

۵۷۱ ـ عن أبی الدنیا المعمّر المغربی قال :سمعت أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلامیقول :جُرِحْتُ فی وَقْعَةِ خَیْبَرَ خَمْساً وَعِشْرینَ جِراحَةً، فَجِئْتُ إلَی النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم فَلَمّا رَأی مابی بَکی وَأخَذَ مِنْ دُموعِ عَیْنَیْهِ فَجَعَلَها عَلَی الْجِراحاتِ فَاسْتَرَحْتُ مِنْ ساعَتی.(۳)

۵۷۲ ـ عَدَدُ جِراحاتِ أمیرِ المُؤْمِنینَ علیه السلام بِاُحُدٍ عَلی ما فی تَفْسیرِ

---

۱ ـ سفینة البحار ۱/ ۵۲۵، الاختصاص / ۱۵۲ باختلاف فی موارد.

۲ ـ إثبات الهداة ۱/ ۳۴۵. ۳ـ سفینة البحار ۱/ ۵۲۶.

القُمّی :تِسعونَ وَ فیالخَرایجِ :أَربَعونَ، وَستَّ عَشرَةَ ضَربَةً، سَقطَ إِلَی الْأَرضِ فی أَربَعٍ مِنهُنَّ، وَثَمانونَ فی سَعدِالسُّعودِ.(۱)

علی علیہ السلام کے زخم اوران پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غمگین ہونا

۵۶۹۔علی علیہ السلام کی ستر خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ بھی تھی کہ حضرت نے کبھی بھی اپنے زخموں کے درد کو محسوس نہ کیا اوران پر سر سے لے کر قدموں تک زخموں کے آثار تھے لیکن ان آثار کو چھپایا ہوا تھا۔

ان کو راہ خدا میں ایک ہزار کے لگ بھگ زخم لگے تھے روایت میں نقل ہوا ہے کہ جس وقت امیر المؤمنین جنگ احد سے واپس لوٹے تو اس وقت ان کے بدن پر اسی زخم تھے اور زخم اتنے گہرے اور عمیق تھے کہ جس وقت زخم پر پٹی باندھتے تھے تو دوسرے حصے سے زخم ظاہر ہو جاتا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی عیادت کے لیے تشریف لائے اس وقت علی علیہ السلام روندے ہوئے گوشت کی طرح ایک چمڑے پر سوئے ہوئے تھے رسول خدا کی نگاہ ان پر پڑی تو رونے لگے دو کنیزیں جو علی علیہ السلام کے زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ: ہمیں علی علیہ السلام کے زخموں کا خوف ہے ہم جس جگہ پر بھی پٹی کرتی ہیں دوسری جگہ سے زخم ظاہر ہو جاتے ہیں اور انہوں نے درد کو چھپایا ہوا ہے نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام کی وفات کے بعد زخموں کے آثار کو گنا گیا دیکھا تو سر سے لے کر قدموں تک ایک ہزار زخموں کے آثار موجود تھے۔

۱۔ سفینۃ البحار ۱/۵۶۸.

۵۷۰۔ انس بن مالک نے کہا: جنگ احد میں علی علیہ السلام کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس وقت انہیں ساٹھ کے لگ بھگ تیروں، تلواروں، اور نیزوں کے زخم لگے ہوئے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زخموں پر ہاتھ پھیرا اور خدا کے اذن سے زخم آپس میں مل گئے گویا کہ زخم تھے ہی نہیں۔

۵۷۱۔ ابوالدنیا معمر مغربی کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: میں نے جنگ خیبر میں پچیس ہزار زخم کھائے، میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری حالت دیکھی تو رو پڑے، اس وقت ان کی آنکھوں سے آنسو میرے زخمون پر گرے تو فوراً ہی مجھے سکون مل گیا۔

۵۷۲۔ جو کچھ تفسیر قمی میں بیان ہوا ہے، جنگ احد میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے زخموں کی تعداد بنے تھے اور خرائج میں نقل ہوا ہے کہ حضرت کے زخموں کی تعداد چالیس تھی اور سولہ ضربیں لگی ہوئیں تھیں اور چار ضربوں کی وجہ سے زمین پر گر پڑے اور سعد السعو

تیسرا حصہ

غدیر، امامت، ولایت، علی علیہ السلام کی خلافت

اور حضرت کے ساتھ مخالفت کے آثار

الفصل الاوّل:

فى الغدير

۱۲۴ ـ على عليه السلام وحديث الغدير

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَبِّكَ وَإِن لَمْ تَفْعَلْ فما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ.(۱)

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتى وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ دِيناً.(۲)

۵۷۳ ـ روى عن أبى سعيد الخدرى قال :لمّا نزل النّبىّ صلى الله عليه وآله وسلم بغدير خمّ يوم الخميسالثامن عشر من ذى الحجّة دعى النّاس إلى علىّ فأخذ بضبعه فيرفعهما حتّى نظر النّاس إلى بياض إبط رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم فقال :اَللّهُ أَكْبَرُ !اَلْحَمْدُ لِلّهِ على كَمالِ الدّينِ وَإِتْمامِ النِّعْمَةِ وَرِضَى الرَّبِّ بِرِسالَتى وَالْوِلايَةِ لِعَلِيٍّ مِنْ بَعْدى، مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ.(۳)

۶۷۴ ـ عَنْ جَريرٍ قالَ :شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فى حَجَّةِ الْوِداعِ مَعَ رَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَبَلَغْنا مَكاناًيُقالُ لَهُ غَديرُ خُمٍّ فَنادى :الصَّلاةَ جامِعَةً، فَاجْتَمَعْنا -الْمُهاجِرونَ وَالْأَنْصارُ -فَقامَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَسَطَنا فَقالَ :أَيُّها

---

۱ ـ مائده / ۶۷.

۲ ـ مائده / ۳.

۳ ـ احقاق الحق ۶ / ۲۷۵.

النّاس !بِمَ تَشْهَدُونَ؟ قالوا :نَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاّ اللّهُ، قالَ:ثُمَّ مَهْ؟ قالُوا :وَأَنَّ مُحَمَّداًصلى الله عليه و آله و سلم عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قالَ :فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قالُوا :اللّهُ وَرَسولُه مَوْلانا،قال :ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلى عَضُدِ عَلِيّ عليه السلام فَأَقامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِذِراعَيْهِ فَقالَ :مَنْ يَكُنِاللّهُ وَرَسولُهُ مَوْلاهُ فَإِنَّ هذا مَوْلاهُ، اَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ، وَعادِ مَنْ عاداهُ، اَللّهُمَّ مَنْ أَحَبَّهُ مِنَالنّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبيباً، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضاً.(١)

٥٧٥ ـ فنادى:الصّلاة جامِعَةً، فَاجْتمعوا، فخرج رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم ومعه علىّ عليه السلام فقال :يا أَيُّهَا النّاسُ !أَلَسْتُمْ تَزْعَمونَ أَنّى مَوْلى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ؟ قالوا :بلى، قال :مَنْكُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ، اَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْخَذَلَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعانَهُ، وَابْغَضْ مَنْ أَبْغَضَهُ وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ.(٢)

٥٧٦ ـ عن سعد قال :كنّا مع رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم بطريق مكة وهو متوجه إليها، فلما بلغ غدير خمّ وقف النّاس ثمّ ردّ من تبعه ولحقه من تخلّف: فلمّا اجتمع النّاس إليه، قال :أَيُّهَاالنّاسُ !مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قالوا :اَللّهُ ورسولُه ثلاثاً، ثمّ أخذ بيد علىّ فأقامه ثمّ قال :مَنْ كانَ اللّهُ وَرَسولُهُ وَلِيَّهُ فَهذا وَلِيُّهُ، اَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ، وَعادِ مَنْ عاداهُ.(٣)

٥٧٧ ـ عن عدى بن ثابت عن البراء قال :كنّا مع رسول اللّه صلى الله عليه

---

١ ـ احقاق الحق ٦/ ٢٧٠.

٢ ـ المسترشد/ ٤٧٠.

٣ ـ احقاق الحق ٦/ ٣٧٢.

وآله وسلم فی حجّة الوداع فلماأتینا علی غدیر خمّ کسح لرسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم تحت شجرتین ونودی فی الناس الصلاةجامعة، ودعارسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم علیاً وأخذبیده فأقامه عن یمینه فقال :أَلَسْتُ أَوْلی بِکُلِّ امْرِئٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قالوا :بلی .قال :فَإِنَّ هذا مَولی مَنْ أَنا مَوْلاهُ، اَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ، وَعادِ مَنْ عاداه .فلقیه عمربن الخطاب فقال :هَنیئاً لَکَ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَیْتَ مَوْلی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.(١)

٥٧٨ ـ من خطبته صلی الله علیه وآله وسلم فی یوم غدیر خُمّ باتّفاق الجمیع وهو یقول :مَنْ کُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلاهُ فقال عمر :بَخٍّ بَخٍّ لَکَ یا أَباالحَسَنِ !لَقَدْ أَصْبَحْتَ مَوْلایَ وَمَوْلی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.(٢)

٥٧٩ ـ قالَ رَسُولُ اللّه صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ کُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلاهُ، أَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْعاداهُ.(٣)

٥٨٠ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم :مَنْ کُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلاهُ. أَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُ.(٤)

---

١ ـ الغدیر ١/٢٧٢.　　٢ ـ الغدیر ١/٢٦٧.

٣ ـ احقاق الحق ٦/٢٧٨، المسترشد/٤٦٨، الغدیر ٥/٣٦٣، مناقب علیبن ابیطالب/٢٣، ذخائر العقبی/٦٧.

٤ ـ اثبات الهداة ٢/٢٩، الغدیر ١٠/٣٧٨، الاستیعاب ٣/١٠٩٩.

پہلی فصل

غدیر کا واقعہ

علی علیہ السلام اور حدیث غدیر

اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین اسلام کو پسند کیا۔

۵۷۳۔ ابو سعید خدری سے نقل ہوا ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن اٹھارہ ذی الحجہ کو، غدیر خم، کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو علی علیہ السلام کی طرف بلایا اس کے بعد علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر بلند کیا۔ اتنا بلند کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کی سفیدی ظاہر ہوگئی، پھر فرمایا: اللہ اکبر، شکر ہے اس خدا کا جس نے میری رسالت اور علی کی ولایت کے ذریعہ دین کو کامل کیا اور لوگوں پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور اس عمل سے خوشنود ہو گیا بس جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

۵۷۴۔ جریر کہتے ہیں: ہم حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حج سے واپسی پر ہم ایک مکان پر پہنچے جو غدیر خم کے نام سے مشہور تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لیے ندا دی، ہم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ بنت اسد کے جنازہ پر چالیس تکبریں کہیں اور قبر میں لیٹے اور ان کا بدن مقدس کامل سکون کی حالت میں تھا اس کے بعد حضرت نے فرمایا: اے علیؑ! اے حسن قبر میں داخل ہو جاؤ آپ دونوں قبر میں داخل ہو گئے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کام ضروری تھے انجام دیے جس وقت فارغ ہوئے فرمایا: اے علی! اے حسن! قبر سے خارج ہو جاؤ بس وہ دونوں خارج ہوئے رسول خداؐ نے فاطمہ بنت اسد کے سر کے قریب پہنچ کر فرمایا: یا فاطمہ! میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی آدم کا سردار ہوں افتخار نہیں کر رہا ہوں، اگر منکر اور نکیر آپ کے پاس آئیں اور آپ سے پروردگار کے بارے میں سوال کریں کہنا، خدا میرا پروردگار اور محمدؐ میرے پیغمبر اور اسلام میرا دین اور قرآن میری کتاب اور میرا بیٹا میرا امام اور ولی ہے۔ اس کے بعد دبارگاہ الٰہی میں دعا مانگی: خداوند! فاطمہ کو ان کے محکم کلمات پر ثابت قدم رکھ اس کے بعد قبر سے خارج ہوئے اور اپنے ہاتھ سے کچھ مٹی قبر میں ڈالی اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے فاطمہ نے میرے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر لگنے کی آواز سنی ہے بس عمار یاسر کھڑے ہوئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، فاطمہ کی میت پر ایسی نماز پڑھی جو کہ آج تک کسی میت پر نہیں پڑھائی! پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا ابو یقظان وہ اس نماز کے لائق ہے اور وہ مجھ میں سے ہے حضرت ابو طالب سے ان کے کافی فرزند تھے ان کے پاس کافی دولت تھی لیکن ہمارے پاس بہت ہی کم، فاطمہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی تھیں جب کہ دوسرے بھوکے ہوتے تھے مجھے لباس پہناتی تھیں جب کہ دوسرے برھنہ ہوتے تھے اور مجھے صاف اور ستھرا رکھتی تھیں جب کہ دوسرے بچے خاک آلود ہوتے تھے عمار نے کہا: یارسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں چالیس تکبیریں ان کی جنازہ پر کہیں؟

مہاجریں اور انصار جمع ہو گئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر؛ فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، اس کے بعد فرمایا: دوسری کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں فرمایا: تمہارا سرپرست کون ہے؟ کہا خدا اور اس کے رسول ہمارے سرپرست ہیں۔

اس وقت علی علیہ السلام کے بازو سے پکڑ کر ان کو کھڑا کیا اس کے بعد بازو چھوڑ دیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: جس کے خدا اور رسول مولا ہیں یہ بھی اس کے مولا ہیں، اے اللہ! دوست رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی کو دشمن رکھے۔

۵۷۵۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں نماز کے لیے ندا دی تمام لوگ جمع ہو گئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام جمعیت کے سامنے آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! مگر تمہیں یقین نہیں ہے کہ میں ہر مؤمن مرد اور عورت کا مولا ہوں؟ کہا: کیوں نہیں فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں خدایا! لوگوں میں سے جو علی کو دوست رکھتا ہے اسے دوست رکھ اور دشمن رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے اور مدد کر اس کی جو ان کی مدد کرے اور چھوڑ دے اسے جو ان کی مدد نہ کرے اور حمایت کر اس کی جو ان کی حمایت کرے اور دشمن رکھ اسے جو ان کو دشمن رکھے اور دوست رکھ اسے جو ان کو دوست رکھے۔

۵۷۶۔ سعد کہتے ہیں : ہم مکہ کے راستے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جب غدیر خم، پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: روک جائیں اس کے بعد فرمایا: آگے بڑھ جانے والوں کو واپس بلائیں اور جو پیچھے سے آنے والے ہیں وہ ان کے ساتھ مل جائیں، جب سب لوگ جمع ہو گئے پیغمبرؐ نے

فرمایا: اے لوگو! تمہارا سر پرست کون ہے؟ کہا: خدا اور اس کا رسول ہمارے سر پرست ہیں، اور اس جملہ کا تین بار تکرار کیا۔ بس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور اس کے بعد فرمایا: جس کے خدا اور اس کا رسول سر پرست ہیں، علی بھی اس کا سر پرست ہے، خداوندا! دوست رکھ اسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے۔

۵۷۷۔ عدی بن ثابت نے براء سے نقل کیا ہے اس نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، جس وقت غدیر خم پر پہنچے تو ہم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے جاڑو لگایا اور لوگوں کے درمیان میں سے ''الصلوۃ جامعۃ'' کی آواز بلند ہوئی، اس وقت پیغمبرؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور ان کے ہاتھ سے پکڑ کر انہیں اپنی دائیں طرف بٹھایا، اور فرمایا: آیا میں تم پر خود تم سے زیادہ حق تصرف نہیں رکھتا، سب نے ہم آواز ہو کر کہا: کیوں نہیں، فرمایا: بس یہ اس کے سرور ہیں جس میں سرور ہوں خدایا اسے دوست رکھ جو انہیں دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو انہیں دشمن رکھے اسی دوران عمر بن خطاب نے ان سے ملاقات کی اور کہا: مبارک ہو آپ کو آپ تو ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا ہو گئے۔

۵۷۸۔ سب متفق ہیں، کہ یہ نورانی کلمات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی ہیں جو انہوں نے غدیر خم کے دن فرمائے جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں عمر بن خطاب نے کہا: مبارک ہو آپ کو اے ابوالحسن: آپ تو ہر مؤمن اور ہر مؤمنہ کے مولا ہو گئے۔

۵۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں خدایا: دوست رکھ اسے جو انہیں دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو انہیں دشمن رکھے۔

۵۸۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں اے اللہ جو

انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو انہیں دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ اور اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرے اور اس کی مدد نہ کر جو ان کی مدد نہ کرے اور اس پر لعنت کر جس نے ان پر ظلم کیا۔

۱۲۵۔ یوم غدیر خم افضل الأعیاد

۵۸۱۔ بالإسناد، عن الصّادق جعفر بن محمّد عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: یَوْمُ غَدیرِ خُمٍّ أَفْضَلُ أَعْیادِ أُمَّتی وَهُوَ الْیَوْمُ الَّذی أَمَرَنِیَ اللّهُ تَعالی ذِکْرَهُ فیهِ بِنَصْبِ أخی عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام عَلَماً لِأُمَّتی یَهْتَدونَ بِهِ مِنْ بَعْدی وَهُوَ الْیَوْمُ الَّذی أَکْمَلَ اللّهُ فیهِ الدّینَ وَأَتَمَّ عَلی أُمَّتی فیهِ النِّعْمَةَ وَرَضِیَ لَهُمُ الْأِسْلامَ دیناً، ثم قال صلی الله علیه و آله وسلم: مَعاشِرَ النّاس! إِنَّ عَلِیّاً مِنّی وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ خُلِقَ مِنْ طینَتی، وَهُوَ إِمامُ الْخَلْقِ بَعْدی یُبَیِّنُ لَهُمْ ما اخْتَلَفوا فیهِ مِنْ سُنَّتی وَهُوَ أَمیرُ الْمُؤْمِنینَ وَقائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلینَ وَیَعْسوبُ الْمُؤْمِنینَ وَخَیْرُ الْوَصِیّینَ وَزَوْجُ سَیِّدَةِ نِساءِ الْعالَمینَ وَأَبُو الْأَئِمَّةِ الْمَهْدِیّینَ، مَعاشِرَ النّاسِ! مَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً أَحْبَبْتُهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیّاً أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ وَصَلَ عَلِیّاً وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَ عَلِیّاً قَطَعْتُهُ، وَمَنْ جَفا عَلِیّاً جَفَوْتُهُ، وَمَنْ والی عَلِیّاً والَیْتُهُ، وَمَنْ عادی عَلِیّاً عادَیْتُهُ....(۱)

۵۸۲۔ بالإسناد، عن القاسم بن یحیی عن جدّه الحسن بن راشد، عن أبی عبداللّه علیه السلامقال: قلت: جعلت فداک لمسلمین عید غیر العیدین؟ قال: نَعَمْ یا حَسَنُ! أَعْظَمُهُما وَأَشْرَفُهُما، قال: قلت له: وأیّ یوم هو؟ قال: یَوْمُ نُصِبَ أَمیرُ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام عَلَماً لِلنّاسِ، قلت: جعلت فداک وأیّ یوم هو؟ قال: إِنَّ

۱۔ امالی الصدوق/ ۱۰۹، البحار ۱۰۹/۳۷، روضة الواعظین ۱۰۲/۱، اثبات الهداة ۵۲۶/۱ باختلاف فی موارد، غایة المرام/ ۸۹.

الأَيّامَ تَدورُ وَهُوَ يَوْمُ ثمانی عَشَرَ مِنْ ذی الحِجَّةِ قال :قلت جعلت فداک وما ينبغی لنا أن نصنع فيه؟ قال :تَصومُهُ يا حَسَنُ وَتُكْثِرُ الصَّلاةَ فيهِ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَتَبَرَّأُ إلَى اللّهِ مِمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَجَحَدَ حَقَّهُمْ، فَإنَّ الأنْبِياءَ عليهم السلام كانَتْ تَأْمُرُ الأَوْصِياءَ بِالْيَوْمِ الَّذي كانَ يُقامُ فيهِ الْوَصِيُّ أَنْ يُتَّخَذَ عيداً قال :قلت ما لمن صامهمنا؟ قال :صِيامُ سِتّينَ شَهراً....(۱)

غدیر خم کا دن بہترین عید ہے

۵۸۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے اور حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غدیر کا دن میری امت کے لیے سب سے بڑی عید کا دن ہے یہ وہی دن ہے کہ جس دن خداوند نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنی امت کا امام بناؤں جن سے میرے بعد وہ راہنمائی اور ہدایت حاصل کریں یہ وہ دن ہے کہ اس دن اللہ نے دین کو مکمل کیا اور میری امت پر نعمت کو پورا کیا اور اسلام کو ان کے دین ہونے پر پسند کیا اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں کا گروہ! بے شک علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور وہ میری مٹی سے خلق کیئے گئے ہیں اور وہ میرے بعد لوگوں کے امام ہیں اور میری جن سنتوں پر لوگوں کے درمیان اختلاف ہے ان کے لیے بیان کریں گے وہ سفید اور نورانی چہروں کے امیر المؤمنین اور بہترین اوصیاء اور مؤمنین کے پیشوا اور خاتون جنت کے شوہر اور ہدایت یافتہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں۔ اے لوگوں کا گروہ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا میں بھی اس سے محبت

۱۔ ثواب الأعمال/ ۹۹، مصباح المتهجدين/ ۶۸۰ والإثنا عشرية/ ۱۶۸ باختلاف فی موارد.

کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے کینہ اور دشمنی کرے گا میں بھی اس سے دشمنی کروں گا اور جو علی سے رابطہ رکھے گا میں بھی اس سے رابطہ رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوری کرے گا میں بھی اس سے دوری کروں گا اور جو علی علیہ السلام کو چھوڑ دے گا میں اسے چھوڑ دوں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوستی رکھے گا میں بھی اسے دوست رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے گا میں بھی اسے دشمن رکھوں گا۔

۵۸۲۔قاسم بن یحیٰ نے اپنے جد حسن بن راشد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا دو عیدوں کے علاوہ بھی مسلمانوں کی کوئی عید ہے؟ فرمایا: ہاں! اے حسن اور وہ ان دونوں سے عظیم اور افضل ہے۔
میں نے پوچھا وہ کونسا دن ہے؟ فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن علی علیہ السلام کو لوگوں کا امام مقرر کیا گیا۔ میں نے پوچھا میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ کون سا دن ہے؟ فرمایا: دن گردش میں ہیں وہ دن اٹھارہ ذی الحجہ کا دن ہے۔ میں نے پوچھا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس دن ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا: اے حسن! روزہ رکھو، محمد اور آل محمد پر کثرت سے درود بھیجو، اور جنہوں نے ان پر ظلم کیا ہے اور ان کے حق سے انکار کیا ہے ان سے برائت اور نفرت کا اظہار کرو، اس لیے کہ انبیاء کرام جس دن کسی کو اپنا جانشین اور وصی بناتے تھے تو اپنے اوصیاء کو حکم دیتے تھے کہ جس دن وہ وصی منصوب ہوئے ہیں اس دن عید منائیں میں نے پوچھا: جو اس دن روزہ رکھے اس کا ثواب کیا ہے؟ فرمایا: ساٹھ مہینوں کے روز کا ثواب ہے۔

۱۲۶ ـ الصوم والانفاق فی یوم الغدیر

۵۸۳ ـ عن المفضل عن أبی عبدالله علیه السلام قال :صَومُ یَومِ غَدیرِ خُمٍّ

كَفّارَةُ سِتّينَ سَنَةً.(۱)

۵۸۴ـ بالإسناد، عن علی بن الحسین العبدی قال :سمعت أبا عبدالله علیه السلام یقول :صِیامُ یَوْمِ غدیرِ خُمٍّ یَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ فی کُلِّ عامٍ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْروراتٍ مُتَقَبَّلاتٍ وَهُوَعیدُ اللهِ الأکْبَرُ.(۲)

۵۸۵ـ قال الصّادق علیه السلام :صِیامُ یَوْمِ غدیرِ خُمٍّ یَعْدِلُ صِیامَ عُمْرِ الدُّنیا لَوْ عاشَ إنْسانٌ،وَصِیامُهُ یَعْدِلُ عِنْدَاللهِ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْروراتٍ مُتَقَبَّلاتٍ، وَهُوَ الْعیدُ الأکْبَرُ.(۳)

۵۸۶ـ بالإسناد، عن أحمد بن محمد بن أبی نصر قال :کنّا عند الرّضاعلیه السلام والمجلس غاصّ بأهله فتذاکروا یوم الغدیر فأنکره بعض الناس، فقال الرّضاعلیه السلام حدَّثَنی أبی عَنْ أبیه قال :إنَّ یَوْمَ الْغَدیرِ فی السَّماءِ أشْهَرُ مِنْهُ فی الأرْضِ، إنَّ للّهِ فِی الْفِرْدَوْسِ الأعْلی قَصْراً لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ ذَکَرَ وَصْفَ ذلِکَ الْقَصْرِ وَما یَجْتَمِعُ فِیهِ یَوْمَ الْغَدیرِ مِنَ الْمَلائِکَةِ وَما یَنالُونَ مِنْ کَرامَةِ ذلِکَ الْیَوْمِ، ثُمَّ قالَ :یابْنَ أبی نَصْرٍ !أیْنَما کُنْتَ فاحْضُرْ یَوْمَ الْغَدیرِ عِنْدَ أمیرِالْمُؤْمِنینَ علیه السلام فَإنَّ اللهَ یَغْفِرُ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَمُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ ذُنوبَ سِتّینَ سَنَةً، وَیُعْتِقُ مِنَ النّارِ ضِعْفَ ما أعْتَقَ فی شَهْرِ رَمَضانَ، وَفی لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَلَیْلَةِ الْفِطْرِ،وَالدِّرْهَمُ فیهِ بِألْفِ دِرْهَمٍ لِإخْوانِکَ العارِفینَ، فَافْضُلْ عَلی إخْوانِکَ فی هذَا الْیَوْمِ وَسِرَّ فیهِ کُلَّ

۱ـ البحار ۱۱۲/۹۷، منلایحضرهالفقیه ۹۰/۲، المحجةالبیضاء ۱۴۱/۲، ثواب الأعمال ۱۰۰/،مصباح المتهجدین/ ۶۷۹.
۲ـ الغدیر ۲۸۶/۱.
۳ـ جامع الأخبار/ ۲۰۵، مستدرک الوسائل۲۷۴/۶ باختلاف فی موارد.

مُؤمِنٍ وَمُؤمِنَةٍ....(۱)

عید غدیر کے دن روزہ رکھنا اور انفاق کرنا

۵۸۳۔ مفضل سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیر خم کے دن روزہ رکھنا ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۵۸۴۔ علی بن حسین عبدی کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: ہر سال غدیر خم کے دن روزہ رکھنا، خدا کے نزدیک ایک سو حج اور عمرہ مقبول کے برابر ہے اور اس دن خدا کی بہت بڑی عید ہے۔

۵۸۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیر خم کے دن کا روزہ اگر کوئی قیامت تک زندہ رہے تو پوری عمر کے برابر ہے اور اس دن کا روزہ خدا کے نزدیک ایک سو حج اور عمرہ مقبول کے برابر ہے اور یہ وہی دن ہے جو عظیم عید میں شمار ہوتا ہے۔

۵۸۶۔ احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا اور کافی تعداد میں لوگ موجود تھے اس وقت واقعہ غدیر کے بارے میں گفتگو ہوئی اور کچھ لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: آسمان پر معروف ہے فردوس اعلا پر خداوند کا ایک محل ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی اور دوسری اینٹ چاندی کی ہے اس وقت اس محل کی خصوصیات بتائیں اور فرمایا: عید غدیر کے دن ملائکہ اس محل میں جمع ہوتے ہیں اور اس کی برکتوں اور کرامات سے لطف اندوز

۱۔ الوسائل ۱۰/ ۲۰۲، التهذیب ۶/ ۲۴، مصباح المتهجدین / ۶۸۰ باختلاف فی موارد.

ہوتے ہیں۔اس کے بعد فرمایا: اے ابونصر کے فرزند: جہاں کہیں بھی ہو، غدیر کے دن امیر المؤمنین علیہ السلام کے روضہ اقدس پر حاضر ہو جاؤ، اس لیے کہ اس دن خداوند ہر مؤمن مرد اور مومنہ عورت اور مسلمان کے ساٹھ سال کے گناہوں کی بخشش کرتا ہے اور جنہیں ماہ رمضان اور شب قدر اور عید فطر کی رات دوزخ سے نجات دیتا ہے ان کے دوگنا تعداد میں انہیں آزاد کرے گا۔ اور اس دن اپنے مؤمن اور عارف بھائیوں کو ایک درہم صدقہ دینا ہزار درہم کے برابر ہے، بس اس دن اپنے بھائیوں پر احسان کر اور ہر مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کو خوشحال رکھو۔

۱۲۷ ـ الخطبة الغديريّة

۵۸۷ ـ بالإسناد عن علقمة بن محمد الخضرمی، عن أبی جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال: حَجَّ رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله مِنَ الْمَدینَةِ وَقَدْ بَلَّغَ جَمیعَ الشَّرایِعِ قَوْمَهُ غَیرَ الحجِّ وَالْوِلایَةِ فَأتاهُ جَبْرَئیلُ فَقالَ :یا مُحَمَّدُ !إنَّ اللّٰهَ یُقْرِئُکَ السَّلامَ وَیَقولُ لَکَ :إنّی لَمْ أَقْبِضْ نَبِیّاً مِنْ أَنْبیائی،وَرَسولاً مِنْ رُسُلی إلّا مِنْ بَعْدِ کَمالِ دینی وَتَمامِ حُجَّتی، وَقَدْ بَقِیَ عَلَیْکَ مِنْ ذٰلِکَ فَریضَتانِ مِمّا یَحْتاجُ أَنْ تُبَلِّغَ قَوْمَکَ: فَریضَةُ الحَجِّ، وَفَریضَةُ الْوِلایَةِ وَالْخَلیفَةِ مِنْ بَعْدِکَ، فَإنّی لَمْ أُخْلِ أَرْضی مِنْ حُجَّةٍ وَلَنْ أُخْلِیَها أَبَداً، وَإنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَأْمُرُکَ أَنْ تُبَلِّغَ قَوْمَکَ الْحَجَّ، وَلْیَحُجَّ مَعَکَ مَنِ اسْتَطاعَ السَّبیلَ مِنْ أَهْلِ الْحَضَرِ وَالْأَطْرافِ وَالْأَعْرابِ فَتُعَلِّمَهُمْ مِنْ حَجِّهِمْ مِثْلَ ماعَلَّمْتَهُمْ مِنْ صَلاتِهِمْ وَزَکاتِهِمْ وَصِیامِهِمْ وَتُوقِفَهُمْ مِنْ ذٰلِکَ عَلی مِثْلِ الَّذی لَوَقَفْتَهُمْ عَلَیْهِ مِنْ جَمیعِ ما بَلَّغْتَهُمْ مِنَ الشَّرایِعِ، فَنادی مُنادی رَسولِ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله أَنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله یُریدُ الْحَجَّ وَأَنْ یُعَلِّمَکُمْ مِنْ ذٰلِکَ مِثْلَ الَّذی عَلَّمَکُمْ

مِنْ شَرایِعِ دینِکُمْ وَیُوقِفکُمْ مِنْ ذلِکَ عَلی مِثْلِ ما أَوْقَفکُمْ قالَ :فَخَرَجَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وَخَرَجَ مَعَهُ ناسٌ وَصَغَوْا لَهُ لِیَنْظُروا ما یَصْنَعُ؟وَكانَ جَمیعُ مَنْ حَجَّ مَعَ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم مِنْ أَهْلِ الْمَدینَةِ وَالْأَطْرافِ وَالْأَعْرابِ سَبْعینَ أَلْفاً أَوْ یَزیدونَ (عَلی نَحْوِ عَدَدِ أَصْحابِ مُوسَی السَّبْعینَ أَلْفاً الَّذینَ أَخَذَ عَلَیْهِمْ بَبیْعَةِ هرونَ فَنَكَثُوا وَاتَّبَعُوا السّامِرِیَّ وَالْعِجْلَ، وَكَذلِکَ أَخَذَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم الْبَیْعَةَ لِعَلِیٍّ علیه السلام بِالْخِلافَةِعَلی نَحْوِ عَدَدِ مُوسی علیه السلام سَبْعینَ أَلْفاً فَنَكَثُوا الْبَیْعَةَ وَاتبَعُوا الْعِجْلَ سُنَّةٌ سَیِّئَةٌ مِثْلاً بِمِثْل)لَمُیُخْرَمْ (أَیْ لَمْ یُقْطَع) مِنْهُ شَیْء .

...فَقامَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم فَوْقَ تِلْکَ الْأَحْجارِ فَقالَ :

اَلْحَمْدُ لِلّهِ الَّذی عَلا بِتَوْحیدِهِ وَدَنابِتَفْریدِهِ، وَجَلَّ فی سُلْطانِهِ،وَعَظُمَ فی بُرْهانِهِ،مَجیداًلَمْیَزَلْ،وَمَحْموداً لایَزالُ :بارِءَ السَّماواتِ، وَداحِیَ الْمَدْحُوّاتِ، وَجَبّارَ السَّماواتِ، سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ، مُتَفَضِّلٌ عَلی جَمیعِ مَنْ بَرَأَهُ مُتَطَوِّلٌ عَلی ما أَدْناهُ، یَلْحَظُ كُلَّ عَیْنٍ، وَالْعُیُونُ لاتَراهُ، كَریمٌ، حَلیمٌ، ذو أَناةٍ قَدْ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ رَحْمَتُهُ، وَمَنَّ عَلَیْهِمْ بِنِعْمَتِهِ لا یَعْجَلُ بِانْتِقامٍ، وَلایُبادِرُ إِلَیْهِمْ بِما اسْتَحَقُّوا مِنْ عَذابِهِ، قَدْ فَهِمَ السَّرائِرَ، وَعَلِمَ الضَّمائِرَ وَلَمْ تَخْتَفِ عَلَیْهِ الْمَكْنوناتُ وَلا اُشْبِهَتْ عَلَیْهِ الْخَفِیّاتُ، لَهُ الْإِحاطَةُ بِكُلِّ شَیْءٍ، وَالْغَلَبَةُ عَلی كُلِّ شَیْءٍ،وَالْقُوَّةُ بِكُلِّ شَیْءٍ، وَهُوَ مُنْشِیءُ الشَّیْءِ حینَ لا شَیْءَ، وَدائِمٌ غَنِیٌّ، وَقائِمٌ بِالْقِسْطِ لا إِلهَ إِلّاهُوَ الْعَزیزُ الْحَكیمُ....

ثُمَّ تَلاصلی الله علیه و آله وسلم :یا أَیُّها الرَّسولُ بَلِّغْ ما اُنْزِلَ إِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَرِسالَتَهُ وَاللّهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النّاسِ فَاعْلَموا مَعاشِرَ النّاسِ!

ذلِکَ فیهِ فَإنَّ اللّهَ قَدْ نَصَبَ لَکُمْ عَلِیّاً وَلِیّاً، وَإماماً مَفْروضاً طاعَتُهُ عَلَى المُهاجِرینَ وَالأنْصارِ، وَعَلَى التّابِعینَ بِإحْسانٍ،وَعَلَى الْبادی وَالْحاضِرِ، وَعَلَى الْأعْجَمیِّ وَالْعَرَبیِّ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالصَّغیرِ وَالْکَبیرِ،وَعَلَى الْأبْیَضِ وَالْأسْوَدِ، وَعَلى کُلِّ مُوَحِّدٍ، ماضٍ حُکْمُهُ، جائِزٌ قَوْلُهُ، نافِذٌ أمْرُهُ مَلْعونٌ مَنْ خالَفَهُ، مَأْجورٌ مَنْ تَبِعَهُ، وَمَنْ صَدَّقَهُ فَقَدْ غَفَرَ اللّهُ لَهُ وَلِمَنْ سَمِعَ وَأطاعَ لَهُ.

مَعاشِرَ النّاسِ !إنَّهُ آخِرُ مَقامٍ أقومُهُ الْمَشْهَدَ فَاسْمَعُوا وَأطیعُوا وَانْقادُوا لِأمْرِ اللّهِ رَبِّکُمْ فَإنَّ اللّهَ هُوَ مُوَلّیکُمْ، ثُمَّ رَسولُهُ الْمُخاطِبُ لَکُمْ، ثُمَّ عَلِیٌّ بَعْدی وَلِیُّکُمْ وَإمامُکُمْ، وَالْإمامَةُفی ذُرِّیَّتی مِنْ وُلْدِهِ إلی یَوْمٍ تَلْقَوْنَ اللّهَ وَرَسولَهُ، لا حَلالَ إلّا ما أحَلَّهُ اللّهُ وَرَسولُهُ وَهُمْ علیهم السلام،وَلا حَرامَ إلّا ما حَرَّمَهُ اللّهُ وَرَسولُهُ وَهُمْ علیهم السلام وَاللّهُ عَزَّوَجَلَّ عَرَّفَنی الْحَلالَ وَالْحَرامَ، وَأنَاعَرَّفْتُ عَلِیّاً.

مَعاشِرَ النّاسِ !فَلا تَظِلُّوا عَنْهُ وَلا تَفِرُّوا مِنْهُ، وَلا تَسْتَنْکِفُوا مِنْ وِلایَتِهِ فَإنَّهُ یَهْدی إلَی الْحَقِّ، وَیَعْمَلُ بِهِ، وَیُزْهِقُ الْباطِلَ وَیَنْهی عَنْهُ، لا تَأْخُذُهُ فِی اللّهِ لَوْمَةُ لائِمٍ لِأنَّهُ أوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَرَسولِهِ، لَمْ یَسْبِقْهُ إلَی الْإیمانِ مُذْ (کَیْ -خ ل) بُعِثْتُ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ، وَلا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ.أوَّلُ النّاسِ صَلاةً، وَأوَّلُ مَنْ عَبَدَاللّهَ مَعِیَ، أمَرْتُهُ عَنِ اللّهِ أنْ یَنامَ فی مَضْجَعی فَفَعَلَ فادِیاً لِیَ بِنَفْسِهِ فَفَضِّلُوهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ اللّهُ وَاقْبَلُوهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللّهُ.

مَعاشِرَ النّاسِ :إنَّهُ إمامُکُمْ بِأمْرِ اللّهِ، لا یَتوبُ اللّهُ عَلى مَنْ یَکْرَهُهُ، وَلا یَغْفِرُ لَهُ حَتْماًعَلَى اللّهِ تَبارَکَ اسْمُهُ أنْ یُعَذِّبَ مَنْ یَجْحَدُهُ وَیُعانِدُهُ عَذاباً نُکْراً أبَدَ الْآبِدینَ وَدَهْرَ الدّاهِرینَ،واحْذَرُوا أنْ تُخالِفوهُ فَتَصْلُوا بِنارٍ وَقودُهَا النّاسُ وَالْحِجارَةُ أُعِدَّتْ لِلْکافِرینَ ....

آپ نے فرمایا: جی ہاں اے عمار میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو فرشتوں کی چالیس صفیں بنی ہوئی تھیں، میں نے ہر ایک صف کے لئے ایک تکبیر کہی، عمار نے کہا: آپ قبر میں کیوں سو گئے جب کہ آپ کی آواز بھی سنائی نہیں دی؟ فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے، میں نے پروردگار سے التجا کی کہ ان کو لباس کے ساتھ زندہ کرے، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں قبر سے خارج نہیں ہوا مگر یہ کہ میں نے دو نورانی چراغ ان کے سر کے قریب اور دو نورانی چراغ ان کے ہاتھوں کے قریب اور دو نورانی چراغ ان کے پاؤں کے قریب دیکھے اور دو فرشتوں کو دیکھا جو ان کی قبر میں رہیں گے اور ہمیشہ ان کی بخشش اور مغفرت کی دعا طلب کریں گے۔



مَعاشِرَ النّاسِ !إنَّ عَلِيّاً وَالطّاهِرينَ مِنْ ذُرِّيَّتي عليهم السلام وُلْدي وَوُلْدُهُ هُم الثِّقْلُ الأَصْغَرُ وَالقُرآنُ الثِّقْلُ الأَكْبَرُ، وَكُلُّ واحِدٍ مِنْهُما مُنْبِءٌ عَنْ صاحِبِهِ وَمُوافِقٌ لَهُ، لَنْ يَفْتَرِقا حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الْحَوْضَ أَلا إِنَّهُمْ أُمَناءُ اللّهِ فى خَلْقِهِ وَحُكّامُهُ فى أَرْضِهِ .أَلا وَقَدْ أَدَّيْتُ، أَلا وَقَدْأَسْمَعْتُ، أَلا وَقَدْ بَلَّغْتُ، أَلا وَقَدْ أَوْضَحْتُ أَلا وَإِنّى أَقولُ عَنِ اللّهِ: إِنَّهُ لا أَميرَ لِلْمُؤْمنينَ غَيْرُأَخى، وَلا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدى غَيْرُهُ .ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلى عَضُدِهِ فَرَفَعَها، وَكانَ أَميرُالْمُؤْمنينَ عليه السلام مُذْ أَوَّلَ ما صَعَدَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله مِنْبَرَهُ عَلى دَرَجَةٍ دُونَ مَقامِهِ، فَبَسَطَ يَدَهُ نَحْوَوَجْهِ رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله بِيَدِهِ حَتّى اسْتَكْمَلَ بَسْطَهُما إِلَى السَّماءِ وَشالَ عَلِيّاًعليه السلام حَتّى صارَتْ رِجْلُهُ مَعَ رُكْبَةِ رَسولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله.

ثُمَّ قالَ :مَعاشِرَ النّاسِ !هذا أَخى عَلِيٌّ وَصِيّى وَواعى عِلْمى، وَخَليفَتى فى أُمَّتى عَلىمَنْ آمَنَ بى.

مَعاشِرَ النّاسِ !إِنَّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُصافِقوني بِكَفٍّ واحِدٍ فى وَقْتٍ واحِدٍ، وَقَدْ أَمَرَنِىَ اللّهُ أَنْ آخُذَ مِنْ أَلْسِنَتِكُمُ الْإِقْرارَ بِما عَقَدْتُ لِعَلِيٍّ مِنْ إِمْرَةِ الْمُؤْمِنينَ وَلِمَنْ جاءَ بَعْدَهُ مِنْ وُلْدِهالأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتي فَقولُوا :بِأَجْمَعِكُمْ بِأَنّا سامِعونَ، مُطيعُونَ راضُونَ مُنْقادُونَ لِما بَلَّغْتَ عَنْرَبِّنا وَرَبِّكَ وَإِمامِنا وَأَئِمَّتِنا مِنْ وُلْدِهِ، نُبايِعُكَ عَلى ذلِكَ بِقُلوبِنا وَأَنْفُسِنا وَأَلْسِنَتِنا وَأَيْدينا،عَلى ذلِكَ نَحْيا وَعَلَيْهِ نَموتُ، وَعَلَيْهِ نُبْعَثُ، لا نُغَيِّرُ وَلا نُبَدِّلُ، وَلا نَشُكُّ، وَلا نَجْحَدُ، وَلانَرْتابُ عَنِ الْعَهْدِ .وَلا نَنْقُضُ الْميثاقَ، وَعَظْتَنا بِوَعْظِ اللّهِ فى عَلِيٍّ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ وَالْأَئِمَّةِالَّتى ذَكَرْتَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ وُلْدِهِ بَعْدَهُ ...

أَلا إِنَّ تَنْزيلَ الْقُرْآنِ عَلِيٌّ وَتَأْويلَهُ وَتَفْسيرَهُ بَعْدى عَلَيْهِ، وَالْعَمَلَ بِما يَرْضَى اللّهُ

وَمُحارَبَةَ أَعْدائِهِ، وَالدّالَّ عَلى طاعَتِهِ وَالنّاهِیَ عَنْ مَعْصِیَتِهِ، إِنَّهُ خَلیفَةُ رَسولِ اللّهِ وَأَمیرُ الْمُؤْمِنینَ وَالْإِمامُ الْهادی وَقاتِلُ النّاكِثینَ وَالْقاسِطینَ وَالْمارِقینَ بِأَمْرِ اللّهِ، أَقولُ :ما یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ بِأَمْرِکَ یا رَبّی أَقولُ :اَللّهُمَّ !فَوالِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وَالْعَنْ مَنْ أَنْكَرَهُ وَاغْضَبْ عَلى مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ، اَللّهُمَّ !إِنَّکَ أَنْزَلْتَ عَلَیَّ :أَنَّ الإِمامَةَ لِعَلِیٍّ وَأَنَّکَ عِنْدَ بَیانی ذلِکَ وَنَصبی إِیّاهُ لَمّا أَكْمَلْتَ لَهُمْ دینَهُمْ عَلَیْهِمْ وَأَتْمَمْتَ نِعْمَتَکَ وَرَضیتَ لَهُمُ الْإِسْلامَ دیناً .وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْإِسْلامِ دیناً فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْآخِرَةِ مِنَ الخاسِرینَ .اَللّهُمَّ !إِنّی اُشْهِدُکَ أَنّی قَدْ بَلَّغْتُ.

مَعاشِرَ النّاسِ !إِنَّهُ قَدْ أَكْمَلَ اللّهُ لَكُمْ دینَكُمْ بِإِمامَتِهِ، فَمَنْ لَمْ یَأْتَمَّ بِهِ وَبِمَنْ یَقومُ بَعْدَهُ بِوُلْدی مِنْ صُلْبِهِ إِلی یَوْمِ الْعَرْضِ عَلَى اللّهِ فَأُولئِکَ الَّذینَ حَبِطَتْ أَعْمالُهُمْ فِی الدُّنْیا وَالْآخِرَةِ وَفِی النّارِ هُمْ خالِدونَ لا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذابُ وَلا هُمْ یُنْصَرونَ ...

مَعاشِرَ النّاسِ !سَیَكونُ مِنْ بَعْدی أَئِمَّةٌ یَدْعُونَ إِلَى النّارِ وَیَوْمَ الْقِیامَةِ لا یُنْصَرونَ اللّهُ وَأَنَا بَریئانِ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْیاعِهِمْ وَأَنْصارِهِمْ، وَجَمیعُهُمْ فی الدَّرْکِ الْأَسْفَلِ مِنَ النّارِ وَبِئْسَمَثْوَى الْمُتَكَبِّرینَ ....

مَعاشِرَ النّاسِ !أَنَا الصِّراطُ الْمُسْتَقیمُ اَلَّذی اَمَرَكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنِ الْهُدی إِلَیْهِ، ثُمَّ عَلِیٌّ بَعْدی (وَقَرَأَ سورَةَ الحَمْدِ وَقالَ:) فیهِمْ نَزَلَتْ فیهِمْ ذُكِرَتْ، لَهُمْ شَمِلَتْ، إِیّاهُمْ خَصَّتْ وَعَمَّتْ، اُولئِکَ أَوْلِیاءُ اللّهِ الَّذینَ لا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلا هُمْ یَحْزَنونَ، أَلا إِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْمُفْلِحونَ، أَلا إِنَّ أَعْداءَهُمْ هُمُ السُّفَهاءُ الْغاوُونَ، إِخْوانُ الشَّیاطینِ یُوحی بَعْضُهُمْ إِلی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُروراً، أَلا إِنَّ أَوْلِیاءَهُمْ الَّذینَ ذَكَرَ اللّهُ فی كِتابِهِ:

لا تَجِدُ قَوماً یُؤمِنونَ بِاللّهِ وَالیَومِ الآخِرِ یُوادّونَ مَن حادَّ اللّهَ وَرَسولَهُ ألا إنّأَوْلیاء هُمُ الَّذینَ وَصَفَهُمُ اللّهُ فَقالَ :لَم یَلبِسوا إیمانَهُم بِظُلمٍ اُولئِکَ لَهُمُ الأَمنُ وَهُم مُهتَدونَ.

مَعاشِرَ النّاسِ !اِلقَنوا ما لَقَّنتُکُم، وَقُولُوا ما قُلتُهُ، وَسَلِّموا عَلی أَمیرِکُم وَقولوا سَمِعناوَأَطَعنا غُفرانَکَ رَبَّنا وَإلَیکَ المَصیرُ وَالحَمدُ للّهِ الَّذی هَدانا لِهذا وَما کُنّا لِنَهتَدِیَ لَوْلا أَنهَدانَا اللّهُ.

مَعاشِرَ النّاسِ !إنَّ فَضائِلَ عَلِیٍّ وَما خَصَّهُ اللّهُ بِهِ فِی القُرآنِ أَکثَرُ مِن أن أَذکُرَها فی مَقامٍواحِدٍ، فَمَن أَنبَأَکُم بِهِ فَصَدِّقوهُ، مَن یُطِعِ اللّهَ وَرَسولَهُ وَاُولِی الأَمرِ مِنکُم؛ فَقَدْ فازَ فَوزاًعَظیماً، السّابِقونَ، السّابِقونَ إلی بَیْعَتِهِ وَالتَّسلیمِ عَلَیهِ بِإمْرَةِ المُؤمِنینَ اُولئِکَ المُقَرَّبونَ فیجَنّاتِ النَّعیمِ فَقولُوا ما یُرضِی اللّهَ عَنکُم، و إن تَکفُروا أَنتُم وَمَن فِی الأَرضِ جَمیعاً فَلَن یَضُرَّاللّهَ شَیئاً، اَللّهُمَّ اغفِر لِلمُؤمِنینَ أَدَّیتُ وَأَمَرتُ، وَاغضَب عَلَی الجاحِدینَ وَالکافِرینَ،وَالحَمدُ للّهِ رَبِّ العالَمینَ.(۱)

غدیر کا خطبہ

۵۸۷۔علقمہ بن محمد خضرمی نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج ادا کرنے کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے اس وقت حج اور ولایت کے

۱۔ روضة المتقین ۲۴۷/۱۳، ورواه فی الاحتجاج ۶۸/۱، وروضة الواعظین ۸۹ / ۱ باختلاف فی موارد.

علاوہ لوگوں کو تمام احکام بتا چکے تھے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا: اے محمد! خداوند آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرمایا ہے میں انبیاء میں سے کسی نبی اور رسولوں میں سے کسی رسول کی روح قبض نہیں کرتا مگر یہ کہ میں نے اپنے دین کو کامل اور حجت کو تمام کیا ہو، یعنی دین کو کامل اور حجت کو تمام کرنے کے بعد ان کی روح قبض کرتا ہوں، ابھی دو واجب حکم تمہارے ذمہ میں باقی ہیں ان کو لوگوں تک پہنچادو، ایک فریضہ حج ہے اور دوسرا فریضہ ولایت کہ اپنے بعد جانشین کا انتخاب کرنا، میں نے کبھی بھی زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور نہ چھوڑوں گا۔ اور خداوند کا حکم ہے تم پر کہ لوگوں کو حج کا بتادو اور جو لوگ شہر میں رہتے ہیں یا اطراف شہر میں یا دیہاتوں میں اور حج کی استطاعت اور قدرت رکھتے ہیں وہ تمہارے ساتھ حج ادا کریں اور انہیں نماز، روزہ اور زکات کے احکام کی طرح حج کے احکام بھی ضرور بتائیں اور جس طرح دوسرے مسائل بتائے ہیں یہ احکام بھی بتائیں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: بس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے اور لوگ بھی آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے اور منتظر تھے کہ دیکھیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا عمل انجام دیتے ہیں مدینہ اور اس کے اطراف اور دیہاتوں کے لوگ جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج انجام دیا ستر ہزار یا اس سے زیادہ تھے ان کی تعداد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کے برابر یعنی وہ بھی ستر ہزار افراد تھے جن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کے لیے بیعت لی لیکن انہوں نے بیعت کو توڑ دیا اور سامری کے بچھڑے کی پیروی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے حضرت علیؑ کے لیے بیعت لی ان کی تعداد بھی اصحاب موسیٰؑ کے برابر یعنی ستر ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن انہوں نے بیعت کو توڑ کر بچھڑے کی پیروی کی یہ غلط طریقہ بلکل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے غلط طریقے کی مانند تھا یعنی رسول کی زندگی میں مبارک باد پیش کی گئی لیکن ان کی رحلت کے بعد بیعت توڑ کر حق غصب کرلیا (حج سے واپسی پر غدیر کے صحرا

میں) جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پتھر نصب کیے گئے ان پر تشریف لے گئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے اپنی وحدانیت میں تمام چیزوں سے برتری حاصل کی ہے اور اس کی وحدانیت سب چیزوں کے نزدیک ہے وہ خدا جو اپنی حاکمیت میں صاحب جلالت اور اپنے برہان اور دلیل میں صاحب عظمت ہے اور ہمیشہ قابل تعظیم اور تعریف ہے وہ آسمانوں کا خالق اور زمین کو بچھانے والا اور ان پر حاکم ہے وہ روح الامین اور ملائکہ کا پروردگار ہے، اور سب مخلوقات پر مہربان ہے خداوند کا لطف اور منت ہے کہ اس نے اپنے قریب کیا وہ ہر ایک آنکھ کو دیکھتا ہے لیکن اسے آنکھیں نہیں دیکھتیں، وہ کریم اور علیم اور صاحب وقار ہے اور ہر چیز پر اس کی رحمت ہے اس نے اپنی نعمت کے ذریعہ لوگوں پر منت کی ہے وہ ان کی کیفر اور عذاب میں جلدی نہیں کرتا اور جو عذاب کے مستحق ہیں ان پر رعایت نہیں کرتا، وہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے اور ان کے ارادوں سے واقف ہے۔ کوئی بھی پوشیدہ چیز اس کے لیے چھپی ہوئی نہیں ہے اور چھپی ہوئیں چیزیں اس کے لیے مشکوک نہیں ہیں، ہر چیز اس کے کنٹرول میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر عمل کی قدرت رکھتا ہے وہ ہر نہ ہونے والی شی کو وجود میں لاتا ہے اور ہمیشہ بے نیاز ہے، وہ عزت مند اور حکیم ہے اس کے علاوہ کوئی معبود وجود نہیں رکھتا۔

اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور فرمایا: اے لوگو یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس لیے خداوند نے انہیں تمہارا سرپرست اور پیشوا بنایا اور اس کی اطاعت مہاجرین اور انصار پر اور ان پر جو اس کی اچھے انداز میں پیروی کرتے ہیں اور ہر شہری اور

ہر دیہاتی عرب اور عجم، آزاد اور غلام، چھوٹے اور بڑے، سیاہ اور سفید اور ہر وہ انسان جو خدا پرست ہے ان پر واجب کی گئی ہے۔

ان کا فرمان کامل اور اس کی گفتار صحیح اور اس کا حکم نافذ ہے جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ملعون ہے اور جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اجر پائے گا اور جو ان کی تائید اور حمایت کرے گا خدا اس کو اور ان کو جو ان کے کلام کو غور سے سنتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں معاف کرے گا۔

اے لوگو! یہ آخری جگہ ہے کہ میں تمہارے درمیان حاضر ہوا ہوں بس غور سے سنو اور اطاعت کرو اور خدا کے حکم کی جو تمہارا پروردگار ہے اطاعت کرو وہ ہی تمہارا سرپرست ہے، پیغمبرؐ جو اس وقت تمہارے ساتھ ہم کلام ہے اس کے بعد علی علیہ السلام تمہارے سرپرست اور امام ہوں گے اس کے بعد امامت ان کی نسل سے میرے بیٹوں میں سے قیامت تک رہے گی حلال وہ ہے، جو اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جس کو اللہ اور اس کا رسول حرام کریں۔ خداوند نے مجھے حلال اور حرام کا حکم عطا کیا ہے اور میں نے اس حکم کو علی علیہ السلام تک منتقل کیا ہے۔

اے لوگو! راہ علی علیہ السلام سے گمراہ نہ ہونا اور نہ ہی اس سے منہ موڑنا اور ان کی ولایت سے سرکشی نہ کرنا اس لیے کہ وہ حق کی ہدایت کرتا ہے اور خود بھی اس پر عمل کرتا ہے۔ باطل کا خاتمہ کرے گا اور لوگوں کو اس سے روکے گا کوئی بھی خدا کے راہ میں اس کو ملامت نہیں کرے گا، کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ میری بعثت کے آغاز سے کسی بھی مقرب فرشتے اور مرسل پیغمبر نے ان کے ایمان پر سبقت نہیں لی وہ تم لوگوں میں سے پہلے فرد ہیں جس نے نماز ادا کی اور پہلے فرد ہیں جس نے میرے ساتھ خدا کی پرستش کی میں نے خدا کی طرف سے انہیں حکم دیا کہ میرے بستر پر سو جائیں وہ سو گئے اور اپنی جان کو مجھ پر فدا کر دیا۔ بس ان کو دوسروں پر فضیلت دیں

، اس لیے کہ خدا نے انہیں فضیلت عطا کی ہے اور ان کی گفتار کو قبول کریں کیونکہ خدا نے انہیں منصوب کیا ہے۔

اے لوگو! وہ خدا کے فرمان سے تمہارے پیشوا ہیں، جو علی علیہ السلام سے راضی نہیں ہوگا خدا رحمت کی نگاہ اس پر نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کی مغفرت کرے گا خدا نے خود پر واجب کیا ہے کہ ان کے منکروں اور دشمنوں کو ہمیشہ سخت عذاب میں مبتلا کرے۔ بس ان کی مخالفت سے پرہیز کریں تا کہ جہنم کی آگ کی خوراک نہ بنیں کہ جس کی لکڑیاں لوگ اور پتھر ہیں اور یہ آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اے لوگو! علی علیہ السلام اور میری پاک نسل سب میرے اور اس کے فرزند ہیں وہ ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے، یہ دونوں ہر ایک دوسرے کو اس دنیا کے حالات سے آگاہ کرتے ہیں اور کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے، جان لیں وہ لوگوں میں خدا کے امین اور زمین پر حاکم ہیں، آگاہ ہو جاؤ میں نے اپنا وظیفہ ادا کر دیا۔

آگاہ ہو جاؤ میں نے اپنے کلمات تمہیں سنا دیے، آگاہ ہو جاؤ! میں نے پہنچا دیا، آگاہ ہو جاؤ! میں خدا کی طرف سے بیان کر رہا ہوں میرے بھائی کے علاوہ کوئی بھی مؤمنین کا امیر نہیں میرے بعد اس کے علاوہ کوئی ایک بھی اس امیری کے لائق نہیں، اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بازو پکڑے اور بلند کیا پہلی بار جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے تو امیر المؤمنین ان سے ایک سیڑھی نیچے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو آسمان کی طرف اتنا بلند کیا کہ مولا کے پاؤں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو تک پہنچ گئے، اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! اور یہ میرا بھائی علی علیہ السلام میرا وصی، میرے علم کا وارث اور میری امت میں سے جس کا مجھ پر ایمان ہے اس

کے لیے میرے بعد میرا جانشین ہے۔

اے لوگو! اگر چہ تم جمعیت کے لحاظ سے کثرت میں ہو لیکن ایک ہی وقت میں میرے دست بیعت ہو سکتے ہو، خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ علی علیہ السلام کی حاکمیت اور اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کی حاکمیت کا جو سب میری نسل میں سے ہیں تمہاری زبان سے اقرار لے لوں۔ اسی لیے آپ سب مل کر کہیں! جو کچھ آپ نے ہمارے اور اپنے پروردگار کی طرف سے علی علیہ السلام کی امامت اور دوسرے پیشواؤں جو ان کی اولاد میں سے ہیں ان کے بارے میں فرمایا: ہم نے سنا ہے اور قبول کیا ہے اور اس پر راضی ہیں اور اور اس پر ثابت قدم رہیں گے اور ہم اس مورد پر دل اور ہاتھ اور زبان سے بیعت کرتے ہیں اور اسی عقیدے پر زندہ رہیں گے اور اسی پر ہی مریں گے اور قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور کبھی بھی اس یقین میں تبدیلی نہیں لائیں گے اور کسی چیز کو اس کے بدلے میں نہیں لائیں گے اور اس میں شک اور تردید نہیں کریں گے؛ ہم اس کا انکار نہیں کرتے اور نہ ہی اس وعدہ کو توڑیں گے، آپ نے ہمیں امیر المؤمنین علیہ السلام اور ائمہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپ کے بعد آپ کی صلب سے ہوں گے آپ نے خدا کا حکم ہم تک پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں کہ علی علیہ السلام قرآن کے نازل ہونے کا مصداق ہیں اور میرے بعد قرآن کی تفسیر اور تأویل ان کے ذمہ ہے۔

وہ وہی عمل انجام دیتے ہیں جس پر خدا راضی ہے خدا کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور خدا کی اطاعت میں لوگوں کی رہبری کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے روکتے ہیں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین امیر المؤمنین اور ہدایت پانے والوں کے پیشوا ہیں اور خدا کے حکم سے ناکثین، قاسطین اور مارقین کو قتل کریں گے۔ میں کہہ رہا ہوں پروردگار! یہ گفتگو میرے نزدیک قابل

تغیر نہیں ہے یعنی میری اس کلام میں تبدیلی نہیں آئے گی۔ اے خدا! دوست رکھ اسے جو انہیں دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو انہیں دشمن رکھے اور لعنت بھیج اس پر جو اس کا انکار کرے اور غضب نازل فرما اس پر جو ان کے حق کا منکر ہے۔

اے اللہ! تو نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ امامت علی علیہ السلام کا حق ہے اور جس وقت میں نے ان کی خلافت کا اعلان کیا اور علی علیہ السلام کو امام منصوب کیا تو اس وقت تو نے لوگوں کے لیے دین کو کامل کیا اور ان پر اپنی نعمت کو تمام کیا، اور ان کے لیے دین اسلام کو پسند کیا، او جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا تو اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ اے خدا میں تجھ کو اپنا گواہ بنا رہا ہوں کہ جو کچھ میرے ذمہ تھا میں نے پہنچا دیا۔

اے لوگو! خداوند نے ان کی امامت کے ذریعہ تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے بس جو علی علیہ السلام اور ان کی صلب سے پیدا ہونے والے فرزندوں کو قیامت تک امام نہ مانے اور ان کی اقتدا نہ کرے تو دنیا اور آخرت میں اس کے اعمال تباہ ہو جائیں گے اور وہ تا ابد دوزخ میں رہے گا اور اس کے عذاب میں کمی نہیں آئے گی اور کوئی بھی اس کی مدد نہیں کرے گا۔

اے لوگو! عنقریب میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلائیں گے لیکن قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ خدا اور میں، دونوں ان سے بیزار ہیں اور یہ سب دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور واقعاً متکبرین کا ٹھکانہ کتنا برا ہے۔

اے لوگو! میں ہوں وہ صراط مستقیم جس کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے، جس سے تم اس کے لئے ہدایت چاہتے ہو، میرے بعد علی علیہ السلام صراط مستقیم ہوں گے (اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ

حمد کی تلاوت کی اور فرمایا) یہ آیتیں ان کی شان میں نازل ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں اور ان سب کو اپنے دائرہ میں شامل کرتی ہیں، وہ خدا کے اولیاء ہیں اور انہیں کوئی خوف اور غم نہیں، جان لیں کہ فقط خدا کا لشکر کامیاب ہے جان لیں کہ ان کے دشمن بے عقل اور گمراہ ہیں اور وہ فریب کے لحاظ سے شیاطین کے بھائی شمار ہوتے ہیں اور یہ ظاہری طور پر ایک دوسرے کے کانوں میں سنوار کر گفتگو کرتے ہیں۔

جان لیں: ان کے دوست وہی لوگ ہیں جن کا تذکرہ خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے ''جو لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے'' جان لیں کہ ان کے دوست وہ لوگ ہیں جن کی تعریف خدا نے اس طرح کی ہے۔ ''جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔

اے لوگو! جس چیز کی میں نے تمہیں تعلیم دی ہے بیان کریں اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے کہہ دیں اور اپنے حکمران کو سلام کریں اور کہیں ''ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی ہے، اے پروردگار! ہم تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف پلٹ کر آنا ہے'' اور تمام تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے ہمیں اس راستے کی ہدایت کی اور اگر خدا نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی تو ہم اس راستے سے بھٹک جاتے۔

اے لوگو! خدا نے علی علیہ السلام کے فضائل جو کہ قرآن میں ذکر کیے ہیں وہ میرے ایک جلسہ میں بیان کرنے سے بہت زیادہ ہیں اس لیے جو بھی ان کے فضائل میں سے چند فضائل تمہارے لیے بیان کرے اس کی تصدیق کرو، جس نے خدا اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کی اس نے بہت

پہلا حصہ

اسلام، علم عبادت، اخلاق، سیرت اور عدالت علی علیہ السلام

بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جو بیعت کرنے میں اور انہیں بطور امیر المؤمنین سلام کرنے میں دوسروں سے سبقت لیں۔ یہی لوگ مقرب ہیں آرام اور آسائش کے باغوں میں بس ایسے کلمات زبان پر جاری کریں کہ جو خدا کو تم سے راضی کریں۔ اگر تم اور زمین پر رہنے والے کافر ہو جائیں تو خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اے اللہ! مؤمنین کو میرے فرمان اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے ان کی وجہ سے معاف فرما، اور اپنے غضب کو منکرین اور کافروں پر نازل فرما۔ اور سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔



الفصل الثّانی:

فی امامة علی علیه السلام

۱۲۸ ـ امامة علی علیه السلام

۵۸۸ ـ عن الصادق جعفر بن محمد عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لَمّا أُسرِیَ بی إِلَی السَّماءِ عَهِدَ إِلَیَّ رَبِّی فی عَلِیّ علیه السلام ثَلاثَ کَلِماتٍ، فَقالَ :یا مُحَمَّدُ !فَقُلْتُ لَبَّیکَ رَبِّی،فَقالَ :إِنَّ عَلِیّاً إِمامُ المُتَّقِینَ وَقائِدُ الغُرِّ المُحَجَّلِینَ وَیَعْسُوبُ المُؤْمِنِینَ.(۱)

۵۸۹ ـ عن عبداللّه بن المفضل عن الصادق جعفر بن محمد عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال :قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم لَیْلَةَ أُسرِیَ بِی إِلَی السَّماءِ کَلَّمَنِی رَبِّی جَلَّ جَلالُهُ فَقالَ :یا مُحَمَّدُ !فَقُلْتُ :لَبَّیکَ رَبِّی، فَقالَ :عَلِیٌّ حُجَّتِی بَعْدَکَ عَلی خَلْقِی وَإِمامُ أَهْلِ طاعَتِی، مَنْ أَطاعَهُ أَطاعَنِی وَمَنْ عَصاهُ عَصانِی، فَانْصِبْهُ لِأُمَّتِکَ یَهْتَدُونَ بِهِ بَعْدَکَ.(۲)

۵۹۰ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنَا المُنْذِرُ وَعَلِیٌّ الهادی، وَبِکَ یاعَلِیُّ !یَهْتَدِی المُهْتَدُونَ.(۳)

۵۹۱ ـ بالإسناد، عن جعفر بن محمد قال حدثنی أبی قال حدثنی علی بن

---

۱ ـأمالی الصدوق / ۳۸۵، البحار ۱۸/ ۳۴۰، الغدیر ۸/ ۸۸ باختلاف فی موارد.

۲ـ اثبات الهداة ۲/ ۸۸، أمالی الصدوق / ۳۸۷.

۳ـ احقاق الحق ۴/ ۳۰۱.

الحسین عن أبیه علیهم السلام قال :حدثنی أبی أمیر المؤمنین علیّ علیه السلام قال : قال لی رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیّ أَنْتَ أمیرُ الْمُؤْمِنینَ وَإمامُ الْمُتَّقینَ، یا عَلِیُّ !أَنْتَ سَیِّدُ الْوَصِیّینَ وَوارِثُ عِلمِ النَّبیّینَ وَخَیْرُ الصِّدّیقینَ وَأَفْضَلُ السّابِقینَ، یا عَلِیُّ !أَنْتَ زَوْجُ سَیِّدَةِ نِساءِ الْعالَمینَ وَخلیفَةُ خَیْرُ الْمُرْسَلینَ .یا عَلِیُّ ! أَنْتَ مَوْلَی الْمُؤْمِنینَ وَالْحُجَّةُ بَعْدی عَلَی النّاسِ أَجْمَعینَ اِسْتَوْجَبَالْجَنَّةَ مَنْ تَوَلّاکَ، واسْتَوْجَبَ دُخولَ النّارِ مَنْ عاداکَ.

یا عَلِیُّ !وَالَّذی بَعَثَنی بِالنُّبُوَّةِ وَاصْطَفانی عَلی جَمیعِ الْبَرِیَّةِ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللّهَ تَعالیأَلْفَ عامٍ ما قَبِلَ اللّهُ ذلِکَ مِنْهُ إلّا بِوِلایَتِکَ وَوِلایَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ، وَأَنَّ وِلایَتَکَ لا تُقْبَلُ إلّابِالْبَراءَةِ مِنْ أَعْدائِکَ وَأَعْداءِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ، بِذلِکَ أَخْبَرَنی جَبْرَئیلُ علیه السلام فَمَنْ شاءَ فَلْیُؤْمِنوَمَنْ شاءَ فَلْیَکْفُرْ.(۱)

۵۹۲ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لِعلیّ علیه السلام:یا عَلِیُّ !أَنْتَ إمامُ الْمُسْلِمینَ،وَأَمیرُ الْمُؤْمِنینَ، وَقائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِین، وَحُجَّةُ اللّهِ بَعْدِی عَلَی الْخَلْقِ أجْمَعِینَ، وَسَیِّدُالْوَصِیّینَ، وَوَصِیُّ سَیِّدِ النَّبِیّینَ، یا عَلِیُّ !إنَّهُ لَمّا عُرِجَ بِی إلَی السَّماءِ السّابِعَةِ وَمِنْها إلی سِدْرَةِ الْمُنْتَهی، وَمِنها إلی حُجُبِ النُّورِ، وَأَکْرَمَنی رَبّی جَلَّ جَلالُهُ بِمُناجاتِهِ قالَ لِی :یامُحَمَّدُ !قُلْتُ :لَبَّیکَ رَبّی وَسَعْدَیکَ، تَبارَکْتَ وَتَعالَیْتَ، قالَ :إنَّ عَلِیّاً إمامُ أَولیائی وَنورٌ لِمَنْ أَطاعَنی وَهُوَ الْکَلِمَةُ الَّتِی أَلْزَمها الْمُتَّقِینَ، مَنْ أَطاعَهُ أَطاعَنِی، وَمَنْ عَصاهُ عَصانِی، فَبَشِّرْهُ بِذلِکَ، فَقالَ عَلِیّ علیه السلام :یا رَسُولَ اللّهِ !بَلَغَ مِنْ قَدْرِی حَتّی أَنِّی أُذْکَرُ هُناکَ؟ فَقالَ :نَعَم یا عَلِیُّ!فَاشْکُرْ

۱ـ کنز الفوائد / ۱۸۵.

رَبَّکَ، فَخَرَّ عَلِیّ علیه السلام سَاجِداً شُکْراً للّٰهِ عَلی ما أَنْعَمَ بِهِ عَلَیْهِ، فَقالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :إِرْفَعْ رَأْسَکَ، یا عَلِیُّ !فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَاهی بِکَ مَلائِکَتَهُ.(١)

٥٩٣ ـ (فی حدیث) قال صلی الله علیه و آله وسلم :مَعاشِرَ النَّاسِ !إِنَّ عَلِیّاً مِنّی وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ، خُلِقَ مِنْ طِینَتی، وَهُوَ إِمامُ الْخَلْقِ بَعْدی یُبَیِّنُ لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوا فِیهِ مِنْ سُنَّتی وَهُوَ أَمیرُ الْمُؤْمِنینَ وَقائِدُالْغُرِّ الْمُحَجَّلینَ وَیَعْسوبُ الْمُؤْمِنینَ وَخَیْرُ الْوَصِیّینَ وَزَوْجُ سَیِّدَةِ نِساءِ الْعالَمینَ، وَأَبوالأَئِمَّةِ الْمَهْدِیّینَ .مَعاشِرَ النّاسِ مَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیّاً أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ وَصَلَعَلِیّاً وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَ عَلِیّاً قَطَعْتُهُ، وَمَنْ جَفا عَلِیّاً جَفَوْتُهُ، وَمَنْ والی عَلِیّاً والَیْتُهُ وَمَنْ عادی عَلِیّاً عادَیْتُهُ....(٢)

٥٩٤ ـ بالإسناد، عن ابن عباس عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، وَهُوَالإمامُ وَالْخَلیفَةُ مِنْ بَعْدی، مَنْ تَمَسَّکَ بِهِ فازَ وَنَجا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ ضَلَّ وَغَوی، یَلِی غُسْلِی وَتَکْفینی وَیَقْضی دَیْنی، وَأَبوسِبْطَیَّ :الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ....(٣)

٥٩٥ ـ عن أبی سعید قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ إِمامُ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدی.(٤)

---

١ ـ البحار ١٨/٣٣٧.

٢ ـ أمالی الصدوق / ١٠٩.

٣ ـ اثبات الهداة ١/٥٧٣.

٤ ـ عیون اخبار الرضا ١/٢٨١، البحار ٣٨/١٢١، اثبات الهداة ٢/٣٥.

٥٩٦ ـ بالإسناد، عن الصادق علیه السلام :إِنَّ اللَّهَ أَوحى إِلى المَلائِكَةِ :هذا نـورٌ مِن نوری أَصلُهُ نُبوَّةٌ وَفرعُهُ إمامَةٌ، أَمّا النُّبُوَّةُ فَلِمُحَمَّدٍ عَبدی وَرسولی، وَأَمّا الإِمامَةُ فَلِعَلِیٍّ حُجَّتی وَوَلِیّی،وَلَوْ لا هُما ما خَلَقتُ خَلقی، أَما عَلِمتَ أَنَّ رَسولَ اللَّهِ صلى الله علیه و آله وسلم رَفَعَ یَدَیْ عَلِیٍّ بِغَدیرِ خُمٍّ حَتّی نَظَرَ النّاسُ إِلى بَیاضِ إِبطَیهِما فَجَعَلَهُ مَولَی المُسلِمینَ وَإِمامَهُم، إِلى أَنْ قالَ رَسولُ اللَّهِ صلى الله علیه و آله وسلم :أَطیعُوا عَلِیّاً فَإِنَّهُ مُطَهَّرٌ مَعصومٌ لا یَضِلُّ وَلا یَشقى.(١)

٥٩٧ ـ قال رسول اللّه صلى الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ الهادِی.(٢)

٥٩٨ ـ عن أبی ذرّ عن النبیّ صلى الله علیه و آله وسلم :فی حدیث طویل قال: عَلِیٌّ قائِدُ البَرَرَةِ وَقاتِلُ الكَفَرَةِ.(٣)

٥٩٩ ـ عن عبداللّه بن أسعد بن زرارة قال :قال رسول اللّه صلى الله علیه وآله وسلم :أُسرِیَ بی رَبّی فَأَوحى إِلَیَّ فی عَلِیّ علیه السلام بِثَلاثٍ :إِنَّهُ إِمامُ المُتَّقینَ، وَسَیِّدُ المُؤمِنینَ، وَقائِدُ الغُرِّ المُحَجَّلینَ.(۴)

٦٠٠ ـ بالإسناد، عن جعفر بن محمد عن أبیه عن جده علیهم السلام قال: قال رسول اللّه صلى الله علیه و آله وسلم:لَمّا أُسرِیَ بی إِلَى السَّماءِ وَانتَهَیتُ إِلى سِدرَةِ المُنتَهى؛ نُودِیتُ یا مُحَمَّدُ ! استَوصِ بِعَلِیٍّ خَیراً فَإِنَّهُ سَیِّدُ المُسلِمینَ وَإِمامُ المُتَّقینَ وَقائِدُ الغُرِّ المُحَجَّلینَ یَومَ القِیامَةِ.(٥)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/٣٨. ٢ ـ احقاق الحق ١٥/ ٣١٢.

٣ـ نهج الصباغة ۴/ ١٣١، اثبات الهداة ٢/ ٢١٢.

۴ ـ الخصال/ ١١٦، الیقین/ ۴٧٠، المستدرک للحاکم ٣/ ١٣٨ باختلاف یسیر.

٥ ـ أمالی الطوسی ١/ ١٩٦.

۶۰۱ ـ عن ابن عباس قال :قالَ رسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :ما أظَلَّتِ الخَضراءُ ولا أقَلَّتِ الغَبراءُ بَعْدی أفْضَلَ مِن علىِّ بْنِ أبى طالِبٍ وَإنَّهُ إمامُ أُمَّتی وأميرُها وَإنَّهُ لَوَصِيِّی وَخليفتی عَليها مَنِ اقْتَدی بِهِ بَعْدی اهْتَدی، وَمَنِ اهْتَدی بِغَيْرِهِ ضَلَّ وَغوی، إنّی أنَا النَّبیُّ الْمُصْطَفی ماأنْطِقُ بِفَضْلِ عَلیِّ بْنِ أبی طالِبٍ عَنِ الْهَوی إنْ هُوَ إلّا وَحْیٌ يُوحی....(۱)

۶۰۲ ـ عن ابن عباس، عن النَّبیّ صلى الله عليه و آله وسلم (فی حديث) إنَّ اللّهَ أوْحی إلَيْهِ :أنّی قَدْ جَعَلْتُ عَلِيّاً أميرَالْمُؤْمِنينَ فَمَنْ تَآمَرَ عَلَيْهِ لَعَنْتُهُ، وَمَنْ خالَفَهُ عَذَّبْتُهُ، يا مُحَمَّدُ !إنّی قَدْ جَعَلْتُ عَلِيّاًإمامَ الْمُسْلِمينَ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ أخْزَيْتُهُ، إنَّ عَلِيّاً سَيِّدُ الْوَصِيّينَ.(۲)

۶۰۳ ـ بالإسناد فی حديث قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :يا عَلِیُّ ! أنْتَ الإمامُ بَعْدی والأميرُوَأنْتَ الصّاحِبُ بَعْدی وَالْوَزيرُ وَمالَکَ فی أُمَّتی مِنْ نَظيرٍ.(۳)

۶۰۴ ـ عن زيد بن أرقم قال:قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :ألا أدُلُّكُمْ عَلى ما إنْ تَسَلَّمْتُمْ عَلَيْهِ لَمْ تَهْلِكوا؟ إنَّ إمامَكُمْ وَوَلِيَّكُمْ عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ، فَناصِحوهُ وَصَدِّقوهُ فَإنَّ جَبْرائيلَ أمَرَنی بِذلِکَ.(۴)

۶۰۵ ـ عن النّبیّ صلى الله عليه و آله وسلم :إنَّ اللّهَ أوْحی إلَيْهِ :أنَّ عَلِيّاً رايَةُ الْهُدی، وَإمامُ أوْلِيائی، وَنورُ مَنْ أطاعَنی.(۵)

---

۱ ـ كنز الفوائد / ۲۰۸، البحار ۱۵۲/۳۸.

۲ ـ اثبات الهداة ۲۴۲/۲.
۳ ـ أمالی الصدوق / ۴۸.

۴ ـ المسترشد / ۶۳۲.
۵ ـ اثبات الهداة ۲۸۶/۲.

٢٠٦ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :عليٌّ إمامُ الخَلقِ (امام النّاس).(١)

٢٠٧ ـ بالإسنادِ، قالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :إنَّ اللّهَ تبارَک وَتعالى اطّلَعَ إلَى الأرضِ إطّلاعَةًفاختارَنى مِنها فَجعَلَنى نَبيّاً، ثُمَّ اطّلَعَ الثّانيَةَ فاختارَ مِنها عَلِيّاً فَجعَلَهُ إماماً، ثُمَّ أمَرَنى أنْ أتّخِذَهُ أخاً وَوَلِيّاً وَوَصِيّاً وَخَليفَةً وَوَزيراً، فَعَلِيٌّ مِنّى وَأنا مِنْ عَلِيٍّ وَهُوَ زَوجُ ابنَتى وَأبوسِبطَىَّ الحَسَنِ وَالحُسَينِ....(٢)

٢٠٨ ـ قالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم :سَيَكونُ بَعدى فِتنَةٌ مُظلِمَةٌ، النّاجى فيها مَنْ تَمسَّکَ بِعُروَةِاللّهِ الوُثقى .فَقيلَ :يا رَسولَ اللّهِ، وَما العُروَةُ الوُثقى؟ قالَ :وِلايَةُ سَيِّدِ الوَصِيّينَ.

قيلَ :يا رَسولَ اللّهِ، وَما سَيِّدُ الوَصِيّينَ؟

قالَ :أميرُ المُؤمِنينَ:

قيل وَمَنْ أميرُ المُؤمِنينَ؟ قالَ :مَولَى المُسلِمينَ وَإمامُهُم بَعدِى،

قيلَ :وَمَنْ مَولَى المُسلِمينَ؟ قالَ :أخى عَلِىُّ بنُ أبى طالِبٍ عليه السلام.(٣)

٢٠٩ ـ حَدَّثَنا أبو حَمزَةَ وَجَعفَرُ بنُ سُلَيمانَ وَمسلمَةُ بنُ عَبدِالمَلِکِ وَأحمَدُ بنُ عَبدِ اللّهِ وَعَلِىُّ بنُ مُحَمَّدٍ، قالُوا :حَدَّثَنا داوُدُ بنُ سُلَيمانَ، قالَ :حَدَّثَنى الرّضاعليه السلام قالَ :قالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم فى قَولِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ :يَومَ

---

١ ـ احقاق الحق ١٥/ ٧٥. ٢ ـ كمال الدين / ٢٥٧.

٣ـ اليقين / ٢٥٠، غاية المرام / ٧٤ چاپ جديد.

نَدْعُو كُلَّ أُناسٍ بِإمامِهِمْ قالَ :يُدْعَوْنَ بِإمامِ زَمانِهِمْ وَ كِتابِ رَبِّهِمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ. وَقالَ :يا عَلِيُّ !إنَّكَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَإمامُ الْمُتَّقِينَ وَقائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَيَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ.(۱)

۶۱۰ - قالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم :اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هادِياً مَهْدِيّاً -قالَهُ لِعَلِيٍّ.(۲)

دوسری فصل

علی علیہ السلام کی امامت

علی علیہ السلام کی امامت

۵۸۸۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات کو مجھے آسمان پر لے گئے، پروردگار نے علی علیہ السلام کے بارے میں مجھے تین کلمات کی سفارش کی اور فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: اے میرے پروردگار! لبیک، فرمایا: علی علیہ السلام پرہیز گاروں کے پیشوا اور سفید اور نورانی چہروں کے رہبر اور مؤمنین کے سردار ہیں۔

۵۸۹۔عبداللہ بن مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس را تجھے آسمان پر لے گئے،

۱۔الیقین / ۴۹۳۔ ۲۔احقاق الحق ۷/ ۷۷۔

پروردگار مجھ سے ہم کلام ہوا اور فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: اے میرے پروردگار لبیک فرمایا: تمہارے بعد علی علیہ السلام لوگوں پر میری حجت ہیں اور ان کے پیشوا ہیں جو میرے پیروکار ہیں، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۵۹۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خوف دلانے والا ہوں اور علی علیہ السلام لوگوں کو ہدایت کرنے والے ہیں، یا علی! ہدایت پانے والے تمہارے توسل سے ہدایت پائیں گے۔

۵۹۱۔ جعفر بن محمد علیہم السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا: میرے والد نے میرے لیے بیان کیا اور فرمایا: میرے والد علی بن حسین علیہ السلام نے اپنے والد سے میرے لیے بیان کیا اور فرمایا: میرے والد امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علی! تم مؤمنین کے امیر اور پرہیزگاروں کے پیشوا ہو یا علی! تم اوصیاء کے سرور اور پیغمبروں کے علم کے وارث، بہترین صادق اور سبقت لینے والوں سے افضل ہیں، یا علی! تم عالم کی عورتوں کی سردار کے شوہر ہو اور پیغمبروں کے بہترین جانشین ہو، یا علی! تم مؤمنوں کے سردار اور میرے بعد ان تمام لوگوں پر حجت ہوں گے جو تمہیں دوست رکھے گا وہ بہشت کے لائق ہے اور جو تمہیں دشمن رکھے گا وہ جہنم کی آگ کا مستحق ہوگا یا علی: مجھے اس کی قسم جس نے مجھے نبوت کے لیے مبعوث کیا اور سب لوگوں پر برتری عطا کی۔ اگر کوئی بندہ تمہاری اور ائمہ کی ولایت کے بغیر ہزار سال خدا کی عبادت کرتا رہے تو اس کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔ اور اسی طرح تمہاری ولایت اور ائمہ علیہم السلام کی ولایت جو تمہاری اولاد میں سے ہیں تمہارے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کے بغیر قبول نہیں ہوگی۔ یہ اطلاع مجھے جبرئیل نے دی ہے؛ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختار کرے۔

۵۹۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلی ! تم مسلمانوں کے پیشوااور امیر المؤمنین اور نورانی چہروں کے رہبر ہواور میرے بعد تمام لوگوں پر حجت خداہو آپ اوصیاء کے سرداراور پیغمبروں کے وصی ہو، یاعلی ! جس وقت مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیااور سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا اور وہاں سے نور کے پردوں پر پہنچا اور میرے پروردگار نے اپنی مناجات کے ذریعہ میراا احترام کیااور مجھ سے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں نے کہا: لبیک اے میرے پروردگار تو بلند مرتبے کا مالک ہے، فرمایا: علی میرے دوستوں کا پیشوااور فرمان برداروں کا نور ہے وہ ایسا کلام ہے کہ جس کو میں نے پرہیز گاروں کے لیے لازم اور واجب بنایا ہے، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔ابھی تو اس خوشخبری کو اسے دے دے۔علی علیہ السلام نے عرض کی اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا میں اس مقام تک پہنچ گیا ہوں کہ وہاں پر میرا تذکرہ ہوا ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یاعلی ! ابھی اپنے پروردگار کا شکر کرو۔علی علیہ السلام نے سجدہ کیا اور جو خدا نے نعمت عطا کی تھی اس کا شکر بجالایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی ! سجدہ سے پیشانی اٹھالو کہ خدا اپنے ملائکہ کے ساتھ تم پر افتخار کررہا ہے۔

۵۹۳۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی علیہ السلام مجھ سے ہےاور میں علی سے ہوں اور انہیں میری مٹی سے خلق کیا گیا ہے۔وہ میرے بعد لوگوں کا پیشوا ہیں اور جس چیز پر میری سنت میں لوگ اختلاف کریں گے ان کے لیے بیان کریں گے۔

وہ مؤمنین کے امیر اور سفید چہروں کے رہبر اور ایمان لانے والوں اور بہترین اوصیاء کے سرور ہیں اور جہاں کی عورتوں کی سردار کے شوہر ہیں اور ہدایت یافتہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں اے لوگو! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا میں اسے دوست رکھو گا اور جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے گا میں اسے

الفصل الاوّل:

فی اسلامه و ایمانه

٨ ـ أوَّلُ مَنْ أسْلَمَ

٥ ـ قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أنْتَ أوَّلُ المُسْلِمینَ إسْلاماً، وَأنْتَ أوَّلُ المُؤمِنینَ إیماناً، وَأنْتَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارونَ مِنْ موسی.(١)

٦ ـ عن سلمان الفارسی، قال :قالَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم : أوَّلُکُمْ وارداً عَلَی)عَلَیَّ(الحَوْضَ أوَّلُکُمْ إسْلاماً عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ علیه السلام.(٢)

٧ ـ عَنْ عَلِیّ علیه السلام قالَ :أنا أوَّلُ رَجُلٍ أسْلَمَ مَعَ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم.(٣)

٨ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم:عَلِیٌّ أوَّلُ المُسْلِمینَ إسْلاماً.(٤)

٩ـ بالإسناد، علی بن موسی ابوالحسن عن أبیه عن آبائه علیهم السلام إنَّ عَلِیّاًعلیه السلام أوَّلُمَنْ أسْلَمَ.(٥)

١٠ ـ عَنْ سَلمانِ الفارِسیّ قالَ :قالَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم خَیْرُ

١ـ احقاق الحق ٢١٨/٤.

٢ ـ فضائل الخمسة ١٧٩/١، الاستیعاب ١٠٩١/٣ (باختلاف فی موارد.)

٣ـ الغدیر ٢٢١/٣، مناقب علی بن ابیطالب ١٥/ وینابیع المودة ١٥/٥ (باختلاف.)

٤ ـ احقاق الحق ٣٥٧/١٥.

٥ ـ امالی الطوسی ٣٥٢/١، الطرائف ١٨/، فضائل الخمسة ١٧٨/١ وروضة الواعظین ٨٥/١ باختلاف یسیر.

دشمن رکھوں گا جو علی علیہ السلام سے تمسک کرے گا میں اس سے تمسک کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوری کرے گا میں اس سے دوری کروں گا اور جو علی علیہ السلام پر ظلم کرے گا میں اس پر ظلم کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے محبت کرے گا میں اسے کے ساتھ محبت کروں گا اور جو اس کے ساتھ دشمنی کرے گا میں اس کے ساتھ دشمنی کروں گا۔

۵۹۴۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے وہ میرے بعد امام اور خلیفہ ہیں، جو ان سے تمسک کرے گا وہ کامیاب ہے اور نجات پائے گا، اور جو ان سے دوری کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، میری تجہیز ان کے ذمہ ہے اور وہ میرے قرض ادا کریں گے وہ میرے دونوں نواسوں حسن اور حسین علیہما السلام کے والد ہیں۔

۵۹۵۔ ابوسعید سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام ہر مومن کے پیشوا ہیں۔

۵۹۶۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے فرمایا: خداوند نے ملائکہ کو وحی کی: یہ میرے نور کی شعاع ہے اس کا سرچشمہ اور بنیاد نبوت اور شاخ امامت ہے نبوت کا تعلق میرے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے، اور امامت کا تعلق میری حجت اور میرے ولی علی علیہ السلام سے ہے ۔اگر ان دونوں کا وجود نہ ہوتا میں مخلوقات کو خلق نہ کرتا، مگر تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں علی علیہ السلام کے دونوں ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ لوگوں نے حضرت کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، اور انہیں مسلمانوں کا سرپرست اور پیشوا بنایا؟ یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی پیروی کریں اس لیے کہ وہ پاک اور معصوم ہے اور کبھی بھی گمراہی میں گرفتار نہیں ہوگا۔

۵۹۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں کے ہادی ہیں۔

۵۹۸۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: علی علیہ السلام صالحین کے پیشوا اور کافروں کے قاتل ہیں۔

۵۹۹۔ عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا پروردگار مجھے رات کو آسمان پر لے گیا اور علی علیہ السلام کے بارے میں مجھ سے تین چیزوں کی وحی کی کہ وہ پرہیز گاروں کے پیشوا اور مؤمنین کے سرور اور نورانی چہروں کے رہبر ہیں۔

۶۰۰۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اور جد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت مجھے رات کو آسمان پر لے گئے اور میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا، مجھے آواز دی، اے محمد! علی علیہ السلام کی نیک اور اچھی وصایت کو قبول کرو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن مسلمانوں کے سردار اور پرہیز گاروں کے پیشوا اور نورانی وسفید چہروں کے رہبر ہیں۔

۶۰۱۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیلے آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے اس کے سائے کو قبول نہیں کیا جو میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے افضل ہو وہ میری امت کے پیشوا اور حاکم ہیں اور میری امت پر میرے وصی اور جانشین ہیں۔

جو میرے بعد ان کی اطاعت اور پیروی کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو ان کے علاوہ کسی سے ہدایت چاہے گا تو وہ گمراہ ہو جائے گا میں وہ انتخاب کیا ہوا پیغمبر ہوں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں اپنی طرف سے کلمات بیان نہیں کر رہا ہوں میرے یہ کلمات جو مجھ پر وحی ہوئی ہے اس سے خارج نہیں، میں تو وحی کے بغیر کوئی چیز بیان ہی نہیں کرتا۔

۶۰۲۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے اپنی وحی کے ذریعہ مجھ سے فرمایا: میں علی علیہ السلام کو امیر المؤمنین قرار دے رہا ہوں جو ان پر حکم کرے گا میں اس پر

لعنت کروں گا، اور جوان کی مخالفت کرے گا میں اس پر عذاب نازل کروں گا۔ اے محمد! میں نے علی علیہ السلام کو مسلمانوں کا پیشوا قرار دیا ہے جس نے ان پر سبقت لی میں اسے رسوا کروں گا۔ علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۶۰۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: یا علی! تم میرے بعد پیشوا اور حاکم ہو اور میرے بعد صاحب حکم اور وزیر ہو میری امت کے درمیان تمہاری نظیر اور مثال نہیں۔

۶۰۴۔ زید بن ارقم کہتے ہیں، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک چیز کی راہنمائی نہ کروں کہ اگر اس کے سامنے تسلیم ہو جائیں تو ہلاک نہیں ہوں گے؟ جان لیں کہ تمہارے امام اور پیشوا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ بس اس کی نصیحت کو قبول کریں اور ان کی گفتگو پر اعتماد کریں یہ حکم مجھے جبرئیل نے دیا ہے۔

۶۰۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: خداوند نے مجھ پر وحی فرمائی کہ علیؑ ہدایت کے پرچم اور میرے دوستوں کے رہنما اور انکا نور ہیں جو میری اطاعت کرتے ہیں۔

۶۰۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مخلوقات کے امام ہیں (لوگوں کے امام ہیں)

۶۰۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے زمین پر توجہ کی اور مجھے اس سے انتخاب کیا اور پیغمبر قرار دیا، اس کے بعد دوبارہ زمین پر توجہ کی اور اور علی علیہ السلام کو انتخاب کیا اور امام قرار دیا، اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ میں انہیں اپنا بھائی، دوست، وصی اور جانشین قرار دوں، اس لیے علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اور وہ میری بیٹی کیشوہر اور میرے دونوں نواسوں حسنؑ اور حسینؑ کے باپ ہیں۔

۶۰۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک اندھا فتنہ کھڑا ہوگا، فقط وہ شخص اس

سے نجات پائے گا جو خدا کی مضبوط رسی سے تمسک کرے گا، پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عروۃ الوثقٰی سے مراد کیا ہے؟ فرمایا: امیر المؤمنین سوال کیا گیا: امیر المؤمنین کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو مسلمانوں کے مولا ہیں اور میرے بعد ان کے پیشوا ہوں گے کہا گیا: مسلمانوں کے مولا کون ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۶۰۹۔ ابو حمزہ اور جعفر بن سلیمان اور مسلمۃ بن عبد الملک اور احمد بن عبد اللہ اور علی بن محمد نے کہا: ہمارے لیے داوود بن سلیمان نے حدیث نقل کی اور کہا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ: رسول خداؐ نے کلام الہیٰ (اس دن جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے) کے بارے میں فرمایا: لوگوں کو اپنے وقت کے امام اور پروردگار کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت کے ساتھ پکارا جائے گا۔ اور فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ مسلمانوں کے سرور اور پرہیز گاروں کے پیشوا اور سفید چہروں کے رہبر اور مؤمنین کے حاکم ہیں۔

۶۱۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! انہیں ثابت قدم رکھ اور انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ قرار دے۔

۱۲۹۔ عصمة علی علیه السلام

۶۱۱۔ بالإسناد، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلالي، عَنْ أميرِ الْمُؤمِنينَ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ علیه السلام قالَ: إنَّ اللّهَ تبارَكَ وَتَعالى طَهَّرَنا وَعَصَمَنا وَجَعَلَنا شُهداءَ عَلى خَلْقِهِ وحُجَجاً فى أرْضِهِ وَجَعَلَنا مَعَ الْقُرْآنِ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنا لا نُفارِقُهُ وَلا يُفارِقُنا.(۱)

۱۔ کمال الدین / ۲۴۰، الحکم الزاهرة ۲/ ۷۷ به نقل از الکافی ۱/ ۱۹۱، الوسائل ۱۸/ ۱۳۲.

۶۱۲ ـ عَن ابنِ عَبّاسٍ قالَ :سَمِعتُ رَسولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم يقولُ :أنَا وَعَلِيٌّ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ وَتِسعَةٌ مِن وُلدِ الحُسَينِ مُطَهَّرونَ مَعصومُونَ.(۱)

۶۱۳ عن أبی سعيد الخدری فی قول اللّٰه عَزَّ وَجلَّ :إنّما يُريدُ اللّٰهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أهلَ البَيتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطهِيراً قال :جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم عليّاً وفاطِمَةَ والحَسَنَ والحُسَيْنَ، ثُمَّ ادارَ عَلَيهِمُ الكِساءَ فَقالَ :هؤُلاءِ أهلُ بَيتی اَللّٰهُمَّ أذهِبْ عَنهُمُ الرِّجسَوَطَهِّرهُم تَطهِيراً.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی عصمت

۶۱۱ ـ سلیم بن قیس ہلالی نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا کہ آنحضرت نے فرمایا: خداوند نے ہمیں پاک اور معصوم اور ہمیں لوگوں پر گواہ اور زمین پر حجت قرار دیا ہے۔ خداوند نے ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا، نہ قرآن ہم سے جدا ہوگا اور نہ ہم قرآن سے۔

۶۱۲ ـ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آنحضرت نے فرمایا: میری اور علی اور حسن اور حسین علیہم السلام کی اولاد سے نو فرزند پاک اور معصوم ہیں۔

۶۱۳ ـ ابوسعید خدری سے کلام الہیٰ (اے پیغمبر کے) اہل بیت خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو برائی سے دور رکھے اور جو پاک اور پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک اور پاکیزہ رکھے) کے

---

۱ ـ اثبات الهداة ۱/۵۱۰، کمال الدین/۲۸۰، کفایة الاثر/۱۹، البحار ۲۵/۲۰۱.

۲ ـ احقاق الحق ۱۴/۶۴.

بارے میں نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو جمع کیا اور اپنی عبا کو ان پر ڈال دیا اور فرمایا: یہ میرے اہل بیتؑ ہیں: خدایا: برائی کو ان سے دور رکھ اور انہیں پاک اور پاکیزہ قرار دے۔

۱۳۰ ۔ طاعة علی علیه السلام

۶۱۴ ۔ عن أبیذرّرضی الله عنه قال :قال رسول الـلّـه صلی الله علیه و آله وسلم لِعلیّ بن أبی طالب علیه السلام :مَنْ أطاعَنی؛فَقَدْ أطاعَ اللّهَ وَمَنْ عصانی؛ فَقَدْ عَصَی اللّهَ، وَمَنْ أَطاعَکَ؛ فَقَدْ أَطاعَنی، وَمَنْ عصاکَ؛ فَقَدْعصانی.(۱)

۶۱۵ ـ (فی حدیث) عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :إذا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَی اللّهَ وَهُوَ عَنْکَ راضٍ؛ فَاسْلُکْ طَریقَ عَلِیٍّ وَمِلْ مَعَهُ حَیْثُ مالَ وَارْضَ بِهِ إماماً وَعادِ مَنْ عاداهُ وَوالِ مَنْ والاهُ، وَلایُدْخِلُکَ فیهِ شَکٌّ فَإنَّ الشَّکَّ فی عَلِیٍّ کُفْرٌ.(۲)

۶۱۶ ـ عن أبی أیّوبالأنصاری قال :سمعت النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم یقول لعمّار بن یاسر :تَقْتُلُکَ الْفِئَةُ الْباغِیَةُ وَأَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَکَ، یا عَمّارُ !إذا رَأَیْتَ عَلِیّاً سَلَکَ وادِیاً وَسَلَکَ النّاسُ وادِیاًغَیْرَهُ، فَاسْلُکْ مَعَ عَلِیٍّ وَدَعِ النّاسَ، إنَّهُ لَنْ یُدْلِیَکَ فی رَدیً وَلَنْ یُخْرِجَکَ مِنَ الْهُدی....(۳)

۶۱۷ ـ عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا أَدُلُّکُمْ عَلی ما إنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهِ

۱۔ المستدرک للحاکم ۱۲۸ / ۳، البحار ۲۹/۳۸ باختلاف یسیر.

۲۔ اثبات الهداة ۴۸/۲.

۳۔البحار ۳۲/۳۸.

لَنْ تَضِلّوا بَعْدی أَبَداً؟ قالوا:بَلی یا رَسولَ اللّهِ قال :هذا عَلِیٌّ.(۱)

۶۱۸ ـ بالإسناد، عنزید بنأرقم قال :قالرسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: أَلاأَدُلُّکُمْ عَلیما إِنِ اسْتَدْلَلْتُمبِهِ؛ لَمْ تَهْلِکوا وَلَم تَضِلّوا (لَنْ تَهْلِکوا وَلَنْ تَضِلّوا)، قالوا بلی یا رسول اللّه، قال:إِنَّ إِمامَکُمْوَوَلِیَّکُمْ عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ فوازِرُوهُ وَناصِحوهُ وَصَدِّقوهُ فَإِنَّ جبْرائیلَ أَمَرَنی بِذلِکَ.(۲)

۶۱۹ ـ (فی حدیث عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم) :یابْنَ عَبّاسٍ !إِذا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَی اللّهَ وَهُوَ عَنْکَ راضٍ !فَاسْلُکْ طَریقَةَ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ وَمِلْ مَعَهُ حَیْثُ مالَ، وَارْضَ بِهِ إِماماً، وَعادِ مَنْعاداهُ، وَوالِ وَالاهُ.(۳)

۶۲۰ ـ بالإسناد، عن حذیفة بن أسید الغفاری قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا حُذَیْفَةُ !إِنَّحُجَّةَ اللّهِ عَلَیْکُمْ (عَلَیْکَ) بَعْدی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ، اَلْکُفْرُ بِهِ کُفْرٌ بِاللّهِ، وَالشِّرْکُ بِهِ شِرْکٌ بِاللّهِ، وَالشَّکُّ فیهِ شَکٌّ فی اللّهِ وَالإِلْحادُ فیهِ إِلْحادٌ فِی اللّهِ، وَالإِنْکارُ لَهُ إِنْکارٌ للّهِ، وَالإِیمانُ بِهِ إِیمانٌ بِاللّهِ لِأَنَّهُ أَخو رَسولِ اللّهِ وَوَصِیُّهُ وَإِمامُ أُمَّتِهِ، وَمَوْلاهُمْ وَهُوَ حَبْلُ اللّهِ الْمَتینُ، وَعُرْوَتُهُ الْوُثْقَی الَّتی لَاانْفِصامَ لَها وَسَیَهْلِکُ فیهِ اثْنانِ وَلا ذَنْبَ لَهُ :مُحِبٌّ غالٍ وَمُقَصِّرٌ.(۴)

۶۲۱ - (فی حدیث) عن علیّ علیه السلام :حَرْبی حَرْبُ اللّهِ، وَسِلْمی سِلْمُ

---

۱ ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۹۰، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۳۷ باختلاف فی موارد.

۲ ـ امالی الصدوق/ ۳۸۶، بشارت المصطفی/ ۱۷۷، اثبات الهداة ۲/ ۶۵ واحقاق الحق ۵۶/۲ باختلاف فی موارد.

۳ ـ امالی الطوسی ۱/ ۱۰۴. ۴ ـ غایة المرام/ ۲۰۳.

اللّهِ، وَطاعَتی طاعَةُاللّهِ، وَوِلایَتی وِلایَةُ اللّهِ، وَأَتباعی أَوْلیاءُ اللّهِ، وَأَنصاری أَنصارُ اللّهِ.(۱)

۶۲۲ ـ بِالإسْنادِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُوسَی الرِّضا عَنْ آبائِهِ علیهم السلام قالَ :قالَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَتَمَسَّکَ بِدینی وَیَرْکَبَ سَفینَةَ النَّجاةِ بَعْدی فَلْیَقْتَدِ بِعَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ، وَلْیُعادِ عَدُوَّهُ وَلْیُوالِ وَلِیَّهُ فَإِنَّهُ وَصِیّی، وَ خَلیفَتی عَلی اُمَّتی فی حَیاتی وَبَعْدَ وَفاتی، وَهُوَ إمامُ کُلِّ مُسْلِمٍ وَأَمیرُ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدی، قَوْلُهُ قَوْلی، وَأَمْرُهُ أَمْری وَنَهْیُهُ نَهیی، وَتابِعُهُ تابِعی، وَناصِرُهُ ناصِری، وَخاذِلُهُ خاذِلی ثُمَّ قالَ صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ فارَقَ عَلِیّاً بَعْدی لَمْ یَرَنی وَلَمْ أَرَهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ،وَمَنْ خالَفَ عَلِیّاً حَرَّمَ اللّهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ، وَجَعَلَ مَأْواهُ النّارَ (وَبِئْسَ الْمَصیرِ) وَمَنْ خَذَلَ عَلِیّاًخَذَلَهُ اللّهُ یَوْمَ یُعْرَضُ عَلَیْهِ، وَمَنْنَصَرَ عَلِیّاًنَصَرَهُ یَوْمَ یَلْقاهُ .وَلَقَّنَهُ حُجَّتَه عِنْدَ الْمُساءَلَةِ....(۲)

۶۲۳ ـ بالإسناد، عن أبی ذررضی الله عنه، قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَطاعَنی فَقَدْ أَطاعَ اللّهَ،وَمَنْ عَصانی فَقَدْ عَصَی اللّهَ، وَمَنْ أَطاعَ عَلِیّاً فَقَدْ أَطاعَنی، وَمَنْ عَصی عَلِیّاً فَقَدْ عَصانی.(۳)

۶۲۴ ـ عن أبیذرّ الغفاریرضی الله عنه، قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :لعلیّ :مَنْ أَطاعَکَ فَقَدْأَطاعَنی، وَمَنْ عَصاکَ فَقَدْ عَصانی....(۴)

۶۲۵ ـ بالإسناد، عن أبی جعفر محمد بن علیّ الباقرعلیه السلام قال:

۱ـ احقاق الحق ۶/ ۴۴۱.
۲ـ کمال الدین/ ۲۶۰.
۳ـاحقاق الحق ۶/ ۴۱۹.
۴ـاحقاق الحق ۶/ ۴۲۰.

سمعت جابر بن عبدالله الأنصاری یقول :إن رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم کان ذات یوم فی منزل اُمّ ابراهیم وعنده نفر منأصحابه إذ أقبل علی بن أبی طالب علیهما السلام، فلما بصر به النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :یا مَعْشَرَ النّاسِ !أَقْبَلَ إِلَیْکُمْ خَیْرٌ لِلنّاسِ بَعْدی، وَهُوَ مَولیکُمْ، طاعَتُهُ مَفْروضَةٌ کَطاعَتی وَمَعْصِیَتُهُ مُحَرَّمَةٌ کَمَعْصِیَتی، مَعاشِرَ النّاسِ !أَنا دارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ مِفْتاحُها، وَلَنْ یُوصَلَ إِلَی الدّارِ إِلّابِالْمِفْتاحِ، وَکَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یُحِبُّنی وَیُبْغِضُ عَلِیّاً.(۱)

۶۲۶ ـ عن الأصبغ قال :سئل سلمان الفارسی عن علیّ بن أبی طالب علیه السلام قال :سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :عَلَیْکُمْ بِعَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ فَإِنَّهُ مَوْلاکُمْ فَأَحِبّوهُ، وَکَبیرُکُمْ فَاتَّبِعوهُ، وَعالِمُکُمْ فَأَکْرِموهُ وَقائِدُکُمْ إِلَی الْجَنَّةِ فَعَزِّروهُ وَ(إذا) دَعاکُمْ فَأَجیبوهُ .وَإِذا أَمَرَکُمْ فَأَطیعوهُ أَحِبّوهُ لِحُبّی وَأَکْرِموهُ لِکَرامَتی ما قُلْتُ لَکُمْ فی عَلِیٍّ إِلّا ما أَمَرَنی بِهِ رَبّی.(۲)

۶۲۷ ـ عن علیّ بن الحسین عن أبیه عن جده أمیر المؤمنین علیّ علیه السلام قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُم طاعَتِی، وَنَهاکُمْ عَنْ مَعْصِیَتی، وَفَرَضَ عَلَیْکُمْ طاعَةَ عَلِیٍّ بَعْدِی، وَنَهاکُمْ عَنْ مَعْصِیَتِهِ، وَهُوَ وَصِیّی وَوارِثی، وَهُوَ مِنّی وَأَنا مِنْهُ، حُبُّهُ إِیمانٌ، وَبُغْضُهُ کُفْرٌ، مُحِبُّهُ مُحِبّی، وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضی وَهُوَ مَوْلی مَنْ أَنا مَوْلاهُ، وَأَنا مَوْلی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، وَأَنا وَهُوَ أَبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(۳)

---

۱ ـ امالی الصدوق / ۲۸۹. ۲ ـ البحار ۱۵۲/۳۸.

۳ ـ احقاق الحق ۱۰۰/۴، ینابیع المودة / ۱۲۳.

٦٢٨ ـ عن رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :أنه قال :فَرَضَ اللّهُ عَلَيْكُمْ طاعَةَ عَلِيٍّ بَعْدِي كَما فَرَضَ عَلَيْكُمْ طاعَتِي، وَنهاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ كَما نَهاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِي، حُبُّهُ إِيمانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ، أناوَهُوَ أَبَوا هَذِهِ الْأُمَّةِ.(١)

٦٢٩ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ طاعَتُهُ طاعَتِي وَمَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَتِي.(٢)

٦٣٠ ـ عن أبيذرّ قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أَطاعَنِي فَقَدْ أَطاعَ اللّهَ، وَمَنْ عَصانِي فَقَدْ عَصَى اللّهَ، وَمَنْ أَطاعَ عَلِيّاً فَقَدْ أَطاعَنِي، وَمَنْ عصى عَلِيّاً فَقَدْ عَصانِي.(٣)

٦٣١ ـ عن الأصبغ قال سئل سلمان الفارسى رحمه الله عن علىّ بن أبى طالب عليه السلام قال :سمعترسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم يقول :عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام فَإِنَّهُ مَوْلاكُمْ فَأَحِبُّوهُ وَكَبِيرُكُمْ فَاتَّبِعُوهُ وَعالِمُكُمْ فَأَكْرِمُوهُ وَقائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوهُ وَإِذا دَعاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَإِذا أَمَرَكُمْ فَأَطِيعُوهُوَأَحِبُّوهُ لِحُبِّي وَأَكْرِمُوهُ لِكَرامَتِي، مَا قُلْتُ لَكُمْ فِي عَلِيّ عليه السلام إِلَّا ما أَمَرَنِي بِهِ رَبِّي.(٤)

٦٣٢ـ قال صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي فَمَنْ أَطاعَهُ فَقَدْ أَطاعَنِي، وَمَنْ عَصاهُ فَقَدْعَصانِي.(٥)

١ـ احقاق الحق ٢١٦/٧.
٢ـ فرائد السمطين ١٧٩/١.
٣ـ فضائل الخمسة ٩٥/٢.
٤ـ كنز الفوائد ٢٠٩/.
٥ـ البحار ١٠/٣٨

هذِهِ الاُمَّةِ بَعْدی اَوَّلُها إِسْلاماًعلیُّ بنُ أبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۱۱۔عن زید بنأرقم قال :أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۲)

پہلی فصل

اسلام اور ایمان علی علیہ السلام

علی علیہ السلام پہلے مسلمان

۵۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی !تم پہلے فرد ہو جس نے اسلام قبول کیا اور تم پہلے وہ شخص ہو جو ایمان لائے۔تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارون کو موسیٰؑ کے ساتھ تھی۔

۶۔سلمان فارسی سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سب سے پہلے جو حوض کوثر کے کنارے میرے پاس آئے گا وہ تم میں سے پہلا مسلمان یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

۷۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ پہلا فرد ہوں جس نے رسول خدا کے ساتھ اسلام لایا۔

۸۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے شخص تھے جو اسلام لائے۔

۹۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے روایت نقل کی ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے شخص

۱۔ المسترشد /۲۷۱.

۲۔ المستدرک للحاکم ۳/۱۳۶.

۶۳۳ ـ بالإسناد عن الثمالی عن علیّ بن الحسین عن أبیه عن جدّه علیهم السلام قال :قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ اللَّهَ تبارَکَ وَتعالی فَرَضَ عَلَیکُم طاعَتی وَنهاکُم عَنْ مَعْصِیَتی، وَأَوْجَبَ عَلَیْکُم اتّباعَ أَمری، وَفَرَضَ عَلَیْکُم مِنْ طاعَةِ عَلیٍّ بَعْدی ما فَرَضَهُ مِنْ طاعَتی، وَنَهاکُم مِنْ مَعْصِیَتِهِ ما نَهاکُم عَنهُ مِنْ مَعْصِیَتی....(۱)

۶۳۴ ـ عن رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم قال :فَرَضَ اللّهُ عَلَیْکُم طاعَةَ عَلِیٍّ بَعْدی کَما فَرَضَ عَلَیْکُم طاعَتی وَنهاکُم عَنْ مَعْصِیَتِهِ کَما نَهاکُم عَنْ مَعْصِیَتی، حُبُّهُ إیمانٌ وَبُغْضُهُ کُفرٌ، أَنَا وَإِیّاهُ أَبَواهذِهِ الْأُمَّةِ.(۲)

۶۳۵ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلّادٍ قالَ :سَأَلَ رَجُلٌ فارسیٌّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضاعلیه السلام فَقالَ :طاعَتُکُمْ مُفْتَرَضَةٌ؟ فَقالَ :نَعَمْ، فَقالَ :مِثْلَ طاعَةِ عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام؟ فَقالَ :نَعَمْ.(۳)

۶۳۶ ـ قال الصّادق علیه السلام :وِلایَتی لِعَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ وِلادَتی مِنْهُ، لِأَنّوِلایَتی لِعَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ فَرْضٌ، وَوِلادَتی مِنْهُ فَضْلٌ.(۴)

۶۳۷ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ أَمیرُ أُمَّتی وَحُجَّةُ اللّهِ عَلَیْها بَعْدی، قَوْلُکَ قَوْلی، وَأَمْرُکَ أَمْری، وَنَهْیُکَ نَهْیی وَمَعْصِیَتُکَ مَعْصِیَتی، وَطاعَتُکَ طاعَتی وَزَجْرُکَ زَجْری،وَحِزْبُکَ حِزْبی وَحِزْبی حِزْبُ اللّهِ

۱ـ البحار ۹۱/۳۸.

۲ـ اثبات الهداة ۲۷۷/۲.

۳ـ الاختصاص / ۲۷۱.

۴ـ البحار ۲۹۹/۳۹.

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الغَالِبُونَ. (۱)

حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت

۶۱۴۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: جو ہماری اطاعت کرے گا اس نے خدا کی اطاعت کی، اور جو ہماری نافرمانی کرے گا اس نے خدا کی نافرمانی کی، اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۱۵۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جس وقت خدا سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی علیہ السلام کے راستہ پر چلو اور ہر جگہ ان کے ساتھ رہو، اور انہیں اپنا رہبر تسلیم کرو اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمن اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست رہو اور ان کے بارے میں اپنے اندر کوئی شک وشبہ ایجاد نہ کرو اس لیے کہ علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنا موجب کفر ہے۔

۶۱۶۔ابوایوب انصاری کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے عمار بن یاسر سے فرمایا: ایک ستمگر گروہ تم کو قتل کرے گا جب کہ تم حق پر ہو اور حق تمہارے ساتھ ہے، اے عمار! جس وقت تم نے دیکھا کہ علی علیہ السلام ایک راستے پر چل رہے ہیں اور لوگ دوسرے راستے پر چل رہے ہیں تو علیؑ کے راستہ کو اختیار کرو، لوگوں کے راستے کو چھوڑ دو، اس لیے کہ وہ تم کو نابودی کی

۱- غاية المرام / ۲۰۶.

طرف نہیں لے جائے گا اور ہدایت کے راستہ سے خارج نہیں کرے گا۔

۶۱۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو میرے بعد کبھی بھی گمراہ نہیں ہوں گے؟ کہا: کیوں نہیں، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: وہ علی علیہ السلام ہیں۔

۶۱۸۔ زید بن ارقم کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں کہ اگر اس سے اپنی ہدایت چاہو تو نہ ہلاک ہوں گے اور نہ نابود ہوں گے؟ کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: تمہارے سرپرست اور پیشوا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں بس ان کی حمایت کریں اور ان کے خیر خواہ بنیں اور ان کی کلام پر اعتماد کریں اس لیے کہ جبرئیل نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔

۶۱۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے ابن عباس سے فرمایا: اے عباس کے بیٹے، جس وقت خدا سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے طریقہ پر چلو اور جس چیز پر وہ توجہ رکھتے ہیں توجہ رکھو اور ان کی امامت پر راضی رہو اور ان کے دشمنوں کو دشمن اور دوستوں کو دوست رکھو۔

۶۲۰۔ حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے حذیفہ: میرے بعد علی علیہ السلام تم پر خدا کی حجت ہیں ان سے کفر اختیار کرنا خدا سے کفر ہے اور ان سے شرک کرنا خدا سے شرک کرنا ہے۔ اور ان میں شک کرنا خدا میں شک کرنا اور ان کے بارے میں غلط سوچنا خدا کے بارے میں غلط سوچنا اور ان کا انکار کرنا خدا کا انکار ہے اور ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے۔ اس لیے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی وصی اور ان کی امت کے سرپرست

اور پیشوا ہیں وہ خدا کی مضبوط رسی اور عروۃ الوثقیٰ ہیں جو کبھی بھی نہیں ٹوٹے گی اور جلد ہی ان کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے جب کہ وہ بے گناہ ہیں ایک افراط اور تفریط کرنے والے دوست اور دوسرے وہ جو ان کے حق میں غفلت اور کوتاہی کرتے ہیں۔

۶۲۱۔ علی علیہ السلام سے منقول ہیں حضرت نے فرمایا: میرے ساتھ جنگ خدا کے ساتھ جنگ اور میرے ساتھ صلح خدا کے ساتھ صلح، اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور میرے ساتھ دوستی خدا کے ساتھ دوستی ہے، میرے پیروکار خدا کے دوست، اور میرے دوست خدا کے دوست ہیں۔

۶۲۲۔ علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے جد امجد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ میرے دین سے تمسک کرے اور میرے بعد نجات کی کشتی پر سوار ہو جائے تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اقتدا کرے اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمن اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست بن کر رہے اس لیے کہ وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میرے وصی اور میری امت پر میرے جانشین ہیں اور وہ میرے بعد مسلمانوں کے پیشوا اور مؤمنین کے حاکم ہیں۔

ان کا کلام میرا کلام اور ان کا فرمان میرا فرمان اور ان کی نہی میری نہی ہے ان کا پیروکار میرا پیروکار، ان کا مددگار میرا مددگار ہے اور جس نے ان کی مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا گویا کہ اس نے میری مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا، اس کے بعد فرمایا: جو ان سے جدا ہوگا، قیامت کے دن میں اسے نہیں دیکھوں گا اور وہ مجھے نہیں دیکھے گا، اور جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی تو خدا بہشت کو اس پر حرام اور دوزخ کو اس کا ٹھکانہ قرار دے گا، اور کتنی بدجگہ ہے اور جس نے علی علیہ السلام کی مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا تو جس دن وہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا خدا اس کی مدد نہیں کرے گا، اور جس نے علی علیہ السلام کی

مدد کی اور ساتھ دیا تو جس دن وہ خدا سے ملاقات کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا اور سوالات کے وقت اس کی حجت کو اسے یاد دے گا۔

۶۲۳۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے علی علیہ السلام کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی علیہ السلام کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۲۴۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۲۵۔ حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے فرمایا: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابراہیم کی والدہ کے گھر میں تھے اور چند اصحاب بھی آپ کے ساتھ وہاں موجود تھے اس وقت علی علیہ السلام داخل ہوئے، جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ علی علیہ السلام پر پڑی تو فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے وہ شخص ظاہر ہوا ہے کہ جو میرے بعد لوگوں میں سے بہترین فرد ہے۔ وہ تمہارے سرپرست ہیں، جس طرح میری اطاعت واجب ہے ان کی اطاعت بھی واجب ہے اور میری نافرمانی کی طرح ان کی نافرمانی بھی حرام ہے۔ اے لوگو! میں حکمت کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کی چابی ہیں اور چابی کے علاوہ کوئی گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے اور علی علیہ السلام سے دشمنی کرتا ہے۔

۶۲۶۔ اصبغ کہتے ہیں: میں نے سلمان فارسی سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال

کیا، اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام مبارک ہوں اس لیے کہ ان کی پیروی کریں وہ تمہارے عالم ہیں، بس ان کا احترام کریں، وہ تمہیں بہشت کی طرف لے جائیں گے بس ان کی تعظیم کریں، اور جس وقت وہ تمہیں پکاریں لبیک کہیں۔ جس وقت وہ تمہیں حکم دیں اس کی اطاعت کریں انہیں میری دوستی کی خاطر دوست رکھیں اور میری خاطر انکا احترام کریں، میں نے خدا کے حکم کے علاوہ علی علیہ السلام کے بارے میں تمہیں کوئی چیز نہیں بتائی۔

۶۲۷۔ علی بن حسین علیہ السلام نے اپنے والد گرامی اور جد امجد امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے اور میری نافرمانی سے روکا ہے، اور میرے بعد علی علیہ السلام کی اطاعت کو بھی تم پر واجب کیا ہے اور ان کی نافرمانی سے روکا ہے۔

وہ میرے بعد میرے وارث اور وصی ہیں اور وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ان سے دوستی ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی کفر کی علامت ہے انہیں دوست رکھنے والے میرے دوست اور انہیں دشمن رکھنے والے میرے دشمن ہیں وہ ان کے سرور ہیں جن کا میں سرور ہوں اور میں ہر مسلمان مرد اور عورت کا سرور ہوں، اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۲۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے فرمایا: خداوند نے جس طرح میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے، علی علیہ السلام کی اطاعت کو بھی تم پر واجب کیا ہے اور جس طرح تمہیں میری نافرمانی سے روکا ہے اور اسی طرح ان کی نافرمانی سے بھی روکا ہے۔

ان سے دوستی ایمان کی نشانی اور ان سے دشمنی کفر کی نشانی ہے میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۲۹۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی اطاعت میری اطاعت اوران کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۶۳۰۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی ہے۔اور جس نے علیؑ کی پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۳۱۔اصبغ کہتے ہیں: میں نے سلمان فارسی سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا،اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام مبارک ہوں اس لیے کہ وہ تمہارے سرپرست ہیں، بس انہیں دوست رکھیں، وہ تمہارے رہبر ہیں اس لیے ان کی پیروی کریں وہ تمہارے عالم ہیں ان کا احترام کریں وہ تمہیں بہشت کی رہنمائی کریں گے بس ان کی تعظیم کریں اور جس وقت تمہیں پکاریں، لبیک کہیں: اور جس وقت وہ تمہیں حکم دیں اس کی اطاعت کریں انہیں میری دوستی کی خاطر دوست رکھیں اور میرے احترام کی خاطر ان کا احترام کریں، میں نے خدا کے فرمان کے علاوہ علی علیہ السلام کے بارے میں تمہیں کوئی چیز نہیں بتائی۔

۶۳۲۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام ایک بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین منتخب کررہاہوں، جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۳۳۔ثمالی نے علی بن حسین سے حضرت نے اپنے والد اور جدّ علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: خداوند نے میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے اور میری نافرمانی سے روکا ہے اور تم پر

میرے حکم کی پیروی کرنا لازم قرار دیا ہے اور جو کچھ میری اطاعت کے بارے میں تم پر لازم ہے علیؑ کی اطاعت کے بارے میں بھی تم پر واجب کیا ہے اور جس چیز میں میری نافرمانی سے روکا ہے اسی چیز کے بارے میں علی علیہ السلام کی نافرمانی سے بھی روکا ہے۔

۶۳۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کی اطاعت کو میرے بعد تم پر واجب کیا ہے اور تمہیں ان کی نافرمانی سے روکا ہے جس طرح میری نافرمانی سے روکا ہے علی علیہ السلام سے دوستی ایمان ہے اور اُن دشمنی کفر ہے۔ میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۳۵۔ معمّر بن خلاد کہتے ہیں: ایک فارسی زبان شخص نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: آیا آپ کی اطاعت کرنا واجب ہے؟ فرمایا: جی ہاں پوچھا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کی طرح؟ فرمایا: جی ہاں۔

۶۳۶۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت میرے نزدیک محبوب تر ہے کہ میں ان کے صلب سے پیدا ہوا ہوں، اس لیے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت مجھ پر واجب ہےچونکہ میری ان سے ولادت بھی ایک فضیلت ہے۔

۶۳۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! تم میری امت کے حاکم ہو اور میرے بعد تم ان پر حجت خدا ہو۔ تمہارا کلام میرا کلام اور تمہارا فرمان میرا فرمان، اور تمہاری نہی میری نہی یہ تمہارا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے" اور جس شخص نے خدا اور رسول اور ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا تو اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا ہی کا لشکر غالب رہتا ہے۔

۱۳۱ ـ علیّ علیه السلام امیر المؤمنین

۶۳۸ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَمیرُ الْمُؤْمِنینَ.(۱)

۶۳۹ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لَوْ یَعْلَمُ النّاسُ مَتی سُمِّیَ عَلِیٌّ أَمیرَالْمُؤْمِنینَ ما أَنْکَروا فَضْلَهُ، سُمِّیَ أَمیرَالْمُؤْمِنینَ وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ، فَقَوْلُهُ تعالی :وَإِذْ أَخَذَ رَبُّکَ مِنْبَنی آدَمَ مِنْ ظُهورِهِمْ ذُرِّیَتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلی أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ قالوا :بَلی، فَقالَتِ الْمَلائِکَةُ :بَلی فَقالَ اللّه تَبارَکَ وَتَعالی أَنا رَبُّکُمْ وَمُحَمَّدٌ نَبِیُّکُمْ وَعَلِیٌّ وَلِیُّکُمْ وَأَمیرُکُم.(۲)

۶۴۰ ـ بالإسناد، قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لَمّا اُسْرِیَ بی إِلَی السَّماءِ کُنْتُ مِنْ رَبّیکَقابِ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنی، فَأَوْحی إِلَیَّ رَبّی ما أَوْحی ثُمَّ قال: یا مُحَمَّدُ !إِقْرَأْ عَلِیَّ بْنَ أبی طالِبٍ أمیرَ الْمُؤْمِنینَ، فَما سَمَّیْتُ بِهذا أَحَداً قَبْلَهُ وَلا اُسَمّی بِهذا أَحَداً بَعْدَهُ.(۳)

۶۴۱ ـ قال أبو عَبدِ اللّه علیه السلام :لَمّا نَزَلَتِ الْوِلایَةُ و کانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم بِغَدیرِ خُمٍّ:سَلِّموا عَلی عَلِیٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنینَ، فَقالا :مِنَ اللّهِ أَوْ مِنْ رَسولِهِ؟ فَقالَ لَهُما :نَعَمْ حَقّاً مِنَ اللّهِ وَمِنْ رَسولِهِ إِنَّهُ أَميرُالْمُؤْمِنينَ وَإِمامُ الْمُتَّقینَ وَقائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلینَ، یُقْعِدُهُ اللّهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ عَلَی الصِّراطِ، فَیُدْخِلُ أَوْلیاءَهُ الْجَنَّةَ، وَیُدْخِلُ أَعْداءَهُ النّارَ....(۴)

۱ـ احقاق الحق ۱۵/ ۲۲۲.

۲ ـ غایة المرام/ ۸۷، رواه فی البحار ۴۰/ ۷۷، اثبات الهداة ۲/ ۲۹۱ واحقاق الحق ۴/ ۲۷۵ باختلاف فی موارد.

۳ـ امالی الطوسی ۱/ ۳۰. ۴ـ البحار ۳۶/ ۱۶۹.

۶۴۲ ـ وبإسناد مرفوع إلى بريدة الأسلميّ أنّ رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم أمر أصحابه أن يسلّموا على عَليّ عليه الصلاة والسلام بإمرة المؤمنين، فقال عمر بن الخطّاب: يا رسول اللّه أمناللّه أم من رسول اللّه؟ فقال صلى الله عليه وآله وسلم: بَلْ مِنَ اللّهِ وَمِنْ رَسولِهِ.(۱)

۶۴۳ ـ بالإسناد، عن جعفر بن محمّد عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم: يا عَلِيُّ! أَنْتَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ، وَإِمامُ الْمُتَّقينَ، أَنْتَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَوارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ، وَخَليفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلينَ، ياعَلِيُّ! أَنْتَ مَوْلَى الْمُؤْمِنينَ، ياعَلِيُّ أَنْتَ الْحُجَّةُ بَعْدي عَلَى النّاسِ أَجْمَعينَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام امیر المؤمنین

۶۳۸ ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔

۶۳۹ ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ علی علیہ السلام کو کس وقت امیر المؤمنین پکارا گیا تو ان کی فضیلت کا انکار نہ کرتے وہ اس وقت امیر المؤمنین پکارے گئے کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا "جب تمہارے پروردگار نے آدم کی پشتوں سے نکال کر انکی اولاد سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو سب کے سب

۱ ـ خصائص الائمة عليهم السلام / ۶۷، اليقين / ۲۰۷ باختلاف يسير، البحار ۳۷/ ۳۱۱ باختلاف فى موارد.

۲ ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۴۱.

ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

۱۰۔ سلمان فارسی سے نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد اس امت کے بہترین فرد پہلے وہ ہیں جس نے اسلام قبول کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۱۱۔ زید بن ارقم کہتے ہیں: سب سے پہلے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

اوّل من آمن

۱۲ ۔قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَوَّلُ المُؤْمِنِینَ.(۱)

۱۳ ۔قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَوَّلُ النّاسِ ایماناً.(۲)

۱۴ ۔ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بی.(۳)

۱۵ ۔وروی ابوذر وسلمان رضی اللّٰه عنه ما قالا :أَخذَ رسولُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وآلهِ بِیَدِ علیٍّ فقال :ألا إنّ هذا اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بی واَوَّلُ مَنْ یُصافِحُنی یومَ القِیامةِ.(۴)

۱۶ ۔زید بن أرقم قال :اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ بَعْدَ رَسولِ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ.(۵)

۱۔ احقاق الحق ۱۵/ ۳۵۲.
۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۳۵۰.
۳۔ احقاق الحق ۱۵/ ۳۴۱.
۴۔ احقاق الحق ۴/ ۳۴۷.
۵۔ الغدیر ۳/ ۲۲۵.

بولے ہاں، بس ملائکہ نے بھی کہا ہاں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پیغمبرؐ اور علی علیہ السلام تمہارے امیر اور سرپرست ہیں۔

۶۴۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات کو مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اس وقت میرے اور خدا کے درمیان کمان کی دونوں طرف جتنا ہی فاصلہ تھا یا اس سے بھی کمتر، بس خداوند کو مجھے جو وحی کرنی تھی وحی کی اور فرمایا: اے محمد! علی بن ابی طالب علیہ السلام کو امیر المؤمنین علیہ السلام کے نام سے پکارو، میں نے ان سے پہلے کسی کو بھی اس نام سے نہیں پکارا اور اس کے بعد بھی کسی کو اس نام سے نہیں پکاروں گا۔

۶۴۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس وقت آسمان سے علی علیہ السلام کی ولایت نازل ہوئی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر میں لوگوں سے فرمایا: علی علیہ السلام کو امیر المؤمنین کے عنوان سے سلام کریں۔ ان دونوں نے کہا: خدا کی طرف سے یا اس کے پیغمبر کی طرف سے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: ہاں، خدا کی طرف سے اور اس کے پیغمبر کی طرف سے وہ پرہیزگاروں کے امیر المؤمنین اور پیشوا اور سفید چہروں کے رہبر ہیں۔

قیامت کے دن خدا انہیں پل صراط پر بٹھائے گا، اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں بھیجیں گے۔

۶۴۲۔ بریدہ اسلمی سے مرفوعہ صورت میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: علی علیہ السلام کو امیر المؤمنین کے عنوان سے سلام کریں۔ عمر بن خطاب نے کہا: جی انہیں خدا کی طرف سے امیر المؤمنین کہہ کر سلام کریں یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے؟ پیغمبرؐ نے فرمایا: خدا کی طرف سے بھی اور رسول خدا کی طرف سے بھی امیر المؤمنین کہہ کر سلام کریں۔

۶۴۳۔ جعفر بن محمد نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ تم پرہیز گاروں کے امیر المؤمنین اور پیشوا اور اوصیا کے سرور اور انبیاء کے علم کے وارث اور رسولوں کے بہترین جانشین ہو۔ یا علی علیہ السلام! تم میرے بعد ان لوگوں پر خدا کی حجت ہوں گے۔



الفصل الثالث:

فی ولاية علیّ عليه السلام

١٣٢ ـ ولاية علی عليه السلام

٦٤٤ ـ عن الحافظ فی قوله تعالی :عَمَّ يَتَسائَلُونَ عَنِ النَّبأُ الْعَظِيمِ بإسناده إلَی السدی عن رسول اللّه صلی الله عليه و آله و سلم أنه قال :وِلايَةُ عَلِیٍّ يَتَساء لُونَ عَنُها فی قُبُورِهم فَلا يُبْقی مَيِّتٌ فِی شَرْقٍ وَلا فی غَرْبٍ وَلا فِی بَرٍّ وَلا فی بَحْرٍ إلا وَمُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ يَسْأَلانهِ عَنْ وِلايَةِ أمِيرِ الْمُؤمِنِينَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَقُول انِ لِلْمَيِّتِ :مَنْ رَبُّكَ وَما دِينكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَمَنْ إمامُكَ؟(١)

٦٤٥ ـ أبو بصير عن أبی عبداللّه عليه السلام قوله تعالی :وَمَنْ يُطِعِ اللّهَ وَرَسُوله فی وَلايَةِ عَلِیٍّ وَالْأئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَقَدْ فاز فَوْزاً عَظيماً هكَذا اُنْزِلَتْ.(٢)

٦٤٦ ـ بالإسناد، عن عبدالرحمن بن كثير عن أبيه عن الصادق جعفر بن محمد عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله عليه و آله وسلم: ذات يوم لأصحابه :مَعاشِرَ أَصْحابی !إنَّ اللّهَ جَلَّ جلالُهُ يَأْمُرُكُم بِوِلايَةِ عَلِیٍّ بْنِ أبی طالِب عليه السلام وَالِاقْتِداء بِهِ، فَهُوَ وَلِيُّكُمْ وَإمامُكُمْ مِنْ بَعْدِی،لا تُخالِفوهُ فَتَكْفُروا وَلا تُفارِقوهُ فَتَضِلّوا، إنَّ اللّهَ جَلَّ جَلالُهُ جَعَلَ عَلِيّاً عَلَماً بَيْنَ الْإيمانِ و النِّفاقِ، فَمَنْ أَحَبَّهُ كانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَبْغَضَهُ، كانَ مُنافِقاً، إنَّ اللّهَ جَلَّ جَلالُهُ جَعَلَ عَلِيّاً وَصِيّی وَمَنارَ الْهُدی

---

١ ـ احقاق الحق ٢٨٥/٣. ٢ ـ مناقب آل ابيطالب ١٠٦/٣، البحار ٣٠٣/٢٣ باختلاف يسير.

بَعْدی، فَهُوَ مَوْضِعُ سِرّی وَعَیْبَةُ عِلْمی وَخَلیفَتی فی أَهْلی، إِلَی اللّهِ أَشْکُو ظالِمیهِ مِنْ أُمَّتی.(۱)

۶۴۷ ـ قال ابن عباس :قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :وِلایَةُ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ وِلایَةُ اللّهِ وَحُبُّهُ عِبادَةُ اللّهِ واتِّباعُهُ فَریضَةُ اللّهِ، وَأَوْلِیاؤُهُ أَوْلِیاءُ اللّهِ وَأَعْداءُهُ أَعْداءُ اللّهِ وَحَرْبُهُ حَرْبُ اللّهِ وَسِلْمُهُ سِلْمُ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۶۴۸ ـ عن عمّار بن یاسر قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم: اُوحِیَ إِلَیَّ :مَنْ آمَنَ بی وَبِوِلایَةِ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ؛ فَهُوَ مَعی فِی الْجَنَّةِ، فَمَنْ تَوَلّاهُ فَقَدْ تَوَلّانی وَمَنْ تَوَلّانی فَقَدْ تَوَلَّی اللّهَ.(۳)

۶۴۹ ـ بالإسناد، عن ابی الحسن علی بن موسی الرّضا عن آبائه عن علیّ علیهم السلام قال:قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَرْکَبَ سَفینَةَ النَّجاةِ، وَیَتَمَسَّکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقی وَیَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّهِ الْمَتینِ؛ فَلْیُوالِ عَلِیّاً وَلْیُعادِ عَدُوَّهُ، وَلْیَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُداةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفائی وَأَوْصِیائی وَحُجَجُ اللّهِ عَلَی الْخَلْقِ بَعْدی، وَسادَةُ اُمَّتی، وقادَةُ الْأَتْقِیاءِ إِلَی الْجَنَّةِ، حِزْبُهُمْ حِزْبی، وَحِزْبی حِزْبُ اللّهِ وَحِزْبُ أَعْدائِهِمْ حِزْبُ الشَّیْطانِ.(۴)

۶۵۰ ـ روی بسند یرفعه إلی عمّار بن یاسر، أنّ النّبیّ صلی الله علیه وآله

۱ـ امالی الصدوق / ۲۳۴، اثبات الهداة ۲ / ۵۸.

۲ـ روضة الواعظین ۱ / ۱۰۱، البحار ۳۸ / ۳۱، اثبات الهداة ۲ / ۵۱ باختلاف یسیر.

۳ـ احقاق الحق ۶ / ۴۳۷.

۴ـ اثبات الهداة / ۴۸۳، البحار ۲۳ / ۱۴۴ باختلاف فی موارد.

وسلم قال :أُوصِی مَنْ آمَنَ بی وَصَدَّقَنی مِنْ جَمیعِ النّاسِ بِوِلایَةِ عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ، مَنْ تَوَلّاهُ فَقَدْ تَوَلّانی، وَمَنْ تَوَلّانی فَقَدْ تَوَلَّی اللّهَ، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنی، وَمَنْ أَحَبَّنی فَقَدْ أَحَبَّ اللّهَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنی،وَمَنْ أَبْغَضَنی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّهَ.(۱)

۶۵۱ ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَرادَ أَنْ یَحْیی حَیاتِی وَیَمُوتَ مَماتِی وَیَسْکُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتی وَعَدَنی رَبّی؛ فَلْیَتَوَلَّ عَلِیَّ بْنَ أَبی طالِبٍ فَإِنَّهُ لَنْ یُخْرِجَکُمْ مِنْ هُدیً وَلَنْ یُدْخِلَکُمْ فِی ضَلالَةٍ.(۲)

۶۵۲ ـ (فی حدیث قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :) أَیُّهَا النّاسُ هذا عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ کَنْزُ اللّهِ،مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلّاهُ الْیَوْمَ وَبَعْدَ الْیَوْمِ فَقَدْ أَوْفی بِما عاهَدَ عَلَیْهِ اللّهَ، وَأَدّی ما وَجَبَ عَلَیْهِ، وَمَنْ عاداهُ الْیَوْمَ وَما بَعْدَ الْیَوْمِ جاءَ یَوْمَ الْقِیامَةِ أَعْمی وَأَصَمَّ لا حُجَّةَ لَهُ عِنْدَ اللّهِ.(۳)

۶۵۳ ـ بالإسناد، عن جابر قال :سمعت ابن مسعود یقول :قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :حُرِّمَ عَلَی النّارِ مَنْ آمَنَ بی وَأَحَبَّ عَلِیّاً وَتَوَلّاهُ، وَلَعَنَ اللّهُ مَنْ ماری عَلِیّاً وَناوَأَهُ .عَلِیٌّ مِنّی کَجِلْدَةٍ مابَیْنَ الْعَیْنَیْنِ وَالْحاجِبِ.(۴)

۶۵۴ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یَقُولُ اللّهُ تعالی مَنْ آمَنَ بی وَبِنَبِیّی وَبِوَلِیّی؛ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ عَلی ما کانَ.(۵)

---

۱ ـ احقاق الحق ۶/ ۴۳۵.

۲ ـ احقاق الحق ۵/ ۱۰۷، المستدرک للحاکم ۳/ ۱۲۸ باختلاف یسیر.

۳ ـ غایة المرام / ۳۲۱. ۴ ـ أمالی الطوسی ۱/ ۳۰۱.

۵ ـ فرائدالسمطین ۱/ ۳۰۶.

۶۵۵ ـ بالإسناد، عن أبيذرّ قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيي حَياتي وَيَموتَ مَماتي وَيَسْكُنَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتي غَرَسَها رَبّي؛ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً بَعْدي وَلْيُوالِ وَلِيَّهُ وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتي خَلَقَهُمُ اللّهُ مِنْ لَحْمي وَدَمي، وَإِيّاهُمْ فَهْمي وَعِلْمي، وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبينَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمَّتي لا أَنالَهُمُ اللّهُ شَفاعَتي.(۱)

۶۵۶ ـ(في حديث) عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم قال :مَنْ أَرادَ مِنْكُمُ النَّجاةَ بَعْدي؛ فَلْيَتَمَسَّكْ بِوِلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ فَإِنَّهُ الصِّدّيقُ الْأَكْبَرُ وَالْفاروقُ الْأَعْظَمُ، وَهُوَ إِمامُ كُلِّ مُسْلِمٍ بَعْدي.(۲)

۶۵۷ ـ بالإسناد، عن أبي جعفر محمّد بن علي الباقر عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجوزَ عَلَى الصِّراطِ كَالرّيحِ الْعاصِفِ وَيَلِجَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسابٍ؛ فَلْيَتَوَلَّ وَلِيّي وَوَصِيّي وَصاحِبي وَخَليفَتي عَلى أَهْلي وَأُمَّتي عَلِيَّ بْنَ أَبيطالِبٍ،وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلِجَ النّارَ؛ فَلْيَتْرُكْ وِلايَتَهُ، فَوَعِزَّةِ رَبّي وَجَلالِهِ وَإِنَّهُ الْبابُ اللّهِ الَّذي لايُوتى إِلّامِنْهُ، إِنَّهُ الصِّراطُ الْمُسْتَقيمُ وَإِنَّهُ الَّذي يَسْأَلُ اللّهُ عَنْ وِلايَتِهِ يَوْمَ الْقِيامَةِ.(۳)

۶۵۸ ـ عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن عليه السلام قال :وِلايَةُ عَلِيّ عليه السلام مَكْتوبَةٌ في جَميعِ صُحُفِ الْأَنْبِياءِ ,وَلَنْ يَبْعَثَ اللّهُ رَسولاً إِلّا بِنُبُوَّةِ

---

۱ ـ امالي الطوسي ۱۹۱۳۲.
۲ ـ اثبات الهداة ۲۸۸/۲.
۳ـ البحار ۹۷/۳۸، اثبات الهداة ۵۷/۲ باختلاف يسير.

مُحَمَّدٍصلی الله علیه و آله وسلم وَوَصِيَّةَ عَلِيّ عليه السلام.(۱)

۲۵۹ ـ عن الأصبغ بن نباتة قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام فی بعض خطبه: أَيُّهَا النَّاسُ! أنَاإمامُ الْبَرِيَّةِ وَوَصِيُّ خَيْرِ الْخَليقَةِ وَأبو الْعِتْرَةِ الطّاهِرَةِ الْهادِيَةِ، أنا أخو رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم وَوَصِيُّهُ وَوَلِيُّهُ وَصَفِيُّهُ وَحَبيبُهُ، أنا أميرُالْمُؤْمِنينَ وَقائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيّينَ، حَرْبی حَرْبُ اللّهِ وَسِلْمی سِلْمُ اللّهِ وَطاعَتی طاعَةُ اللّهِ وَوِلايَتی وِلايَةُ اللّهِ وَأتْباعی أوْلياءُ اللّهِ وَأنْصاری أنْصارُ اللّهِ.(۲)

۲۶۰ ـ بالإسناد عن علیّ عليه السلام قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: مَنْ تَوَلّى عَلِيّاًعليه السلام، فَقَدْ تَوَلّانی، وَمَنْ تَوَلّانی؛ فَقَدْ تَوَلَّى اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

۲۶۱ ـ قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَإنَّ عَلِيّاً وَلِيُّهُ.(۴)

۲۶۲ ـ عن زيد بن ارقم قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: ألآ إنَّ اللّهَ وَلِيّی، وَأنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ. مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ.(۵)

۲۶۳ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: عَلِيٌّ أوْلَى النّاسِ بِهِمْ بَعْدَ رَسولِ اللّهِ.(۶)

---

۱ ـ البحار ۳۸/ ۴۶، الكافی ۱/ ۴۳۷.

۲ ـ ينابيع المودة/ ۸۱، احقاق الحق ۴/ ۱۰۱.

۳ ـ امالی الطوسی ۱/ ۳۴۵، البحار ۳۸/ ۳۱.

۴ ـ احقاق الحق ۶/ ۳۷۱.

۵ ـ احقاق الحق ۶/ ۲۳۳، عبقات الانوار ۱۹۱/ ۲.

۶ ـ احقاق الحق ۵۱/ ۱۲۳

۶۶۴ ــ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :اَللّهُمَّ !مَنْ آمَنَ بی وَصَدَّقَنی، فَلْیَتَوَلَّ عَلِیَّ بْنَ أَبی طالِبٍ فَإنَّ وِلایَتَهُ وِلایَتی، وَوِلایَتی وِلایَةُ اللّهِ.(۱)

۶۶۵ ـ محمد بن سعد الأنصاری عن عمر بن عبداللّه بن یعلی بن مرة عن أبیه عن جده یعلی قال :سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یقول لعلیّ بن أبی طالب علیه السلام یا عَلِیُّ !أَنْتَ وَلِیُّ النّاسِ بَعْدی فَمَنْ أَطاعَکَ فَقَدْ أَطاعَنی وَمَنْ عَصاکَ فَقَدْ عَصانی.(۲)

۶۶۶ ـ بالإسناد، عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :قال اللّه جل جلاله :لَوِ اجْتَمَعَ النّاسُ کُلُّهُمْ عَلی وِلایَةِ عَلِیّ علیه السلام؛ ما خَلَقْتُ النّارَ.(۳)

۶۶۷ ـ عن جابر بن عبداللّه الانصاری قال :سمعت النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم یقول :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یُجاوِرَ الْخَلیلَ فی دارِهِ وَیَأْمَنَ حَرَّ نارِهِ، فَلْیَتَوَلَّ عَلِیَّ بْنَ أبیطالِبٍ.(۴)

۶۶۸ ــ عن رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :مَعاشِرَ النّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَتَمَسَّکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقی الَّتی لاانْفِصامَ لَها، فَلْیَتَمَسَّکْ بِوِلایَةِ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ فَإنَّ وِلایَتَهُ وِلایَتی، وَطاعَتَهُ طاعَتی.(۵)

۶۶۹ ـ بالإسنادِ، عَن أبی عَبْدِاللّه علیه السلام فی قَوْلِهِ تعالی :بَشِّرِ الَّذینَ آمَنوا

۱ـ احقاق الحق ۷/ ۱۲۲.

۲. البحار ۳۸/۱۳۵، أمالی المفید /۲۶.

۳ـ امالی الصدوق / ۵۲۳.

۴.امالی الطوسی ۱/ ۲۰۱.

۵ ـ غایة المرام / ۱۸۵.

أنَّ لَهُمْ قَدَمَصِدقٍ عِندَ رَبِّهِم قال :بِوِلايَةِ أميرِ الْمُؤْمنينَ عليه السلام.(١)

٦٧٠ ـ عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أرادَ مِنكُمُ النَّجاةَ بَعْدى وَالسَّلامَةَ مِنَ الْفِتَنِ؛ فَلْيَسْتَمْسِكْ بِوِلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ فَإنَّهُ الصِّدّيقُ الْأكْبَرُ، وَالْفارُوقُ الْأعْظَمُ، وَهُوَ إمامُ كُلِّ مُسْلِمٍ بَعْدى، مَنِ اقْتَدى بِهِ فِي الدُّنيا؛ وَرَدَ عَلَيَّ حَوْضِي وَمَنْ خالَفَهُ لَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَرَنى، فَاخْتَلَجَدُونى، وَأُخِذَ ذاتَ الشِّمالِ إلَى النّارِ.(٢)

٦٧١ ـ عن ابن ظريف قال :قال أبوجعفرعليه السلام :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :ألا إنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام أتانِي فَقالَ :يا مُحَمَّدُ !رَبُّكَ يَأْمُرُكَ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام وَيَأْمُرُكَ بِوِلايَتِهِ.(٣)

٦٧٢ ـ عن جابر، عن أبى جعفرعليه السلام قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :التّارِكُونَ وِلايَةَ عَلِيٍّ،الْمُنْكِرُونَ لِفَضْلِهِ، الْمُظاهِرُونَ أعْداءَهُ، خارِجُونَ مِنَ (عن ـن البحار) الْأسْلامِ مَنْ ماتَ مِنْهُمْ عَلى ذلِكَ.(٤)

٦٧٣ ـ عن ابن مسعود رضى الله عنه قال :رأيت النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم أخذ بيد عليّ وقال :هذا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَأنَا وَلِيُّهُ.(٥)

٦٧٤ ـ قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ وَلِيُّ رَسُولِ اللّهِ فِي الدُّنيا وَالْآخِرَةِ.(٦)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/٨.

٢ ـ احقاق الحق ٤/٣٣١، اثبات الهداة ٢/٢٧٧ باختلاف.

٣ ـ البحار ٣٩/٢٧٣.

٤ ـ المحاسن/١٨٦، البحار ٧٢/١٣٤.

٥ ـ احقاق الحق ١٥/١١٢.

٦ ـ احقاق الحق ١٥, ١٢١.

۶۷۵ ـ عن سلمان الفارسيّ وأبيذرّ الغفارى قالا :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :مَنْ كُنتُ وَلِيَّهُ؛فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، وَمَنْ كُنتُ إمامَهُ؛ فَعَلِيٌّ إمامُهُ.(۱)

۶۷۶ ـ(فى حديث) ... ثم قال النّبىّ صلى الله عليه وآله وسلم :مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمْ راضِياً بِاللّهِ وَبِولايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ؛ فَقَدْ أَمِنَ خَوْفَ اللّهِ وَعِقابَهُ.(۲)

۶۷۷ ـ بالإسناد عن الصّادق جعفر بن محمد عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم لأصحابه :مَعاشِرَ أَصْحابى إِنَّ اللّهَ جَلَّ جَلالُهُ يَأْمُرُكُمْ بِولايَةِ عَلِيِّ ابْنِ أبيطالِبٍ وَالْإقْتِداءِ بِهِ فَهُوَ وَلِيُّكُمْ وَإمامُكُمْ مِنْ بَعْدى، لا تُخالِفوهُ فَتَكْفُروا وَلا تُفارِقوهُ فَتَضِلُّوا.(۳)

۶۷۸ ـ عن المفضّل عن أبى عبداللّه عليه السلام قال :إِنَّ اللّهَ تعالى جَعَلَ عَلِيّاً عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ لَيْسَ بَيْنَهُمْ عَلَمٌ غَيْرُهُ، فَمَنْ أَقَرَّ بِولايَتِهِ؛ كانَ مُؤْمِناً، وَمَنْ جَحَدَهُ؛ كانَ كافِراً، وَمَنْ جَهِلَهُ؛ كانَ ضالّاً، وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ؛ كانَ مُشْرِكاً، وَمَنْ جاءَ بِوِلايَتِهِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَنْكَرَها؛ دَخَلَ النّارَ.(۴)

۶۷۹ ـ قوله تعالى :إِذا دَعاكُمْ لِما يُحْيِيكُمْ عن أبى جعفر عليه السلام: دَعاكُم إلى وِلايَةِ عَلىّ ابْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام.(۵)

۶۸۰ ـ بالإسناد، عن صباح المزنى عن أبى عبداللّه عليه السلام قال :عُرِجَ

۱ـ احقاق الحق ۶/۳۷۷.　　۲ ـ أمالى الطوسى ۱/۲۸۹.

۳ـ غاية المرام / ۲۰۴.

۴ـ أمالى الطوسى ۲/۲۴، بحار الأنوار ۱۱۷/۳۸.

۵ـ البحار ۳۶/۱۸۶

علی علیہ السلام پہلے مؤمن

۱۲۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پہلے مؤمن ہیں۔

۱۳۔آنحضرت نے فرمایا: علی پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے۔

۱۴۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے۔

۱۵۔ابوذر اور سلمان کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جان لیں یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پہلے شخص ہوں گے جو مجھ سے مصافحہ کریں گے۔

۱۰ ۔ رجحان ایمان علی علیه السلام

۱۷ ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله وسلم :لَوْ أَنَّ السَّماواتِ وَالأَرْضَ وُضِعَتْ فی كَفَّةٍ وَوُضِعَ إِيمانُ عَلِيٍّ فی كَفَّةٍ لَرَجَحَ إِيمانُ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طالِبٍ.(۱)

فضیلت ایمان حضرت علی علیہ السلام

۱۷۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر آسمان اور زمین کو ترازو کے ایک پلڑے پر اور دوسرے پلڑے پر علی علیہ السلام کے ایمان کو رکھا جائے تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ایمان بھاری ہوگا۔

۱۔ أمالی الطوسی ۱۸۸/۲، البحار ۱۰۴/۳، مناقب علی بن ابیطالب/ ۲۸۹، فضائل الخمسة ۱۹۱/۱، باختلاف يسير والغدير ۳۶۳/۵ باختلاف فی موارد.

بالنبيّ صلى الله عليه و آله وسلم إلَى السَّماء مِائَةً وَعِشْرين مَرَّةً ما مِنْ مَرَّةٍ إلا وَقَدْ أوْصَى اللّهُ (فيها، خ - ل) النَّبِيّ صلى الله عليه و آله وسلم بِوِلايَةِ عَلِيّ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ أكْثَرَ مِمّا أوْصاهُ بِالْفَرائِضِ.(١)

٦٨١ ـ عن زيد بن أرقم قال: قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم: مَنْ أحَبَّ أنْ يَحْيى حَياتي وَيَموتَ مَوْتي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ التي وَعَدني رَبّي؛ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً بَعْدي، فَإنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هدىً وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ في رَدىً.(٢)

٦٨٢ ـ بالإسناد، قال أبو جعفر عليه السلام: وِلايَةُ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ عليه السلام اَلْحَبْلُ الَّذي قالَ اللّهُ تَعالى وَاعْتَصِموا بِحَبْلِ اللّهِ جَميعاً وَلاتَفَرَّقُوا فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ؛ كانَ مُؤْمِناً، وَمَنْ تَرَكَهُ خَرَجَ مِنَ الْإيمانِ.(٣)

٦٨٣ ـ عن رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم: مَنْ ماتَ وَلَقِيَ اللّهَ جاحِداً لِوِلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ عليه السلام لَقِيَهُ وَهُوَ غَضْبانُ عَلَيْهِ ساخِطٌ، لا يَقْبَلُ اللّهُ مِنْ أعْمالِهِ شَيئاً.(٤)

٦٨٤ ـ عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم قال: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ بَعْدي.(٥)

٦٨٥ ـ بالإسناد، عن أبي عبداللّه عليه السلام قال: إنَّ النّبيّ صلى الله عليه وآله وسلم قال: أنا أوْلى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، وَعَلِيٌّ أوْلى بِهِ مِنْ بَعْدي....(٦)

---

١. بصائر الدرجات / ٧٩. ٢ ـ امالى الطوسى ٢ / ١٠٧.

٣ ـ البحار ٣٦ / ١٨. ٤ ـ المسترشد / ٥٨٩.

٥ ـ اثبات الهداة ٢ / ٢٧٧. ٦ ـ اثبات الهداة ٢ / ٦.

۶۸۶ ـ عن عمار بن یاسر عن ابیه عن جدّه عمار أنّ النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :أُوصی مَنْ آمَنَ بیوَصَدَّقَنِی مِنْ جَمِیعِ النّاسِ بِوِلایَةِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طالِبٍ وَقالَ :مَنْ تَوَلّاهُ فَقَدْ تَوَلّانِی وَمَنْتَوَلّانِی فَقَدْ تَوَلَّی اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنی وَمَنْ أَبْغَضَنی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۶۸۷ ـ عن سمرة بن جندب قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم: مَنْ کُنْتُ نَبِیَّهُ؛ فَعَلِیٌّ وَلِیُّهُ.(۲)

۶۸۸ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ کُنْتُ وَلِیَّهُ؛ فَعَلِیٌّ وَلِیُّهُ.(۳)

۶۸۹ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ، (مِنْ بَعْدی ن امالی.)(۴)

۶۹۰ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَتَمَسَّکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقی الَّتی لا انْفِصامَ لَها؛فَلْیَتَمَسَّکْ بِوِلایَةِ أَخی وَوَصِیّی عَلِیِّ بْنِ أَبیطالِبعلیه السلام فَإِنَّهُ لایَهْلِکُ مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلّاهُ وَلایَنْجو مَنْ أَبْغَضَهُ وَعاداهُ.(۵)

۶۹۱ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ.(۶)

۶۹۲ ـ فی حدیث عن أبی جعفرعلیه السلام :أن رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم قال :لا یَثْبُتُ عَلی وِلایَةِعَلِیّ علیه السلام إِلَّا الْمُتَّقُونَ.(۷)

۱ـ مناقب علی بن ابیطالب / ۲۳۱. ۲ ـ احقاق الحق ۶/ ۳۸۰.
۳ـاحقاق الحق ۶/ ۳۸۱. ۴ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۹۲، امالی الصدوق / ۱۲.
۵ ـاثبات الهداة ۲/ ۳۹. ۶ ـ احقاق الحق ۱۵/ ۸۸.
۷ـ تفسیر العیاشی ۱/ ۱۰۰، تفسیر نور الثقلین ۱/ ۲۰۳.

۲۹۳ ـ فی حدیث، عن أبی عبداللہ علیہ السلام ...إِنَّ الجاحِدَ لِوِلایَۃِ عَلِیٍّ علیہ السلام کَعابِدِ وَثَنٍ.(۱)

۲۹۴ ـ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :یا عَلِیُّ اِما عُرِفَ اللّٰہُ إِلّا بی ثُمَّ بِکَ، مَنْ جَحَدَ وِلایَتَکَ جَحَدَ اللّٰہَ رُبُوبِیَّتَہُ.(۲)

۲۹۵ـ عن صالح بن میثم، عن ابیہ قال :سمعت ابن عبّاس یقول :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یَقُول :مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ تَعالی وَهُوَ جاحِدُ وِلایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبی طالِبٍ علیہ السلام لَقِیَ اللّٰہَ وَهُوَعَلَیْہِ غَضْبانُ لا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئاً مِنْ اَعْمالِہِ، فَیُوَکِّلُ بِہِ سَبْعُونَ مَلَکاً یَتْفُلُونَ فی وَجْهِہِ،وَیَحْشُرُہُ اللّٰہُ اَسْوَدَ الْوَجْہِ اَزْرَقَ الْعَیْنِ.....(۳)

تیسری فصل

ولایت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام کی ولایت

۶۴۴ ـ حافظ نے کلام الٰہی کے بارے میں ”یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں؟

---

۱ ـ الإختصاص / ۲۹۷.

۲ ـ سلیم بن قیس الکوفی / ۲۴۴.

۳ ـ البحار / ۳۹/ ۲۹۳ و ۲۹۴، الطرائف / ۱۵۶.

ایک بڑی خبر کا حال'' سدی سے نقل کیا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: اس کلام الہی سے مراد علی علیہ السلام کی ولایت ہے جس کے بارے میں قبر میں لوگوں سے سوال کیا جائے گا مشرق و مغرب میں خشکی و دریا میں کوئی ایسا مردہ نہیں جس سے منکر اور نکیر علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں سوال نہ کریں اور اس مردہ سے کہیں گے تیرا پروردگار کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے اور تیرا امام کون ہے؟

۶۴۵۔ ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہوا ''جس نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی حقیقت میں اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے'' یہ آیت علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۶۴۶۔ عبدالرحمٰن بن کثیر نے اپنے والد سے اس نے امام صادق علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد اور اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے صحابیوں! خداوند نے تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے وہ میرے بعد تمہارے سرپرست اور پیشوا ہیں، ان کی مخالفت نہ کریں کافر ہو جاؤ گے اور ان سے جدا بھی نہ ہونا گمراہ ہو جاؤ گے، خداوند نے علی علیہ السلام کو ایمان اور نفاق کے درمیان ایک روشن اور واضح علامت قرار دیا ہے جو انہیں دوست رکھے گا وہ مؤمن ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا وہ منافق ہے خداوند نے علی علیہ السلام کو میرا وصی قرار دیا ہے اور انہیں میرے بعد ہدایت کا چراغ مقرر کیا ہے اور وہ میرے علم کے وارث ہیں اور میرے خاندان میں سے میرے جانشین ہوں گے اور جو لوگ میری امت میں سے ان پر ظلم کریں گے میں خدا سے ان کی شکایت کروں گا۔

۶۴۷۔ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت خدا کی ولایت ہے اوران سے دوستی خدا کی عبادت ہے اوران کی پیروی کرنا فریضہ الٰہی ہے۔ان کے دوست خدا کے دوست ہیں اوران کے دشمن خدا کے دشمن ہیں اوران سے جنگ خدا سے جنگ ہے اوران سے صلح خدا سے صلح ہے۔

۶۴۸۔عمار یاسر کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے وحی ہوئی کہ جو مجھ پر اور علی علیہ السلام کی ولایت پر ایمان لائے گا وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا اسے لیے جو انہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے۔

۶۴۹۔حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے جد امجد علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دوست رکھتا ہے کہ نجات کی کشتی پر سوار ہو اور مضبوط عروۃ الوثقی کو تھامے اور خدا کی محکم رسی سے تمسک کرے، تو اسے علی علیہ السلام کو اور ائمہ کو جو ان کی صلب سے ہیں دوست رکھنا چاہیے اوران کے دشمنوں سے دشمنی کرنی چاہیے اور یہ سب ہدایت کرنے والے ہیں ان کی اقتداء کرے، اس لیے کہ وہ میرے اوصیاء اور جانشین ہیں اور میرے بعد لوگوں پر خدا کی حجت ہیں۔وہ میری امت کے بڑے ہیں اور پرہیز گاروں کو بہشت کی طرف ہدایت کرتے ہیں ان کا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے اوران کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

۶۵۰۔عمار یاسر سے روایت نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میرے بیانات کی تائید کی ہے میں ان تمام کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی سفارش کرتا ہوں جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا ہے، اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی ہے جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے۔

۶۵۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی میری زندگی جیسی ہو اور اس کی موت میری موت کی طرح ہو اور وہ ہمیشہ بہشت میں سکونت کرے جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تو اسے چاہیے کہ علی علیہ السلام کو دوست رکھے کیونکہ علی علیہ السلام تمہیں ہدایت سے خارج نہیں کریں گے اور کسی وقت بھی گمراہی اور ضلالت میں مبتلا نہیں کریں گے۔

۶۵۲۔ ایک حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام خدا کا خزانہ ہیں جو انہیں ابھی اور آئندہ دوست رکھے گا اور ان کی ولایت کو قبول کرے تو اس نے خدا سے اپنے وعدہ کی وفا کی ہے اور اپنے واجب وظیفہ کو انجام دیا ہے اور جو انہیں ابھی اور آئندہ دشمن رکھے گا تو وہ قیامت کے دن اندھا اور بہرہ محشر کے میدان میں داخل ہوگا تو اس کیے لیے خدا کے پاس کوئی دلیل اور حجت نہیں ہوگی۔

۶۵۳۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود سے سنا اس نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لائے اور علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور ان کی ولایت کو قبول کرے جہنم کی آگ اس پر حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس پر جو علی علیہ السلام کے مقابلہ میں آ کر ان سے دشمنی کرتا ہے۔ علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے آنکھ اور آبرو کے درمیان نازک کھال کی ہے۔

۶۵۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے کہ جو مجھ پر اور میرے پیغمبرؐ اور میرے ولی پر ایمان لائے گا، کوئی بھی ہو اسے بہشت میں داخل کروں گا۔

۶۵۵۔ ابوذر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرح زندگی کرنا اور مرنا پسند

کرتا ہے اور ہمیشہ کے لیے اس بہشت میں داخل ہو جو میرے پروردگار نے بنائی ہے، بس وہ میرے بعد علیؑ کی ولایت کو قبول کرے اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست رہے اور ان کے بعد آنے والے ائمہ علیہم السلام کی اقتدا کرے، چونکہ وہ میری عترت ہیں اور خدا نے انہیں میرے گوشت اور خون سے خلق کیا ہے اوانہیں میرے علم اور حلم کی معرفت عطا کی ہے۔ افسوس ہے میری امت کے ان لوگوں پر جو ان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں، انہیں بارگاہ الٰہی میں کبھی بھی میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

۶۵۶۔ حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے آنحضرت نے فرمایا: تم میں سے جو میرے بعد نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے تمسک کرنا چاہیے، اس لیے کہ وہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں اور میرے بعد ہر مسلمان کے پیشوا ہوں گے۔

۶۵۷۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو تیز ہوا کی طرح صراط سے عبور کرنا پسند کرتا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جانا چاہتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ میرے خاندان اور میری امت میں سے میرے ولی، وصی اور جانشین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے، او جو جہنم میں جانا پسند کرتا ہے تو وہ ان کی ولایت کا منکر ہو جائے، مجھے میرے پروردگار کی عزت اور جلال کی قسم علی علیہ السلام باب اللہ ہیں فقط اسی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں وہ صراط مستقیم ہیں اور یہ وہی ہستی ہیں کہ قیامت کے دن جن کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۶۵۸۔ محمد بن فضیل نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: حضرت علیؑ کی ولایت پیغمبروں کی سب صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے خداوند عالم نے کسی بھی پیغمبر کو حضرت محمد

کی نبوت اور حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے علاوہ مبعوث نہیں کیا ہے۔

۶۵۹۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا: اے لوگو! میں خلق خدا کا پیشوا اور بہترین لوگوں کا وصی اور ہدایت کرنے والے پاک خاندان کا باپ ہوں۔ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی، وصی اور ولی اور دوست ہوں۔ میں امیر المؤمنین، سفید چہروں کا رہبر اور اوصیاء کا سرور ہوں، میرے ساتھ جنگ خدا کے ساتھ جنگ ہے اور مجھ سے صلح خدا سے صلح ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے میرے پیروکار خدا کے دوست اور خدا کے مددگار ہیں۔

۶۶۰۔ حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے۔

۶۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں۔

۶۶۲۔ زید بن ارقم کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں کہ خدا میرا سرپرست ہے اور میں ہر مؤمن کا سرپرست ہوں جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں۔

۶۶۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام لوگوں کی نسبت مناسب ترین ہوں گے۔

۶۶۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا اور میری نبوت کو تسلیم کیا اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنا چاہیے اس لیے کہ ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے۔

۶۶۵۔ محمد بن سعد انصاری نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے اس نے اپنے والد سے

اوراس نے اپنے جد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنخضرت نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی !تم میرے بعد لوگوں کے سرپرست ہو جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نیتمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۶۶۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند متعال نے فرمایا: اگر یہ سب لوگ علی علیہ السلام کی ولایت کوقبول کر لیتے تو میں دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۶۶۷۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنخضرت نے فرمایا: جو خلیل خدا کے گھر کے قریب رہنا پسند کرتا ہے اور دوزخ کی حرارت سے محفوظ رہے اسے علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنا چاہیے۔

۶۶۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں کا گروہ: جو یہ دوست رکھتا ہے کہ مضبوط ترین کنڈے کو تھامے جو کبھی بھی نہیں ٹوٹے گا تو اسے علی علیہ السلام کی ولایت سے تمسک کرنا چاہیے، چونکہ ان کی ولایت میری ولایت اوران کی اطاعت میری اطاعت ہے۔

۶۶۹۔ امام صادق علیہ السلام سے کلام الٰہی ''اور ایمانداروں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں اجر عظیمہے'' کے بارے میں نقل ہوا حضرت نے فرمایا: یہ آیت امیر المؤمنین کی ولایت بیان کررہی ہے۔

۶۷۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنخضرت نے فرمایا: میرے بعد تم میں سے جو نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اور فسادات سے بچارہے، تو اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے تمسک کرنا چاہیے کیونکہ علی علیہ السلام صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں، وہ میرے بعد ہر مسلمان کے پیشوا ہیں۔

جو اس دنیا میں ان کی پیروی کرے گا، وہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملے گا، اور جو ان کی مخالفت کرے گا نہ انہیں دیکھے گا اور نہ مجھے، اور اس وقت میرے سامنے اس پر لرزہ طاری ہوگا اور اسے بائیں جانب سے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۶۷۱۔ ابن ظریف سے نقل ہوا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد آپ کا پروردگار آپ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دوستی اور اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔

۶۷۲۔ جابر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنہوں نے علیؑ کی ولایت کو قبول نہیں کیا اور ان کی فضیلت کا انکار کیا اور ان کے دشمنوں کی پشت پناہی کی اگر اس حالت میں مر جائیں تو اسلام سے خارج ہیں۔

۶۷۳۔ ابن مسعود کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے یہ ہر مؤمن کے ولی ہیں اور میں خود ان کا ولی ہوں۔

۶۷۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا میں اور آخرت میں رسول خداؐ کے دوست ہیں۔

۶۷۵۔ سلمان فارسی اور ابوذر غفاری سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں اور جس کا میں پیشوا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے پیشوا ہیں۔

۶۷۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے... اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو خدا اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے راضی ہوگا، تو وہ خوف خدا سے امان میں ہوگا۔

۶۷۷۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ

۱۱- علی علیه السلام و تربیة النبی صلی الله علیه و آله وسلم له

۱۸ ـ عن مجاهد بن جبر أبی الحجاج قال :کان من نعم اللّه عز وجل علی علیّ بن أبیطالب علیه السلام وما صنع اللّه له وأراد به من الخیر، أن قریشاً أصابتهم أزمة شدیدة وکان أبوطالب فی عیال کثیر .فقال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعمه العباس وکان من أیسر بنیهاشم :یا أَباالفَضلِ !إنَّ أخاکَ أبا طالِبٍ کَثیرَ العِیالِ وَقَدْ أَصابَ النّاسَ ما تَری مِنْ هذِهِ الأَزْمَةِ فَانْطَلِقْ بنا إِلَیْهِ نُخَفِّفُ (عَنْهُ) عِیالَهُ آخُذُ مِنْ بَنیهِ رَجُلاً وتَأْخُذُ رَجُلاً فَنَکْفُهُما عَنْهُ، فَقالَ العَبّاسُ :قُمْ،فَانْطَلَقا حَتّی أَتَیا بابَ أَبی طالِبٍ فَقالا :إنّا نُرِیدُ أَنْ نُخَفِّفَ عَنْکَ عِیالَکَ حَتّی یَنْکَشِفَ عَنالنّاسِ ماهُمْ فِیهِ مِنْ هذِهِ الأَزْمَةِ، فَقالَ لَهُمْ أَبُوطالِبٍ :إِذا تَرَکْتُما لی عَقیلاً فَاصْنَعا ما شِئْتُما .فَأَخَذَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیّاًعلیه السلام وَأَخَذَ العَبّاسُ جَعْفَراً، فَلَمْ یَزَلْ عَلِیّ علیه السلام مَعَ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم حَتّی بَعَثَهُ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِیّاً فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ، وَلَمْ یَزَلْ جَعْفَرٌ مَعَ العَبّاسِ حَتّی أَسْلَمَ وَاسْتَغْنی عَنْهُ.(۱)

۱۹ ـ وَفی الحَدیثِ أَنَّ أَمیرَالمُؤْمِنینَ علیه السلام یَوْمَ وُلِدَ کانَ یَوْمِئِذٍ لِرَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم مِنالعُمْرِ ثَلاثون سَنَةً فَأَحَبَّهُ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم حُبّاً شَدیداً وَقالَ لِأُمِّهِ :إجْعَلی مَهْدَهُ بِقُرْبِفِراشی، وَکانَ صلی الله علیه و آله وسلم یَتَوَلّی أَکْثَرَ تَرْبِیَتِهِ، وَکانَ یُطَهِّرُ عَلِیّاًعلیه السلام فی وَقْتِ غُسْلِهِ وَیُوجِرُهُ اللَّبَنَ عِنْدَ شِرْبِهِ وَیُحَرِّکُ مَهْدَهُ عِنْدَ نَوْمِهِ وَیُناغیهِ فی یَقْظَتِهِ وَیَحْمِلُهُ عَلی صَدْرِهِ وَیَقولُ: هذاأَخی وَوَلِیّی وَناصری وَصَفِیّی وَخَلیفَتی وَکَهْفی وَصِهْری وَوَصِیّی وَزَوْجُ کَریمَتی

۱ـ الحکم الزاهرة ۲/۹۸ به نقل از حلیة الأبرار ۲/۲۳۱.

ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے اصحاب کا گروہ! خداوند تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور پیروی کا حکم دے رہا ہے، وہ میرے بعد تمہارے سرپرست اور پیشوا ہیں ان سے مخالفت مت کریں کافر ہو جاؤ گے، اور ان سے جدا بھی نہ ہوں گمراہ ہو جاؤ گے۔

۶۷۸۔ مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان ایک واضح اور روشن علامت قرار دیا ہے اور ان کے علاوہ ان کے درمیان کوئی علامت ہی نہیں جو ان کی ولایت کا اقرار کرے وہ باایمان ہے اور جو انکار کرے وہ کافر ہے، اور جس کو ان کی معرفت حاصل نہیں ہوگی وہ گمراہ ہے اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ مشرک ہے، اور جو ان کی ولایت کے ساتھ محشر میں داخل ہوگا وہ بہشت میں جائے گا، اور جو ان کا منکر ہوگا وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔

۶۷۹۔ امام باقر علیہ السلام سے کلام الہی ''جس وقت تمہیں اس کی طرف بلایا جائے گا جو تمہیں زندہ کرے گا'' کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جس وقت تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی طرف بلایا جائے گا۔

۶۸۰۔ صباح مزنی نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سو بیس مرتبہ آسمان پر لے جایا گیا، ہر مرتبہ خداوند نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کی سفارش کی، اس سے قبل کہ واجبات کی سفارش کرتے۔

۶۸۱۔ زید بن ارقم سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرح زندگی کرنا اور مرنا پسند کرتا ہے اور اس بہشت میں داخل ہو جس کا مجھ سے میرے پرودگار نے وعدہ کیا، تو اسے میرے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھنا چاہیے، اس لیے کہ وہ تمہیں ہدایت کے راستہ سے منحرف

نہیں کرے گا اور تمہیں گمراہی اور ضلالت کی طرف نہیں لے جائے گا۔

۶۸۲۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت وہی رسی ہے کہ خداوند نے فرمایا: ''اور تم سب کے سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں اختلاف اور پھوٹ نہ ڈالو'' جس نے یہ رسی تھامی وہ مؤمن ہے اور جس نے اس رسی کو چھوڑ دیا وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔

۶۸۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو اور وہ مرجائے وہ خدا سے اس وقت ملاقات کرے گا جب خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا اور ذرہ بھر بھی اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

۶۸۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن اور مؤمنہ کے سرپرست ہیں۔

۶۸۵۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان کے نفسوں سے زیادہ ان پر حاکم اور حق تصرف رکھتا ہوں، اور میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن کے نفسوں سے زیادہ ان پر حاکم اور متصرف ہیں۔

۶۸۶۔ عمار بن یاسر نے اپنے والد سے اس نے اپنے جد عمار سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سب لوگوں میں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی ان کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی وصیت کر رہا ہوں اور فرمایا: جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا، اور جو ان سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اس نے خدا سے دشمنی کی۔

۶۸۷۔ سمرۃ بن جندب کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے سرپرست ہیں۔

۶۸۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں سرپرست ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے سرپرست ہیں۔

۶۸۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: [میرے بعد] علی علیہ السلام ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۶۹۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو محکم ترین دستہ کو پکڑنا پسند کرتا ہے جو کبھی ٹوٹے گا نہیں تو اسے میرے بھائی اور وصی علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو تھامنا چاہیے، چونکہ جو بھی انہیں دوست رکھے گا اور ان کی ولایت کو قبول کرے گا وہ ہلاک نہیں ہوگا اور جو ان سے دشمنی اور بغض رکھے گا وہ نجات نہیں پائے گا۔

۶۹۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی خدا کے ولی ہیں۔

۶۹۲۔ امام صادق علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ: علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر بت پرست کی مانند ہے۔

۶۹۳۔ امام باقر علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پرہیز گاروں کے علاوہ کوئی بھی علی علیہ السلام کی ولایت پر ثابت قدم نہیں رہے گا۔

۶۹۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! میرے اور تمہارے توسل کے علاوہ خدا کی معرفت حاصل نہیں ہوگی۔ جس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا اس نے خدا کی ربوبیت کا انکار کیا ہے۔

۶۹۵۔ صالح بن میثم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ اس نے کہا: میں نے ابن عباس سے سنا

اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: جو خدا سے ملاقات کرے اور علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو تو اس نے ایسی حالت میں خدا سے ملاقات کی ہے کہ خدا اس پر غضبناک ہے اور ذرّہ بھر بھی اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

۱۳۳۔ ولاية على بن ابى طالب عليه السلام حصنى

۶۹۶ ـ عن علي بن بلال، عن علي بن موسى الرضا، عن موسى بن جعفر، عن جعفر بن محمّد، عن محمّد بن عليّ، عن عليّ بن الحسين، عن الحسين بن عليّ عن عليّ بن أبى طالب عليهم السلام عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم، عن جبرئيل عن ميكائيل، عن اسرافيل، عن اللّوح، عن القلم قال :يقول الله :وِلايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ حِصْنِى فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِى أَمِنَ مِنْ نارِى (عَذابى خ ل.)(۱)

علی بن ابی طالبؑ کی ولایت مضبوط قلعہ ہے

۶۹۶ ـ علی بن بلال سے اور علی بن موسی رضا، سے اور موسی بن جعفر اور جعفر بن محمد اور محمد بن علی اور علی بن حسین، اور حسین بن علی اور علی بن ابیطالب علیہم السلام سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، اور جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، اور لوح، قلم، سے نقل ہوا ہے کہ ارشاد باری تعالی ہوا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت میرا مظبوط قلعہ ہے اور جو میرے اس مظبوط قلعہ میں داخل ہوگا تو وہ میری آگ سے امان میں ہوگا۔

۱ـ تفسير نور الثقلين ۳۹/۵، جامع الأخبار /۵۲، روضة المتقين ۲۱۲/۱۳، البحار ۲۴۴/۳۹، امالى الصدوق /۱۹۵، احقاق الحق ۱۲۱/۷، عيون اخبار الرضا ۱۳۶/۲، اثبات الهداة ۳۲/۲.

الفصل الرابع:

في خلافته

١٣٤ - نصّ النبي على خلافة علي عليه السلام بعده

٦٩٧ - عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَلا وَأَنَّ عَلِيّاً سَيِّدُ الْوَصِيّينَ وَإمامُ الْمُتَّقينَ وَخَليفَتي عَلَى النّاسِ أَجْمَعينَ وَأبو الْغُرِّ الْمَيامينَ طاعَتُهُ طاعَتي وَمَعْرِفَتُهُ مَعْرِفَتي.(١)

٦٩٨ - بالإسْنادِ، عَن ابْنِ عَبّاسٍ قالَ: قالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَمّا عُرِجَ بي إلى رَبّي جَلّ جَلالُهُ أتاني النِّداءُ: يا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ، رَبَّ الْعَظَمَةِ لَبَّيْكَ، فَأَوْحَى اللّهُ تعالى إلَيَّ يامُحَمَّدُ! فيمَ اخْتَصَمَ الْمَلأُ الأَعْلى؟ قُلْتُ: إلهي لا عِلْمَ لي، فَقالَ: يا مُحَمَّدُ! هَلّا اتَّخَذْتَ مِنَ الْآدَمِيّينَ وَزيراً وَأخاً وَوَصِيّاً مِنْ بَعْدِكَ؟ فَقُلْتُ: إلهي وَمَنْ اَتَّخِذُ؟ تَخَيَّرْ لي أَنْتَ يا إلهي، فَأَوْحَى اللّهُ إلَيَّ: يا مُحَمَّدُ! قَدِ اخْتَرْتُ لَكَ مِنَ الْآدَمِيّينَ عَلِيَّ بْنَ أبي طالِبٍ، فَقُلْتُ: إلهي ابْنُ عَمّي؟ فَأَوْحَى اللّهُ إلَيَّ: يا مُحَمَّدُ! إنَّ عَلِيّاً وارِثُكَ وَوارِثُ الْعِلْمِ مِنْ بَعْدِكَ وَصاحِبُ لِوائِكَ لِواءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَصاحِبُ حَوْضِكَ، يَسْقي مَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ مُؤْمِني اُمَّتِكَ، ثُمَّ أَوْحَى اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ إلَيَّ: يا مُحَمَّدُ! إنّي قَدْ أَقْسَمْتُ عَلى نَفْسي قَسَماً حَقّاً لا يَشْرَبُ مِنْ ذلِكَ الْحَوْضِ مُبْغِضٌ لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ وَذُرِّيَّتِكَ الطَّيِّبينَ الطّاهِرينَ....(١)

٦٩٩ - عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم في حديث قال: إنَّ عَلِيَّ بْنَ أبي

---

١ - أسرار الشهادة / ٢٤١.

طالِبٍ أميرُكُمْ بَعْدى وَخليفتى فيكُمْ.(٢)

٧٠٠ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :عَلِيٌّ وارِثى.(٣)

٧٠١ـ عن أبيذرّ الغفارى قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :أنَا خاتَمُ الْأَنبياءِ وَأَنْتَ يا عَلِيّ خاتَمُ الْأَوْصِياءِ إِلى يَوْمِ الدّينِ.(٤)

٧٠٢ـ قالَ رسول اللّه صلى الله عليه وآله ياعَلِيُّ !أَنْتَ زَوْجُ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمينَ وَخَليفَةُ خَيرِ الْمُرْسَلينَ.(٥)

٧٠٣ـ بالإسنادِ، عَنِ الصّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبيه عَنْ آبائِهِ عليهم السلام قال :قالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم :حَدَّثَني جَبْرَئيلُ عَنْ رَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلالُهُ أنّه قالَ :مَنْ عَلِمَ أَنْ لا إلهَ إلّا أناوَحْدى، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدى وَرَسُولى، وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبى طالِبٍ خَليفَتى، وَأَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجى اُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتى، وَنَجَّيْتُهُ مِنَ النّارِ بِعَفْوى، وَأَبَحْتُ لَهُ جِوارى، وَأَوْجَبْتُ لَهُ كَرامَتى وَأَتْمَمْتُ عَلَيْهِ نِعْمَتى، وَجَعَلْتُهُ مِنْ خاصَّتى وَخالِصَتى، إنْ ناداني لَبَّيْتُهُ، وَإِنْدَعاني أَجَبْتُهُ، وَإِنْ سَأَلَنى أَعْطَيْتُهُ، وَإِنْ سَكَتَ ابْتَدَأْتُهُ، وَإِنْ أساءَ رَحِمْتُهُ، وَإِنْ فَرَّ مِنّى دَعَوْتُهُ، وَإِنْ رَجَعَ إِلَيَّ قَبِلْتُهُ وَإِنْ قَرَعَ بابى فَتَحْتُهُ.

وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ أَنْ لا إلهَ إلّا أَنا وَحْدى أَوْ شَهِدَ بِذلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدى وَرَسُولى، أَوْ شَهِدَ بِذلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أبى طالِبٍ

١ـ كمال الدين / ٢٥٠. ٢ـ اثبات الهداة ٢/٢٨٥.

٣ـ احقاق الحق ١٥/١٩١.

٤ـ فرائد السمطين ١/١٤٧، ينابيع الموده/ ٧٩ باختلاف يسير.

٥ـ اليقين / ٢٣٧.

خَلیفَتی، أَوْ شَهِدَ بِذلِکَ وَلَمْ یَشْهَدْ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجی فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتی، وَصَغَّرَ عَظَمَتی، وَکَفَرَ بِآیاتی وَکُتُبی، إِنْقَصَدَنی حَجَبْتُهُ، وَإِنْ سَأَلَنی حَرَمْتُهُ، وَإِنْ نادانی لَمْ أَسْمَعْ نِداءَهُ وَإِنْ دَعانی لَمْ أَسْتَجِبْ دُعاءَهُ، وَإِنْ رَجانی خَیَّبْتُهُ، وَذلِکَ جَزاؤُهُ مِنّی وَما أَنَا بِظَلّامٍ لِلْعَبیدِ.(۱)

۷۰۴ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیْرُ الْأَوْصِیاءِ.(۲)

۷۰۵ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ وَصِیّی عَلی أَهْلِ بَیْتی وَعَلی اُمَّتی مِنْ بَعْدی.(۳)

۷۰۶ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خاتَمُ الْوَصِیّینَ.(۴)

۷۰۷ـ عن الرّضا عن آبائه علیهم السلام قال :قال النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ تُبْرِیءُ ذِمَّتی وَأَنْتَ خَلیفَتی عَلی اُمَّتی.(۵)

۷۰۸ـ بالإسناد قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ وَصِیّی وَخَلیفَتی فَمَنْ جَحَدَ وَصِیَّتَکَ وَخِلافَتَکَ؛ فَلَیْسَ مِنّی وَلَسْتُ مِنْهُ وَأَنَا خَصْمُهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ.(۶)

۷۰۹ـ عن سلمان قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :وَصِیّی وَمَوْضِعُ سِرّی وَخَیْرُ مَنْ أَتْرُکُهُ بَعْدی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ.(۷)

۱ـ کمال الدین / ۲۵۸.
۲ـ إحقاق الحق ۱۵ / ۲۶۳.
۳ـ إحقاق الحق ۱۵ / ۱۷۰.
۴ـ إحقاق الحق ۱۵ / ۱۷۳.
۵ـ البحار ۳۸ / ۱۱۲.
۶ـ حلیة الأبرار ۱ / ۲۳۶.
۷ـ إثبات الهداة ۲ / ۲۳۲.

۷۱۰ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لِكُلِّ نبيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ، وَإِنَّ عَلِيّاً وَصِيِّي وَوَارِثِي.(۱)

۷۱۱- روی عن ابن عباس رضی الله عنه أنه قال :سمعت النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم يقول لِعلیّ علیه السلام :يَا عَلِيُّ !أَنتَ وَصِيِّي أَوصَيتُ إِلَيكَ بِأَمرِ رَبّي، وَأَنتَ خَلِيفَتِي استَخلَفتُكَ بِأَمرِ رَبّي، يَا عَلِيُّ !أَنتَ الّذِي تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا يَختَلِفُونَ فِيهِ بَعْدِي وَتَقُومُ فِيهِمْ مَقَامِي، قَوْلُكَ قَوْلِي وَأَمْرُكَ أَمْرِي وَطَاعَتُكَ طَاعَتِي وَطاعَتِي طاعَةُاللّهِ وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتِي وَمَعْصِيَتِي مَعْصِيَةُ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۷۱۲ـ بالإسناد فی حدیث قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :يَا عَلِيُّ !أَنتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فَمَنْ جَحَدَ وَصِيَّتَكَ وَخِلافَتَكَ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنهُ وَأَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ.(۳)

۷۱۳ـ عن محمد بن فرات عن محمد بن علیّ عن آبائه علیهم السلام قال: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللّهِ وَخَلِيفَتِي وَحُجَّةُ اللّهِ وَحُجَّتِي وَبابُ اللّهِ وَبابِي وَصَفِيُّ اللّهِ وَصَفِيّي وَحَبِيبُ اللّهِ وَحَبِيبِي وَخَلِيلُ اللّهِ وَخَلِيلِي وَسَيْفُ اللّهِ وَسَيْفِي.(۴)

۷۱۴ـ عن الرّضاعلیه السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم : اِعْلَموا يا مَعاشِرَ النَّاسِ !أَنَّ عَلِيّاًخَلِيفَةُ اللّهِ.(۵)

۱- إحقاق الحق ۴/ ۷۲، مناقب علی بن ابیطالب / ۲۰۱ باختلاف یسیر.

۲ ـ الفقیه ۴/ ۱۳۲، اثبات الهداة ۲/ ۲۳.

۳ ـ أمالی الصدوق / ۴۷.

۴ ـ البحار ۲۶/ ۲۶۳.

۵ـ إثبات الهداة ۲/ ۲۳۹.

۴۱۵/۷ـ بالإسناد عن عبداللّه بن عباس یقول :سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :سَمِعْتُ جَبْرَئیلَ علیه السلام یقولُ :سَمِعْتُ اللّهَ جَلَّ جَلالُهُ یقولُ :عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ خلیفتی عَلی خَلقی، فَمَنْ خالَفَهُ فَقَدْ خالَفَنی، وَمَنْ عصاهُ فَقَدْ عَصانی.(۱)

۴۱۶/۷ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :هذا عَلِیٌّ خَلیفَتی فیکُمْ؛ فَاسْمَعوا لَهُ وَأَطیعوا.(۲)

۴۱۷/۷ـ بالإسناد، عن علیّ بن أبی طالب علیه السلام قال :قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :أَخِی وَوَصِیّی وَخَلِیفَتِی فِیکُمْ عَلیُّ بْنُ أَبی طَالِبٍ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِیعُوهُ.(۳)

۴۱۸/۷ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !إنَّ اللّهَ أَمَرَنی أنْ أتَّخِذَکَ أخاً وَوَصِیّاً فَأَنْتَ أخی وَوَصِیّی وَخَلیفَتی عَلی أَهْلِی فی حَیاتِی وَبَعْدَ مَوْتِی، مَنْ تَبِعَکَ فَقَدْ تَبِعَنی، وَمَنْتَخَلَّفَ عَنْکَ فَقَدْ تَخَلَّفَ عَنّی، وَمَنْ کَفَرَ بِکَ فَقَدْ کَفَرَ بی، وَمَنْ ظَلَمَکَ فَقَدْ ظَلَمَنی.(۴)

۴۱۹/۷ـ عن سلمان عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :إنَّ وَصِیّی وَخَلیفَتِی وَأَخِی وَوَزیری وَخَیرَ مَنْأُخَلِّفُهُ بَعْدِی :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ، یُؤَدّی عَنّی وَیُنْجِزُ مَوْعِدِی.(۵)

۱ـ جامع الأحادیث للقمی / ۲۶۳.
۲ـ إثبات الهداة ۲/۲۷۷.
۳ـ إثبات الهُداة ۲/۴۳.
۴ـ ارشاد القلوب / ۲۵۵.
۵ـ اثبات الهداة ۲/۲۱۱.

۷۲۰ـ عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال: إِنَّ خَلِیلِی وَوَزِیرِی وَخلیفتی وَخَیْرَ مَنْ أَتْرُکَ بَعْدی یَقْضی دَیْنی وَیُنجِزُ مَوْعِدی: عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۷۲۱ـ روی عن ابن عباس أنه قال: سمعت النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم یقول لِعلیّ علیه السلام: یا عَلِیُّ! أَنْتَ وَصِیِّی أَوْصَیْتُ إِلَیْکَ بِأَمْرِ رَبّی، وَأَنْتَ خلیفتی اسْتَخْلَفْتُکَ بِأَمْرِ رَبّی یا عَلِیُّ! أَنْتَ الَّذی یُبَیِّنُ لِأُمَّتی ما یَخْتَلِفونَ فیهِ بَعْدی وَیقومُ فیهِمْ مَقامی، قَوْلُکَ قَوْلی وَأَمْرُکَ أَمْری، وَطاعَتُکَ طاعَتی وَمَعْصِیَتُکَ مَعْصِیَتی وَمَعْصِیَتی مَعْصِیَةُ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۷۲۲ـ بالإسناد، عن علیّ علیه السلام قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم: یا عَلِیُّ! أَنْتَ وَصِیّی، حَرْبُکَ حَرْبی وَسِلْمُکَ سِلْمی، وَأَنْتَ الْإِمامُ وَأَبو الْأَئِمَّةِ الْأَحَدَ عَشَرَ الَّذینَ هُمُ الْمُطَهَّرونَ الْمَعْصومونَ وَمِنْهُمُ الْمَهْدیُّ (عج) الَّذی یَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً، فَوَیْلٌ لِمُبْغِضیهِمْ، یا عَلِیُّ! لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَحَبَّکَ وَأَوْلادَکَ فِی اللّهِ لَحَشَرَهُ اللّهُ مَعَکَ وَمَعَ أَوْلادِکَ، وَأَنْتُمْ مَعِی فِی الدَّرَجاتِ الْعُلی، وَأَنْتَ قَسیمُ الْجَنَّةِ وَالنّارِ تُدْخِلُ مُحِبّیکَ الْجَنَّةَ وَمُبْغِضیکَ النّارَ.(۳)

۷۲۳ـ عن أنس بن مالک قال: قلنا لسلمان سَلِ النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم من وصیّه؟ فسأله فقال: یاسَلْمانُ! وَصِیّی وَوارِثی وَمُقْضِی دَیْنی وَمُنجِزُ وَعْدی:

۱ـ کشف الغمة ۱/۱۵۷، البحار ۱۲/۳۸، إثبات الهداة ۲/۲۱۲ واحقاق الحق ۱۵/۱۹۸.

۲ـ الوافی ۲/۳۲۷.

۳ـ ینابیع المودة / ۸۵، احقاق الحق ۴/۲۶۴ بأدنی الاختلاف.

وَأَمینی عَلیٰ وَصِیَّتی .وَکانَ یَحمِلُهُ عَلی کَتِفِهِ دائِماً وَیَطوفُ بِهِ جِبالَ مَکَّة وَشِعابَها وَ أَوْدِیَتَها.(۱)

۲۰ـ وَکانَ عَلِیّ علیه السلام یقولُ :ماسَمِعتُ مِن رَسولِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم شَیْئاًإلّا حَفِظتُهُ وَلَم أنسَهُ.(۲)

علی علیہ السلام اور مکتب تربیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۸۔مجاہد بن جبر ابی الحجاج سے نقل ہوا ہے کہ: خداوند متعال کے نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خوبی کے لیے انجام دی وہ یہ ہے کہ،قریش شدید قحطی کا شکار ہوئے اور ابوطالب کے بھی کثیر اولاد تھے۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے فرمایا جو بنی ہاشم میں سے مال دار تھے اے ابوالفضل آپ کے بھائی ابوطالب عیالمند ہیں اور لوگوں میں جو قحطی آپڑی ہے اس کو بھی آپ دیکھ رہے ہیں آیئے ابوطالب کے پاس چلتے ہیں اور ان سے کچھ فرزند لے لیتے ہیں ان میں سے ایک فرزند کو میں لے لیتا ہوں اور ایک کو آپ لے لیں اور ان کی سرپرستی کریں۔

عباس نے کہا: اٹھو چلیں جب ابوطالب کے گھر پہنچے تو ابوطالب سے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے اولاد کے بوجھ کو کم کریں تاکہ یہ سختی اور شدت کم ہو جائے حضرت ابوطالب نے کہا: عقیل کو میرے لئے چھوڑیں اور جو جی چاہے انجام دیں۔پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنی سرپرستی میں لے لیا اور عباس نے جعفر کو امیر المؤمنین علیہ السلام ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے یہاں تک

۱۔حلیة الأبرار ۲/ ۲۳۲.

۲۔ البحار ۳۵/ ۳۲۹.

عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۷۲۴ ـ بالإسناد، عن جابر الجعفی، قال :سمعت جابر بن عبدالله الأنصاری یقول :سمعت رسول اللّـه صلی الله علیه و آله و سلم یقول لِعلیّ بن أبی طالب علیه السلام :یا عَلِیُّ !أَنْتَ أخی وَوَصِیّی وَوارِثیوَخَلیفَتی عَلی اُمَّتی فی حَیاتی وَبَعْدَ وَفاتی، مُحِبُّکَ مُحِبّی وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضی، وَعَدُوُّکَعَدوّی وَوَلِیُّکَ وَلِیّی.(۲)

۷۲۵ ـعن النَّبیّ صلی الله علیه و آله و سلم (فی حدیث) قال :اِنَّ اللّهَ أَمَرَنی أَنْ اُقیمَ عَلِیّاً عَلَماً وَاِماماً وَخَلیفَةًوَوَصِیّاً.(۳)

۷۲۶ ـ بالإسناد، عن محمّد بن علیّ عن أبیه عن الحسین بن علی عن أبیه علیهم السلام قال :قال رسول اللّـه صلی الله علیه و آله و سلم :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ خَلیفَةُ اللّـهِ وَخَلیفَتی وَحُجَّةُ اللّـهِ وَحُجَّتی وَبابُ اللّهِ وَبابی، وَصَفِیُّ اللّهِ وَصَفِیّی، وَحَبیبُ اللّـهِ وَحَبیبی، وَخَلیلُ اللّهِ وَخَلیلی، وَسَیْفُ اللّهِ وَسَیْفی،وَهُوَ أَخی وَصاحِبی وَوَزیری وَوَصِیّی، مُحِبُّهُ مُحِبّی وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضی، وَوَلِیُّهُ وَلِیّی،وَعَدُوُّهُ عَدُوّی، وَزَوْجَتُهُ اِبْنَتی وَوُلْدُهُ وِلْدی، وَحَرْبُهُ حَرْبی، وَقَوْلُهُ قَوْلی، وَأَمْرُهُ أَمْری،وَهُوَ سَیِّدُ الْوَصِیّینَ وَخَیْرُ اُمَّتی.(۴)

۷۲۷ ـعن رسول اللّـه صلی الله علیه و آله و سلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ وَصِیّی

---

۱ ـ ینابیع المودة/۲۳۱.

۲ ـ اثبات الهداة ۲/ ۵۵، أمالی الصدوق/۱۰۸، غایة المرام/ ۲۱۵.

۳ ـ اثبات الهداة ۲/۱۵۵.

۴ ـ کنزالفوائد/ ۱۸۵، البحار ۲۲/۲۶۳، احقاق الحق ۴/۱۹۷ باختلاف یسیر، اثبات الهداة ۲/۵۷ باختلاف فی موارد

وَخَلیفَتی، أَمْرُکَ أَمْری وَنَهْیُکَ نَهْیی،اُقْسِمُ بِالَّذی بَعَثَنی بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَنی خَیْرَ الْبَرِیَّةِ أَنَّکَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلی خَلْقِهِ، وَأَمینُهُ عَلی وَحْیِهِ،وَخَلیفَتُهُ عَلی عِبادِهِ، وَأَنْتَ مَوْلی کُلِّ مُسْلِمٍ وَإِمامُ کُلِّ مُؤْمِنٍ، وَقائِدُ کُلِّ تَقیٍّ،وَبِوِلایَتِکَ صارَتْ اُمَّتی مَرْحومَةً، وَبِعَداوَتِکَ صارَتِ الْفِرْقَةُ الْمُخالِفَةُ مِنْها مَلْعونَةً، وَأَنَّ الْخُلَفاءَ مِنْ بَعْدی إِثْنی عَشَرَ، أَنْتَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْقائِمُ)عج(اَلَّذی یَفْتَحُ اللَّهُ بِهِ مَشارِقَ الْأَرْضِ وَمَغارِبَها....(۱)

۷۲۸- (فی حدیث) عن سلمان عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :أَعْلَمُ اُمَّتی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ فَهُوَ وَصِیّی.(۲)

۷۲۹- عن الأعمش عن جعفر الصّادق عن آبائه عن أمیر المؤمنین علیّ علیهم السلام قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أَنْتَ أَخی وَوارِثی وَوَصِیّی، مُحِبُّکَ مُحِبّی، وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضی، یاعَلِیُّ !أَنا وَأَنْتَ أَبَوا هذِهِ الْاُمَّةِ، یا عَلِیُّ !أَنا وَأَنْتَ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِکَ ساداتٌ فِی الدُّنْیاوَمُلوکٌ فِی الْآخِرَةِ، مَنْ عَرَفَنا؛ فَقَدْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَنْکَرَنا؛ فَقَدْ أَنْکَرَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ.(۳)

۷۳۰- قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَلیفَتی فی اُمَّتی.(۴)

۷۳۱- قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ وَزیری.(۵)

۷۳۲- قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ :أَنْتَ أَخی وَوَصِیّی وَقاضی دَیْنی وَخَلیفَتی مِنْ بَعْدی.(۶)

۱- أسرار الشهادة / ۲۴۱.
۲- إثبات الهداة ۲/ ۲۳۹.
۳- ینابیع المودة / ۱۲۳.
۴- إحقاق الحق ۱۵/ ۱۷۹.
۵- إحقاق الحق ۱۵/ ۴۲۹.
۶- إحقاق الحق ۴/ ۳۳۹.

۷۳۳ـ عن سلمان، قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :وَصِیّی عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ.(۱)

۷۳۴ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :إنَّ أخی وَوَزیری وَوَصِیّی فی أهْلی عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ صَلَواتُ اللّهِ عَلَیْهِ.(۲)

۷۳۵ـ بالإسناد عن محمد بن أبی عمیر عن سلیمان بن مهران عن الصّادق جعفر بن محمّد عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أنْتَ أخی وَأنا أخوکَ، یا عَلِیُّ !أنْتَ مِنّی وَأنا مِنْکَ، یا عَلِیُّ !أنْتَ وَصِیّی وَخَلیفَتی وَحُجَّةُ اللّهِ عَلی اُمَّتی، وَلَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلّاکَ وَشَقِیَ مَنْ عاداکَ.(۳)

۷۳۶ـ عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم (فی حدیث) انه قال :یا عِبادَ اللّهِ اتَّبِعُوا أخی وَوَصِیّی عَلِیَّ بْنَأبی طالِبٍ بِأمْرِ اللّهِ.(۴)

۷۳۷ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أنْتَ خَلیفَتی عَلی اُمَّتی فی حَیاتی وَبَعْدَ مَوْتی وَأنْتَ مِنّی کَشیثٍ مِنْ آدَمَ وَسامٍ مِنْ نوحٍ وَکَإسْمعیلَ مِنْ إبْراهیمَ وَکَیُوشَعَ مِنْ مُوسیوَکَشَمْعونَ مِنْ عیسی، یا عَلِیُّ !أنْتَ وَصِیّی وَوارِثی (إلی أنْ قال:) یا عَلِیُّ !أنْتَ أمیرُالمُؤْمِنینَ وَإمامُ الْمُسْلِمینَ وَقائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلینَ وَیَعْسُوبُ الْمُتَّقینَ....(۵)

۷۳۸ـ (فی حدیث) عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم قال :إنَّ اللّهَ رَبَّکُمْ

۱ـ إحقاق الحق ۴/۳۴۰. ۲ـ أمالی الطوسی ۱/۳۴۳.

۳ـ اثبات الهداة ۲/۶۲، البحار ۳۸/۱۰۲ باختلاف یسیر.

۴ـ إثبات الهداة ۲/۱۵۲. ۵ـ اثبات الهداة ۲/۶۳.

وَمُحَمَّداً نبیَّ کُم وَعَلِیّاً هادیکُم (إمامَکُم خ ل) وَهُوَ وَصِیّی وَخلیفَتی مِنْ بَعْدی.(۱)

۷۳۹ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ مشیراً إلیه وأخذ بیده: هذا خَلیفَتی فیکُمْ مِنْ بَعْدی فَاسْمَعوا لَهُ وَأَطیعوا.(۲)

۷۴۰ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لِکُلِّ نبیٍّ وَصِیٌّ وَوارِثٌ وَإنَّ عَلِیّاً وَصِیّی وَوارِثی.(۳)

۷۴۱ـ ومن مسند أحمد، عن حذیفة بن الیمانی قال :قالوا یا رسول اللّه ألا تستخلف علینا؟ قال :إنْ تُوَلّوا عَلِیّاً تَجِدوهُ هادیاً مَهْدِیّاً یَسْلُکُ بِکُمُ الصِّراطَ الْمُسْتَقیمَ.(۴)

۷۴۲ـعن سلمان الفارسی قال :سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :إنَّ وصیّی وَخَلیفَتی وَخَیرَ مَنْ أَتْرُکُ بَعْدی یُنْجِزُ مَوْعِدی وَیَقْضی دَیْنی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ.(۵)

۷۴۳ـعن سلمان الفارسی قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم : عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ خَیْرُ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدی.(۶)

۷۴۴ـ عن أبی بکر قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیْرُ مَنْ أَتْرُکُ بَعْدی، مَنْ أَطاعَهُ فَقَدْأَطاعَنی، وَمَنْ عَصاهُ فَقَدْ عَصانی.(۷)

۱ـ إثبات الهداة ۲/ ۴۸. ۲ـ احقاق الحق ۴/ ۲۹۷.

۳ـ ذخائر العقبی / ۷۱، البحار ۳۸/ ۱۵۴، اثبات الهداة ۲/ ۲۴۶.

۴ـ إثبات الهداة ۲/ ۱۱۲. ۵ـ البحار ۳۸/ ۱.

۶ـ کشف الیقین / ۲۹۱، البحار ۳۸/ ۱۱، کشف الغمة ۱/ ۱۵۶، إثبات الهداة ۲/ ۲۱۱.

۷ـ إثبات الهداة ۲/ ۲۱.

۷۴۵ ـ بالإسناد، عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لِعلیّ بن أبی طالب علیه السلام ذات یوم وهو فی مسجد قباء والأنصار مجتمعون :یا عَلِیُّ !أَنتَ أخی وَأَنا أخوکَ، یا عَلِیُّ !أَنتَ وَصِیّی وَخلیفتی وَإمامُ أُمَّتی بَعْدی، والَی اللّهُ مَنْ والاکَ وَعادَی اللّهُ مَنْ عاداکَ وَأَبْغَضَ اللّهُ مَنْ أَبْغَضَکَ وَنَصرَ اللّهُ مَنْ نَصرَکَ وَخذَلَ اللّهُ مَنْ خذَلَکَ....(۱)

۷۴۶ ـ عن جابر، عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم (فی حدیث) قال :أَتانی جَبْرَئیلُ فقالَ :یا مُحَمَّدُ !اِنَّ رَبَّکَ یَقُولُ لَکَ :اِنَّ عَلِیَّ بْنَ أبی طالِبٍ وَصِیُّکَ وَخلیفتکَ عَلی اَهْلِکَ وَأُمَّتِکَ.(۲)

۷۴۷ ـ عن سلمان رحمة اللّه علیه قال :دخلت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم عند الموت فقال :عَلِیّ ابْنُ أَبی طالِبٍ أَفْضَلُ مَنْ تَرَکْتُ بَعْدی.(۳)

۷۴۹ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خَیْرُ مَنْ تَرَکْتُ بَعْدی.(۴)

۷۵۰ ـ بالإسناد، عن أبی عبداللّه عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله وسلم(فی حدیث):عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ وَصِیّی وَوارِثی وَخَلیفَتی.(۵)

۷۵۱ ـ عن جعفر بن محمّدعلیهما السلام قال :إِذا کانَ یَوْمُ القِیامَةِ نادی مُنادٍ

---

۱ ـ أمالی الصدوق / ۲۸۸.
۲ ـ اثبات الهداة ۲ / ۱۵۹.
۳ ـ البحار ۳۸ / ۱۶.
۴ ـ کشف الیقین / ۲۹۲.
۵ ـ اثبات الهداة ۲ / ۱۶۲.

مِنْ بِطْنانِ الْعَرْشِ :أَیْنَ خَلیفَةُ اللّهِ فی أَرْضِهِ؟ فَیَقومُ داوُدُ النَّبیّ علیه السلام فَیأْتی النِّداءُ مِنْ عِنْدِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ :لَسْنا إِیّاکَ أَرَدْنا .وَإِنْ کُنْتَ لِلّهِ تعالی خلیفةً ثُمَّ یُنادی (مُنادٍ) أَیْنَ خَلیفَةُ اللّهِ فی أَرْضِهِ فیقومُ أَمیرُالْمُؤْمِنینَ عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام فَیأْتی النِّداءُ مِنْ قِبَلِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ :یا مَعْشَرَ الْخَلایِقِ !هذاعَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ خَلیفَةُ اللّهِ فی أَرْضِهِ وَحُجَّتُهُ عَلی عِبادِهِ، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِحَبْلِهِ فی دارِ الدُّنْیا،فَلْیَتَعَلَّقْ بِحَبْلِهِ فی هذَا الْیَوْمِ یَسْتَضیءُ بِنورِهِ وَلْیَتَّبِعْهُ إِلَی الدَّرَجاتِ الْعُلی مِنَ الْجِنانِ، قال :فَیَقومُ أُناسٌ قَدْ تَعَلَّقوا بِحَبْلِهِ فِی الدُّنْیا فَیَتَّبِعونَهُ إِلَی الْجَنَّةِ....(۱)

۷۵۲ قال علیّ علیه السلام :أَنا خَلیفَةُ رَسُولِ اللّهِ فیکُمْ وَمُقیمُکُمْ عَلی حُدودِ دینِکُمْ وَداعیکُمْ إِلی جَنَّةِ الْمَأْوی.(۲)

۷۵۳ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم لِعَلِیٍّ :یا عَلِیُّ !أَنْتَ أَخی وَوَزیری وَخَیْرُ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدی.(۳)

۷۵۴ـ عن أبی عبداللّه عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :فی حدیث :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ وَصِیّی وَوارِثی وَخَلیفَتی.(۴)

۷۵۵ـ عن النّبی صلی الله علیه وآله وسلم (فی حدیث) قال :إِنَّ اللّهَ جَعَلَنی نَبِیّاً وَجَعَلَ عَلِیّاً وَصِیّاً.(۵)

۱ـ کشف الغمة چاپ دارالأضواء ص ۱۳۹، ارشاد القلوب ۲۳۶/، امالی الطوسی ۹۷/۱، البحار ۱۵۳/۳۸ باختلاف فی موارد.

۲ـ غرر الحکم ۲۸۲ / ۱.

۳ـ احقاق الحق ۵۴/۴، اثبات الهداة ۲۱۱/۲ باختلاف فی موارد.

۴ـ اثبات الهداة ۱۶۲/۲. ۵ـ اثبات الهداة ۱۵۹/۲.

۷۵۶۔ (فی حدیث) عن النبیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :مَعاشِرَ أَصحابی اِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبی طالِبٍ وَصِیِّی وَخلیفَتی عَلَیْکُمْ فی حَیاتی وَبَعْدَ مَماتی، وَهُوَ الصِّدّیقُ الْاَکْبَرُ، وَالْفارُوقُ الْأَعْظَمُ، الَّذی یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ، وَهُوَ بابُ اللّٰهِ الَّذی یُؤْتی مِنْهُ، وَهُوَ السَّبیلُ اِلَیْهِ وَالدَّلیلُ عَلَیْهِ،مَنْ عَرَفَهُ فَقَدْ عَرَفَنی، وَمَنْ اَنْکَرَهُ فَقَدْ اَنْکَرَنی، وَمَنْ تَبِعَهُ فَقَدْ تَبِعَنی.(۱)

چوتھی فصل

حضرت علیؑ کی خلافت

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی علیہ السلام کی خلافت کو واضح کرنا

۶۹۷۔پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! کہ علیؑ اوصیاء کے سرداراور پرہیز گاروں کے پشوااور سب لوگوں پر میرے جانشین ہیں وہ باشرافت اور بزرگوار آئمہؑ کے باپ ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت اوران کی پہچان میری پہچان ہے۔

۶۹۸۔ابن عباس کہتے ہیں :رسول خدا نے فرمایا: جس وقت مجھے پروردگار کی طرف لے جایا گیا،ندا آئی :اے محمد!میں نے کہا:اے باعظمت پروردگار، لبیک! اس کے بعد خدا نے مجھ

۱۔ المحجة البیضاء ۲۳۳/۱.

پر وحی کی: اے محمدؐ! آسمان پر ملائکہ آپس میں کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ میں نے کہا: خدایا مجھے معلوم نہیں. فرمایا: اے محمدؐ! تم نے اپنے بعد ان لوگوں میں سے اپنا وصی وزیر اور بھائی انتخاب کیوں نہیں کیا؟ میں نے کہا: اے اللہ خدا! کس کو انتخاب کروں؟ اے اللہ تو میرے لیئے انتخاب کر بس خداوند نے وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے ان لوگوں میں سے علی بن ابیطالبؑ کو تمہارے لیئے انتخاب کیا ہے. میں نے کہا: اے اللہ؛ میرے چچا کے بیٹے کو؟

خداوند نے مجھ پر وحی کی کہ: اے محمدؐ! علیؑ تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد علم و دانش کو وارث میں لے گا. وہ تمہارا پرچم دار ہے اور قیامت کے دن حمد کے پرچم کو اٹھائے گا اور وہ تمہارے حوض کا مالک ہے تمہاری امت میں سے جو بھی داخل ہوگا اسے سیراب کرے گا. اس کے بعد خداوند نے مجھے وحی کی کہ: اے محمدؐ! اور میں نے اپنے حق کی قسم کھائی ہے کہ تمہارے اور تمہاری پاک اہل بیتؑ اور تمہارے خاندان کے دشمن اس حوض سے سیراب نہیں ہوں گے۔

۶۹۹۔حدیث میں پیغمبر سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: میرے بعد علی بن ابیطالبؑ تمہارے حاکم اور تمہارے درمیان میرے جانشین ہیں۔

۷۰۰۔رسول خداؐ نے فرمایا: علیؑ میرے وارث ہیں۔

۷۰۱۔ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: میں خاتم انبیاء ہوں اور یا علیؑ تم قیامت تک خاتم اوصیاء ہوں گے۔

۷۰۲۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم جہان کی خواتین کی سردار کے شوہر اور خدا کے بھیجے ہوئے بہترین رسول کے جانشین ہو۔

۷۰۳۔امام صادقؑ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول

خداؐ نے فرمایا: جبرئیل نے خداوند متعال کی طرف سے میرے لئے حدیث نقل کی فرمایا: جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور محمدؐ میرے بندے اور پیغمبر ہیں اور علی بن ابیطالبؑ میرا جانشین ہے اور ائمہؑ جو ان کی اولاد میں سے ہیں میری حجت ہیں، اس کو اپنی رحمت سے بہشت میں داخل کروں گا اور اپنی مغفرت سے آگ سے دور رکھوں گا اس کو اپنے قریب بلا کر اس کا احترام کروں گا اور اس پر اپنی نعمت کو تمام کروں گا اور اسے اپنے مخلصین میں سے قرار دوں گا اگر مجھے پکارے گا جواب دوں گا اور اگر دعا کرے گا قبول کروں گا اور کوئی چیز طلب کرے گا، عطا کروں گا اور اگر درخواست نہیں کرے گا میں اپنی طرف سے عطا کروں گا اور اگر برائی کرے گا میں اسے مورد رحمت قرار دوں گا اور اگر مجھ سے فرار کرے گا میں اسے بلاوں گا اور اگر میری طرف لوٹ آیا تو اسے قبول کروں گا اور اگر میرے رحمت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا تو میں اس کے لئے در رحمت کھول دوں گا. اور اگر کوئی یہ گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، یا گواہی دے لیکن اسے یقین نہ ہو کہ محمدؐ میرے بندے اور پیغمبر ہیں یا ان پر یقین رکھتا ہے لیکن علیؑ کی خلافت کا یقین نہیں رکھتا، یا علیؑ کی خلافت کا یقین رکھتا ہے لیکن وہ ائمہؑ جو ان کی اولاد میں سے ہیں اور میری حجت ہیں میری اسنعمت کا انکار کرے وہ میری عظمت سے کم ہو گیا اور اس نے میری آیات اور کتب پر کفر کیا ہے. اس قسم کا شخص اگر میری طرف آئے گا تو میں رکاوٹ بنوں گا اور اگر مجھ سے درخواست کرے گا تو اس کی درخواست کو رد کروں گا، اور اگر مجھے پکارا تو جواب نہیں دوں گا اور اگر دعا کی تو مستجاب نہیں کروں گا، اور اگر مجھ پر امید رکھی تو اس کو ناامید کروں گا. یہ ہے میری طرف سے اس کا اجر، اور میں کبھی بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۷۰۴۔ رسول خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین اوصیاء میں سے ہیں۔

۷۰۵۔ رسول خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے خاندان پر وصی ہیں اور میری امت پر وصی ہوں گے۔

۷۰۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خاتم اوصیاء علیہ السلام ہیں۔

۷۰۷۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علی! تم میرا قرض ادا کرو گے اور میری امت کے لئے میرے جانشین ہو۔

۷۰۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے وصی اور جانشین ہو، جس نے تمہاری وصایت اور خلافت کا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں بھی اس سے نہیں ہوں گا اور قیامت کے دن میں اسکا دشمن ہوں گا۔

۷۰۹۔ سلمان کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابیطالبؑ میرے وصی ہیں اور میرا راز ان کے پاس ہے اور وہ بہترین فرد ہیں جسے میں نے اپنے بعد جانشین مقرر کیا ہے۔

۷۱۰۔ رسول خداؐ نے فرمایا: ہر پیغمبر کا وصی اور وارث ہے اور علیؑ میرے وصی اور وارث ہیں۔

۷۱۱۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آنحضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میرے وصی ہو میں نے تمہیں خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا ہے اور تم میرے جانشین ہو کہ میں نے تمہیں خدا کے حکم سے اپنا جانشین قرار دیا ہے، یا علی علیہ السلام تم وہ فرد ہو کہ میرے بعد میری امت کا جس چیز پر اختلاف ہوگا انہیں بیان کرو گے، اور ان کے درمیان میری جگہ پر بیٹھو گے، تمہاری گفتار میری گفتار، اور تمہارا فرمان میرا فرمان تمہاری اطاعت میری اطاعت، اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور تمہاری نافرمانی میری نافرمانی اور میری نافرمانی خداوند متعال کی

کہ خداوند نے آپ کو پیغمبر مبعوث کیا۔ علی علیہ السلام آپ پر ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی اور جعفر بھی عباس کے ساتھ تھے اسلام قبول کیا اور عباس سے بی نیاز ہو گئے۔

۱۹۔ حدیث میں آیا ہے کہ: جس دن امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۳۰ سال تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے بہت محبت تھی اور انہوں نے اپنی والدہ سے کہا علی علیہ السلام کے گہوارے کو میرے بستر کے قریب رکھیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی تربیت کا سب سے زیادہ حصہ اپنے ذمہ لیا ہوا تھا اور ان کو نہلانے کے وقت صاف اور ستھرا کیا کرتے تھے اور انہیں دودھ پلایا کرتے تھے اور سونے کے وقت ان کا جھولا جھولایا کرتے تھے اور جب بیدار ہوتے تھے تو چھوٹے بچوں کی زبان میں ان سے ہم کلام ہوتے تھے اور ان کو اپنے سینے پر بٹھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: یہ ہیں میرے بھائی اور دوست اور مددگار میرے جانشین میری پناہگاہ میرے داماد اور میرے وصی اور یہ ہیں میری بیٹی کے شوہر اور میری وصیت کے امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ علی علیہ السلام کو اپنے کندھے مبارک پر سوار کر کے مکہ کے پہاڑوں، درّوں اور میدان میں گھمایا کرتے تھے۔

۲۰۔ اور ہمیشہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: میں نے جو بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اسے یاد کیا اور کبھی اسے نہیں بھلایا۔

۱۲ ـ لزوم معرفة علی علیه السلام

۲۱ ـ قـال النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم :یا عَلِیُّ :ما عَرَفَ اللّهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ غَیْرِی وَغَیْرُکَ، وَما عَرَفَکَ حَقّ مَعْرِفَتِکَ غَیْرُ اللّهِ وَغَیْری.(۱)

نافرمانی ہے۔

۱۲ا۷۔رسول خدا نے فرمایا: یا علی علیہ السلام !تم میرے وصی اور جانشین ہو اور جس نے تمہاری وصایت اور خلافت کا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں ہے، اور میں اس سے نہیں ہوں، اور قیامت کے دن میں اس کا دشمن ہوں گا۔

۱۳ا۷۔محمد بن فرات نے محمد بن علی سے اور حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے خلیفہ اور میرے خلیفہ اور خدا کی حجت اور میری حجت اور خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ اور خدا کے انتخاب کئے ہوئے اور میرے انتخاب کئے ہوئے خدا کے دوست اور میرے دوست اور خدا کے خلیل اور میرے خلیل اور خدا کی شمشیر اور میری شمشیر ہیں۔

۱۴ا۷۔امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: اے لوگو جان لیں! کہ علیؑ خدا کے جانشین ہیں۔

۱۵ا۷۔عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنخضرت نے فرمایا: میں نے جبرئیل سے سنا اس نے کہا: میں نے خدا سے سنا کہ خدا نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام لوگوں پر میرے جانشین ہیں جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۱۶ا۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علیؑ ہیں جو تمہارے درمیان میں میرے جانشین ہیں بس ان کے فرمان کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

۱۷ا۷۔علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان میرے وصی

اور جانشین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں بس ان کی گفتگو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

۷۱۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنا بھائی اور وصی بناوں، اس لئے تم میرے بھائی اور وصی ہو اور میری حیات میں اور میرے بعد میرے خاندان کے درمیان میرے جانشین ہو جس نے تمہاری پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اور جس نے تم پر کفر کیا اس نے مجھ پر کفر کیا اور جس نے تم پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

۷۱۹۔ سلمان سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے جانشین اور وزیر اور وصی اور بھائی ہیں، اور بہترین فرد ہیں جسے میں نے اپنا جانشین اور خلیفہ قرار دیا ہے و میرا قرض ادا کریں گے اور میرے وعدے کو وفا کریں گے۔

۷۲۰۔ پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: علی ابن ابیطالب علیہ السلام میرے دوست اور وزیر اور جانشین ہیں اور وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں نے اپنا جانشین قرار دیا وہ میرے قرض کو ادا کریں گے اور میرے وعدے کو پورا کریں گے۔

۷۲۱۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے علی سے فرمایا؛ یا علی علیہ السلام م میرے وصی ہے اور میں نے اپنے پروردگار کے حکم سےتمہیں اپنا وصی بنایا تم میرے جانشین ہو خدا کے حکم سے میں نے تمہیں اپنا جانشین بنایا، یا علی علیہ السلام تم ہی ہو جو میرے بعد میری امت کے درمیان جو اختلاف ہوگا اس اختلاف کو بیان کرو گے اور میری جگہ پر میری امت کے درمیان کھڑے ہو گے، تمہارا کلام میرا کلام اور تمہارا فرمان میرا فرمان، اور تمہارا اطاعت میری اطاعت ہیں، اور تمہاری نافرمانی میری نافرمانی اور میری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔

۷۲۲۔علیؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ تم میرے وصی ہو تمہارے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ تم سے صلح میرے ساتھ صلح ہے تم گیارہ ائمہؑ کے والد ہو جو سب کے سب معصوم ہیں اور مہدی (عج اللہ تعالی فرجہ الشریف) ان میں سے ہیں وہی جو زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے .افسوس ہے ان کے دشمنوں پر، یا علی! اگر کوئی تمہیں اور تمہاری اولاد کو خدا کی خاطر دوست رکھتا ہو خدا اسے تمہاری اولاد کے ساتھ محشور کرے گا، تم اس بلند مرتبہ پر میرے ساتھ ہوں گے اور بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہو کہ اپنے دوستوں کو جنت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرو گے۔

۷۲۳۔انس بن مالک کہتا ہے کہ ہم نے سلمان سے کہا: پیغمبرؐ سے پوچھیں کہ ان کا وصی کون ہے؟

سلمان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا، پیغمبر نے فرمایا: اے سلمان میر وصی اور وارث وہ ہیں جو میرے قرض کو ادا کریں گے اور میرے وعدے کو پورا کریں گے وہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

۷۲۴۔جابر بن جعفی کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا آنحضرتؐ نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میری زندگی میں اور میرے بعد بھائی اور وصی اور وارث ہو اور میری امت کے درمیان میرے جانشین ہو گے تمہارا دوست میرا دوست اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے جس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔

۷۲۵۔پیغمبر سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ علیؑ کو بعنوان رہبر اور جانشین اور پیشوا اور وصی منصوب کروں۔

۷۲۶۔ محمد بن علی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے اور میرے جانشین ہیں خدا کی اور میری حجت ہیں خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ خدا کے انتخاب کئے ہوئے اور میرے انتخاب کئے ہوئے خدا کے دوست میرے دوست اور خدا کے خلیل میرے خلیل، خدا کی شمشیر اور میری شمشیر ہیں اور وہ میرے بھائی میرے ساتھی اور میرے وزیر و اور وصی اور جانشین ہیں جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی، ان کا دوست میرا دوست ان کا دشمن میرا دشمن ہے میری بیٹی ان کی بیوی اور ان کی اولاد میری اولاد ہے، ان سے جنگ مجھ سے جنگ ہے ان کا کلام میرا کلام ان کا فرمان میرا فرمان ہے، وہ اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۷۲۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے وصی اور جانشین ہو تمہارا فرمان میرا فرمان اور تمہاری نہی میری نہی ہے اور میں اس کی قسم کھا رہا ہوں کہ جس نے مجھے نبوت عطا کی ہے اور بہترین مخلوق قرار دیا ہے تم خدا کی حجت ہو اس کے بندوں پر تم خدا کے وصی کے امین اور اس کے بندوں پر جانشین ہو تم ہر مسلمان کے سرپرست اور ہر مومن کے پیشوا اور ہر پرہیز گار کے رہبر ہو اور میری امت تمہاری ولایت کے زریعہ موجب رحمت بنے گی اور تمہاری دشمنی کی وجہ سے تمہاری مخالفت لعنت کے مستحق ہوں گے، میرے جانشین بارہ افرد ہیں جن میں سے پہلے تم اور آخری قائم آل محمد علیہ السلام ہیں کہ خداوند ان کیذریعہ (زمین) مشرق اور مغرب کو فتح کامرانی عطا کرے گا۔

۷۲۸۔ سلمان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنخضرت نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام

میری امت کے دانا ترین فرد ہیں، اس لئے وہ میرے وصی ہوں گے۔

۷۲۹۔ اعمش نے امام صادق علیہ السلام سے حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میرے بھائی وصی اور میرے وارث ہو تمہیں دوست رکھنے والے میرے دوست ہیں، اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے. یا علیؑ! تم اور میں اس امت کے دو باپ ہیں. یا علی علیہ السلام! میں اور تم اور ائمہؑ جو تمہاری اولاد میں سے ہیں، ہم سب اس دنیا میں بزرگ اور آخرت میں حاکم ہیں، جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا ہے۔

۷۳۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت کے درمیان میرے جانشین ہیں۔

۷۳۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے وزیر ہیں۔

۷۳۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپ میرے بھائی اور وصی ہو تم میرا قرض ادا کرو گے اور میرے بعد میرے جانشین ہو گے۔

۷۳۳۔ سلمان سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے وصی علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

۷۳۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ میرے خاندان میں سے میرے بھائی اور وزیر اور وصی ہیں۔

۷۳۵۔ محمد بن ابی عمیر نے سلمان بن مہران سے نقل کیا ہے اس نے امام صادقؑ اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں. یا علی علیہ السلام! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں. یا علی علیہ السلام! تم میرے بھائی، وصی

اور جانشین اور میری امت پر خدا کی حجت ہو، حقیقت میں خوش بخت ہے وہ شخص جو تم کو دوست رکھے اور بد بخت ہے وہ جو تمہیں دشمن رکھے۔

۷۳۶۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے فرمان سے میرے بھائی اور وصی ہیں ان کی پیروی کرو۔

۷۳۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میری زندگی میں اور میرے بعد میری امت میں سے میرے جانشین ہو اور تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے شیث کی مثال آدم سے، اور یوشع کی موسی سے، شمعون کی نسبت عیسیٰ سے۔

یا علی علیہ السلام! تم میرے وصی اور وارث ہو اس کے بعد فرمایا: یا علی! تم مسلمانوں کے امیر المومنین اور پیشوا اور سفید چہروں کے ہادی اور پرہیز گاروں کے سردار ہو۔

۷۳۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: خدوند تمہارا پروردگار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پیغمبر اور علی علیہ السلام تمہارے رہبر ہیں، وہ میرے بعد میرے خلیفہ اور وصی ہیں۔

۷۳۹۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ان کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے: یہ میرے بعد آپ کے درمیان میرے جانشین ہیں بس ان کے فرمان کو غور سے سنیں اور ان کی اطاعت کریں۔

۷۴۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک کا پیغمبرؐ وارث اور وصی ہوتا ہے اور میرے وارث اور وصی علی علیہ السلام ہیں۔

۷۴۱۔مسند احمد میں حذیفہ بن یمانی سے نقل ہوا ہے: اصحاب رسول نے حضرت سے

کہا: اے رسول خدا! آیا آپ اپنا جانشین مقرر نہیں کریں گے؟

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر علی علیہ السلام کو اپنا حاکم قرار دیں انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تمہیں سیدھے راستہ کی ہدایت کریں گے۔

۷۴۲۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: میں نے رسول خدا سے سنا آنحضرت نے فرمایا: میرے وصی اور جانشین جو بہترین فرد ہے جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کروں گا، اور وہ میرے وعدہ کی وفا کریں گے اور میرے قرض کو ادا کریں گے وہ علی بن ابیطالب ہیں۔

۷۴۳۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین قرار دوں گا۔

۷۴۴۔ ابوبکر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کروں گا؛ جس نے انکی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۷۴۵۔ ابن عباس کہتے ہیں: ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد قبا میں تشریف فرما تھے، علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں، یا علی! تم میرے بعد میری امت کے وصی اور جانشین اور پیشوا ہو. خدا اس کو دوست رکھے جو تمہیں دوست رکھے اور خدا سے دشمنی رکھے جو تمہیں دشمن رکھے اور غضب کرے اس پر جو تم پر غضب کرے، اور مدد کرے اس کی جو تمہاری مدد کرے اور ذلیل کرے اس کو جو تمہاری مدد سے ہاتھ اٹھا لے۔

۷۵۶۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے

اور کہا: اے محمد! پروردگار آپ سے کہہ رہا ہے: علی بن ابیطالب علیہ السلام آپ کی امت اور آپ کے خاندان میں سے آپ کے وصی اور جانشین ہیں۔

۷۴۷۔سلمان کہتے ہیں: میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت آنحضرت کے قریب تھا فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین مقرر کر رہا ہوں۔

۷۴۸۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ بنا رہا ہوں۔

۷۴۹۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے جانشین، وصی اور وارث ہیں۔

۷۵۰۔جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس وقت قیامت آپہنچے گی منادی عرش سے ندا دے گا: زمین پر خدا کا خلیفہ کہاں ہے؟ بس داود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوں گے خدا کی طرف سے ندا آئی گی: البتہ آپ خدا کے خلیفہ ہیں لیکن ہمارا مقصد آپ نہیں تھے، دوبارہ منادی ندا دے گا: زمین پر خدا کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس وقت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اکھڑے ہوں گے. بس خدا کی طرف سے ندا آئی گی: اے لوگوں کا گروہ یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام اس زمین پر خدا کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر خدا کی حجت ہیں، جس نے دنیا میں ان کی محبت کی رسی کو تھاما، آج بھی ان کی رسی کو تھام لے، اور ان سے نور حاصل کرے اور ان کی اقتدا میں بہشت کے عالی ترین درجات تک پہنچ جائے۔ امامؑ نے فرمایا: اس وقت جنہوں نے ان کی محبت کی رسی کو تھاما تھا کھڑے ہوں گے اور ان کی اقتدا میں بہشت کی طرف روانہ ہوں گے۔

۷۵۱۔علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہارے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہوں اور تمہیں

تمہارے دین کی حدود پر کھڑا کروں گا اور بہشت کی طرف دعوت دوں گا۔

۷۵۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے بھائی اور وزیر ہو اور بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد اپنا جانشین بناؤں گا۔

۷۵۳۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے وصی اور وارث اور جانشین ہیں۔

۷۵۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اانحضرت نے فرمایا: خدا نے مجھے پیغمبر اور علیؑ کو وصی قرار دیا ہے۔

۷۵۵۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے اصحاب: علی بن ابیطالب علیہ السلام میری زندگی میں اور میرے بعد تم پر میرے وصی اور جانشین ہیں، اور وصی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں کہ حق اور باطل کے درمیان فرق ڈالیں گے وہ باب اللہ ہیں اور اسی دروازہ سے داخل ہونا چاہیے وہ صراط خدا ہیں اور صراط خدا کے راہنما ہیں، جس نے انہیں پہچان لیا اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے انہیں نہیں پہچانا اس نے مجھے نہیں پہچانا، اور جس نے انکی پیروی کی اس نے میری اطاعت کی ہے۔

۱۶۳۔ علی علیہ السلام افضل الوصیّین

۷۵۶۔ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيٍّ أَنَاسَيِّدُهُمْ وَأَفْضَلُهُمْ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ أَوْصَى إِلَيْهِ بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ، وَإِنَّ وَصِيِّي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَسَيِّدُهُمْ

وَأَفْضَلُهُمْ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۷۵۷ـ قال حدّثنا عليّ بن موسَى الرّضا قال حدّثني أبي موسى بن جعفر عن أبيه جعفرابن محمّد عن أبيه محمّد بن عليّ عن أبيه عليّ بن الحسين عن أبيه الحسين بن عليّ عن أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب عليهم السلام عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم قال :خَلَقَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيّ وأَرْبَعَةَ وَعِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيَّ أنا أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّهِ وَلا فَخْرَ وَخَلَقَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ وَصِيّ وَأَرْبَعةً وعِشْرين أَلْفَ وَصِيَّ فَعَلِيٌّ أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّهِ وَأَفْضَلُهُمْ.(۲)

۷۵۸ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي وَأَفْضَلُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام اوصیاء سے افضل ہیں

۷۵۶ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہیں اور میں ان کا سردار ہوں اور بارگاہ الٰہی میں ان سب سے قابل احترام اور افضل ہوں. ہر پیغمبر کا وصی ہے اور اس نے خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا ہے، اور میرے وصی علی بن ابیطالب علیہ السلام ان سب اوصیاء کے

۱ـ الفقیه ۱۳۲/۴.

۲ـأمالی الصدوق/۱۹۶، اثبات الهداة ۵۸/۲، مناقب آل ابی طالب ۴۷/۳مرسلاً باختلاف یسیر.

۳ـ اثبات الهداة ۶۵/۲.

۲۲ ـ كما روى فى الأخبار الكثيرة أنه قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم : يا عَلِيُّ إما عَرَفَ اللّهَ اِلّاأنا وَأَنْتَ وَما عَرَفَنى اِلّا اللّهُ وَأَنْتَ، وَما عَرَفَكَ اِلّا اللّهُ وَأَنا.(۲)

۲۳ ـ عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ عَرَفَ عَلِيّاً وَأَحَبَّهُ؛ بَعَثَ اللّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ المَوْتِ كَما بَعَثَ اللّهُ إِلَى الأَنْبِياءِ، وَدَفَعَ عَنْهُ أَهْوالَ مُنْكَرٍ وَنَكيرٍ وَنَوَّرَ قَبْرَهُ وَفَسَحَهُ مَسيرَةَ سَبْعينَ عاماًوَبَيَّضَ وَجْهَهُ يَوْمَ القِيامَةِ.(۳)

۲۴ ـ عن الحسين بن على عليهما السلام، عن رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم فى حديث قال :مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّ النَّبِىّ صلى الله عليه و آله وسلم وَلا يُحِبُّ الوَصِىَّ فَقَدْ كَذِبَ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْرِفُ النَّبِىّ صلى الله عليه و آله وسلم وَلا يَعْرِفُ الوَصِىَّ فَقَدْ كَفَرَ.(۴)

۲۵ ـ وبإسناده عن أبى الصلت الهروى قال :سمعت الرضاعليه السلام يحدّث عن آبائه عليهم السلام عن أمير المؤمنين صلوات اللّه عليه قال :سمعت رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم يقول :سَمِعْتُ اللّهَ جَلّ جَلالُهُ يَقولُ :عَلِىُّ بْنُ أبى طالِبٍ حُجَّتى عَلى خَلْقى وَنُورى فى بِلادى وَأَمينى على عِلْمى،لا أُدْخِلُ النّارَ مَنْ عَرَفَهُ وَإِنْ عَصانى، وَلا أُدْخِلُ الجَنَّةَ مَنْ أَنْكَرَهُ وَإِنْ أَطاعَنى.(۱)

۱ـ مناقب آل ابيطالب ۲۶۷/۳.

۲ ـ روضة المتقين ۴۹۲/۵.

۳ـ البحار ۱۱۴/۲۷.

۴ ـ الوسائل ۵۶۲/۱۸.

سردار ہیں اور بارگاہ الٰہی میں ان سب سے افضل ہیں۔

۷۵۷۔علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسینؑ سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے انہوں نے امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور حضرت نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ خداوند نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر خلق کیے ہیں اور میں خدا کے نزدیک ان سب سے زیادہ قابل احترام ہوں میں افتخار نہیں کر رہا ہوں اور خداوند نے ایک لاکھ چوبیس ہزار اوصیاء بھی خلق کیے ہیں کہ علیؑ خدا کے نزدیک ان سب سے افضل اور قابل احترام ہیں۔

۷۵۸۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے خاندان میں سے محبوب ترین اور بہترین فرد جسے میں اپنے بعد اپنا جانشین قرار دوں گا وہ علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

۱۳۶۔علی علیه السلام سیّد الوصیین

۷۵۹۔قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ سَیِّدُ الْوَصیّینَ.(۱)

۷۶۰۔ عن سعید بن جبیر عن عایشه قالت :سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یقول :أَنا سَیِّدُالْأَوَّلینَ وَالْآخِرینَ وَعَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ سَیِّدُ الْوَصیّینَ وَهُوَ أَخی وَوارِثی وَخَلیفَتی عَلیٰأُمَّتی طاعَتُهُ فَریضَةٌ وَاتِّباعُهُ فَضیلَةٌ وَمَحَبَّتُهُ إِلَی اللّٰهِ وَسیلَةٌ فَحِزْبُهُ حِزْبُ اللّٰهِ وَأَنصارُهُ أَنصارُ اللّٰهِ وَأَوْلِیاؤُهُ أَوْلِیاءُ اللّٰهِ وَأَعْداؤُهُ أَعْداءُ اللّٰهِ، وَهُوَ

۱۔احقاق الحق ۵۵/۱۵.

إمامُ الْمُسْلمينَ وَمَوْلَى الْمُؤْمِنينَ وَأميرُهُمْ بَعْدى.(۱)

۷۶۱ـ عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :ألا وَإنَّ عَلِيّاً سَيِّدُ الْوَصيّين وَإمامُ الْمُتَّقِينَ وَخَليفَتى عَلَى النَّاسِ أجْمَعين وَأبو الْغُرِّ الْمَيامين، طاعَتُهُ طاعَتى وَمَعْرِفَتُهُ مَعْرِفَتى....(۲)

۷۶۲ـ وعن الحسين، عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم فى حديث قال : قال عَلِىُّ بْنُ أبى طالِبٍ خَليفَةُ اللَّهِ وَخَليفَتى، وَحُجَّةُ اللَّهِ وَحُجَّتى، وَهُوَ أخى وَوَزيرى وَوَصِيّى، وَهُوَ سَيِّدُ الْوَصِيّينَ وَخَيْرُ اُمَّتى.(۳)

۷۶۳ـ بالإسناد، عن الأصبغ بن نباتة قال :قال أمير المؤمنين عليه السلام :أنَا خَليفَةُ رَسولِ اللَّهِ وَوَزيرُهُ وَوارِثُهُ، أنَا أخو رَسُولِ اللَّهِ وَوَصِيُّهُ وَحَبيبُهُ، أنَا صَفِيُّ رَسولِ اللَّهِ وَصاحِبُهُ، أنَا ابْنُ عَمِّ رَسولِ اللَّهِ وَزَوْجُ ابْنَتِهِ وَأبو وُلْدِهِ، وَأنَا سَيِّدُ الْوَصِيّينَ وَوَصِىّ سَيِّدِ النَّبِيّينَ، أنَا الْحُجَّةُ الْعُظمى وَالْآيَةُ الكُبْرى وَالْمَثَلُ الْأَعْلى وَبابُ النَّبِىِّ الْمُصْطَفى، أنَا الْعُرْوَةُ الْوُثْقى وَكَلِمَةُ التَّقْوى وَأمينُ اللَّهِ تَعالى ذِكْرُهُ على أهْلِ الدُّنيا.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں

۷۵۹۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۷۶۰۔سعید بن جبیر نے عائشہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول خداؐ سے

۱۔اثبات الهداة ۲/ ۶۹.
۲ـ أسرار الشهادة / ۲۴۱.
۳۔ إثبات الهداة ۲/ ۲۴۲.
۴ـ امالى الصدوق / ۴۱.

سنا آنحضرت نے فرمایا: میں پہلے والوں اور آنے والوں کا سردار ہوں اور علی بن ابیطالب علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں اور میری امت کے درمیان میرے بھائی، وزیر، وارث، اور جانشین ہیں ان کی اطاعت واجب ہے اور ان کی پیروی کرنا فضیلت ہے اور ان کی محبت خدا کی طرف وسیلہ ہے ان کا لشکر خدا کا لشکر ہے ان کے ساتھی خدا کے ساتھے، ان کے دوست خدا کے دوست اور ان کے دشمن خدا کے دشمن ہیں وہ مسلمانوں کے پیشوا اور میرے بعد ان کے مولا اور امیر المومنین ہیں۔

۷۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار، پرہیز گاروں کے پیشوا اور ان سب لوگوں پر میرے جانشین ہیں. وہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کی پہچان میری پہچان ہے۔

۷۶۲۔ امام حسینؑ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے جانشین اور میرے جانشین خدا کی حجت اور میری حجت ہیں وہ میرے بھائی، وزیر اور وصی اور اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۷۶۳۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین، وزیر، وارث، ہوں. میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب کیا ہوا اور ساتھی ہوں۔

میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہوں اور ان کی بیٹی کا شوہر اور ان کے، بیٹوں کا باپ ہوں، میں اوصیاء کا سردار اور پیغمبروں کے سردار کا وصی ہوں، میں عظیم حجت اور بزرگ آیات اور اعلی مثال اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ ہوں اور میں اس دنیا کے لوگوں میں سے ''عروۃ الوثقی، کلمۃ التقوی'' اور امین اللہ ہوں۔

۱۳۷ ـ على عليه السلام وحديث المنزلة

۷۶۴ ـ عَن ابنِ عَبّاسٍ قالَ :قـالَ رسـولُ اللّـهِ صلى الله عليه و آله وسلم :هذا عَـلِيُّ بْنُ أبی طالِبٍ، لَحْمُهُ مِنْلَحمی وَ دَمُهُ مِنْ دَمی، وَهُوَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ مُوسی غَیْرَ أنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِی.(۱)

۷۶۵ ـ عـن جابر بن عبداللّه قال :قـال رسـول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم لعليعليه السلام :أَنْتَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارونَ مِنْ مُوسی إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدی.(۲)

۷۶۶ ـ بالإسناد، عن الصّادق جعفر بن محمّد عن أبيه عن آبائه عليهم السلام، قال :قـال رسـول اللّـه صـلى الله عليه و آله وسلم لعلى بن أبى طالب عليه السلام :يا عَلِیُّ !أَنْـتَ مِـنّـی بِـمَـنْـزِلَةِ هِبَةِ اللّهِ مِنْ آدَمَ وَبِمَنْزِلَةِ سامٍ مِنْ نُوحٍ وَبِمَنْزِلَةِ إِسْحاقَ مِنْ إِبْراهِيمَ وَبِـمَـنْـزِلَةِ هـارونَ مِـنْ مُـوسـى وَبِـمَـنْـزِلَةِ شَـمْعونَ مِنْ عيسى إِلّا أَنَّـهُ لا نَبِیَّ بَعْدی،...(۳)

۷۶۷ ـ عـن ابن عباس قال :قـال رسـول اللّـه صلى الله عليه و آله وسلم :لام سلمة هـذا عَـلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ لَحْمُهُ لَحمی وَدَمُهُ دَمی فَهُوَ (وهو خ ل) مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارونَ مِنْ مُوسی إِلّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدی.(۴)

۷۶۸ ـ عـن النّبیّ صلى الله عليه و آله وسلم أنه قال لعلیّ :أَلا تَرْضی أَنْ تَكونَ

۱ـ اليقين / ۱۶۱.

۲ـ فرائد السمطين ۱/ ۱۳۲ ، إحقاق الحق ۵/ ۱۳۶ ، البحار۳۷/ ۲۶۳ باختلاف يسير، الغدير ۳۹/۱ باختلاف فى موارد، جواهر المطالب ۱/ ۵۱ باختلاف يسير.

۳ـ أمالى الصدوق / ۴۷.

۴ـ إحقاق الحق ۵/ ۲۱۹، غاية المرام ۶۵ / ۱.

مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارونَ مِنْ موسی.(۱)

۷۶۹ـ عن مصعب بن سعد عن أبیه قال :إنّ رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم خرج الی تبوک واستخلفعلیّا قال :أَتُخَلِّفُنی فی الصِّبیانِ وَالنِّساءِ؟ فقال :أَلا تَرْضی أَنْ تکونَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارونَ مِنموسی إِلّا أَنَّهُ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدی.(۲)

۷۷۰ـ عن سعید بن المسیّب عن علیّ علیه السلام قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم فی غزوة تبوک :خَلَّفْتُکَ أَنْ تَکونَ خَلیفَتی فی أَهْلی، قلت: أَتُخَلِّفُ بَعْدَکَ یا نَبِیَّ اللّٰهِ؟ قال :أَلا تَرْضی أَنْ تکونَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارونَ مِنْ موسی إِلّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدی؟(۳)

۷۷۱ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ مِنّی بِمَنْزِلَةِ هرونَ مِنْ موسی.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اور حدیث منزلت

۷۶۴ـ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں کہ ان کا گوشت میرا گوشت انکا خون میرا خون ہے، ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ہارون کی

۱ـ سنن ابن ماجة ۴۲/۱، صحیح مسلم ۲۳۷/۲، صحیح البخاری ۱۱۴۲/۳ باختلاف یسیر.
۲ـ إحقاق الحق ۱۴۹/۵، صحیح مسلم ۱۷۶/۱۵، البحار ۲۶۴/۳۷ باختلاف یسر، صحیح الترمذی ۱۷۱/۱۳، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۶۳/۱۶، التاج ۲۹۵/۳ باختلاف فیموارد.
۳ـ إحقاق الحق ۱۹۸/۵.
۴ـ اثبات الهداة ۳۲/۲.

موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۵۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارون کی موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ھبۃ اللہ کی نسبت آدم سے اور سام کی نسبت نوح سے اور اسحٰق کی نسبت ابراہیمؑ سے اور ہارون کی نسبت موسی سے اور شمعون کی نسبت عیسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون اور ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ہارون کی نسبت موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آیا تم خوشحال نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو، جیسے ھارون کی نسبت موسی سے؟

۷۶۹۔ مصعب بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی طرف روانہ ہوئے اور علی علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر کیا، علیؑ نے عرض کی: آیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے درمیان اپنا جانشین بنا رہے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ھارون کی نسبت موسی سے تھی؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۷۷۰۔ سعید بن مسیّب نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک میں

فرمایا: میں نے تمہیں اپنے خاندان کے درمیان بہ عنوان جانشین مقرر کیا ہے. میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا اپنے بعد جانشین مقرر کریں گے؟

فرمایا: آیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارون کی نا سبت موسی سے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے؟

۱۷۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ھارون کی نسبت موسی سے ہے۔



الفصل الخامس:

فی تبعات مخالفة علی علیه السلام

۱۳۸ ۔ من خالف طریق علیّ علیه السلام

۷۷۲ ۔ عن ابن عباس رضی الله عنه قال :قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِکوا وَأَنْتُمْ فی مُوالاةِ عَلِیٍّ، وَإِنْ خالَفْتُمُوهُ، فَقَدْ ضَلَّتْ بِکُمُ الطُّرُقُ وَالْأَهْواءُ فِی الغَیِّ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فَإِنَّ ذِمَّةَ اللّٰهِ عَلِیَّ بْنَ أَبی طالِبٍ.(۱)

۷۷۳ ۔ عن علیّ علیه السلام، عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم أنّه قال :أما إِنَّکَ الْمُبْتَلی وَالْمُبْتَلی بِکَ، أما إِنَّکَ الْهادِی لِمَنِ اتَّبَعَکَ، وَمَنْ خالَفَ طَریقَکَ ضَلَّ إِلی یَوْمِ الْقِیامَةِ.(۲)

پانچویں فصل

حضرت علی علیہ السلام سے مخالفت کے آثار

جو علی علیہ السلام کے طور طریقے سے مخالفت کرے

۷۷۲ ۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک علی علیہ السلام کی

---

۱ ۔ احقاق الحق ۶/ ۵۷.	۲ ۔ البحار ۳۸/ ۳۹.

ولایت سے تمسک کریں گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوں گے اور ضلالت کا شکار بھی نہیں ہوں گے اگر ان کی مخالفت کی تو گمراہ اور ذلیل ہوں گے، بس خدا کا تقوی اختیار کرو، کیونکہ وعدۂ الٰہی علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

۷۷۳۔ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! آپ امتحان میں مبتلا ہوں گے اور دوسرے لوگوں کا تمہارے ذریعے سے امتحان ہوگا: جان لیں۔ کہتم انہیں ہدایت کرنے والے ہو جو تمہاری پیروی کرتے ہیں اور جس نےتمہارے طور طریقے کی مخالفت کی تو وہ قیامت تک گمراہ ہوں گے۔

۱۳۹۔ من خالف علیاًعلیه السلام

۷۷۴۔ وفی روایة ابن عمر :(قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم:) یا عَلِیُّ! مَنْ خالَفَکَ فَقَدْ خالَفنی وَمَنْخالَفنی فَقَدْ خالَفَ اللّه.(۱)

۷۷۵۔ عنابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :اَلْمُخالِفُ عَلی عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ بَعْدیکافِرٌ وَالْمُشْرِکُ بِهِ مُشْرِکٌ، وَالْمُحِبُّ لَهُ مُؤْمِنٌ، وَالْمُبْغِضُ لَهُ مُنافِقٌ، وَالْمُقْتَفی لِأَثَرِهِ لاحِقٌ،وَالْمُحارِبُ لَهُ مارِقٌ، وَالرّادُّ عَلَیْهِ زاهِقٌ، عَلِیٌّ نُورُ اللّهِ فی بِلادِهِ وَحُجَّتُهُ عَلی عِبادِهِ....(۲)

جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی

۷۷۴۔ ابن عمر سے روایت نقل ہوئی ہے کہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یا علی علیہ السلام!

۱۔ البحار ۳۸/۳۰۔

۲۔ سفینة البحار ۱/۲۲۵، البحار ۳۸/۹۰۔

جس نے تمہاری کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے میری مخالفت کی اس نے خدا کی مخالفت کی۔

۷۷۵۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علیؑ کی مخالفت کی وہ کافر ہے اور جس نے ان سے شرک کیا وہ مشرک ہے (شرک سے مراد معبودیت میں شرک نہیں) اور ان کا دوست مومن اور ان کا دشمن منافق ہے، اور جو ان کے نقش قدم پر چلا تو وہ ان تک پہنچ جائے گا، اور جس نے ان سے جنگ کی وہ دین سے خارج ہو گیا اور جس نے ان کے فرمان کو قبول نہ کیا تو وہ ہلاک ہو گیا، علیؑ اس سرزمین پر حجت خدا کا نور ہیں اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں۔

۱۴۰۔من عادیٰ علیاً

۷۷۶۔قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عادَی اللّٰهُ مَنْ عادی عَلیّاً (علیه السلام).(۱)

حضرت علیؑ سے دشمنی کرنا

۷۷۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔

۱۴۱۔المتقدّم علی علیّ علیه السلام

۷۷۷۔ قول رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !الا یَتَقَدَّمُکَ اِلّا

۱۔احقاق الحق۷/۴۲، فضائل الخمسة ۲/۲۲۹.

۲۶ ـ الأصبغ سمعت أمیر المؤمنین علیه السلام یقول: وَیْلٌ لِمَنْ جَهِلَ مَعْرِفَتی وَلَمْ یَعْرِفْ حَقّیاًلا إنَّ حَقّی هُوَ حَقُّ اللّهِ ألا إنَّ حَقَّ اللّهِ هُوَ حَقّی (۲)

حضرت علی علیہ السلام کی پہچان کی ضرورت

۲۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی خدا کے مقام کو نہیں پہچانا، اور کسی نے بھی سوائے خدا اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو نہیں پہچانا۔

۲۲۔ اور بہت سی روایات میں نقل ہوا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! کسی نے بھی میرے اور آپ کے علاوہ خدا کو نہیں پہچانا اور کسی نے بھی خدا اور آپ کے علاوہ مجھے نہیں پہچانا اور کسی نے بھی خدا اور میرے سوا آپ کو نہیں پہچانا۔

۲۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے آنحضرت نے فرمایا: جان لیں، جو بھی علی علیہ السلام کو پہچان لے اور اس سے محبت کرے خداوند ملک الموت کو اس کے پاس اس طرح بھیجے گا جس طرح پیغمبروں کے پاس بھیجا منکر اور نکیر کے خوف کو اس سے دور کرے گا اور اس کی قبر کو نورانی کرے گا اور اس کی قبر کو ستر سال طولانی راستے کی طرح کھلا کرے گا اور قیامت کے دن اس کے چہرے کو نورانی کرے گا۔

۲۴۔ حسین بن علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے، لیکن ان کے وصی کو دوست نہیں رکھتا

---

۱ ـ البحار ۱۱۶/۲۷.

۲ ـ البحار ۲۹/۳۸ و مناقب آل أبی طالب ۶۲/۳.

کافِرٌ، وَلا یَتخَلَّفُ عَنکَ إِلّا کافِرٌ،أَنتَ نورُ اللّٰهِ فی عِبادِهِ وَحُجَّةٌ عَلیٰ عِبادِهِ، وَسَیفُ اللّٰهِ عَلیٰ أَعدائِهِ، وَوارِثُ عُلومِ أَنبیائِهِ،أَنتَ کَلِمَةُ اللّٰهِ العُلیا وآیَتُهُ الکُبریٰ، وَلا یَقبَلُ اللّٰهُ الإِیمانَ إِلّا بِوِلایَتِکَ.(۱)

۷۷۸۔عن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال لعلیّ علیه السلام :لا یَتقَدَّمُکَ بَعدی إِلّا کافِرٌ، وَأَنَّ أَهلَ السَّمواتِ لَیُسَمّونَکَ أَمیرَ المُؤمِنینَ.(۲)

۷۷۹۔عن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم :(أنّه) قال لعلیّ علیه السلام :یا عَلِیُّ !لا یَتقَدَّمُکَ بَعدی إِلّا کافِرٌ، وَلا یَتخَلَّفُ عَنکَ إِلّا کافِرٌ، وَأَنَّ أَهلَ السَّمواتِ یُسَمّونَکَ أَمیرَ المُؤمِنینَ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام پر سبقت لینا

۷۷۷۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:یا علی علیہ السلام !تم پر کافر کے علاوہ کوئی اور سبقت نہیں لے گا اور کافر کے علاوہ کوئی تم سے پیچھے نہیں رہے گا،تم لوگوں کے درمیان خدا کا نور اور اس کی حجت ہو تم خدا کے دشمنوں پر سیف اللہ ہو اور اس کے پیغمبروں کے علم کے وارث ہو تم خدا کا عظیم کلمہ اور عظیم نشانی ہو خدا تمہاری ولایت کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں کرے گا۔

۷۷۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: میرے بعد کافر کے علاوہ کوئی تم پر سبقت نہیں

۱۔ أسرار الشهادة / ۲۴۱.

۲۔ اثبات الهداة ۲ ,۲۸۴، الیقین / ۲۷۸ باختلاف یسیر.

۳۔اِثبات الهداة ۲/ ۲۴۰.

لے گا، اہل آسمان تمہیں امیر المومنین کے نام سے پکارتے ہیں۔

۷۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! میرے بعد کافر کے علاوہ کوئی تم پر سبقت نہیں لے گا اور کافر کے علاوہ کوئی تمہاری مخالفت نہیں کرے گا، اہل آسما تمہیں امیر المومنین کے نام سے پکارتے ہیں۔

۱۴۲۔ منکر الامامة منکر للنبوّة

۷۸۰۔ قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم: مَنْ جَحَدَ عَلِیّاً إمامَتَهُ مِنْ بَعْدی فَإنَّما جَحَدَ نُبُوَّتی، وَمَنْ جَحَدَنُبُوَّتی، فَقَدْ جَحَدَ (جَحَدَ اللّٰهَ خ ل) رُبوبِیَّتَهُ.(۱)

۷۸۱۔ عن عبدالله بن عباس قال: قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم: مَنْ أَنْکَرَ إمامَةَ عَلِیّ علیه السلام بَعْدی کانَ کَمَنْ أَنْکَرَ نُبُوَّتی فی حَیاتی وَمَنْ أَنْکَرَ نُبُوَّتی کانَ کَمَنْ أَنْکَرَ رُبُوبِیَّةَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۷۸۲۔ وقال (النبیّ) صلی الله علیه و آله وسلم: یا عَلِیُّ! أَنْتَ وَالطّاهِرونَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ مَنْ أَنْکَرَ واحِداً مِنکُمْ فَقَدْ أَنْکَرَنی.(۳)

۷۸۳۔ عن محمد بن الفضل عن علیّ بن موسیٰ الرّضا عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال: قالَ رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم: یا عَلِیُّ! أَنْتَ وَالأَئِمَّةُ بَعْدی حُجَجُ اللّٰهِ عَلی خَلْقِهِ وَأَعْلامُهُ فی بَرِیَّتِهِ، فَمَنْ أَنْکَرَ واحِداً مِنکُمْ فَقَدْ أَنْکَرَنی،

۱۔ البحار ۲۷/ ۶۱.

۲۔ البحار ۳۸/۱۰۹، أمالی الصدوق/ ۲۲۵، اثبات الهداة ۲/ ۷۱.

۳۔ عوالی اللئالی ۴/ ۸۵.

وَمَنْ عَصى واحِداً مِنكُمْ فَقَدْ عَصانى، وَمَنْ جَفاواحِداًمِنكُمْ فَقَدْ جَفانى، وَمَنْ وَصَلَكُمْ فَقَدْ وَصَلَنى، وَمَنْ أَطاعَكُمْ فَقَدْ أطاعَنى، وَمَنْ والاكُمْ فَقَدْ والانى، وَمَنْ عاداكُمْ فَقَدْ عادانى لِأَنَّكُمْ مِنّى جَميعاً خُلِقْتُمْ مِنْ طينَتى وَأَنامِنكُمْ.(۱)

۷۸۴۔عن الحسین بن أبی العلاء قال :سمعت أبا عبداللّٰه علیه السلام یقول: لَوْ جَحَدَأمیرَالْمُؤْمِنینَ علیه السلام جَمیعُ مَنْ فی الأَرْضِ لَعَذَّبَهُمُ اللّٰهُ جَمیعاً وَأَدْخَلَهُمُ النّارَ.(۲)

امامت کا منکر نبوت کا منکر ہے

۷۸۰۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علی علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا اس نے خدا کی ربوبیت کا انکار کیا۔

۷۸۱۔عبداللہ بن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علی علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا وہ اس کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری نبوت کا انکار کیا ہے اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا وہ اس کی مانند ہے جس نے اپنے پروردگار کی الوہیت کا انکار کیا ہے۔

۷۸۲۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جس نےتمہارا یا تمہاری اولاد میں سے کسی ایک معصومؑ کا انکار کیا، حقیقت میں اس میرا انکار کیا ہے۔

۱۔اثبات الهداة ۱/ ۵۱۹.

۲۔عقاب الأعمال / ۲۴۹.

۷۸۳۔ محمد بن فضل نے علی بن موسی رضا علیہ السلام سے حضرت نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! تم اور تمہار ےبعد والے پیشوا خلق خدا پر اس کی حجت ہیں اور لوگوں کے درمیان اس کی نشانیاں ہیں جس نے تم میں سے کسی ایک کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے تم میں سے کسی ایک پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور جس نے تم سے تمسک کیا اس نے مجھ سے تمسک کیا اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اس لئے کہ تم سب مجھ میں سے ہو اور میری مٹی سے خلق کیے گئے ہو اور میں بھی تم میں سے ہوں۔

۷۸۴۔ حسین بن علا کہتے ہیں کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: اگر زمین پر رہنے والے تمام لوگ امیر المومنین علیہ السلام کا انکار کریں تو خدا ان تمام پر عذاب کرے گا اور ان سب کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

۱۴۳ ۔ تفضيل النّاس على علىّ عليه السلام

۷۸۵ ۔ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ فَضَّلَ أَحَداً مِنْ أَصْحابِى عَلى عَلِىِّ عليه السلام فَقَدْ كَفَرَ. (۱)

۷۸۶ ــ عن أبيذرّ الغفارى رحمه الله قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :لا تُضادّوا بِعَلِىِّ أحداً فَتَكْفُروا، وَلا تُفَضِّلوا عَلَيْهِ أَحداً فَتَرْتَدُّوا. (۲)

۱۔ أمالى الصدوق / ۵۲۲، اثبات الهداة ۷۱ / ۲، أنوار الهداية /۱۳۷، البحار ۱۴ / ۳۸، غاية المرام /۴۵۴.

۲۔ البحار ۳۸ / ۱۴، أمالى الطوسى ۱ / ۱۵۳ بادنى التفاوت.

لوگوں کو علی علیہ السلام پر برتری دینا

۷۸۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اصحاب میں سے کسی صحابی کو علی علیہ السلام پر برتری دی وہ کافر ہے

۷۸۶۔ ابوذر غفاری سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کو بھی علی علیہ السلام کے برابر قرار نہ دیں کافر ہو جاؤ گے، اور کسی کو ان پر برتری بھی نہ دیں مرتد ہو جاؤ گے۔

چوتھا حصہ

علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کے شیعوں کی فضیلت اور حضرت علیؑ سے دشمنی اور اس کے آثار

الفصل الاوّل:

فی حبّه

۱۴۴ - الأمر بحبّه

۷۸۷ - عن سعید بن طریف قال :قال أبو جعفر علیه السلام :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا إِنَّ جَبْرَئِیلَ أَتانی فَقالَ :یا مُحَمَّدُ !رَبُّکَ یَأْمُرُکَ بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ وَیَأْمُرُکَ بِوِلایَتِهِ.(۱)

۷۸۸ - حدثنی موسی بن اسماعیل، عنأبیه عن جده، عنأبیه جعفربن محمدعن أبیه علیهم السلام عن جابر قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :جاءَنی جَبْرَئِیلُ مِنْ عِنْدِ اللّهِ بِوَرَقَةِ آسٍ خَضْراءَ مَکْتوبٌ فیها بِبَیاضٍ :إِنّی فَرَضْتُ مَحَبَّةَ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ عَلی خَلْقی، فَبَلِّغْهُمْ ذلِکَ عَنّی.(۲)

۷۸۹ - بالإسناد، عن الحسین بن علیّ بن أبی طالب علیهما السلام، یرفعون الحدیث إلی سعد بنعبادة قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لَمّا عُرِجَ بی إِلَی السَّماءِ فَکُنْتُ مِنْ رَبّی کَقابِ قَوْسَیْنِ أَوْأَدْنی إِذ سَمِعْتُ النِّداءَ مِنْ قِبَلِ اللّهِ تعالی یَقولُ :یا مُحَمَّدُ !مَنْ تُحِبُّ أَنْ یَکونَ مَعَکَ فِیالْأَرْضِ؟ فَقُلْتُ :أُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهُ الْعَزیزُ الْجَبّارُ وَیَأْمُرُ بِمَحَبَّتِهِ، فَسَمِعْتُ النِّداءَ مِنْ قِبَلِ اللّهِ تَعالی یَقولُ :یا مُحَمَّدُ !أَحِبَّ عَلِیّاً فَإِنّی أُحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهُ....(۳)

---

۱ - بصائر الدرجات / ۷۴.

۲ - احقاق الحق ۷/ ۱۸۷، البحار ۲۹۷/۳۹ باختلاف یسیر.

۳ - احقاق الحق ۷/ ۱۵۲.

۷۹۰۔ قال النبیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :أَیُّها النّاسُ !أَحِبّوا عَلِیّاً فَإِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّهُ....(۱)

۷۹۱۔ بالإسناد، قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :إِنَّ عَلِیّاً وَلِیُّکُمْ بَعْدی، فَأَحِبَّ عَلِیّاً فَإِنَّهُ یَفْعَلُ مایُؤْمَرُ.(۲)

۷۹۲۔ عن أبی سعید الخدری قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: أَحِبُّوا عَلِیّاً فَإِنَّ لَحْمَهُ مِنْ لَحْمِی وَدَمَهُ مِنْ دَمِی لَعَنَ اللّٰہُ أَقْواماً مِنْ أُمَّتی ضَیَّعوا فیهِ عَهْدی وَنَسَوْا فیهِ وَصِیَّتی ما لَهُمْ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ خَلاقٍ.(۳)

پہلی فصل

حضرت علیؑ سے دوستی

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کے لئے خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

۷۸۷۔سعید بن طریف سے نقل ہوا ہے کہ حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ نے فرمایا: جان لیں ! کہ جبرئیل مجھ پر نازل ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کا پروردگار آپ کو علیؑ

۱۔احقاق الحق ۷/ ۱۴۶.

۲۔احقاق الحق ۱۵/ ۱۱۱.

۳۔أمالی الطوسی ۱/ ۶۷، بشارۃ المصطفی/ ۹۰.

سے دوستی اور ولایت کا حکم دے رہا ہے۔

۷۸۸۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنے والد سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل خداوند سے میرے لئے ایک سبز رنگ کا پتہ لائے جس پر سفید الفاظ میں لکھا ہوا تھا میں نے علی بن ابیطالب علیہ السلام کی محبت کو اپنی مخلوق پر واجب کیا ہے، اس پیغام کو میری طرف سے لوگوں تک پہنچا دو۔

۷۸۹۔ حسین بن علی علیہ السلام نے سعد بن عبادہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: رسول خداؐ نے فرمایا: جس وقت مجھے آسمان پر لے جایا گیا وہاں پر میرے اور خدا کے نزدیک کمان کی دونوں طرف سے بھی کم فاصلہ تھا کہ میں نے خدا کی طرف سے ندا سنی کہ کہا گیا: اے محمد! کس کو دوست رکھتے ہو جو زمین پر آپ کے ساتھ ہو؟

میں نے کہا: اس کو دوست رکھتا ہوں جسے خداوند دوست رکھتا ہے اور اس کی محبت کا حکم دیتا ہے، بس میں نے خداوند کی طرف سے یہ آواز سنی جس میں کہا گیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی علیہ السلام کو دوست رکھو، اس لیے کہ میں اسے اور جو انہیں دوست رکھتے ہیں دوست رکھتا ہوں۔

۷۹۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی علیہ السلام کو دوست رکھیں کیونکہ خدا انہیں دوست رکھتا ہے۔

۷۹۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام تمہارے سرپرست ہیں، بس انہیں دوست رکھیں اس لئے کہ جو بھی اس نے فرمان حاصل کیا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

۷۹۲۔ ابوسعید خدری سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کو دوست رکھیں اس لئے کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے. خدا کی لعنت ہو میری امت

کے اس گروہ پر جس نے میرے پیمان کو ان کے راہ حق پر ضائع کیا اور ان کے بارے میں میری وصیت کو بھول گئے ان کا خدا کے نزدیک کوئی اجر نہیں۔

۱۴۵ ۔ آثار حبّه

۷۹۳ ۔ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم فى حديث ... :ألا مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ أَحَبَّنى، وَمَنْ أَحَبَّنى رَضِىَ اللّهُ عَنْهُ، وَمَنْ رَضِىَ اللّهُ عَنْهُ كافَأَهُ بِالْجَنَّةِ.(۱)

۷۹۴ ۔ عن الحارث عن على بن أبى طالب عليه السلام قال :مَنْ أَحَبَّنى رَآنى يَوْمَ الْقِيامَةِ حَيْثُ يُحِبُّ، وَمَنْ أَبْغَضَنى رَآنى يَوْمَ الْقِيامَةِ حَيْثُ يَكْرَهُ.(۲)

۷۹۵ ۔ عن النّبى صلى الله عليه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً كَتَبَ اللّهُ لَهُ بَراءَةً مِنَ النّارِ وَبَرائَةً مِنَ النِّفاقِ وَجَوازاً عَلَى الصِّراطِ وَأَماناً مِنَ الْعَذابِ.(۳)

۷۹۶ ۔ عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً جاءَ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.(۴)

۷۹۷ ۔ عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ناداهُ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ (أنْ خ ل) يا عَبْدَاللّهِ اِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ اللّهُ لَكَ الذُّنوبَ

۱۔ البحار ۱۱۴/۲۷، فضائل الشيعة / ۲ باختلاف فى موارد.

۲۔ أمالى الطوسى ۱۸۳/۱، كشف الغمة ۳۸۹/۱.

۳۔ البحار ۱۱۵/۲۷.

۴۔ فضائل الشيعة / ۴، البحار ۲۷۷/۳۹.

تو وہ اپنے اس اعتقاد میں جھوٹا ہے اور جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتا ہے لیکن اگر اس کے وصی کو نہیں پہچانتا تو گویا وہ شخص کافر ہو گیا۔

۲۵۔ابوصلت ہروی کہتے ہیں: میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوں اپنے اجداد علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے حدیث نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے خداوند سے سنا کہ: علی ابن ابی طالب علیہ السلام لوگوں پر میری حجت، شہروں کا نور اور میرے علم کا امین ہے، جس نے ان کو پہچانا، اگر چہ وہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو، اس شخص کو جہنم میں نہیں ڈالوں گا اور جس نے ان کا انکار کیا، اگر چہ میری اطاعت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو، اس شخص کو جنت میں جگہ نہیں ملے گی۔

۲۶۔اصبغ کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: افسوس ہے اس شخص پر جو مجھے اور میرے حق کو نہیں پہچانتا؛ یاد رہے کہ میرا حق خدا کا حق ہے، اور یہ بھی جان لیں کہ خدا کا حق بھی میرا حق ہے۔

۱۳ ـ ألنّظر الی وجه علی علیه السلام عبادة

۲۷ ـ فی حدیث رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :اَلنَّظَرُ إِلی وَجهِ عَلِیٍّ بْنِ أَبی طالِبٍ عِبادَةٌ....(۱)

۲۸ ـ قال رسول اللّـه صلی الله علیه و آله وسلم :الـنَّظَرُ إِلَی البَیْتِ عِبادَةٌ

۱۔ بشارة المصطفی ۵۷/، المستدرک للحاکم ۱۴۲/۳، مناقب علی بن ابیطالب ۲۰۹/ و فرائدالسمطین ۱۸۱/۱.

كُلّها.(۱)

۷۹۸ـ عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً غُفِرَ لَهُ.(۲)

۷۹۹ـ عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً وَماتَ عَلى حُبِّه؛ صافَحَتْهُ المَلائِكَةُ وَزارَتْهُ أَرْواحُ الأَنْبِياءِ.(۳)

۸۰۰ـ عن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً بِقَلْبِهِ فَلَهُ ثُلْثُ ثَوابِ هذِهِ الْأُمَّةِ، وَمَنْ أَحَبَّهُ بِقَلْبِهِ وَلِسانِه، فَلَهُ ثُلْثا ثَوابِ هذِهِ الْأُمَّةِ، وَمَنْ أَحَبَّهُ بِقَلْبِهِ وَلِسانِهِ وَيَدِهِ فَلَهُ ثَوابُ هذِهِ الْأُمَّةِ.أَلاوَإِنَّ جَبْرَئيلَ أَخْبَرَنى أَنَّ السَّعيدَ كُلَّ السَّعيدِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فى حَياتِهِ وَبَعْدَ مَماتِهِ.(۴)

۸۰۱ـ عن يحيى بن عبدالرحمن الأنصارى سمعت رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم يقول :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فى حَياتِهِ وَمَماتِهِ كُتِبَ لَهُ الْأَمْنُ وَالْإِيمانُ.(۵)

۸۰۲ـ عن ابن عبّاس رضى الله عنه قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :عَلِىٌّ أَقْضى أُمَّتى فَمَنْ أَحَبَّنى فَلْيُحِبَّهُ فَإِنَّ العَبْدَ لا ينالُ وِلايتى إِلّا بِحُبِّ عَلِىٍّ(عليه السلام).(۶)

۸۰۳ـ عن سلمان رضى الله عنه قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله

۱ـ فضائل الشيعة / ۴، البحار ۲۷/ ۱۱۵، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹.

۲ـ أسرار الشهادة / ۲۴۱. ۳ـ أسرار الشهادة / ۲۴۱.

۴ـ احقاق الحق ۹۱۵.

۵ـ احقاق الحق ۷/ ۱۳۸، البحار ۲۷/ ۷۶ باختلاف يسير، علل الشرايع / ۱۴۴ باختلاف فى موارد.

۶ـ احقاق الحق ۷/ ۱۱۳

وسلم :لا یُؤمِنُ رَجُلٌ حَتّی یُحِبَّ أَهْلَبَیْتی بِحُبّی .فَقالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطّابِ :وَما عَلامَةُ حُبِّ أَهْلِ بَیْتِکَ؟ قالَ :هذا، وَضَرَبَ بِیَدِهِ عَلی عَلِیٍّ.(۱)

۸۰۴- وروی عن سلمان الفارسی قال :رأیت رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم ضرب فخذ علی بن أبی طالب وصدره، وسمعته یقول :مُحِبُّکَ مُحِبّی، وَمُحِبّی مُحِبُّ اللّٰهِ، وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضی ،وَمُبْغِضی مُبْغِضُ اللّٰهِ.(۲)

۸۰۵- عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً؛ أَمِنَ مِنَ الْحِسابِ وَالْمیزانِ وَالصِّراطِ.(۳)

۸۰۶- عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً سُمِّیَ فِی السَّماواتِ وَالْأَرْضِ أَسیرَ اللّٰهِ.(۴)

۸۰۷- عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً سُمِّیَ أَمینَ اللّٰهِ فِی الْأَرْضِ.(۵)

۸۰۸- عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ ماتَ عَلی حُبِّ عَلِیٍّ فَأَنَا کَفیلُهُ بِالْجَنَّةِ.(۶)

۸۰۹- عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً لا یُنْشَرُ لَهُ دیوانٌ وَلا یُنْصَبُ لَهُ میزانٌ وَقیلَ لَهُ :اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسابٍ.(۷)

۱- ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۴۳.

۲- ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۲۱.

۳- البحار ۲۷/ ۱۱۵.

۴- فضائل الشیعه/ ۴، البحار ۲۷/ ۱۱۵.

۵- أسرار الشهاده/ ۲۴۱.

۶- أسرار الشهادة/ ۲۴۱.

۷- البحار ۲۷/ ۱۱۵.

۸۱۰۔ وروی عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ أَحَبَّنى، وَمَنْ أَحَبَّنى فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ.(۱)

۸۱۱۔ عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطاهُ اللَّهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فی بَدَنِهِ حَوْراء وَشُفِّعَ فی ثَمانینَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فی بَدَنِهِ حَوْراءُ وَمَدينَةٌ فِی الْجَنَّةِ.(۲)

۸۱۲۔ بالإسناد، وحدّثنا صدقة بن موسى، حدّثنا موسى بن جعفر علیه السلام عن أبيه جعفر بن محمد الصّادق عن أبيه عليهم الصّلاة و السلام عن جابر بن عبدالله الأنصاری قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :إِنّی لَأَرْجُو لِأُمَّتی فی حُبِّ عَلِیٍّ كَما أَرْجو فی قَوْلِ لا إِلهَ إِلّا اللّهُ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے آثار

۷۹۳۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں کہ جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا خدا اس سے راضی ہے اور جس سے خدا راضی ہو اس کا انعام بہشت ہوگی۔

۷۹۴۔حارث نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: جو مجھے دوست

۱۔ ملحقات الاحقاق ۳۲۱/۲۱.

۲۔ فضائل الشیعة /۳، البحار ۱۱۴/۲۷ باختلاف فی موارد.

۳۔ بشارة المصطفى /۱۴۵.

رکھے گا قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا جس طرح وہ پسند کرتا ہے، اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا قیامت کے دن مجھے اس طرح دیکھے گا جیسے وہ پسند نہیں کرتا۔

۷۹۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے تو خداوند اس کے لئے آگ سے دوری نفاق سے دوری، پل صراط سے عبور کرنا، عذاب سے امان لکھے گا۔

۷۹۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا قیامت کے دن وہ اس طرح حشر میں وارد ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔

۷۹۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوگا تو عرش کے نیچے سے اس کو ایک فرشتہ آواز دے گا: اے اللہ کے بندے! اپنے اعمال کو اول سے شروع کرو، کیونکہ خداوند نے تمہارے تمام گناہ معاف کردیے ہیں۔

۷۹۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۷۹۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علیؑ کو دوست رکھے اور ان کی محبت میں مرجائے، ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور پیغمبروں کی روح اس کا دیدار کرے گی۔

۸۰۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو علی علیہ السلام کو دل سے دوست رکھے گا تو میری امت کے ثواب کا تیسرا حصہ اس کا ہوگا، اور اگر انہیں دل اور زبان اور ہاتھ سے دوست رکھے گا تو اس

امت کا پورے کا پورا ثواب اس کا ہوگا۔

جان لیں! کہ جبرئیل نے مجھے اطلاع دی ہے کہ حقیقت میں وہ شخص سعادت منداور خوش قسمت ہے جو علی علیہ السلام کو زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی دوست رکھے۔

۸۰۱۔ یحیٰ بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو زندگی اور موت میں دوست رکھے گا تو اس کے لیے آرام اور سکون مقرر کیا جائے گا۔

۸۰۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قضاوت میں علیؑ میری امت میں سے دانا ترین فرد ہیں، جو مجھے دوست رکھے تو اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیئے، اس لئے کہ کوئی بندہ بھی علیؑ کی محبت کے بغیر میری ولایت تک نہیں پہنچے گا۔

۸۰۳۔ سلمان کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مومن نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ میری محبت کی خاطر میری اہل بیتؑ کو دوست رکھتا ہو، عمر بن خطاب نے کہا آپ کی اہل بیتؑ سے محبت کرنے کی علامت کیا ہے؟ علی علیہ السلام پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ ہیں محبت کی نشانی۔

۸۰۴۔ سلمان فارسی سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت علی علیہ السلام کے زانو اور سینہ پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے تمہیں دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

۸۰۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ حساب اور کتاب اور میزان وصراط سے بے خوف ہوگا۔

۸۰۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو

دوست رکھے گا تو وہ آسمان اور زمین پر اسیر محبت خدا کے نام سے پکارا جائے گا۔

۸۰۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ زمین پر امین خدا کے نام سے پکارا جائے گا۔

۸۰۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو شخص علی علیہ السلام کی محبت میں مر جائے میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں گا۔

۸۰۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہو گا تو قیامت کے دن اس کے اعمال نامہ کو کھولا نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے لئے ترازو لگایا جائے گا اور اسے کہیں گے بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۱۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔

۸۱۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند اس کو اس کے بدن کی ہر رگ کے بدلے میں ایک حور عطا کرے گا اور اس کے خاندان کے اسی افرد کے لئے اس کی شفاعت کو قبول کرے گا اور اسے بدن کے ہر ایک بال کے بدلے میں حور اور بہشت میں شہر عطا کیے جائیں گے۔

۸۱۲۔ صدقۃ بن موسی نے حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے اپنے والد جعفر بن محمد سے اور حضرت نے اپنے والد گرامیؑ سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: میں اپنی امت سے علیؑ کی محبت کی اس طرح امید رکھتا ہوں جیسے "لا الہ الا اللہ" کہنے کا امیدوار ہوں۔

۱۴۶۔ برکات حبّه

۸۱۳۔ عن أبی بکر عبداللّٰه بن عبدالرحمن، قال سمعت عثمان بن عفان، قال سمعت عمر بن الخطّاب سمعت أبابکر بن أبی قحافة سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَمِنْ نورِ وَجْهِ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ (علیه السلام) مَلائِکَةً یُسَبِّحونَ وَیُقَدِّمونَ وَیَکْتُبونَ ثَوابَ ذٰلِکَ لِمُحِبّیهِ وَمُحِبّی وُلْدِهِ.(۱)

۸۱۴۔ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم فی حدیث ... :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً أَظَلَّهُ اللّٰهُ فی ظِلِّ عَرْشِهِ مَعَ الصِّدّیقینَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالحینَ وَآمَنَهُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَکْبَرِ وَأَهْوالِ یَوْمِ الصّاخَةِ (یَوْمِ الْقِیامَةِ خ ل).(۲)

۸۱۵۔ عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :ألا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِیّاً أعْطاهُ اللّٰهُ کِتابَه بِیَمینِهِ وَحاسَبَهُ حِسابَالأنبیاءِ، أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً لا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنیا حَتّی یَشْرَبَ مِنَ الْکَوْثَرِ وَیَأْکُلَ مِنْ شَجَرَةِطوبی وَیَری مَکانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ....(۳)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی برکتیں

۸۱۳۔ ابوبکر عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ: میں نے عثمان بن عفان سے سنا ہے اس

۱۔ احقاق الحق ۶/۱۱۵.

۲۔ البحار ۲۷/۱۱۴، اسرار الشهاده/ ۲۴۱ باختلاف فی موارد.

۳۔ البحار ۲۷/۱۱۴، فضائل الشیعة/ ۲ باختلاف یسیر.

نے کہا: میں نے عمر بن خطاب سے سنا اس نے کہا: میں نے ابوبکر بن قحافہ سے سنا اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ملائکہ کو خلق کیا ہے جو ہمیشہ خداوند کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اس کے ثواب کو علی علیہ السلام کے اور ان کی اولاد اور دوستوں کے اعمال میں لکھتے ہیں۔

۸۱۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خدا اس کو صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا اور اس کو قیامت کے دن کی وحشت اور خوف سے محفوظ رکھے گا۔

۸۱۵۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! کہ جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند اس کے نامہ اعمال کو اسکے دائیں ہاتھ میں پکڑائے گا اور اس سے پیغمبروں کے حساب کی مانند حساب ہوگا. جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ وہ حوض کوثر سے سیراب ہوگا اور طوبی کے درخت سے پھل کھائے گا اور اپنے ٹھکانے کو بہشت میں دیکھے گا۔

۱۴۷۔لو اجتمع النّاس علی حبّ علی علیه السلام

۸۱۶۔عن ابن عباس قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :لَوِ اجْتَمَعَ النّاسُ عَلی حُبِّ عَلیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ لَما خَلَقَ اللّٰهُ النّارَ.(۱)

۱-ینابیع المودة / ۱۲۵ ، کشف الغمة ۱/ ۹۹ ، ارشاد القلوب ۲/ ۲۳۴ ، احقاق الحق ۷/ ۱۴۷ ،البحار ۳۹/ ۳۰۵ ، عوالی اللئالی ۴/ ۸۶ ، کشف الیقین / ۲۲۵ ، المناقب للخوارزمی / ۶۷.

۸۱۷۔ عن أبی بصیر عن أبی عبداللّٰہ عن آبائہ عن علیّ بن أبی طالب علیهم السلام قال :قال لی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :یا عَلِیُّ !إنَّہُ لَمّا أُسرِیَ بی إلَی السَّماءِ تَلَقَّتْنِی المَلائِکَۃُ بِالبِشاراتِ فی کُلِّ سَماءٍ حَتّی لَقِیَنی جبْرَئیلُ فی مَحْفَلٍ مِنَ المَلائِکَۃِ، فَقالَ :لَوِ اجْتَمَعَتْ أُمَّتُکَ عَلی حُبِّ عَلِیٍّ ما خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ النّارَ....(۱)

اگرلوگ علیؑ سے دوستی کے لئے جمع ہو جاتے

۸۱۶۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمام لوگ علی علیہ السلام کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتے تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۸۱۷۔ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے اور حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! جس وقت مجھے رات کو آسمان پر لے گئے ، ہر آسمان پر فرشتوں نے مجھے مبارک باد دی، یہاں تک کہ جبرئیل نے مجھے ملائکہ کی ایک محفل میں دیکھا اور کہا: اگر تمہاری امت علیؑ کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتے خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۱۴۸۔ حبّ علی علیه السلام عبادة

۸۱۸۔وَقالَ (النَّبِیُّ) صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :حُبُّ عَلِیٍّ عِبادَۃٌ وَلا یَقْبَلُ اللّٰہُ

۱۔ البحار ۳۸۸/۱۸.

إیمانَ عَبدٍ إلّا بِوِلایَتِهِ وَالبراءَةِ مِن أعدائِهِ.(۱)

۸۱۹ـ(فی حدیث) الحسن بن صالح بن حیّ یقول :سمعت جعفر بن محمّدعلیهما السلام یقول:حُبُّ عَلِیٍّ عِبادَةٌ، وَخَیرُ العِبادَةِ ما کُتِمَت.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے

۸۱۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے اور خداوند علی علیہ السلام سے دوستی اورانکے دشمنوں سے بیزاری کرنے والوں کے علاوہ کسی بھی بندے کے ایمان کوقبول نہیں کرے گا۔

۸۱۹۔حسن بن صالح بن حسی کہتے ہیں کہ:میں نے جعفربن محمدؑ سے سنا حضرت نے فرمایا:علیؑ سے دوستی عبادت ہےاور بہترین عبادت وہ عبادت ہے جوچھپی ہوئی ہو۔

۱۴۹ - سبعة اشیاء لمحبّیه

۸۲۰ـعن جابر بن عبدالله الأنصاری قال :کنت ذات یوم عند النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم إذ اقبلب وجهه علی علیّ بن أبی طالب فقال :ألا أُبَشِّرُکَ یا أَبا الحَسَنِ !قالَ :بَلی یا رَسُولَ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم .قال :هذا جَبرَئیلُ علیه السلام یُخبِرُنی عَنِ اللّهِ تَعالی أنَّهُ قَد أعطی شِیعَتَکَ وَمُحِبّیکَ سَبعَ خِصالٍ، الرِّفقَ

۱-ارشاد القلوب / ۲۰۹.

۲- البحار ۳۹/ ۲۸۰، بشارة المصطفی / ۸٦.

وَالنَّظَرُ إلى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبادَةٌ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے

۲۷۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے۔

۲۸۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیت الحرام پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا بھی عبادت ہے۔

۱۴۔ذکر علی عبادة

۲۹۔قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :ذِكْرُ عَلِيّ علیه السلام عِبادَةٌ.(۲)

۳۰۔فی حدیث عن الصادق علیه السلام قال :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم :النَّظَرُ إلى عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ عِبادَةٌ، وذِكْرُهُ عِبادَةٌ وَلا يُقْبَلُ إيمانُ عَبْدٍ إلَّا بِوِلايَتِهِ وَالْبَراءَةِ مِنْ أعْدائِهِ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے

۲۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے۔

۱۔احقاق الحق ۷/۱۰۰۔

۲۔ مناقب علی بن أبی طالب/۲۰۶، روضة المتقین ۴/۴۷، الوسائل ۱۱/۵۶۸، احقاق الحق۷/۱۳۷، کنز العمال ۱۱/۶۰۱و البحار ۲۶/۲۲۹.

۳۔ امالی الصدوق ۱/۱۱۹ ،الإثنا عشریة ۶۲ ،حلیة الأبرار ۱/۲۸۵، روضة الواعظین ۱/۱۱۴.

عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْأُنْسَ عِنْدَ الْوَحْشَةِ وَالنُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْأَمْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَالْقِسْطَ عِنْدَ الْمِيزَانِ وَالْجَوازَ عِنْدَ الصِّراطِ وَدُخُولَ الْجَنَّةِ قَبْلَ النَّاسِ .نُورُهُمْ يَسْعى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمانِهِمْ.(۱)

حضرت علیؑ کے محبّین کے لئے سات خصلتیں

۸۲۰۔جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا پیغمبرؐ نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: اے ابوالحسن! آیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبرؐ نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے خدا کی طرف سے خبر دی ہے کہ خداوند نے تمہارے شیعوں اور دوستوں کو سات خصلتیں عطا کی ہیں: موت کے وقت سانس میں آسانی کرنا، وحشت کے وقت دوستی اور انس، اور تاریکی کے وقت نور، خوف کے وقت امان، اور میزان میں عدالت، پل صراط سے عبور کرنا، اور تمام لوگوں سے پہلے بہشت میں جانا، اور اس وقت ان کا نور ان کے چہرے کے سامنے اور ان کی دائیں طرف حرکت میں ہے۔

۱۵۰۔ حبّ علی علیه السلام عنوان صحيفة المؤمن

۸۲۱۔قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :عُنْوانُ صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ

۱۔الخصال ۲/ ۴۰۲، تفسير نور الثقلين ۵/ ۲۴۰، اعلام الدين / ۴۵۱، امالی الصدوق / ۲۷۶، بشارة المصطفى / ۵۶ باختلاف في موارد، البحار ۲۷/ ۱۶۲.

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت مؤمن کا صحیفہ ہے

۸۲۱۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام سے دوستی عنوان صحیفہ مؤمن ہے۔

۱۵۱۔ حبّه حبل الله المتين

۸۲۲۔قال النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أَرادَ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْحَبْلِ المَتِينِ؛ فَلْيُحِبَّ عَلِيّاً وَذُرِّيَّتَهُ.(۲)

۸۲۳۔عن أبي الحسن عليّ بن موسَى الرّضا عن أبيه عن آبائه عليهم السلام، قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجاةِ وَيَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقى وَيَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّهِ الْمَتِينِ فَلْيُوالِ عَلِيّاً بَعْدى وَلْيُعادِ عَدُوَّهُ وَلْيَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُداةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفائِي وَأَوْصِيائِي وَحُجَجُ اللّهِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدى وَسادَةُ أُمَّتِي وَ قادَةُ الْأَتْقِياءِ إِلَى الْجَنَّةِ، حِزْبُهُمْ حِزْبِي وَحِزْبِي حِزْبُ اللّهِ وَحِزْبُ أَعْدائِهِمْ حِزْبُ الشَّيْطانِ.(۳)

۱۔بشارة المصطفى / ۱۵۴، ينابيع المودة / ۱۲۵، الغدير ۱۰/ ۲۷۸، البحار ۲۷/ ۱۴۲، كنز العمال ۱۱/ ۶۰۱.

۲۔احقاق الحق ۷/ ۱۶۰.

۳۔ أمالي الصدوق / ۲۶، احقاق الحق ۵/ ۱۱۳ باختلاف يسير.

حضرت علی علیہ السلام کی محبت اللہ کی مضبوط رسی ہے

۸۲۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مضبوط رسی کو تھامنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ علی علیہ السلام اوران کی اولاد سے دوستی رکھے۔

۸۲۳۔ ابوالحسن علی بن موسی رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے اور حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسول خداؐ نے فرمایا: جو نجات کی کشتی پر سوار ہونا اور مضبوط ترین دستگیرہ سے تمسک کرنا اور خدا کی مضبوط رسی کو تھامنا پسند کرتا ہے تو اسے میرے بعد علی علیہ السلام سے دوستی رکھنی چاہیئے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی کرے اور ھدایت کرنے والے ائمہؑ جو ان کی اولاد میں سے ہیں ان کی اقتدا کرنی چاہیئے، کیونکہ وہ میرے جانشین اور اوصیاء ہیں اور میرے بعد لوگوں پر خدا کی حجت اور میری امت کے بزرگ ہیں اور پرہیزگاروں کی بہشت کی طرف رہبری کرتے ہیں ان کا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے اور ان کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

۱۵۲ ـ حبّه هو العروة الوثقى

۸۲۴ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أَحبَّ عَلِيّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَدِاسْتَمْسَکَ بِالعُرْوَةِالْوُثْقى.(۱)

۸۲۵ ـ عن الرّضا عن آبائه عليهم السلام قال :قـال رسول اللّه صلى الله عليه

---

۱ ـ احقاق الحق ۱۶۰/۷.

وآلہ وسلم :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقى فَلْيَتَمَسَّكْ بِحُبِّ عَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِي.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت عروۃ الوثقی ہے

۸۲۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی اس نے مضبوط ترین رسی کو تھاما ہے۔

۸۲۵۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو محکم اور مضبوط دستگیرہ کو تھامنا پسند کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ علی علیہ السلام اوران کے خاندان سے تمسک کرے۔

۱۵۳۔ حبّ علی علیہ السلام حسنة

۸۲۶۔قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أبی طالِبٍ حَسَنَةٌ لا تَضُرُّ مَعَها سَيِّئَةٌ وَبُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لا تَنْفَعُ مَعَها حَسَنَةٌ.(۲)

۱۔ عیون أخبار الرضا ۵۸/۲، اثبات الهداة ۴۸۴/۱، البحار ۸۳/۲۴ باختلاف یسیر، مناقب آل ابی طالب ۷۶/۳.

۲۔ ینابیع المودة/ ۱۲۵، کشف الغمة ۹۳/۱، کشف الیقین/ ۲۲۵، احقاق الحق ۲۵۷/۷، فضائل الخمسة ۲۱۹/۲.

حضرت علی علیہ السلام کی محبت نیکی ہے

۸۲۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ کوئی بھی گناہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا اور علی علیہ السلام سے دشمنی ایک ایسا گناہ ہے کہ کوئی بھی نیکی اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔

۱۵۴۔حبّ علی علیہ السلام وقبول الطاعات

۸۲۷۔عن ابن عمر قال :قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحبَّ عَلِيّاً قَبِلَ اللّٰهُ عَنهُ صَلاتَهُ وَصِيامَهُ وَقِيامَهُ وَاستَجابَ دُعاءَهُ.(۱)

۸۲۸۔(فی حدیث) قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :ما أَعطانی رَبّی فَضیلَةً إِلا وَقَدْ خصَّ عَلِيّاً بِمِثْلِها.وفیه أیضاً :لَنْ یَقْبَلَ اللّٰهُ فَرْضاً إِلا بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ (علیه السلام.)(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت عبادات کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے

۸۲۷۔ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست

۱۔ کشف الیقین / ۲۲۷، کشف الغمة ۱/ ۱۰۴، فضائل الشیعة / ۳، البحار ۳۹/ ۲۷۷، مائة منقبة /۳/ ۱۴۹، احقاق الحق ۷/ ۱۶۱ باختلاف یسیر.

۲۔ احقاق الحق ۶/ ۱۰۴.

رکھے گا تو خداوند اس کے روزے، نماز، اور قیام کو قبول کرے گا اور اس کی دعاؤں کو مستجاب کرے گا۔

۸۲۸۔حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے کوئی ایسی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ اس جیسی فضیلت علی علیہ السلام کو بھی عطا کی اور اسی حدیث میں نقل ہوا ہے کہ خداوند علی علیہ السلام کی محبت کے بغیر کسی بھی فریضہ کو قبول نہیں کرتا۔

۱۵۵ ـ حبّ علی علیه السلام و قبول العمل الصالح

۸۲۹ـ فی حدیث عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهِ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَیِّئَاتِهِ وَکَانَ فی الْجَنَّةِ رَفِیقَ حَمْزَةَ سَیِّدِ الشُّهَداء.(۱)

۸۳۰ـ عن ابن عباس :قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ (نَبِیّاً خ ل) لا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ حَسَنَةً حَتّی یَسْأَلَهُ عَنْ حُبِّ عَلِیِّ بْنِ أَبی طَالِبٍ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت نیک اعمال کے قبول ہونے کا سبب ہے

۸۲۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام سے

۱ـ ملحقات الاحقاق ۳۱۹/۲۱، البحار ۱۱۴/۲۷.

۲ـ امالی الطوسی ۱۰۳/۱، البحار ۳۱۱/۲۷.

دوستی رکھے گا خداونداس کے نیک اعمال قبول کرے گا اس کے گناہ معاف کرے گا اور وہ بہشت میں حضرت حمزہ سید الشہدا کا دوست ہوگا۔

۸۳۰۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس نے مجھے اس سچ پر مبعوث کیا ہے خداونداس وقت تک کسی بھی بندے کے نیک اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک اسے علی بن ابیطالبؑ کی محبت کے بارے میں سوال نہ کرے۔

۱۵۶۔حبّ علی علیه السلام و استغفار الملائکة

۸۳۱ ـ عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلائِکَةُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوابُ الْجَنَّةِ الثَّمانِیَةُ یَدْخُلُها مِنْ أَیِّ بابٍ شاءَ بِغَیْرِ حِسابٍ.(۱)

۸۳۲ ـ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :خَلَقَ اللَّهُ مِنْ نُورِ وَجْهِ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام سَبْعینَ أَلْفَمَلَکٍ یَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَلِمُحِبّیهِ إِلی یَوْمِ الْقِیامَةِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور ملائکہ کا مغفرت طلب کرنا

۸۳۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا ملائکہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے اور اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے

۱ ـ فضائل الشیعة / ۳، البحار ۲۷/ ۱۱۴، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹ باختلاف فی موارد.

۲ ـ البحار ۲۳/ ۱۲۰، کشف الغمة ۱/ ۱۰۳، ارشاد القلوب ۲/ ۲۳۴، المناقب للخوارزمی ۷/۱، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۵۶۵، مائة منقبة / ۶۶.

تا کہ جس بھی دروازے سے چاہئے بغیر حساب کے داخل ہو جائے۔

۸۳۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے علی بن ابیطالب علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ستر ہزار ملائکہ خلق کیے ہیں وہ قیامت تک ان کے لئے اور ان کے دوستوں کے لئے مغفرت طلب کریں گے۔

۱۵۷۔ حبّ علی علیه السلام ومحق الذنوب

۸۳۳۔ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم: حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبی طالِبٍ يَحْرِقُ الذُّنوبَ كَما تَحْرِقُ النّارُ الْحَطَبَ. (۱)

۸۳۴۔ عن ابن عباس قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم: حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبی طالِبٍ يَأْكُلُ السَّيِّئاتِ كَما تَأْكُلُ النّارُ الْحَطَبَ. (۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت گناہوں کے مٹ جانے کا ذریعہ ہے

۸۳۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام کی دوستی گناہوں کو جلا دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔

۸۳۴۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام کی

۱۔ احقاق الحق ۷/ ۲۶۱.

۲۔ احقاق الحق ۷/ ۲۶۰، البحار ۳۹/ ۳۰۶، کنز العمال ۱۱/ ۱۲۶، فضائل الشیعة / ۱۱، فضائل الخمسة ۲/ ۲۹۱ باختلاف یسیر.

دوستی برائیوں کو کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

۱۵۸ ـ حبّ علی علیه السلام و استجابة الدّعاء

۸۳۵ ـ وروی جابر بن عبدالله الأنصاری، عن أبیذرّ قال: کنت جالساً عند النّبیّ صلی الله علیه و آله و سلمفی المسجد، إذا أقبل علیّ علیه السلام، فَلَمّا رآه مقبلاً قال: یا اباذرٍّ! مَنْ هذَا الْمُقْبِلُ؟ فقلت: علیّ، یا رَسولَ اللّه. فقال: یا اباذرٍّ! أتُحِبُّهُ؟ فقلت: إی واللّه -یا رسولَ اللّهِ- إنّی لَأُحِبُّهُ، وأُحِبُّ مَن یُحِبُّه. فقال: یا اباذرٍّ! حِبَّ عَلِیّاً وَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، فَإِنَّ الْحِجابَ الَّذی بَیْنَ الْعَبْدِوَبَیْنَ اللّهِ تعالی حُبُّ عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ علیه السلام. یا اباذرٍّ! احِبَّ عَلِیّاً مُخْلِصاً، فما مِنِ امْرِءٍ أَحَبَّ عَلِیّاً مُخْلِصاً، وَسَأَلَ اللّهَ تَعالی شَیْئاً إِلّا أَعْطاهُ، وَلا دَعا اللّهَ إِلّا لَبّاهُ.

فقلت: یا رسولَ اللّهِ، إنّی لَأَجِدُ حُبَّ علیِّ بْنِ ابی طالِبٍ عَلی کَبِدی کَبارِدِ الماءِ، أوکَعَسَلِ النَّحلِ، أو کَآیَةٍ مِن کِتابِ اللّه أتْلُوها، وهُوَ عِندی أحلی مِنَ العَسَل. فقالَ رسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله و سلم: نَحْنُ الشَّجَرَةُ الطَّیِّبَةُ، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقی، وَمُحِبُّونا وَرَقُها، فَمَنْ أَرادَالدُّخولَ إِلَی الْجَنَّةِ، فَلْیَسْتَمْسِکْ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصانِها. (۱)

۸۳۶ ـ عن النّبیّ صلی الله علیه و آله و سلم: أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً صافَحَتْهُ الْمَلائِکَةُ وَزارَتْهُ الْأَنْبِیاءُ وَقَضَی اللّهُ لَهُ کُلَّ حاجَةٍ. (۲)

---

۱ ـ اعلام الدین / ۱۳۶.

۲ ـ فضائل الشیعة / ۴.

حضرت علی علیہ السلام سے محبت دعا کے قبول ہونے کا سبب بنتی ہے

۸۳۵۔ جابر بن عبداللہ انصاری نے ابوذر سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم مسجد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ علیؑ داخل ہوئے جس وقت پیغمبرؐ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: اے ابوذر! یہ کون ہیں؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ علی علیہ السلام ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! آیا انہیں دوست رکھتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ اے اللہ کے رسولؐ! خدا کی قسم میں انہیں دوست رکھتا ہوں جو انہیں دوت رکھتے ہیں میں ان کو بھی دوست رکھتا ہوں پیغمبرؐ نے فرمایا: اے ابوذر! علیؑ کو دوست رکھو، اور ان کے دوستوں سے بھی دوستی رکھو. اس لئے کہ وہ حجاب جو خداوند اور اس کے بندے کے درمیان ہے وہ علیؑ کی محبت ہے. اے ابوذر! انہیں اخلاص کے ساتھ دوست رکھو، اس لئے کہ جو بھی علی بن ابیطالبؑ کو خلوص نیت سے دوست رکھے گا اور جو چیز بھی خدا سے طلب کرے گا خدا اس کی درخواست کو قبول کرے گا اور وہ جو بھی دعا کرے گا خدا اس کی دعا کو مستجاب کرے گا. میں عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی محبت میرے دل میں ٹھنڈے پانی یا شھد کی طرح ہے یا خدا کی کتاب کی وہ آیت ہے جس کی میں تلاوت کرتا ہوں. علیؑ کی محبت میرے نزدیک شہد سے بھی میٹھی ہے. رسول خداؐ نے فرمایا: ہم وہی شجرہ طیبہ اور عروۃ الوثقی ہیں اور ہمارے دوست اس درخت کے پتے ہیں جو بہشت میں جانا چاہتا ہے تو وہ اس درخت کی ٹہنوں میں سے ایک ٹہنی سے تمسک کرے۔

۸۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام

۳۰۔ ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے چہرے کی زیارت کرنا اوران کا ذکر کرنا عبادت ہے۔ کسی بھی شخص کے ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ ان کی ولایت کو قبول کرے اوران کے دشمنوں سے بیزاری اور دوری اختیار کرے۔

۱۵ ۔ زیّنوا مجالسكم بذكر علی علیه السلام

۳۱۔ عن جابر بن عبدالله قال :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه و آله وسلم : زَيِّنوا مَجالِسَكُمْ بِذِكْرِ عَلِيٍّ بْنِأبی طالب علیه السلام.(۱)

علی علیہ السلام کے ذکر سے مجالس کو رونق بخشنا

۳۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو علی علیہ السلام کے ذکر کے ذریعہ زینت بخشیں۔

۱۶ ۔ نشر فضائل علی علیه السلام

۳۲۔ عن يحيى البصرى قال :حدثنا محمد بن زكريا الجوهرى عن محمد بن عمارةعن أبيه عن الصادق جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن عليّ عن آبائه الصادقين عليهم السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :إِنَّ اللَّهَ تَبارَكَ وَتَعالى

---

۱ ۔ بشارة المصطفى / ۶۱، مستدرک الوسائل ۳۹۳/۱۲، مناقب علی بن أبی طالب / ۲۱۱ والبحار ۱۹۹/۳۸۱.

کو دوست رکھے گا، ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور انبیاء اس کے دیدار کے لئے جائیں گے اور خدا اس کی حاجات کو پورا کرے گا۔

۱۵۹۔حبّ علی علیه السلام وترحم عزرائیل علیه السلام

۸۳۷۔عن عبدالله بن مسعود قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ عَلِيَّ بْنَ أبی طالِبٍ (علیه السلام) أخاً مِنْ أَهْلِ السَّماءِ إسرافیلُ ثُمَّ میکائیلُ ثُمَّ جبرائیلُ، وَأَوَّلُ مَن أَحَبَّهُ مِنْ أَهْلِ السَّماءِ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ رِضْوانُ خازِنُ الْجَنَّةِ، ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ، وَإِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ یَتَرَحَّمُ علی مُحِبِّ عَلِيِّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام کَما یَتَرَحَّمُ عَلَی الْأَنْبِیاءِ علیهم السلام.(۱)

۹۳۸ ـعن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً بَعَثَ اللّهُ إِلَیْهِ مَلَکَ الْمَوْتِ کَما یَبْعَثُ إِلَی الْأنبیاءِ، وَدَفَعَ اللّهُ عَنْهُ هَوْلَ مُنکَرٍ وَنکیرٍ، وَبَیَّضَ وَجْهَهُ وَکانَ مَعَ حَمْزَةَ سَیِّدِ الشُّهَداءِ.(۲)

۸۳۹ ـعن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً بَعَثَ اللّهُ إِلَیْهِ مَلَکَ الْمَوْتِ بِرِفْقٍ وَدَفَعَ عَنْهُ هَوْلَ مُنکَرٍ وَنَکیرٍ وَنَوَّرَ قَبْرَهُ وَبَیَّضَ وَجْهَهُ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۶/ ۱۱۱، ارشاد القلوب/ ۲۳۵، المناقب للخوارزمی/ ۷۱، ینابیع المودة/ ۱۳۳ باختلاف فی بعض الالفاظ.

۲۔ فضائل الشیعة/۳، اسرار الشهادة/ ۲۴۱ باختلاف فی موارد.

۳۔ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹.

حضرت علی علیہ السلام سے محبت عزرائیل کے رحم کرنے کا سبب ہے

۸۳۷۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل آسمان سے سب سے پہلے جس نے علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا وہ اسرافیل تھے۔ اس کے بعد میکائیل، اور اسکے بعد جبرئیل، نے اپنا بھائی بنایا اور اہل آسمان میں سے سب سے پہلے جنہوں نے ان سے محبت کی وہ عرش کو اٹھانے والے ملائکہ تھے اس کے بعد ''رضوان'' یعنی بہشت کے خزانہ دار اور اس کے بعد ملک الموت نے ان سے محبت کی اور ملک الموت جس طرح پیغمبروں پر رحم کرے گا ویسے ہی علی علیہ السلام کے دوستوں پر بھی رحم کرے گا۔

۸۳۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، خداوند ملک الموت کو اس کی طرف اس طرح بھیجے گا جس طرح پیغمبروں کی طرف بھیجتا ہے اور منکر اور نکیر کے خوف کو اس سے دور کرے گا اور اس کے چہرے کو نورانی کرے گا اور وہ حمزہ سید الشہدا کے ساتھ محشور ہوگا۔

۸۳۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام سے دوستی رکھے گا، خداوند ملک الموت کو نرمی کے ساتھ اس کے پاس بھیجے گا اور منکر ونکیر کے خوف سے اس کو دور رکھے گا اور اس کی قبر نورانی اور اس کے چہرے کو سفید کرے گا۔

۱۶۰۔ حضور علی علیه السلام عند احتضار محبّیه

۸۴۰۔ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ علیه السلام :یا عَلِیُّ !

إنَّ مُحِبّيکَ يَفرَحونَ فى ثلاثَةِ مَواطِنَ :عِنـدَ خُروجِ أَنفُسِهِمْ وَأَنْتَ هُناکَ تَشهَدُهُمْ، وَعِنـدَ الْمُساءَ لَةِ فِی الْقُبورِ وَأَنْتَ هُناکَ تُلَقِّنُهُمْ،وَعِنْدَ الْعَرْضِ عَلَى اللّهِ وَأَنْتَ هُناکَ تُعَرِّفُهُمْ.(١)

۸۴۱ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم لعلىّ عليه السلام : يا عَلِيُّ !إخوانُکَ يَفرَحونَ فی أَرْبَعَةِ مواطِنَ :عِنْدَ خُروجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنا وَأَنْتَ شاهِدُهُمْ وَعِنْدَ الْمُساءَ لَةِ فی قُبورِهِمْ، وَعِنْدَالْعَرْضِ، وَعِنْدَ الصِّراطِ.(٢)

۸۴۲ـ عن الرّضا عن آبائه عليهم السلام قال :قـال علـىّ بن أبى طالب عليه السلام :مَنْ أَحَبَّنی وَجَدَنی عِنْدَ مَماتِهِ بِحَيْثُ يُحِبُّ، وَمَنْ أَبْغَضَنی وَجَدَنی عِنْدَ مَماتِهِ بِحَيْثُ يَكْرَهُ.(۳)

۸۴۳ـ عن الحارث الأعور، عن علىّ عليه السلام قال :لا يَموتُ مُؤمِنٌ يُحِبُّنی إِلّا رَآنی حَيْثُيُحِبُّ، وَلا يَموتُ عَبْدٌ يُبْغِضُنی إِلّا رَآنی حَيْثُ يَكْرَهُ....(۴)

۸۴۴ـ وعن الحارث الهمدانى قال :دخلت على أمير المؤمنين علىّ بن أبى طالب عليه السلام فقال :ما جاء بک؟ فقلت :حبّى لک يا أمير المؤمنين، فقال :يا حارِثُ أَتُحِبُّنی؟ فقلت نعم:واللّه يا أمير المؤمنين .فقال :أَما لَوْ بَلَغَتْ نَفْسُکَ الْحُلقومَ لَرَأَيْتَنی حَيْثُ تُحِبُّ، وَلَوْ رَأَيْتَنی وَأَنا أَذودُ الرِّجالَ عَنِ الْحَوْضِ ذَوْدَ غَريبَةِ الْإِبِلِ

١ـ البحار ٦/ ٢٠٠.

٢ـ البحار ٢٧/ ١٦٢.

٣ـ البحار ٦/ ١٨٨

۴ـ الفصول المهمة / ١١٢..

لَرَأَيْتَنی حَيْثُ تُحِبُّ، وَلَوْ رَأَيْتَنی وَأَنَا مارٌّعَلَی الصِّراطِ بِلِواءِ الْحَمْدِ بَيْنَ يَدَیْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله عليه و آله و سلم لَرَأَيْتَنی حَيْثُ تُحِبُّ.(۱)

۸۴۵۔ قال الصّادق عليه السلام :إِنَّ وَلِیَّ عَلِیّ عليه السلام يَراهُ فی ثَلاثَةِ مَواطِنَ حَيْثُ يَسُرُّهُ :عِنْدَالْمَوْتِ وَعِنْدَ الصِّراطِ وَعِنْدَ الْحَوْضِ.(۲)

موت کے وقت حضرت علی علیہ السلام کا اپنے چاہنے والوں کے سرہانے تشریف لانا

۸۴۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی! تمہارے دوست تین مقام پر خوشحال ہوں گے:

۱۔جس وقت ان کی روح نکلے گی اور تم وہاں پر ان کا مشاہدہ کرو گے۔

۲۔جس وقت قبر میں ان سے سوال ہوگا تو تم ان کو تعلیم دو گے۔

۳۔جس وقت وہ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو تم ان کا تعارف کرو گے۔

۸۴۱۔رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا: یاعلی! تمہارے بھائی تین مقام پر خوش ہوں گے: جس وقت ان کی روح بدن سے خارج ہوگی تو میں اور تم ان کا مشاہدہ کریں گے اور جس وقت قبر میں ان سے سوالات ہوں گے اور جس وقت وہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے اور جس وقت پل صراط سے عبور کریں۔

۸۴۲۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا: جس نے مجھے دوست رکھا وہ موت کے وقت مجھے ویسے پائے گا جس طرح وہ دوست رکھے گا اور جس

۲۔ كشف الغمة ۱/۱۴۰.

۳۔ الفصول المهمة /۱۱۰، الفقيه /۱۳۷.

نے مجھ سے دشمنی کی وہ موت کے وقت مجھے ویسے پائے جیسے وہ پسند نہیں کرتا۔

۸۴۳۔حارث اعوار نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: کسی بھی مومن کو موت نہیں آئے گی مگر یہ کہ وہ جس طرح دوست رکھتا ہے مجھے دیکھے گا اور کسی بھی بندے کو جو میرا دشمن ہے اسے موت نہیں آئے گی مگر یہ کہ جس طرح وہ پسند نہیں کرتا مجھے دیکھے گا۔

۸۴۴۔حارث ہمدانی کہتے ہیں کہ: میں امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا: کونسی چیز تم کو یہاں لائی ہے؟ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کی محبت۔فرمایا: اے حارث! آیا مجھے دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، خدا کی قسم اے امیر المومنین۔فرمایا: جان لے اگر تمہاری جان گلے تک پہنچ جائے جس طرح مجھے دوست رکھتے ہو دیکھو گے، اگر تم مجھے دیکھو گے کہ میں لوگوں کو اجنبی اونٹوں کی طرح حوض کوثر سے بھگاونگا مجھے جس طرح دوست رکھتے ہو دیکھو گے، اور اگر مجھے اس حالت میں دیکھو گے کہ میں توحید کا علم اٹھا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پل صراط سے عبور کروں گا جس طرح مجھے دوست رکھتے ہو دیکھو گے۔

۸۴۵۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام کو دوست رکھنے والا انہیں تین مقام پر خوشحال دیکھے گا: موت کے وقت، صراط کے کنارے، اور حوض کوثر پر۔

۱۶۱۔حبّ علی علیه السلام و کشف الکربات عند الموت

۸۴۶۔ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم فی حدیث ... :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً (هَوَّنَ اللّٰه خ ل) یُهَوِّنُ اللّٰهُ عَلَیْهِ سَکَراتِ الْمَوْتِ وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ

رِياضِ الْجَنَّةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت موت کی سختیوں کو آسان کرتی ہے

۸۴۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند موت کی سختیوں کو اس کے لئے آسان کرے گا اور اس کی قبر کو بہشت کے باغات میں سے ایک باغ قرار دے گا

۱۶۲۔حبّ علیّ علیه السلام و تناول الکتاب بالیمین

۸۴۷۔فی حدیث، قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ... :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطاهُ اللّٰهُ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ وَحاسَبَهُ حِسابَ الْأَنْبِياءِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور عمل نامہ کو دائیں ہاتھ میں پکڑانا

۸۴۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، تو خداوند نامہ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں تھما دے گا اور اس کا حساب پیغمبروں کی مانند ہوگا۔

۱۔ البحار ۱۱۴/۲۷، فضایل الشیعة / ۳.

۲۔ البحار ۱۱۴/۲۷، فضائل الشیعة / ۳.

۱۶۳ - حبُّ علی علیه السلام و العبور علی الصّراط

۸۴۸ - قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم :لا یَجُوزُ أَحدٌ الصِّراطَ إلّا مَنْ کَتبَ لَهُ عَلِیٌّ الْجوازَ.(۱)

۸۴۹ - روی عن أبی سعید الخدری قال :قال النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم: إذا فَرغَ اللّهُ تَعالی مِنْ حِسابِ الْمَعادِ یَأْمُرُ لِلْمَلَکَیْنِ فَیَقِفانِ عَلَی الصِّراطِ فَلا یَجوزُ أَحدٌ إلّا بِبَراءَةٍ وَلایَةٍ مِنْ عَلِیٍّ، فَمَنْ لَمْیَکُنْ مَعَهُ أَکَبَّهُ اللّهُ فی النّارِ.(۲)

۸۵۰ - بالإسناد، قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :إذا کانَ یَوْمُ الْقِیامَةِ وَنُصِبَ الْمیزانُ عَلی شَفیرِ جَهَنَّمَ لَمْ یَجُزْ عَلَیْهِ إلّا مَنْ کانَ مَعَهُ کِتابُ وِلایَةِ عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ.(۳)

۸۵۱ - عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحبَّ عَلِیّاً جازَ عَلی الصِّراطِ کَالْبرقِ الْخاطِفِ.(۴)

۸۵۲ - عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحبَّ عَلِیّاً مَرَّ عَلی الصِّراطِ کَالْبُرقِ الْخاطِفِ وَلَمْ یَرَ صُعوبَةً.(۵)

۸۵۳ - قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَثْبَتُکُمْ عَلَی الصِّراطِ أَشَدُّکُمْ حُبّاً لِعَلِیٍّ.(۶)

۸۵۴ - عن النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحبَّ عَلِیّاً، کُتِبَ لَهُ بَراءَةٌ

---

۱ - ذخائر العقبی / ۷۱، الغدیر ۲۷۹/۱۰، احقاق الحق ۱۱۹/۷، جواهر المطالب ۱۱۱/۱ باختلاف فی موارد.

۲ - احقاق الحق ۱۱۷/۷.

۳ - احقاق الحق ۱۲۰/۷.

۴ - فضائل الشیعة / ۴.

۵ - البحار ۱۱۵/۲۷.

۶ - احقاق الحق ۱۴۲/۷

مِنَ النَّارِ وَجَوازٌ عَلَى الصِّراطِ وَأمانٌ مِنَ العَذابِ، وَلَمْ يُنْشَرْ لَهُ ديوانٌ وَلَمْ يُنْصَبْ لَهُ ميزانٌ، وَقيلَ لَهُ :اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِلاحِسابٍ.(۱)

۸۵۵ـ عَن أبى جعفر محمّد بن علىّ الباقرعليهما السلام ما ثَبَّتَ اللَّهُ حُبَّ عَلىِّ بْنِ أبى طالِبٍ فيقَلْبِ أحَدٍ فَزَلَّتْ لَهُ قَدَمٌ إلا ثُبِّتَتْ لَهُ قَدَمٌ اُخرى (ثَبَّتَ اللَّهُ له قدماً اُخرى خ ل.)(۲)

۸۵۶ـ عن أبى جعفر محمّد بن علىّ عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول اللَّه صلى اللـه عليه و آله وسلم لعلىّ عليه السلام:ما ثَبَتَ حُبُّكَ فى قَلْبِ امْرِىءٍ مُؤْمِنٍ؛ فَزَلَّتْ بِهِ قَدَمُهُ عَلَى الصِّراطِ إلّا ثَبَتَ لَهُ قَدَمٌ حَتّى أدْخَلَهُ اللَّهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ.(۳)

۸۵۷ـ عن عبداللَّه بن المثنَى بن تمامة بن عبداللَّه بن أنس بن مالک عن أبيه عن جدّه عن النّبى صلى الله عليه و آله وسلم قال :إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ وَنُصِبَ الصِّراطُ عَلى جَهَنَّمَ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ إلّا مَنكانَ مَعَهُ جَوازٌ فيهِ وِلايَةُ عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام وَذلِكَ قَوْلُهُ :وَقِفُوهُمْ إنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ يَعْنى عَنْ وِلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام.(۴)

۸۵۸ـ عن مالک بن أنس عن جعفر بن محمد عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول اللَّه صلى الله عليه و آله وسلم :إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ نُصِبَ الصِّراطُ

۱ـ فضائل الشيعة / ۴، البحار ۲۷/ ۱۱۵، ملحقات الاحقاق، ۲۱ باختلاف فى موارد.
۲ـ كشف الغمة ۱/ ۳۸۸، بشارة المصطفى / ۱۲۵ باختلاف فى موارد.
۳ـ فضائل الشيعه / ۶، البحار ۲۷/ ۷۷ باختلاف فى موارد.
۴ـ البحار ۸/ ۶۸، بشارة المصطفى / ۱۴۴، الطرائف / ۷۴، كشف اليقين / ۳۰۴ وعبقات الانوار ۲/ ۲۷۶ باختلاف فى موارد، ينابيع المودة / ۱۱۳ باختلاف يسير.

عَلى شَفيرِ جَهَنَّم فَلا يُجاوِزُ إِلا مَنْ كانَ مَعَهُ بَراءَةٌ بِوِلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أبى طالِبٍ عليه السلام.(۱)

۸۵۹ ـ بالإسناد، عَنْ أبى جعفر محمّد بن علىّ الباقر عن أبيه عن جدّه عليهم السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجوزَ عَلَى الصِّراطِ كَالرّيحِ العاصِفِ، وَيَلِجُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسابٍ، فَلْيَتَوَلَّ وَلِيّى وَوَصِيّى وَصاحِبى وَخَليفَتى عَلى أَهْلى وَأُمَّتى عَلِيَّ بْنَ أَبى طالِبٍ،وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلِجَ النّارَ فَلْيَتْرُكْ وِلايَتَهُ، فَوَعِزَّةِ رَبّى وَجَلالِهِ أَنَّه لَبابُ اللّهِ الَّذى لايُؤْتى إِلّامِنْهُ وَأَنَّهُ الصِّراطُ الْمُسْتَقيمُ وَأَنَّهُ الَّذى يَسْأَلُ اللّهُ عَنْ وِلايَتِهِ يَوْمَ الْقِيامَةِ.(۲)

۸۶۰ ـ عن أبى جعفرعليه السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :يا عَلىُّ !إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ أَقْعُدُ أَناوَأَنْتَ وَجَبْرَئيلُ عَلَى الصِّراطِ فَلَمْ يَجُزْ أَحَدٌ إِلّا مَنْ كانَ مَعَهُ كِتابٌ فيهِ بَراءَةٌ بِوِلايَتِكَ.(۳)

۸۶۱ ـ روى عن النبىّ صلى الله عليه وآله وسلم قال :إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ أَمَرَ اللّهُ مَلَكَيْنِ يَقْعُدانِ عَلَى الصِّراطِ وَلا يَجوزُ أَحَدٌ إِلا بِبَراءَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَراءَتُهُ أَكَبَّهُ اللّهُ فِى النّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تعالى :وَقِفوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ.(۴)

---

۱ ـ بشارة المصطفى / ۲۷۴.

۲ ـ أمالى الصدوق / ۲۳۷.

۳ ـ معانى الاخبار / ۳۱.

۴ ـ إحقاق الحق ۱۰۵/۳.

حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور پل صراط سے گزرنا

۸۴۸۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بھی پل صراط سے نہیں گزرے گا مگر وہ کہ جس کے لئے علی علیہ السلام نے اجازت نامہ لکھا ہوگا۔

۸۴۹۔ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند حساب لینے سے فارغ ہوگا، تو دو فرشتوں کو پل صراط پر مقرر کرے گا کہ وہ پل صراط پر کھڑے ہو جائیں۔ تو اس وقت فقط وہ لوگ پل صراط سے عبور کریں گے جن کے پاس علی علیہ السلام کی ولایت کی مہر ہوگی۔ جس کے پاس یہ مہر نہیں ہوگی تو خداوند اسے دوزخ میں ڈال دے گا

۸۵۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل صراط سے عبور کرے گا۔

۸۵۱۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قیامت بر پا ہوگی اور جہنم کے کنارے میزان نصب کیا جائے گا، تو فقط وہ لوگ اس سے عبور کریں گے جن کے پاس علیؑ کی ولایت کا تائید نامہ ہوگا۔

۸۵۲۔پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علیؑ کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل سے عبور کرے گا اور اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

۸۵۳۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے صراط پر وہ شخص ثابت قدم ہوگا جس کے پاس سب سے زیادہ علی علیہ السلام کی محبت ہوگی۔

۸۵۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جس نے علیؑ

جَعَلَ لِأخی عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام فَضائِلَ لایُحْصی عَدَدُها فَمَنْ ذَکَرَ فضیلَةً مِنْ فَضائِلِهِ مُقِرّاً بِها؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَما تَأَخَّرَ وَلَوْ وافی فی الآخِرَةِ بِذُنوبِ الثَّقَلَیْنِ، وَمَنْ کَتَبَ فَضیلَةً مِنْ فَضائِلِ عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ علیه السلام؛ لَمْ تَزَلِ المَلائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ ما بَقِیَ لِتِلْکَ الکِتابَةِ رَسْمٌ وَمَنِ اسْتَمَعَ إلی فَضیلَةٍ مِنْ فَضائِلِه؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنوبَ الَّتِی اکْتَسَبَها بِالإسْتِماعِ. وَمَنْ نَظَرَ إلی کِتابَةٍ مِنْ فَضائِلِهِ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنوبَ الَّتِی اکْتَسَبَها بِالنَّظَرِ، ثم قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله و سلم :اَلنَّظَرُ إلی عَلِیِّ بْنِ أبی طالِبٍ عِبادَةٌ، وَلا یُقْبَلُ إیمانُ عَبْدٍ إلّا بِوِلایَتِهِ وَالبَراءَةِ مِنْ أعْدائِهِ.(۱)

۳۳ـ وبالإسناد إلی جعفر بن محمد الصادق عن أبیه عن جده الحسین عن أبیه علی علیهم السلام انه قال :حدّثنا عمر بن الخطاب، قال :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله و سلم یَقول :فَضْلُ عَلِیّ علی هذه الأُمَّةِ کَفَضْلِ شهرِ رَمضانَ علی سائِرِ الشُّهُورِ وَفَضْلُ عَلِیٍّ عَلی هَذِهِ الأُمَّةِ کَفَضْلِ لَیْلَةِ القَدْرِ عَلی سائِرِ اللَّیالِی، وَفَضْلُ عَلِیِّ بْنِ أبِی طالِبٍ عَلی هذِهِ الأُمَّةِ کَفَضْلِ الجُمُعَةِ عَلی سائِرِ الأیّامِ، فَطُوبی لِمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَ بِوِلایَتِهِ وَالوَیْلُ لِمَنْ جَحَدَهُ وَجَحَدَ حَقَّهُ، حَقّاً عَلی اللّٰهِ أنْ لا یُنیلَهُ شَیْئاً مِنْ رَوْحِهِ یَوْمَ القِیامَةِ وَلا تَنالُهُ شَفاعَةُ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله و سلم.(۲)

۳۴ـ بالإسناد عن جابر بن عبداللّٰه الأنصاری انه قال :سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله و سلم یقول :إنَّ فی عَلِیٍّ خِصالاً لَوْ کانَتْ واحِدَةٌ مِنْها فی جَمیعِ النّاسِ

۱ـ حلیة الأبرار ۱/ ۲۸۵، الإثنا عشریة/ ۶۲ احقاق الحق ۵/ ۱۳۰، ارشاد القلوب/ ۲۰۹ باختلاف یسیر، انوار الهدایة/ ۱۳۱ والبحار ۳۸/ ۱۹۶ باختلاف فی موارد.

۲ـ احقاق الحق ۵/ ۷۰، الفضائل/ ۱۴۶ والبحار ۳۸/ ۱۴ باختلاف فی موارد.

کو دوست رکھا تو اس کے لئے آگ سے دوری اور پل صراط سے عبور اور عذاب سے محفوظ لکھا جائے گا، اس کے یہ عمل نامہ کو کھولا نہیں جائے گا، اور اس کے لئے میزان نصب نہیں کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۵۵۔ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند جس کے دل میں علی علیہ السلام کو دوستی کو قرار دے گا اگر اس کا ایک قدم کانپے گا تو اس کے دوسرے قدم کو مضبوط کرے گا۔

۸۵۶۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اگر تمہاری محبت نے مومن کے دل میں جگہ لے لی، اگر اس کا ایک قدم کانپنے لگا تو وہ دوسرے قدم سے مضبوط ہوگا، آخر کار خداوند آپ کی محبت کے سبب اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

۸۵۷۔ عبداللہ بن مثنی بن تمامہ بن عبداللہ بن انس بن مالک نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جہنم پر پل بنا دیا جائے گا علیؑ کی ولایت رکھنے والے کے علاوہ کوئی اور اس سے عبور نہیں کرے گا اور ارشاد باری تعالی ہوا ہے کہ "انہیں ٹھہراؤ تا کہ ان سے سوال کیا جائے"، یعنی علی بن ابیطالبؑ کی ولایت کے بارے میں ان سے پوچھیں۔

۸۵۸۔ مالک بن انس نے جعفر بن محمدؑ سے حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی پل کو جہنم کے کنارے نصب کریں گے تو فقط وہ شخص اس پل سے عبور کرے گا جو علیؑ کی ولایت کے سبب جہنم سے آزادی کی مہر رکھتا ہوگا۔

۸۵۹۔ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے اور ان کے اجدادؑ سے اور ان کے جد بزرگوار سے

منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صراط سے تیز ہوا کی طرح گزرنا اور بغیر کسی حساب کے بہشت میں جانا پسند کرتا ہے تو اسے میرے بھائی اور میرے ولی ، اور میرے جانشین، علی بن ابیطالب علیہ السلام جو میرے خاندان اور میری امت میں سے ہیں دوست رکھنا چاہیے اور جہنم میں جانا چاہتا ہے تو وہ ان کی ولایت سے ہاتھ اٹھالے. مجھے اپنے پروردگار کی عزت اور جلال کی قسم وہ باب اللہ ہیں اور فقط اسی دروازے سے داخل ہونا چاہیے وہ صراط مستقیم ہیں اور یہ وہی ہیں جنکی ولایت کے بارے میں قیامت کے دن خدا سوال کرے گا۔

۸۶۰۔امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! جس وقت قیامت برپا ہوگی میں تم اور جبرئیل پل پر بیٹھ جائیں گے تو اس وقت فقط وہ لوگ عبور کریں گے جو اپنے پاس تمہاری دوستی کا خط رکھتے ہوں گے جس پر آگ سے دوری لکھی ہوئی ہے۔

۸۶۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی خداوند دو فرشتوں کو حکم دے گا کہ پل پر بیٹھ جائیں، اور کوئی بھی علی بن ابیطالب علیہ السلام کی اجازت کے بغیر اس سے عبور نہیں کرے گا، اور جو ان کا اجازت نامہ اپنے پاس نہیں رکھتا ہوگا تو خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا، اور ارشاد باری تعالی ہوا ہے کہ ''انہیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے''۔

۱۶۴۔حبّ علی علیه السلام و انفتاح ابواب الرّحمة

۸۶۲۔عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَثبتَ اللّهُ (أَنْبتَ اللّه خ ل) الحِكْمَةَ فى قَلبِهِ وَأجرى عَلى لِسانِهِ الصَّوابَ وَفَتَحَ اللّهُ لَهُ أَبْوابَ

الرَّحْمَةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں

۸۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا تو خداوند اس کے دل میں حکمت پیدا کرے گا اور اس کے زبان پر سچے کلمات جاری کرے گا اور اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

۱۶۵ ۔ حبّ علی علیه السلام والنّجاة من النار

۸۶۳ عن النبیّ صلی الله علیه وآله وسلم: أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً، نَجّاهُ اللّهُ مِنَ النّارِ.(۲)

۸۶۴۔ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم: حُبُّ عَلِيٍّ بَراءةٌ مِنَ النّارِ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت دوزخ سے نجات کا سبب ہے

۸۶۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خداوند اس کو دوزخ

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹، البحار ۲۷/ ۱۱۵، فضائل الشیعة / ۴ باختلاف فی موارد.

۲۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹، البحار ۳۹/ ۲۷۷.

۳۔ إحقاق الحق ۷/ ۴۷، البحار ۳۹/ ۳۰۵.

کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

۸۶۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی دوزخ سے نجات ہے۔

۱۶۶۔حبّ علیّ علیه السلام والدّخول فی الجنة

۸۶۵۔قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :قُلْ لِمَنْ أَحَبَّ عَلِیاً یَتَهَیّأُ لِدُخولِ الْجَنَّةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت بہشت میں جانے کا سبب ہے

۸۶۵۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسے کہو بہشت میں جانے کے لئے تیار ہو جائے۔

۱۶۷۔حبّ علی علیه السلام تاج الکرامة

۸۶۶۔عن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم :ألا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیاً وَضَعَ اللّهُ عَلی رَأْسِهِ تاجَ الْکَرامَةِ وَأَلْبَسَهُ حُلَّةَ السَّلامَةِ (العِزَّةِ خ ل).(۲)

۸۶۷۔عن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم :ألا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیاً وُضِعَ عَلی رَأْسِهِ تاجُ الْکَرامَةِ مَکْتوباً عَلَیْهِ :أَصْحابُ الْجَنَّةِ هُمُ الفائِزونَ، وَشیعَةُ عَلِیٍّ هُمْ

۱۔احقاق الحق ۷/۱۶۵.

۲۔ملحقات الاحقاق ۲۱/۳۱۹، البحار ۲۷/۱۱۵.

المُفلِحونَ.(۱)

۸۶۸۔ عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :ألا وَمَنْ أَحبَّ عَلِیّاً وُضِعَ علی رَأْسِهِ تاجُ المُلکِ، وَأُلبِسَ حُلَّةَ الکَرامَةِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت کرامت کا تاج ہے

۸۶۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خداوند اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھے گا اور اسکو سلامتی کا جامہ پہنائے گا۔

۸۶۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کی سر پر کرامت کا تاج رکھیں گے اس تاج پر لکھا ہوا ہے کہ: اہل بہشت کامیاب اور شیعیان علی علیہ السلام فلاح یافتہ ہیں۔

۸۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، اس کے سر پر سلطنت کا تاج رکھیں گے اور اس کو کرامت کا لباس پہنائیں گے۔

۱۶۸۔ حبّ علی علیه السلام والحشر مع النّبی صلی الله علیه و آله وسلم

۸۶۹۔ قال النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم لِعَلِیٍّ :مَنْ أَحبَّکَ کانَ مَعَ النَّبیّینَ

---

۱. أسرار الشهادة / ۲۴۱.

۲. فضائل الشیعة / ۴..

فی دَرَجَتِهِمْ یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَمَنْماتَ وَهُوَ یُبْغِضُکَ فَلا یُبالی ماتَ یَهُودِیّاً أَوْ نَصْرانِیّاً.(۱)

۸۷۰۔قال النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً کانَ مَعِی وَمَعَهُ.(۲)

۸۷۱۔ باسناده الی جابر بن عبداللّٰه قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ علیه السلام :یا علیُّ !مَنْ أَحَبَّکَ وَتَوَلّاکَ أَسْکَنَهُ اللّٰهُ مَعَنا فِی الْجَنَّةِ ثمّ تلا رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ الْمُتَّقِینَ فی جَنّاتٍ وَنَهَرٍ.(۳)

۸۷۲۔ (فی حدیث) قال (رسول اللّٰه) صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً وَأَطاعَهُ فی دارِ الدُّنیا وَرَدَعَلَیَّ حَوْضی غَداً وَکانَ مَعِی فی دَرَجَتی فِی الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیّاً فی دارِ الدُّنیا وَعَصاهُ لَمْ أَرَه وَلَمْ یَرَنی یَوْمَ الْقِیامَةِ وَاخْتَلَجَ دُونی وَاُخِذَ بِهِ ذاتَ الشِّمالِ إِلَی النّارِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرنے والا پیغمبرؐ کے ساتھ محشور ہوگا

۸۶۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جو تمہیں دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ساتھ محشور ہوگا اور ان کے درجہ پر فائز ہوگا اور جو تم سے دشمنی کی حالت میں مرجائے وہ یہودی یا نصرانی مرا ہے۔

۱۔البحار ۷۹/۲۷.

۲۔ملحقات الاحقاق ۳۲۶/۲۱.

۳۔ البحار ۶۵/۳۶، ینابیع المودة/ ۱۳۲ باختلاف یسیر، تیسیر المطالب/ ۷۶ واحقاق الحق ۱۶۷/۷ باختلاف فی موارد.

۴۔أمالی الصدوق/ ۲۴۵.

۸۷۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا وہ میرے اور ان کے ساتھ محشور ہوگا۔

۸۷۱۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تمہاری ولایت کو قبول کرے گا تو خداوند بہشت میں اس کو ہمارے ساتھ جگہ دے گا، اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''بے شک پرہیزگار لوگ بہشت کے باغوں میں اور نہروں کے کنارے پر رہیں گے۔

۸۷۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اور اس دنیا میں ان کی اطعت کی قیامت کے دن وہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کرے گا اور بہشت میں میرے درجہ پر فائز ہوگا اور جس نے اس دنیا میں علیؑ سے دشمنی رکھی اور ان کی نافرمانی کی تو قیامت کے دن نہ میں اس کو دیکھوگا اور نہ ہی وہ مجھے دیکھے گا، اس کو میرے سامنے سے اور الٹی طرف سے جہنم کی طرف لے جائیں گے۔

۱۶۹ ۔ حبّ علی علیه السلام شجرة اصلها فی الجنّة

۸۷۳۔ فی حدیث عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم قال :حُبُّ عَلِیٍّ بْنِ أبی طالِبٍ شَجَرَةٌ أَصْلُها فی الْجَنَّةِوَأَغْصانُها فِی الدُّنیا، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِبَعْضِ أغْصانِها أَوْقَعَهُ فِی الْجَنَّةِ، وَبُغْضُ عَلِیٍّ بْنِ أَبی طالِبٍ شَجَرَةٌ أَصْلُها فِی النَّارِ، وَأَغْصانُها فِی الدُّنیا، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِهافی الدُّنیا أَوْرَدَتْهُ إِلَی النّارِ....(۱)

۱۔ احقاق الحق ۷۸۵.

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے درخت کی جڑ بہشت میں ہے

۸۷۳۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ بہشت میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں جس نے ان شاخوں میں سے کسی ایک شاخ کو تھام لیا تو وہ اسے بہشت میں لے جائی گی۔اور علیؑ سے دشمنی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ جہنم میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں اور جو دنیا میں اس کو تھامے گا وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے جائی گی۔

۱۷۰۔حبّ علیّ علیه السلام ایمان وبغضه نفاق

۸۷۴۔ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم لعلیّ :حُبُّکَ إیمانٌ وَبُغْضُکَ نِفاقٌ، وَأَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُحِبُّکَ، وَأَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النّارَ مُبْغِضُکَ.(۱)

۸۷۵۔ بالإسناد، عن أبی جعفر علیه السلام قال:حُبُّ عَلِیّ علیه السلام إیمانٌ وَبُغْضُهُ نِفاقٌ ثم قرأ وَحَبَّبَ إِلَیْکُمُ الْإِیمانَ وَزَیَّنَهُ فی قُلُوبِکُم.(۲)

۸۷۶۔ قال :وقال صلی الله علیه وآله وسلم یا علیُّ أَنْتَ أَوَّلُ هذِهِ الْأُمَّةِ إیماناً بِاللّهِ وَرَسولِهِ، وَأَوَّلُهُمْ هِجْرَةً إِلَی اللّهِ وَرَسولِهِ، وَآخِرُهُمْ عَهْداً برسولِه، لا یُحِبُّکَ وَالَّذی نَفْسی بِیَدِهِ إِلّا مُؤْمِنٌ قَدِ امْتَحَنَ اللّهُ قَلْبَهُ لِلْإِیمانِ وَلا یُبْغِضُکَ إِلّا مُنافِقٌ أَوْ کافِرٌ.(۳)

۱۔ کشف الغمة ۱/۹۱، إحقاق الحق ۷/۲۴۷، نور الأبصار/۹۰.
۲۔ تفسیر الفرات الکوفی/۱۶۲.　　۳۔أمالی الطوسی ۲/۸۶.

۸۷۷ ـ قال النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !لا یُحِبُّک إِلا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ، وَلا یُبْغِضُک إِلا مُنافِقٌ شَقِیٌّ.(۱)

۸۷۸ ـ عن أم سلمة قالت :سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم یقول: لا یُحِبُّ عَلِیّاً إِلّا مُؤْمِنٌ وَلا یُبْغِضُهُ إِلّا مُنافِقٌ.(۲)

۸۷۹ ـ عن ام سلمة (رضی اللّٰه عنها) قالت :کان رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :لا یُحِبُّ عَلِیّاًمُنافِقٌ وَلا یُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ.(۳)

۸۸۰ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :أَیُّهَا النّاسُ !أُوصیکُمْ بِحُبِّ ذِی الْقُرْبی أَخی وَابنِ عَمّی عَلِیِّ بْنِ أَبی طالِبٍ، لا یُحِبُّهُ إِلّا مُؤْمِنٌ وَلا یُبْغِضُهُ إِلا مُنافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنی، وَمَنْأَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنی، وَمَنْ أَبْغَضَنی عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِالنّارِ.(۴)

۸۸۱ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم فی خطبته :أُوصیکُمْ بِحُبِّ ذی قُرْبیها أَخی وَابْنِ عَمّی عَلِیّ ابْنِ أَبی طالِبٍ فَإِنَّهُ لا یُحِبُّهُ إِلّا مُؤْمِنٌ وَلا یُبْغِضُهُ إِلا مُنافِق.(۵)

۸۸۲ ـ کان علیّ (علیه السلام) یقول :وَاللّٰهِ لا یُحِبُّنی إِلا مُؤْمِنٌ، وَلا یُبْغِضُنی إِلا مُنافِقٌ.(۶)

---

۱ ـ عوالی الئالی ۸۵/۴.

۲ ـ تیسیر المطالب / ۷۴، الاستیعاب/ ۱۱۰۰ وجواهر المطالب ۲۵۰/۱ باختلاف فی موارد.

۳ـ التاج ۲۹۷/۳، صحیح الترمذی ۱۶۸/۱۳.

۴. ملحقات الاحقاق ۲۵۸/۲۱.

۵ ـ إحقاق الحق ۱۹۳/۷، الغدیر ۱۱۸/۳ باختلاف یسیر.

۶. احقاق الحق ۱۹۵/۷، سنن ابن ماجه ۵۴/۱ باختلاف فی موارد.

۸۸۳۔ عن سوید بن غفلة قال :سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول :یا عَلِیُّ !الا یُحِبُّکَ إِلّامُؤْمِنٌ وَلا یُبْغِضُکَ إِلّا مُنافِقٌ.(۱)

۸۸۴۔ وعن ابن عبّاس قال :نظر رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم إلی عَلِیٍّ (علیہ السلام) فقال :لا یُحِبُّکَ إِلّامُؤْمِنٌ وَلا یُبْغِضُکَ إِلّا مُنافِقٌ، مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنی وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنی، وَحبیبی حَبیبُ اللّٰہِ وَبَغیضی بَغیضُ اللّٰہِ، وَیْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدی.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اوران سے دشمنی نفاق ہے

۸۷۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا:تم سے دوستی ایمان کی علامت اورتم سے دشمنی نفاق کی علامت ہےاور تمہیں دوست رکھنے والاسب سے پہلے بہشت میں داخل ہوگااور جو سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا وہ تمہارادشمن ہے۔

۸۷۵۔حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایاعلی علیہ السلام سے محبت ایمان کی علامت اوردشمنی نفاق کی علامت ہے،اس کے بعداس آیت کی تلاوت فرمائی ’’اور تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہےاوراس کوتمہارے دلوں میں عمدہ کردکھایاہے‘‘۔

۸۷۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:یاعلی علیہ السلام !تم اس امت میں سے پہلے فردہو جوخدااوراس کے رسول پرایمان لائے اور پہلے فردہوکہ خدااوراس کے رسول کی طرف ہجرت

۱۔ البحار ۲۵۱/۳۹، صحیحالترمذی ۱۷۷/۱۳، مسند احمد ۲۰۷/۱ وکنز العمال ۵۹۸/۱۱ باختلاف یسیر.

۲۔ احقاق الحق ۴۰۸/۶.

لا کتفوا بها فضلاً.(۱)

۳۵ـ عن جابر الجعفی عن أبی جعفر محمد بن علی الباقر علیه السلام عن جابر بن عبدالله الأنصاری قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ جَبْرَئیلَ نَزَلَ عَلَیَّ وَقالَ :إِنَّ اللّهَ یأْمُرُکَ أَنْ تَقُومَ بِتَفْضِیلِ عَلِیِّ بْنِ أَبی طَالِبٍ خَطِیباً عَلی أَصْحَابِکَ لِیُبَلِّغُوا مَنْ بَعْدَهُمْ ذَلِکَ عَنْکَ، وَیَأْمُرُ جَمِیعَ الْمَلائِکَةِ أَنْ تَسْمَعَ مَا تَذْکُرُهُ، وَاللّهُ یُوحِی إِلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ !أَنَّ مَنْ خَالَفَکَ فِی أَمْرِهِ دَخَلَالنَّارَ، وَمَنْ أَطَاعَکَ فَلَهُ الْجَنَّةُ.(۲)

فضائل علی علیہ السلام کو پھیلانا

۳۶ـ یحیٰ بصری کہتے ہیں محمد بن ذکریا جوہری نے محمد بن عمارہ سے اس نے اپنے والد سے اوراس نے امام صادق علیہ السلام اورانہوں نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام اورانہوں نے اپنے اجداد سے حدیث نقل کی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خداوندمتعال نے میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بے شمار فضائل بیان کیے ہیں جو بھی ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو ذکر کرے اوران کا اقرار کرے خداونداس کے پہلے اورآئندہ والے گناہ معاف کردے گا چاہے جتنے بھی بھاری گناہ کیوں نہ ہوں۔اور جوبھی ان کے فضائل میں

---

۱ ـ امالی الصدوق /۱۸، البحار ۹۴/۳۸، جامع الأخبار /۵۱، انوار الهدایة /۱۳۴ واحقاق الحق ۲۸۷/۴ باختلاف فی موارد.

۲ ـ أمالی الطوسی ۱۱۸/۱ و أمالی المفید/۷۷ باختلاف یسیر.

کی ،اور آخری فرد ہو کہ رسول خدا جس سے گفتگو کرے گا، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے فقط وہ مومن تمہیں دوست رکھتا ہے جس کے دل کو خدا نے ایمان کے لئے آزمایا ہے، اور منافق یا کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرے گا۔

۸۷۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! متقی ،مؤمن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق بد بخت کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۷۸۔ ام سلمہ کہتی ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی منافق علی علیہ السلام کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی بھی مؤمن علی علیہ السلام سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۷۹۔ ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آنحضرت نے فرمایا: مؤمن کے علاوہ کوئی علی علیہ السلام کو دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اپنے اہل بیت علیہم السلام سے کہ میرے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب علیہ السلام بھی ان میں سے ہیں دوستی کی سفارش کرتا ہوں، مومن کے علاوہ انہیں کوئی دوست نہیں رکھے گا، اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرے گا جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے، اور جس نے مجھ سے دشمنی کی خدا اس کو دوزخ کی آگ میں عذاب دے گا۔

۸۸۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت علیہم السلام ، اپنے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے دوستی کی سفارش کرتا ہوں، کیونکہ ،مومن کے علاوہ کوئی انہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم ،مومن کے علاوہ مجھے کوئی دوست نہیں رکھتا اور

منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۳۔سوید بن غفلۃ کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آنحضرت نے فرمایا: یا علی علیہ السلام مومن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا، اور منافق کے علاوہ کوئی آپ سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۴۔ابن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہیں مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔ میرا دوست خدا کا دوست اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے گا۔

۱۷۱ - حبّ علی علیه السلام ایمان وبغضه کفر

۸۸۵ - قوله صلی الله علیه و آله و سلم :حُبُّ عَلِيٍّ إيمانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ.(۱)

۸۸۶ - عن علیّ علیه السلام قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله و سلم: لا يُحِبُّ عَلِيّاً إلّا مُؤْمِنٌ وَلا يُبْغِضُهُ إلّا كافِرٌ.(۲)

۸۸۷ - حدثنا علیّ بن الحسن (خ ل الحسین) السائح قال :سمعت الحسن بن علیّ العسکریّ علیه السلام یقول :حدثنی أبی عن أبیه، عن جده علیهم السلام

---

۱ - امالی الصدوق / ۸۱، البحار ۹۵/۳۸، أنوار الهدایة / ۱۳۴، الإثنا عشریة / ۶۱.

۲ - عیون أخبار الرضا ۲/ ۶۳.

قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه و آله وسلم:لعلیّ بن أبی طالب علیه السلام:یا عَلِیُّ! لایُحِبُّکَ إِلّا مَنْ طابَتْ وِلادَتُهُ وَلا یُبْغِضُکَ إِلّا مَنْ خَبُثَتْ وِلادَتُهُ،وَلا یُوالِیکَ إِلّا مُؤْمِنٌ، وَلا یُعادِیکَ إِلّا کافِرٌ....(۱)

۸۸۸۔ (فی حدیث) وقال (رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم) یا علیّ !: أَنتَ أَوَّلُ هذِهِ الْاُمَّةِ إیماناً بِاللّٰهِ وَرَسولِهِ وَأَوَّلُهُمْ هِجْرَةً إِلَی اللّٰهِ وَرَسولِهِ، وَآخِرُهُمْ عَهْداً بِرَسولِهِ، لا یُحِبُّکَ -وَالَّذی نَفْسی بِیَدِهِ -إِلّا مُؤْمِنٌ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِیمانِ، وَلا یُبْغِضُکَ إِلّا مُنافِقٌ أَوْ کافِرٌ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے

۸۸۵۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام سے دوستی ایمان اور دشمنی کفر ہے۔

۸۸۶۔حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:مومن کے علاوہ علی علیہ السلام کو کوئی دوست نہیں رکھتا اور کافر کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں رکھتا۔

۸۸۷۔علی بن حسن سائح کہتے ہیں:میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: میرے والد نے اپنے والد سے اور اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! فقط وہ تمہیں دوست رکھتا ہے جس کی ولادت پاک ہے اور فقط وہ تم سے دشمنی کرتا ہے جس کی ولادت ناپاک ہے۔مومن کے علاوہ کوئی تمہارا دوست نہیں اور کافر کے علاوہ کوئی تمہارا دشمن نہیں۔

۱۔ کمال الدین / ۲۶۱،الاحتجاج ۱/ ۸۸.

۲۔ أمالی الطوسی ۲/ ۸۶.

۸۸۸۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میری امت میں سے پہلے فرد ہو جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے، اور پہلے فرد ہو جس نے خدا اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی، اور آخری فرد ہو گے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے عہد کرے گا، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس مومن کے علاوہ جس کے دل کو خدا نے ایمان سے آزمایا ہے تمہیں کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق اور کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۱۷۲۔ طوبی لمن احبّ علیاًعلیہ السلام

۸۸۹ــ عن علیّ بن موسی عن أبیہ عن آبائہ عن علیّ بن أبی طالبعلیھم السلام قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :یا عَلِیُّ !طوبی لِمَنْ أَحبَّکَ وَصَدَّقَ بِکَ وَوَیْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ بِکَ،مُحِبُّوکَ مَعْرُوفُونَ فِی السَّماءِ السَّابِعَۃِ....(۱)

۸۹۰۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :یا عَلِیُّ !طوبی لِمَنْ أَحبَّکَ وَصَدَّقَکَ، وَالْوَیْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَکَ، مُحِبُّوکَ مَعْرُوفُونَ بَیْنَ أَهْلِ السَّماواتِ، وَهُم أَهْلُ الدِّینِ وَالْوَرَعِ والسَّمْتِ الْحَسَنِ وَالتَّواضُعِ، خاشِعَۃً أَبْصارُهُم وَجِلَۃً قُلُوبُهُم، وَقدْ عَرَفُوا حَقَّ وِلایَتِکَ، وَأَلْسِنَتُهُم ناطِقَۃٌ بِفَضْلِکَ وَأَعْیُنُهُم ساکِبَۃٌ دُمُوعُها تَحَنُّناً عَلَیکَ وَعَلَی الْأَئِمَّۃِ مِنْ وُلْدِکَ، عامِلُونَ بِما أَمَرَهُمُ اللّٰهُ فی کِتابِہِ وَبِما أَمَرْتُهُم أَنا وَبِما تَأْمُرُهُم أَنْتَ وَبِما یَأْمُرُهُم أُولُوا الْأَمْرِ مِنَ الْأَئِمَّۃِ مِنْ وُلْدِکَ بِالْقُرآنِ

۱۔اثبات الهداۃ ۱/ ۴۸۱ ، احقاق الحق ۷/ ۲۷۶ ، فرائد السمطین ۱/ ۳۱۰، نورالابصار/ ۹۰ ، جواهر المطالب / ۲۵۳ باختلاف فی سندہ، المراجعات/ ۱۷۶.

وَسُنَّتی، وَهُمْ مُتَواصِلونَ مُتَحابّونَ، وَإِنَّ المَلائِکَةَ لَتُصَلّی عَلَیْهِمْ وَتُؤَمِّنُ علی دُعائِهِمْ وَتَسْتَغْفِرُ لِلْمُذْنِبِ مِنهُمْ.(۱)

۸۹۱۔قول النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :طوبی لِمَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً، وَالْوَیْلُ لِمَنْ أَبْغَضَهُ.(۲)

۸۹۲۔عن عبدالله بن عباس قال ...قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: یا عَلِیُّ اِمَنْ أَحَبَّکَ وَوالاکَ أَحْبَبْتُهُ وَوالَیْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ وَعاداکَ أَبْغَضْتُهُ وَعادَیْتُهُ لِأَنَّکَ مِنّی وَأَنَا مِنکَ.(۳)

خوش نصیب ہے وہ شخص جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے

۸۸۹۔علی بن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہیں دوست رکھے اور تمہاری تصدیق کرے اور بد بخت ہے وہ شخص جو تم سے دشمنی رکھے اور تمہیں جھٹلائے، تمہارے دوستوں کی ساتویں آسمان پر پہچان ہو چکی ہے۔

۸۹۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہیں دوست رکھے اور تمہاری تصدیق کرے اور بد بخت ہے وہ شخص جو تم سے دشمنی کرے اور تمہیں جھٹلائے، تمہارے

۱۔ملحقات الاحقاق ۳۳۵/۲۱.

۲۔احقاق الحق ۸۰/۵.

۳۔غایة المرام ۹۲/۱.

دوست اہل آسمان کے درمیان معروف ہیں وہ دیندار اور متقی اور نیک سیرت اور عاجز ہیں ان کی آنکھیں دھنس گئیں اور ان کے دل خوف زدہ ہیں اور تمہاری ولایت کو جس مقام کے وہ لائق ہے پہچان لیا ہے اور ان کی زبان پر تمہارے فضائل جاری ہیں تمہاری اور ائمہ محبت میں ان کی آنکھیں گریان ہیں خدا نے جو ان کو اپنی کتاب میں فرمان دیا ہے اور جو میں نے ان کو حکم دیا ہے یا تم جو انہیں حکم دو گے یا ائمہ جو تمہارے فرزند ہیں اور اولی الامر ہیں انہیں جو حکم دیں گے وہ ایں فرامین پر عمل کریں گے اور وہ قرآن اور سنت کے پابند ہیں وہ ایک دوسرے سے ارتباط برقرار کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ملائکہ ان پر درود بھیجتے ہیں اور ان کی دعا پر امین کہتے ہیں اور ان میں سے گناہ گاروں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

۸۹۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سعادت منداور خوش قسمت ہے وہ شخص جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اور بد بخت ہے وہ شخص جو ان سے دشمنی کرتا ہے۔

۸۹۲۔عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبت کرے تمہاری میں اس سے دوست رکھوں گا اور اس سے محبت کروں گا، اور جو تم سے دشمنی کرے گا اور تمہاری مخالفت کرے گا میں اسے دشمنی رکھوں گا اور اس کی مخالفت کروں گا اس لئے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

۱۷۳ ۔ امتحنوا اولادکم بحبّ علی علیه السلام

۸۹۳۔ قال أنس :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :یا أَیُّهَا النَّاسُ ! اِمْتَحِنُوا أَوْلادَکُم بِحُبِّه، فَإِنَّ عَلِیّاً لایَدْعُو إِلی ضَلالَةٍ، وَلا یُبْعِدُ عَنْ هُدیً، فَمَنْ أَحَبَّهُ فَهُوَ

مِنكُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُمْ.(۱)

۸۹۴ـ بالإسناد، عن جابر بن عبدالله الأنصاری يقول :كنّا عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذاتيوم جماعة من الأنصار فقال لنا :يا مَعْشَرَ الأنصار! بَوِّرُوا أَوْلادَكُم بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ، فَمَنْ أَحَبَّهُ فاعْلَموا أنَّهُ لِرَشْدَةٍ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَاعْلَموا أَنَّهُ لِغَيَّةٍ.(۲)

۸۹۵ ـ إن النّبیّ صلى الله عليه وآله وسلم :أَمَرَ أَصْحابَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ يَمْتَحِنُوا أَوْلادَهُم بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبى طالِبٍ، فَأَنَّهُ لا يَدْعو إِلى ضَلالَةٍ وَلا يُبْعِدُ عَنْ هُدىً فَمَنْ أَحَبَّهُ فَهُوَ مِنكُم وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُمْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے اپنی اولاد کا امتحان لیں

۸۹۳ـ انس کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی اولاد کو علی علیہ السلام کی محبت کیذریعے آزمائیں، اس لئے کہ وہ کبھی بھی گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی ہدایت کے راستہ سے دور نہیں کرتے جو انہیں دوست رکھے گا، وہ تم میں سے ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۸۹۴ـ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: ایک دن ہم انصار کی جماعت کے ساتھ رسول

---

۱ ـ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۲۶۳.

۲ ـ الإرشاد للمفيد / ۲۷.

۳ ـ احقاق الحق ۷/ ۲۵۰.

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کا گروہ! اپنی اولاد کا علیؑ کی محبت کے ذریعہ امتحان لیں۔ ان میں سے جو انہیں دوست رکھے گا جان لیں کہ وہ تمہارا حقیقی بیٹا ہے اور جو انہیں دشمن رکھے جان لیں کہ وہ حلال زادہ نہیں ہے۔

۸۹۵۔ پیغمبرؐ نے جنگ خیبر میں اپنے اصحاب سے فرمایا: اپنی اولاد کو علی بن ابیطالبؑ کی محبت کے ذریعہ آزمائیں، کیونکہ وہ تمہیں گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی راہ ہدایت سے دور نہیں کرتے جس نے انہیں دوست رکھا وہ تم میں سے ہے اور جس نے انہیں دشمن رکھا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۱۷۴۔ فضل حبّه و ذمّ بغضه

۸۹۶۔ (فی حدیث) قول النبیّ صلی الله علیه و آله و سلم لعلیّ (علیه السلام): حَرْبُکَ حَرْبی وَسِلْمُکَ سِلْمی، إلی أنقال: وَمُحِبُّکَ فِی الْجَنَّةِ وَإِنَّ عَدُوَّکَ فِی النّارِ. (۱)

۸۹۷۔ وقوله صلی الله علیه و آله و سلم: حَرْبُ عَلِیٍّ حَرْبُ اللّهِ وسِلْمُ عَلِیٍّ سِلْمُ اللّهِ. (۲)

۸۹۸۔ روی حدیثاً عن أبی موسی الحمیدی وفیه قول رسول اللّه صلی الله علیه و آله و سلم: فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَلْقَی اللّهَ وَهُوَ عَنْکَ راضٍ؛ فَارْضِ عَلِیّاً فَإِنَّ رِضائَهُ رِضاءُ اللّهِ وَغَضَبَهُ غَضَبُ اللّهِ. (۳)

۱۔ احقاق الحق ۶/ ۴۴۱.

۲۔ الإثنا عشریة / ۶۱، احقاق الحق ۵/ ۴۳.

۳۔ احقاق الحق ۶/ ۴۳۶.

٨٩٩ ـ بالإسناد، عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أَحبّني فَلْيُحِبّ عَلِيّاً، وَمَنْ أَبْغَضَ أَحداً مِن أَهْلِبَيْتِي حُرِمَ شَفاعَتي.(١)

٩٠٠ ـ وقال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :مَنْ أَحبّ عَلِيّاً وَتَوَلّاهُ، أَكْرَمَهُ اللّهُ وَأَدْناهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيّاًوَعاداهُ مَقَتَهُ اللّهُ وَأَخْزاهُ.(٢)

٩٠١ ـ بالإسناد، عن الصّادق عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :أَتانِي جَبْرَئِيلُ مِنْ قِبَلِ رَبِّي جَلَّ جَلالُهُ فَقالَ :يا مُحَمَّدُ !(صلى الله عليه و آله وسلم) إِنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ :بَشِّرْ أَخاكَ عَلِيّاً(عليه السلام) بِأَنِّي لا أُعَذِّبُ مَنْ تَوَلّاهُ، وَلا أَرْحَمُ مَنْ عاداهُ.(٣)

٩٠٢ ـ عن ابن عمر قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم :لِعَلِيّ عليه السلام حِينَ خَلَّفَهُ :أَمَا تَرضى أَنْ يَكونَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوَّ اللّهِ، وَوَلِيُّكَ وَلِيِّي وَوَلِيِّي وَلِيَّ اللّهِ.(٤)

٩٠٣ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم لعليّ(عليه السلام) :إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ يُؤْتى بِكَ يا عَلِيُّ بِسَرِيرٍ مِنْ نُورٍ وَعَلى رَأْسِكَ تاجٌ قَدْ أَضاءَ نورُهُ وَكادَ يَخْطَفُ أَبْصارَ أَهْلِ الْمَوْقِفِ فَيَأْتِي النِّداءُ مِنْ عِنْدِاللّهِ جَلَّ جَلالُهُ؛ أَيْنَ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ رَسولِ اللّهِ؟ فَتَقولُ ها أَنَا ذا فَيُنادِي الْمُنادي :أَدْخِلْ مَنْ أَحَبَّكَ الْجَنَّةَ وَأَدْخِلْ مَنْ عاداكَ فِي النّارِ فَأَنْتَ قَسيمُ الْجَنَّةِ وَالنّارِ.(٥)

---

١ ـ احقاق الحق ٦/٤١٣. ٢ ـ الإثنا عشرية / ٦٢.

٣ ـ بشارة المصطفى / ١٥٤، جامع الاخبار / ٥٠.

٤ ـ أمالي الطوسى ٢١/١٠٠. ٥ ـ ينابيع المودة ٨٣.

۹۰۴ ـ بالإسناد، عن علیّ بن موسی الرّضا عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :یاعَلِیُّ !أَنْتَ أَخی وَوَزیری وَصاحِبُ لِوائی فِی الدُّنیا وَالْآخِرَةِ وَصاحِبُ حَوْضی، مَنْ أَحَبَّکَ أَحَبَّنی وَمَنْ أَبْغَضَکَ أَبْغَضَنی.(۱)

۹۰۵ ـ قال أمیر المؤمنین علیه السلام :لَوْ ضَرَبْتُ خَیْشومَ الْمُؤْمِنِ بِسَیْفی هذا عَلی أَنْ یُبْغِضَنی ما أَبْغَضَنی، وَلَوْ صَبَبْتُ الدُّنیا بِجُمْلَتِها عَلَی الْمُنافِقِ علی أَنْ یُحِبَّنی ما أَحَبَّنی وَذلِکَ أَنَّهُ قُضِیَ فانْقَضی (فَاقْتَضی خ ل) عَلی لِسانِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ أَنَّهُ قالَ :یا عَلِیُّ !لا یُبْغِضُکَ مُؤْمِنٌ وَلا یُحِبُّکَ مُنافِقٌ.(۲)

۹۰۶ ـ عن سعید بن المسیّب عن زید بن ثابت قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ أَحَبَّ عَلِیّاًفی حیاتی وَبَعْدَ مَوْتی کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ الْأَمْنَ وَالْایمانَ ما طَلَعَتِ الشَّمسُ أو غَرُبَتْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فی حَیاتی وَبَعْدَ مَوْتی (فی حَیاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ ن. ل) ماتَ میتَةً جاهِلِیَّةً وَحُوسِبَ بِماعَمِلَ.(۳)

۹۰۷ ـ عن یحیی بن عبدالرّحمن الأنصاری قال :سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم یقولُ :مَنْأَحَبَّ عَلِیّاً مَحْیاهُ وَمَماتَهُ کَتَبَ اللّٰهُ تعالی لَهُ الأَمْنَ وَالإیمانَ ما طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَما غَرُبَتْ،وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیّاً مَحْیاهُ وَمَماتَهُ فَمیتَتُهُ جاهِلِیَّةٌ، وَحوسِبَ بِما أَحْدَثَ فی الإِسْلامِ.(۴)

۱ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۶.

۲ـ مشکاة الانوار/ ۷۹، الغدیر ۳/ ۱۸۵، روضة الواعظین ۲/ ۲۹۵، إعلام الوری/ ۱۹۰.

۳ـ علل الشرایع/ ۱۴۴، البحار ۳۹/ ۲۸۵ باختلاف یسیر.

۴ـ احقاق الحق ۴/ ۲۲۸، بشارة المصطفی/ ۱۵۸ باختلاف فی موارد.

سے کسی ایک فضیلت کو لکھے گا جب تک اس کے لکھا ہوا باقی رہے گا ملائکہ اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اور جو ان کے کسی ایک فضیلت کو سنے گا تو خداوند اس کے کانوں سے کیے ہوئے گناہ معاف کردے گا اور جو بھی ان کے لکھے ہوئے فضائل پر نگاہ کرے گا تو خداوند اس کے تمام گناہ جو اس نے آنکھوں سے انجام دیے ہیں معاف کرے گا اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور کسی شخص کے ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ ان کو دوست رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہو۔

۳۳۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے جد بزرگوار امام حسن علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: عمر ابن خطاب نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی برتری اور فضیلت اس امت پر اس طرح ہے جیسے ماہ رمضان کی دوسرے مہینوں پر اور علی کی برتری اس امت پر ایسے ہے جیسے شب قدر کی دوسری راتوں پر اور علی علیہ السلام کی فضیلت اس امت پر اس طرح ہے جیسے جمعہ کے دن کی دوسرے دنوں پر، خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے تمسک کرے اور ان کی ولایت کو قبول کرے اور بدبخت ہے وہ شخص جو ان کی ولایت اور حق کا منکر ہو اور یہ خدا کے ذمہ ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن اپنی رحمت سے محروم کرے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس کو نصیب نہ ہو۔

۳۴۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام میں ایسی خصلتیں موجود تھیں اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تمام لوگوں میں موجود ہوتی تو ان سب کے لیے کافی تھی۔

۳۵۔ جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام اور جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا

۹۰۸ ـ عن عبداللّه قال :رَأَيتُ النَّبیّ صلی الله علیه و آله و سلم أخذاً بِيَدِ عَلِیّ (علیه السلام) وَهُوَ يَقولَ :اَللّهُ وَلِيّی وَأناوَلِيُّک، وَمُعادٍ مَنْ عاداک، وَمُسالِمٌ مَنْ سالَمَک.(۱)

۹۰۹ ـ بالإسناد، عن جعفر بن محمّد، عن أبيه، عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله و سلم:إنَّ الْجَنَّةَ لَتشْتاقُ لِأَحِبّاءِ عَلِیّ علیه السلام وَيَشْتَدُّ ضَوْؤُها لِأَحِبّاءِ عَلِیّ علیه السلام وَهُمْ فِی الدُّنْيا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلوها، وَإِنَّ النّارَ لَتغيضُ وَيَشْتَدُّ زَفيرُها عَلی أَعْداءِ عَلِیّ علیه السلام وَهُمْ فِی الدُّنْيا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلوها.(۲)

۹۱۰ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله و سلم :يا عَلِیُّ !مَنْ أَحَبَّک فَقَدْ أَحَبَّنِی وَمَنْ أَحَبَّنِی فَقَدْ أَحَبَّ اللّهَ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِی وَمَنْ أَبْغَضَنِی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّهَ وَمَنْ أَبْغَضَ اللّهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.(۳)

۹۱۱ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله و سلم :يا عَلِیُّ !مَنْ أَحَبَّکَ وَوالاکَ أَحْبَبْتُهُ وَوالَيْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ وَعاداکَ أَبْغَضْتُهُ وَعادَيْتُهُ لِأَنَّکَ مِنّی وَأَنَا مِنْکَ.(۴)

۹۱۲ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله و سلم :مَنْ أَحَبَّنی فَلْيُحِبَّ عَلِيّاً، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيّاً فَقَدْ أَبْغَضَنی،وَمَنْ أَبْغَضَنی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّهَ، وَمَنْ أَبْغَضَ اللّهَ أَدْخَلَهُ

۱ ـ مناقب علی بن أبيطالب / ۴۳۱، احقاق الحق ۶ / ۴۳۹.

۲ ـ عقاب الاعمال / ۱۴۷.

۳ ـ الإثنا عشرية / ۶۲، جامع الاخبار / ۱۷.

۴ ـ غاية المرام / ۹۲.

النَّارَ.(۱)

۹۱۳ ـ قول النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ :حَبیبُکَ حَبیبی وَحَبیبی حَبیبُ اللّهِ، وَعَدُوُّکَ عَدُوّی وعَدُوّی عَدُوُّ اللّهِ وَالْوَیْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدی.(۲)

۹۱۴ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَجْمَعَ اللّهُ لَهُ الْخَیْرَ کُلَّهُ فَلْیُوالِ عَلِیّاً بَعْدی وَلْیُوالِ أَوْلِیاءَهُ ولْیُعادِ أَعْداءَهُ.(۳)

۹۱۵ ـ عن المفضّل عن الصّادق عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :إِنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ نَصَبَ عَلِیّاً عَلَماً بَیْنَهُ وَبَیْنَ خَلْقِهِ، فَمَنْ عَرَفَهُ کانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْکَرَهُ کانَ کافِراً وَمَنْ جَهِلَهُ کانَ ضالّاً وَمَنْ عَدَلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ غَیْرِهِ کانَ مُشْرِکاً وَمَنْ جاءَ بِوِلایَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْجاءَ بِعَداوَتِهِ دَخَلَ النّارَ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی فضیلت اوران سے دشمنی کی سرزنش

۸۹۶ـ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم سے جنگ مجھ سے جنگ اورتم سے صلح مجھ سے صلح ہے اس کے بعد فرمایا: آپ کے دوست بہشت میں اورتمہارا دشمن دوزخ میں ہیں۔

---

۱ ـ إحقاق الحق ۴۰۱/۶.

۲ ـ إحقاق الحق ۴۰۶/۶.

۳ ـ البحار ۵۵/۲۷.

۴ ـ البحار ۱۱۹/۳۸، الکافی ۳۸۸/۲، امالی الطوسی ۱۰۱/۲ باختلاف فی موارد.

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے جنگ خدا سے جنگ ہے اور علی علیہ السلام سے صلح خدا سے صلح ہے۔

۸۹۸۔ ابو موسی حمیدی سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دوست رکھتے ہو کہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرو کہ تم سے راضی ہو علی علیہ السلام کو راضی کرو، اس لئے کہ ان کی رضایت خدا کی رضایت اور ان کا غضب خدا کا غضب ہے۔

۸۹۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علیؑ کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے میرے خاندان میں سے کسی ایک سے دشمنی کی تو وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا۔

۹۰۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اور ان کی ولایت کو قبول کیا تو خداوندا سے مکرم سمجھے گا اور اپنے نزدیک کرے گا، اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی اور عداوت کی خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس کو رسوا کرے گا۔

۹۰۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار کی طرف سے جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد! خداوند بزرگ آپ کو سلام دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے اپنے بھائی علیؑ کو بشارت دے دو کہ میں ان کے دوستوں پر عذاب نہیں کروں گا اور ان کے دشمنوں کو مورد رحمت قرار نہیں دوں گا (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور رکھوں گا)۔

۹۰۲۔ ابن عمر سے نقل ہوا ہے کہ: جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تو ان سے فرمایا: آیا تم اس بات پر خوشحال نہیں ہوں گے کہ تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن

خدا کا دشمن ہو اور تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست ہو؟!

۹۰۳۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہیں نورانی تخت پر لایا جائے گا اس وقت تم نے ایک تاج پہنا ہوگا اور اس تاج کا نور اہل محشر کی آنکھوں کو خیرہ کردے گا. اس کے بعد خدا کی طرف سے ندا ہوگی پیغمبرؐ کے وصی کہاں ہیں؟ تم کہو گے میں ہوں. اس کے بعد منادی ندا دے گا: اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرو، اس لئے کہ تم بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو۔

۹۰۴۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا میں اور آخرت میں میرے پرچمدار ہو، اور میرے حوض کوثر کے مالک ہو، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

۹۰۵۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اس تلوار سے مؤمن کی ناک کاٹ لوں کہ مجھ سے دشمنی کرے وہ ہرگز مجھ سے دشمنی نہیں کرے گا اور اس پوری دنیا کو منافق کے سامنے بکھیر دوں تا کہ وہ مجھے دوست رکھے۔

ہرگز مجھے دوست نہیں رکھے گا یہ وہی کلمات ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے: یا علی علیہ السلام! مؤمن تمہارا دشمن نہیں اور منافق تمہیں دوست نہیں رکھتا۔

۹۰۶۔سعید بن مسیّب اور زید بن ثابت سے نقل ہوا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جس نے میری زندگی میں اور میری زندگی کے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک خداوند اس کے لئے امن اور امان لکھے گا اور جس نے میری زندگی میں اور میری

زندگی کے بعد انہیں دشمن رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس کے اعمال کے حساب کے لئے پہنچے گے۔

۹۰۷۔ یحی بن عبدالرحمٰن انصاری کہتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: جو کوئی علی علیہ السلام کو ان کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد دوست رکھتا ہوگا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک خداوند اس کے لئے امن اور ایمان کو لکھے گا اور جس نے علیؑ کو زندگی میں اور موت کے بعد دشمن رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس سے ناپسند اور برے کردار کی خاطر جو اس نے اسلام میں چھوڑا حساب لیا جائے گا۔

۹۰۸۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا انہوں نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے خدا میرا دوست ہے اور میں تمہارا دوست ہوں اور تمہارے دشمنوں کا دشمن ہوں اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔

۹۰۹۔ جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور ان کے والد سے اور ان کے اجداد علیہم السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہشت علی علیہ السلام کے دوستوں کی مشتاق ہے اور اپنی روشنی کو علی علیہ السلام کے دوستوں کے لئے زیادہ کر رہی ہے جو کہ ابھی تک اس دنیا میں ہیں بہشت میں داخل ہی نہیں ہوئے، اور دوزخ کی آگ علیؑ کے دشمنوں کے لئے شعلہ بھڑکا رہی ہے جو کہ ابھی تک اس دنیا میں ہیں دوزخ میں داخل نہیں ہوئے۔

۹۱۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نیتمہیں دشمن رکھا اس مجھے دشمن رکھا اور جس نے مجھے دشمن رکھا اس نے خدا کو دشمن رکھا اور خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس پر۔

۹۱۱۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور اسے محبت کروں گا، اور جو تمہیں دشمن رکھے گا اور تمہاری مخالفت کرے گا میں اس کو دشمن رکھوں گا اور اس کی مخالفت کروں گا کیونکہ آپ مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے ہوں۔

۹۱۲۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیئے اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی، اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے اور جو خدا سے دشمنی کرے خدا اس کو جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔

۹۱۳۔وہ کلمات جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمائے: تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے۔

۹۱۴۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس بات پر خوش ہے کہ خداوند تمام نیکیوں کو اس کے لئے جمع کرے تو اسے میرے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھنا چاہیے اور ان کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔

۹۱۵۔مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے اور حضرت نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کو اپنے اور بندوں کے درمیان پیشوا قرار دیا ہے، جس نے انہیں پہچان لیا وہ مؤمن اور جس نے ان کا انکار کیا وہ کافر، اور جتنا ان کی نسبت جاہل ہو وہ گمراہ ہے، اور جو انکے اور دوسروں کے درمیان مساوات کا قائل ہو وہ مشرک ہے اور جو ان کی محبت کے ساتھ آئے وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جو ان کی دشمنی کے ساتھ آئے وہ دوزخ میں

داخل ہوگا۔

۱۷۵ـ ذمّ الغلوّ فی علی علیه السلام

۹۱۶ ـ قال أمیر المؤمنین علیه السلام :إِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِینا، قُولُوا :إِنّا عَبِیدٌ مَرْبُوبُونَ وَقُولُوا فی فَضْلِنا ما شِئْتُمْ.(۱)

۹۱۷ ـ قال أمیر المؤمنین علیه السلام :یَهْلِکُ فِیَّ اثْنانِ :مُحِبٌّ غالٍ وَمُبْغِضٌ قالٍ.(۲)

۹۱۸ ـ قال علیّ بن أبی طالب علیه السلام :یَهْلِکُ فِیَّ رَجُلانِ :مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَعَدُوٌّ مُبْغِضٌ.(۳)

۹۱۹ـ عن أبی حمزة الثّمالی قال :قال أبو جعفر محمّد بن علیّ الباقر علیه السلام :یا أَبا حَمْزَةَ !لا تَضَعُوا عَلِیّاً دُونَ ما رَفَعَهُ اللّٰهُ وَلا تَرْفَعُوا عَلِیّاً فَوْقَ ما جَعَلَهُ اللّٰهُ....(۴)

۹۲۰ ـ بالإسناد، عن هشام عن أبی عبداللّٰه علیه السلام قال :أَتی قَوْمٌ أَمیرَ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام فَقالُوا :اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا رَبَّنا، فَاسْتَتابَهُمْ فَلَمْ یتوبوا فَحَفَرَ لَهُمْ حُفْرَةً فَأَوْقَدَ فیها ناراً وَحَفَرَ حَفیرَةً أُخری إِلی جانِبِها وَأَفْضی ما بَیْنَهُما، فَلَمّا لَمْ

۱ـ البحار ۲۷۰/۲۵.

۲ـ البحار ۲۸۵/۲۵.

۳ـ فرائد السمطین ۱۷۳/۱.

۴ـ البحار ۲۸۳/۲۵، أمالی المفید/ ۹.

يَتوبوا أَلْقاهُم فِي الحفيرَةِ وَأَوْقَدَ في الحفيرَةِ الأُخرى حَتّى ماتوا.(۱)

۹۲۱ - بالإسناد، عن الرّضا، عن آبائه، عن عليّ عليهم السلام قال :قالَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم :يا عَلِيُّ إنَّ فيكَ مَثَلاً مِنْ عيسَى بْنِ مَرْيَمَ :أَحَبَّهُ قَوْمٌ فَأَفْرَطُوا في حُبِّهِ فَهَلَكوا فيه، وَأَبْغَضَهُ قَوْمٌ فَأَفْرَطوا في بُغْضِهِ فَهَلَكوا فيهِ، وَاقْتَصَدَ قَوْمٌ فَنَجَوْا.(۲)

۹۲۲ - قال عليّ عليه السلام :يَهْلِكُ فِيَّ اِثْنانِ وَلا ذَنْبَ لي :مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ وَإِنّا لَنَبْرَأُ إِلَى اللّهِ مِمَّنْ يَغْلوا فينا فَيَرْفَعُنا فَوْقَ حَدِّنا كَبَراءَةِ عيسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام مِنَ النَّصارى....(۳)

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرانے والوں کی مزمت

۹۱۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے بارے میں غلو کرنے سے پرہیز کریں، کہیں ہم تربیت یافتہ بندے ہیں اور جو کچھ ہماری فضیلت میں کہنا چاہتے ہو بیان کرو۔

۹۱۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے راستے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوجائیں گے: جو اپنی دوستی میں غلو کرے اور جو میری دشمنی میں تجاوز کرے۔

۹۱۸۔ علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوجائیں

۱۔ امالی الطوسی ۲/۲۷۵.

۲۔ البحار ۳۵/۳۱۹.

۳۔ حلیة الأبرار ۲/۳۰۰.

گے، افرد اور تفریط کرنے والے دوست اور کینہ اور بغض کرنے والے دشمن۔

۹۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا: اے ابوحمزہ! جو مرتبہ خداوند نے علی علیہ السلام کو عطا کیا ہے اس مرتبے کو کم نہ کریں اور انہیں اس مرتبے سے اوپر بھی مت لے جائیں۔

۹۲۰۔ ہشام نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: ایک گروہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: اے ہمارے پروردگار آپ پر سلام ہو! امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ان کلمات سے توبہ کریں، لیکن انہوں نے توبہ نہ کی، اس کے بعد حضرت نے ان کے لئے ایک گڑھا کھودا اور اس میں آگ جلائی، اور اس گڑھے کے ساتھ ایک اور گڑھا کھودا اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا، بس جنہوں نے توبہ نہیں کی انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا اور دوسرے گڑھے میں آگ جلا دی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۹۲۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میں عیسی بن مریم کے اوصاف موجود ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک گروہ نے انہیں دوستی کے لئے انتخاب کیا اور اپنی دوستی میں افراط کیا اور اسی سبب سے ہلاک ہو گئے اور دوسرے گروہ نے ان سے دشمنی کی اور اپنی دشمنی میں افراط کیا اور اسی وجہ سے نابود ہو گئے، ایک گروہ نے میانہ راستہ اختیار کیا اور وہ نجات پا گئے۔

۹۲۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور میرے ذمہ گناہ نہیں ہے: افراط کرنے والا دوست اور افرط کرنے والا دشمن. یقیناً ہم ان سے بیزار ہیں جو ہمارے بارے میں غلو کرتے ہیں اور ہمیں حد سے بڑھ کر اوپر لے جاتے ہیں جس طرح عیسی بن مریم نصاریٰ سے بیزاری تھے۔

الفصل الثانی:

علی علیه السلام و شیعته

١٧٦ ـ علی علیه السلام وفضل شیعته

٩٢٣ ـ بالإسناد، عن محمّد بن مسلم الثّقفی قال :قال أبو جعفر علیه السلام: قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :إنَّ عَنْ یَمینِ الْعَرْشِ قَوْماً وُجوهُهُمْ مِنْ نُورٍ عَلی مَنابِرَ مِنْ نورٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیّونَ لَیْسوا بِأنْبیاء وَلا شُهَداء فَقالُوا :یا نَبِیَّ اللّهِ !وَما ازْدادوا هؤلاءِ مِنَ اللّهِ إذا لَمْ یَکونُوا أنْبیاء وَلاشُهَداء إلّا قُرْباً مِنَ اللّهِ؟ قال:أُولئِکَ شیعَةُ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ أمامُهُمْ.(١)

٩٢٤ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لِعَلِیّ علیه السلام :یا عَلِیُّ !شیعَتُکَ هُمُ الْفائِزونَ یَوْمَ الْقِیامَةِ، فَمَنْ أهانَ واحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ أهانَکَ، وَمَنْ أهانَکَ فَقَدْ أهانَنی وَمَنْ أهانَنی أدْخَلَهُ اللّهُ نارَ جَهَنَّمَ خالِداً فیها وَبِئْس الْمَصیرُ، یا عَلِیُّ !أنْتَ مِنّی وَأنا مِنْکَ روحُکَ مِنْ روحی وَطینَتُکَ مِنْ طینَتی وَشیعَتُکَ خُلِقوا مِنْ فَضْلِ طینَتِنا فَمَنْ أحَبَّهُمْ فَقَدْ أحَبَّنا وَمَنْ أبْغَضَهُمْ فَقَدْأبْغَضَنا وَمَنْ عاداهُمْ فَقَدْ عادانا وَمَنْ وَدَّهُمْ فَقَدْ وَدَّنا، یا عَلِیُّ !إنَّ شیعَتَکَ مَغْفورٌ لَهُمْ عَلی ماکانَ فیهِمْ مِنْ ذُنوبٍ وَعُیوبٍ، یا عَلِیُّ !أنَا الشَّفیعُ لِشیعَتِکَ غَداً إذا أقِمْتُ الْمَقامَ الْمَحْمودَ فَبَشِّرْهُم بِذلِکَ، یا عَلِیُّ !شیعَتُکَ شیعَةُ اللّهِ وَأنْصارُکَ أنْصارُ اللّهِ وَأوْلیاؤُکَ أوْلیاءُ

---

١ ـ المحاسن / ١٨١.

نے فرمایا: جبرئیل مجھ پر نازل ہوئے اور فرمایا: فرمان الٰہی ہے تمہارے لیے کہ اٹھو اور اپنے خطبہ کے ضمن میں اپنے اصحاب کے لیے علی علیہ السلام کی برتری اور فضیلت بیان کروتا کہ وہ اس مطلب کو آئندہ آنے والی نسلوں تک پہنچادیں اور خدا تمام فرشتوں کو حکم دے رہا ہے کہ جو کچھ بھی آپ بیان کریں اسے غور سے سنیں۔ اور خدا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی کررہا ہے کہ جو بھی علی علیہ السلام کے بارے میں آپ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا اور جو بھی تمہاری اطاعت کرے گا بہشت اس کا مقدر ہوگی۔

۱۷۔ لولا ان تقول فیک طوائف...

۳۶۔ (وروی) جابر بن عبداللّٰہ قال :لما قدم علی علیه السلام علی رسول اللّٰه صلوات اللّٰه علیه و آله بفتح خیبر فقال له رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :لَوْلا أنْ تَقولَ فیکَ طَوائِفُ مِنْ اُمَّتی ما قالَتِ النَّصاری فی المَسیحِ عیسی بْنِ مَرْیَمَ علیه السلام؛ لَقُلْتُ فیکَ قَوْلاً لا تَمُرُّ بِمَلأ اِلّا أَخَذُوا التُّرابَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَیْکَ، وَمِنْ فاضِلِ طَهورِکَ یَسْتَشْفونَ بِهِ، وَلٰکِنْ حَسْبُکَ أَنْ تَکونَ مِنّی وَأَنَا مِنْکَ،تَرِثُنی وَأَرِثُکَ، وَإِنَّکَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ هارونَ مِنْ مُوسی إِلّاَ أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِی، وَإِنَّکَ تُبْرِءُ ذِمَّتی وَتُقاتِلُ سُنَّتی وَإِنَّکَ غَداً عَلَی الحَوْضِ خَلیفَتی....(۱)

۱۔ روضة الواعظین ۱/۱۱۲، امالی الصدوق /۸۶، المسترشد /۶۳۳، کشف الغمة ۱/۲۹۸، ارشاد القلوب /۱۴۵، کشف الیقین /۱۰۷ و إعلام الوری /۱۸۸ باختلاف فی موارد.

اللّهِ وَحِزْبُکَ حِزبُ اللّه، یا عَلِیُّ إسعِدَ مَنْ تولّاکَ وَشَقِیَ مَنْ عاداکَ، یا عَلِیُّ اِلَکَ کَنزٌ فِی الْجَنَّةِ وَأنْتَ ذو قَرْنَیها، اَلْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعالَمینَ وَصَلّی اللّهُ عَلی خَیرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَأهلِ بَیْتِهِ الطّاهِرینَ الْأخیارِ الْمُنْتَجَبینَ الْأبْرارِ.(١)

٩٢٥ ـ عن جابر بن یزید، عن أبی جعفر محمّد بن علیّ الباقر عن آبائه علیهم السلام عن رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: اَلْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَی الْأنْبِیاءِ حَتّی أدْخُلَها، وَمُحَرَّمَةٌ عَلَی الْأُمَمِ کُلِّها حَتّی تَدْخُلَها شیعَتُنا أهْلَ الْبَیْتِ.(٢)

٩٢٦ ـ عن أبی عقیل قال: کنّا عند أمیر المؤمنین علیّ بن أبی طالب علیه السلام فقال: لَتَفْتَرِقَنَّ هذهِ الْأُمَّةُ عَلی ثَلاثٍ وَسَبْعینَ فِرْقَةً، وَالَّذی نَفْسی بِیَدِهِ إنَّ الْفِرَقَ کُلَّها ضالَّةٌ إلّا مَنِ اتَّبَعَنی وَکانَ مِنْ شیعَتی.(٣)

٩٢٧ ـ عن علیّ علیه السلام قال: تَفْتَرِقُ هذهِ الْأُمَّةُ عَلی ثَلاثٍ وَسَبْعینَ فِرْقَةً: إثْنَتانِ وَسَبْعونَ فِی النّارِ وَواحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَهُمُ الَّذینَ قالَ اللّهُ تعالی فیهِم: وَمِمَّنْ خَلَقْنا أُمَّةٌ یَهْدونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ یَعْدِلونَ وَهُم: أنا وَشیعَتی.(٤)

٩٢٨ ـ قال علیّ(علیه السلام): یا رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: مَنِ الْفِرْقَةُ النّاجِیَةُ؟ فَقالَ: اَلْمُتَمَسِّکونَ بِما أنْتَ عَلَیْهِ وَأصْحابُکَ.(٥)

٩٢٩ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: تَکونُ بَیْنَ أُمَّتی فُرْقَةٌ وَاخْتِلافٌ فَیَکونُ هذا وَأصْحابُهُ عَلَی الْحَقِّ یَعْنی عَلِیّاً.(٦)

---

١ ـ امالی الصدوق / ٢٣، بشارة المصطفی / ١٨ باختلاف فی موارد.

٢ ـ أمالی المفید / ٧٤.   ٣ ـ البحار ١١/٢٨.

٤ ـ إحقاق الحق ٤١٥/٣.   ٥ ـ إحقاق الحق ١٨٥/٧.

٦ ـ احقاق الحق ٦٣٥/٥.

٩٣٠ ـ بالإسنادِ، عن علی علیه السلام قال: إذا كانَ يَوْمُ القِيامَةِ يُدْعَى النّاسُ بِأَسْماءِ أُمَّهاتِهِمْ إِلّا شيعَتی وَمُحِبّی فَإِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِأَسْمائِهِمْ لِطيبِ مَواليدِهِمْ.(١)

٩٣١ ـ بالإسناد قال أبوعبدالله عليه السلام: إذا كانَ يَوْمُ القِيامَةِ دُعِیَ الْخَلايِقُ بِأُمَّهاتِهِمْ ما خَلاناوَشيعَتَنا فَإِنّا لا سَفاحَ بَيْنَنا.(٢)

٩٣٢ ـ عن محمّد بن الحنفيه، عن أبيه علیّ عليه السلام قال: إِنّی لَنائِمٌ يَوْماً، إِذْ دَخَلَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَنَظَرَ إِلَیَّ وَحَرَّكَنی بِرِجْلِهِ وَقالَ: قُمْ يُفْدی بِكَ أَبی وَأُمّی، فَإِنَّ جَبْرَئيلَ أَتانی فَقالَ لی: بَشِّرْ هذا بِأَنَّ اللّهَ تعالى جَعَلَ الْأَئِمَّةَ مِنْ صُلْبِهِ، وَأَنَّ اللّهَ تَعالى لَيَغْفِرَ لَهُ وَلِذُرِّيَّتِه وَلِشيعَتِهِ وَلِمُحِبّيهِ، وَأَنَّ مَنْ طَعَنَ عَلَيْهِ وَبَخَسَ حَقَّهُ فَهُوَ فِی النّارِ.(٣)

٩٣٣ ـ بالإسناد، عن جابر بن عبداللهعن أبی جعفر محمد بن علی بن الحسين عليهم السلام قال: كنا جلوساً معه فتلا هذهِ الاية: "كلُ نفسٍ بما كَسَبَتْ رَهينةٌ الا اصحاب اليمن" فقال رجلٌ: من اصحابُ؟ اليمن فقال عليه السلام شيعة على بن ابى طالب عليه السلام.(٤)

٩٣٤ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِیٌّ وَشيعَتُهُ هُمُ الْفائِزونَ يَوْمَ الْقِيامَةِ.(٥)

٩٣٥ ـ بالإسناد، قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتی

١ـ الفصول المهمة / ١٢٥.

٢ـ فضائل الشيعة / ٥٨. ٣ـ احقاق الحق ٧ ٣٩٧.

٤ـ بشارة المصطفى / ٢٥٦. ٥ـ ينابيع المودة / ٢٣٧.

الْجَنَّةَ سَبعونَ أَلفاً لا حِسابَ عَلَيهِم ثُمَّ الْتَفَتَ إلى عَلِىّ عليه السلام فقالَ هُم مِن شيعَتِکَ وَأَنْتَ أمامُهُم.(۱)

۹۳۶ ـ قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :يا عَلِىُّ !إنَّ اللّهَ غفرَ لکَ وَلأَهلِکَ وَلِشيعَتِکَ وَلِمُحِبّى شيعَتِکَ وَمُحِبّى مُحِبّى شيعَتِکَ فَأَبْشِرْ فإنَّکَ الأَنزَعُ الْبَطينُ، مَنزوعٌ مِنَ الشِّرکِ.(۲)

۹۳۷ ـ عن محمّد بن عبدالرّحمن قال :سمعت أبا عبداللّه عليه السلام يقول : قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم :لا تَستَخِفّوا بِشيعَةِ عَلِىٍّ، فَإنَّ الرَّجُلَ مِنهُم لَيَشفَعُ بِعَدَدِ رَبيعَةَ وَمُضَرَ.(۳)

۹۳۸ ـ وعن فاطمة بنت رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم قالت :قال رسول اللّه صلى الله عليه وآله وسلم لعليّعليه السلام :أَما إنَّکَ -يابنَ أَبى طالِبٍ- وَشيعَتُکَ فِى الْجَنَّةِ.(۴)

۹۳۹ ـ بالإسناد، عن ابن أبى نجران قال :سمعت أبا الحسن عليه السلام يقول :مَنْ عادى شيعَتَنافَقَدْ عادانا .وَمَنْ والاهُمْ فَقَدْ والانا لِأَنَّهُمْ مِنّا خُلِقوا مِنْ طينَتِنا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنّا وَمَنْأَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنّا....(۵)

---

۱ ـ احقاق الحق ۴/۲۸۹، الإرشاد للمفيد /۲۶، الفضائل / ۱۵۱، بشارة المصطفى / ۲۰۴ باختلاف فى موارد.

۲ ـ فرائد السمطين ۱/۳۰۸، أمالى الطوسى ۱/۳۰۰، البحار ۲۷/۷۹.

۳ـ أمالى الطوسى ۲/۲۸۳.

۴ـ البحار ۳۹/۲۶۸.

۵ ـ فضائل الشيعة / ۴۵، البحار ۶۸/۱۶۷.

دوسری فصل

حضرت علی اور ان کے پیروکار

حضرت علیؑ اور انکے پیروکاروں کی فضیلت

۹۲۳۔ محمد بن مسلم ثقفی سے نقل ہوا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرش کی دائیں طرف ایک گروہ مستقر ہے جن کے چہرے نورانی ہیں اور وہ نورانی منبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انبیاء ان پر رشک کھا رہے ہیں، جبکہ نہ وہ پیغمبر ہیں اور نہ ہی شہدا میں سے نہیں ہیں، بغیر کسی گمان کے وہ خدا سے زیادہ قریب تر ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علی علیہ السلام کے شیعہ ہیں اور علی علیہ السلام ان کے پیشوا ہیں۔

۹۲۴۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! قیامت کے دن تمہارے شیعہ کامیاب ہیں، جس نے ان میں سے کسی ایک کی توہین کی اس نیتمہاری توہین کی ہے اور جس نے تمہاری توہین کی اس نے میر توہین کی اور جس نے میری توہین کی خدا اس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا اور یہ بری جگہ ہمیشہ کے لئے اس کا ٹھکانہ ہے! یا علی! تم مجھ سے ہو اور میں آپ سے ہوں، تمہاری روح میری روح سے اور تمہار یطینت میری طینت سے ہے اور تمہارے شیعہ ہماری بچی ہوئی مٹی سے خلق کیے گئے ہیں، جس نے انہیں دوست رکھا اس نے ہمیں دوست رکھا اور جس نے ان سے بغض کیا اور اس نے ہم سے بغض کیا اور جس نے ان سے

دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے ان سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی ہے۔ یاعلیؑ! تمہارے شیعوں کے عیب اور گناہ پوشیدہ ہوں گے، یاعلیؑ! کل کو قیامت کے دن جس وقت میں مقام محمود پر پہنچا تو تمہارے شیعوں کی شفاعت کروں گا، آپ انہیں اس شفاعت کی خوشخبری سنادیں، یاعلیؑ! تمہارے شیعہ خدا کے پیروکار، اور آپ کے مددگار خدا کے مددگار ہے، اور تمہارے دوست خدا کے دوست ہیں اور تمہارا لشکر خدا کا لشکر ہے۔ یاعلیؑ! جو آپ سے دوستی رکھے وہ خوش قسمت ہے اور جو آپ سے دشمنی کرے وہ بدبخت ہے۔ یاعلیؑ! جنت میں تمہارے لئے خزانہ ہے اور تم اس کے ''ذوالقرنین'' ہو سب تعریف خدا ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے، اور خدا کا درود اور سلام ہو اس کی مخلوق میں سب سے اشرف بندے محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر جو پاک اور منتخب نیکوکار ہیں۔

۹۲۵۔ جابر بن یزید نے ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: بہشت میرے داخل ہونے سے پہلے پیغمبروں پر اور ہمارے خاندان کے شیعوں کے داخل ہونے سے پہلے تمام امتوں پر حرام ہے۔

۹۲۶۔ ابوعقیل کہتے ہیں، ہم امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خدمت میں تھے، حضرت نے فرمایا: اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ میرے شیعہ اور میرے پیروکاروں کے علاوہ یہ سب فرقے گمراہ ہیں۔

۹۲۷۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں سے بہتر فرقے دوزخی ہیں اور ایک فرقہ جنتی ہوگا وہ ایک فرقہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند نے فرمایا: ''اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں

اور حق پر بھی انصاف کرتے ہیں'' وہ میں اور میرے شیعہ ہیں۔

۹۲۸۔علی علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہؐ ناجی فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا: جو تمہاری اور تمہارے اصحاب کی سیرت پر عمل کریں۔

۹۲۹۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے درمیان اختلاف اور تفرقہ ایجاد ہوگا، اور فقط علی علیہ السلام اور ان کے اصحاب حق پر ہوں گے۔

۹۳۰۔علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: جس وقت قیامت کا دن برپا ہوگا لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا مگر میرے دوستوں اور شیعوں کو ان کی پاک ولایت کی خاطر انہیں اپنے ناموں سے پکارا جائے گا۔

۹۳۱۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے مگر ہم اور ہمارے شیعہ اپنے نام سے پکارے جائیں گے اس لئے کہ ہمارے درمیان زنا وجود نہیں رکھتا۔

۹۳۲۔محمد بن حنفیہ نے اپنے والد علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: ایک دن میں لیٹا ہوا تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے اور میری طرف نگاہ کی اور مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں، اٹھو! جبرئیل میرے پاس آئے اور فرمایا: علیؑ کو خوش خبری سنادو کہ خداوند نے ائمہ علیہم السلام کو ان کی نسل سے قرار دیا ہے اور انہیں اور ان کی اولاد اور شیعوں اور ان کے دوستوں کو بخش دیا ہے اور جس نے انہیں طعنہ مارا اور ان کے حق سے چشم پوشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں ہوگا۔

۹۳۳۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: ہم امام باقر علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے،

حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''کل نفس بما کسبت رهینة الّا اصحاب الیمین'' ایک شخص نے پوچھا ''اصحاب یمین کون ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے شیعہ اصحاب یمین ہیں۔

۹۳۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اوران کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

۹۳۵۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل ہوں گے، اس وقت علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: وہ تمہارے شیعہ ہیں اور تم ان کے پیشوا ہو۔

۹۳۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! خداوند نے تمہیں اور تمہاری اہل بیتؑ کو اور شیعوں اور شیعوں کے دوستوں کو اور ان کے دوستوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے، مبارک ہو تمہیں کہ تم انزع اور بطین ہو اور شرک سے جدا ہو۔

۹۳۷۔محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے امام صادقؑ سے سنا حضرت نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے شیعوں کو کم نہ سمجھیں اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا۔

۹۳۸۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا: اے ابو طالبؑ کے بیٹے تم اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے۔

۹۳۹۔ابن ابی نجران کہتے ہیں کہ: میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: جس نے ہمارے شیعوں کے ساتھ دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی ہے اور جس نے ان سے دوستی رکھی اس

نے ہمارے ساتھ دوستی رکھی ہے، اس لئے کہ وہ ہماری مٹی سے خلق کیے گئے ہیں، جس نے انہیں دوست رکھا وہ ہم سے ہے اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہم سے نہیں ہے۔

۱۷۷۔ شیعتُنا اقرَبُ الخلقِ منْ عرشِ الله

۹۴۰۔ عن ابی حمزہ، قال: قال ابو عبدالله علیه السلام شیعتُنا اقرَبُ الخلقِ منْ عرشِ الله یومَ القیامةِ بعدنا. (۱)

ہمارے شیعہ لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں

۹۴۰۔ ابوحمزہ سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن ہمارے شیعہ ہمارے بعد لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں۔

۱۷۸۔ من صفات الشیعة

۹۴۱۔ بالإسناد، عن أبی بصیر قال: قال الصادق علیه السلام: شیعَتُنا أَهلُ الْوَرَعِ وَالْإِجْتِهادِ، وَأَهلُ الوَفاءِ وَالْأَمانَةِ، وَأَهلُ الزُّهدِ وَالْعِبادَةِ، أَصْحابُ إِحدی وَخَمسینَ رَکْعَةً فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ، اَلْقائِمونَ بِاللَّیْلِ، الصّائِمونَ بِالنَّهارِ، یُزَکّونَ أَموالَهُمْ وَیَحُجُّونَ الْبَیْتَ، وَیَجْتَنِبونَکُلَّ مُحَرَّمٍ. (۲)

۹۴۲۔ عن المفضل قال: قال أبوعبدالله علیه السلام: إِنَّما شیعَةُ جَعْفَرٍ: مَنْ عَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ، وَاشْتَدَّ جِهادُهُ. وَعَمِلَ لِخالِقِهِ، وَرَجا ثَوابَهُ، وَخافَ عِقابَهُ. فَإِذا رَأَیْتَ

۱۔ المحاسن / ۱۸۲.

۲۔ فضائل الشیعة / ۴۴، البحار ۱۶۷/۶۸، مستدرک الوسائل ۲۷۱/۱۱.

أُولئِکَ فاولئِکَ شیعَةُ جَعْفَرٍ. (۱)

۹۴۳ - قال أبوعبدالله علیه السلام: لَیْسَ مِنْ شیعَتِنا مَنْ قالَ بِلِسانِهِ وَخالَفَنا فی أَعْمالِنا وَآثارِنا، وَلکِنَّ شیعَتَنا مَنْ وافَقَنا بِلِسانِهِ وَقَلْبِه، وَاتَّبَعَ آثارَنا وَعَمِلَ بِأَعْمالِنا أُولئِکَ شیعَتُنا. (۲)

۹۴۴ - عن الباقر علیه السلام قال: شیعَةُ عَلِیّ علیه السلام الْمُتَباذِلونَ فی وِلایَتِنا الْمُتَحابُّونَ فی مَوَدَّتِنا الَّذینَ إِذا غَضِبُوا لَمْ یَظْلِموا، وَإِنْ رَضُوا لَمْ یُسْرِفُوا. بَرَکَةٌ عَلی مَنْ جاوَرُوا، وَسِلْمٌ لِمَنْ خالَطُوا. (۳)

۹۴۵ - قال الصّادق علیه السلام: رَحِمَ اللّهُ شیعَتَنا خُلِقُوا مِنْ فاضِلِ طینَتِنا وَعُجِنُوا بِماءِ وِلایَتِنا یَحْزَنونَ لِحُزْنِنا وَیَفْرَحونَ لِفَرَحِنا. (۴)

۹۴۶ - (فی حدیث) عن أبی جعفر محمّد بن علیّ علیهما السلام ... فقال: یا جابِرُ! بَلِّغْ شیعَتی عَنّی السَّلامَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُ لاقَرابَةَ بَیْنَنا وَبَیْنَ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلا یُتَقَرَّبُ إِلَیْهِ إِلّا بِالطّاعَةِ لَهُ. (۵)

۹۴۷ - عن جابر الجعفی قال: قال أبو جعفر علیه السلام: یا جابِرُ! أَیَکْتَفی مَنِ اتَّخَذَ التَّشَیُّعَ أَنْ یَقولَ بِحُبِّنا أَهْلِ الْبَیْتِ، فَوَاللّهِ ما شیعَتُنا إِلّا مَنِ اتَّقَی اللّهَ وَأَطاعَهُ، وَما کانُوا یُعْرَفُونَ إِلّا بِالتَّواضُعِ وَالتَّخَشُّعِ، وَأَداءِ الْأَمانَةِ، وَکَثْرَةِ ذِکْرِ اللّهِ، وَالصَّوْمِ

---

۱ - فضائل الشیعة / ۵۳، البحار ۶۸/ ۱۶۸ باختلاف فی موارد.

۲ - الحکم الزاهرة ۱/ ۲۳۹ به نقل از الوسائل ۱۱/ ۱۹۶، البحار ۶۸/ ۱۶۴، سفینة البحار ۸/ ۴۴۰.

۳ - مشکاة الانوار / ۶۱. ۴ - شجره طوبی ۱/ ۳.

۵ - امالی الطوسی ۱/ ۳۰۲.

وَالصَّلاةِ ، وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ ،و التَّعَهُدِ لِلْجيرانِ مِنَ الْفُقَراءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغارِمينَ وَالْأَيْتامِ.(۱)

۹۴۸ ـ عن جابر قال :قال الباقر علیه السلام :إِنَّما شيعَتُنا مَنْ أطاعَ اللَّهَ عزّ وجلّ.(۲)

شیعوں کی چند صفات

۹۴۱۔ابوبصیر سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ اہل تقوی اور تلاش وکوشش ہیں، وفادار اور امانت دار ہیں، اہل زہد اور عبادت گزار ہیں وہ روزانہ [۵۱] رکعت نماز ادا کرتے ہیں وہ راتوں کو عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اپنے مال میں سے زکات دیتے ہیں اور حج بیت اللہ بھی انجام دیتے ہیں، اور ہر حرام عمل سے دور رہتے ہیں۔

۹۴۲۔مفضل سے منقول ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جعفری شیعہ وہ ہیں جو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی محافظت کرتے ہیں اور راہ خدا میں بہت زیادہ تلاش اور کوشش کرتے ہیں اور خدا کے لئے نیک اعمال بجالاتے ہیں اور اس سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، اور اگر اس قسم کے افراد کو دیکھا تو وہی جعفری شیعہ ہیں۔

۹۴۳۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی زبان سے کہے میں شیعہ ہوں، لیکن اگر اعمال

۱۔فضائل الشیعة ۵۳.

۲۔الحکم الزاهرة ۲۳۸/۱ بنقل از مستدرک الوسائل ۲۵۷/۱ ، البحار ۱۵۳/۶۸ .

اگر لوگوں کا ایک گروہ آپؑ کے بارے میں نہ کہتا....

۳۶۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: فتح خیبر کے بعد جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ چند لوگ میری امت میں سے تمہارے لیے کچھ کہتے جس طرح عیسیٰؑ بن مریم کے بارے میں کہا کرتے تھے تو میں تمہارے لیے ایسی گفتگو کرتا کہ آپ جس گروہ کے قریب سے گذرتے تو وہ آپ کے قدموں کی خاک اور وضو کے پانی کو شفا کے لیے لے جاتے لیکن تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے، تم مجھ سے ارث لوگے اور میں تم سے ارث لوں گا اور تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جس طرح ہارون کی موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تم میرے قرض کو ادا کرو گے اور میری سنت کے لیے جنگ کرو گے اور تم قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے جانشین ہو۔

۱۸۔ لولاک ما عرف المؤمنون

۳۷۔ الحسین بن علی علیهما السلام قال: حَدَّثَنی أَبی عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ علیه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم: یا عَلِیُّ! لَوْ لاکَ ما عُرِفَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ بَعْدی.(۱)

۳۸۔ فقال له النَّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم عند ذلک: لَوْ لا أَنْتَ یا عَلِیُّ لَمْ

۱۔ عیون أخبار الرضا ۴۸/۲، مناقب علی بن ابیطالب ۷۰/، الغدیر ۱۲۳/۱۱، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۶۲/۲۱ و کنز العمال ۱۵۲/۱۳ بادنی التفاوت.

اور کردار میں ہمارا مخالف ہو تو وہ شیعہ نہیں ہے. ہمارا شیعہ وہ ہے جو زبان اور دل سے ہمارے کردار اور ہماری سیرت کی پیروی کرے اس قسم کے افراد ہمارے شیعہ ہیں۔

۹۴۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کے راستے میں ایک دوسرے سے جود و سخاوت کرتے ہیں اور ہماری مودت کے راستے میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں جس وقت غضبناک ہوتے ہیں تو ظلم نہیں کرتے اور جس وقت خوشنود ہوتے ہیں تو حد سے تجاوز نہیں کرتے وہ اپنے ہمسایوں کے لئے باعث برکت ہیں وہ اپنے ساتھیوں سے صلح کرتے ہیں۔

۹۴۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا ہمارے شیعوں پر رحمت کرے، وہ ہماری بچی ہوئی مٹی سے خلق ہوئے ہیں وہ ہماری محبت کے پانی سے گوندھے گئے ہیں، وہ ہمارے غم میں غمگین اور ہماری خوشی میں خوشحال ہیں۔

۹۴۶۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ حضرت نے جابر سے فرمایا: اے جابر! میرے شیعوں کو میرے سلام پہنچا دے اور انہیں بتا دے کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں، فقط خدا کی اطاعت سے اس کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہو سکتا ہے۔

۹۴۷۔ جابر جعفی کہتے ہیں کہ: امام باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! جس نے مذہب تشیع اختیار کیا ہے اس کے لئے فقط ہمارے خاندان کی محبت کافی نہیں خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہ ہے جو متقی ہو اور خدا کی اطاعت کرے، ہمارے شیعہ عاجزی اور انکساری اور امانت داری کے لحاظ سے پہچانے جائیں گے، وہ بہت زیادہ خدا کا ذکر کرتے ہیں اہل نماز اور اہل روزے ہیں اور اپنے والدین سے نیکی کرتے ہیں وہ خود کو فقرا اور مساکین اور یتیم اور ہمسایوں کے مقابلے میں مسؤل

اور ذمہ دار سمجھتے ہیں۔

۹۴۸۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ فقط وہ ہیں جو خدا کی اطاعت کرتے ہیں۔

۱۷۹۔ من علامات الشیعة

۹۴۹ ـ قال الحسن بن علیّ علیهما السلام: فَمَنِ اتَّبَعَ عَلِیّاً علیه السلام فَهُوَ الشّیعیُّ حَقّاً.(۱)

۹۵۰ ـ عن الباقر علیه السلام: فی حدیث ...مَنْ کانَ لِلّهِ مُطیعاً فَهُوَ لنا وَلیٌّ، وَمَنْ کانَ لِلّهِ عاصِیاً فَهُوَ لَنا عَدُوٌّ، وَلا یَنالُ غداً وِلایَتنا إلّا (بالعمل خ ل) بِالْفَضْلِ وَالْوَرَعِ.(۲)

۹۵۱ ـ بالإسناد، قال: قال أبوجعفر علیه السلام لجابر: یا جابرُ! إنَّما شیعَةُ عَلِیّ علیه السلام مَنْ لا یَعْدو صَوْتُهُ سَمْعَهُ وَلا شَحْناؤُهُ بَدَنَهُ، لا یَمْدَحُ لَنا قالِیاً وَلا یُواصِلُ لَنا مُبْغِضاً، وَلا یُجالِس لنا عائباً، شیعَةُ عَلِیّ علیه السلام مَنْ لا یَهِرُّ هَریرَ الکَلْبِ، وَلا یَطْمَعُ طَمَعَ الغُرابِ، وَلا یَسْأَلُ النّاسَ وَإنْ ماتَ جوعاً....(۳)

۹۵۲ ـ فی حَدیثٍ قالَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إنَّ شیعَتَنا مَنْ شَیَّعَنا وَتَبِعَنا فی أَعْمالِنا....(۴)

۱۔ المحجة البیضاء ۶/ ۲۲۶.
۲۔ مشکاة الانوار/ ۶۰، فضائل الشیعة/ ۵۵.
۳۔ فضائل الشیعة/ ۵۵.
۴۔ البحار ۶۸/ ۱۵۵.

۹۵۳ ـ وروی عن عبدالعظیم، عن أبی الحسن الرّضاعلیه السلام قال :یا عَبْدَ الْعَظیمِ !أَبْلِغْ عَنیاَوْلِیائِی السَّلامَ وَقُلْ لَهُمْ أَنْ لا یَجْعَلُوا لِلشَّیْطانِ عَلی أَنْفُسِهِمْ سَبیلاً....(۱)

شیعوں کی چند نشانیاں

۹۴۹۔حسن بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کی پیروی کریں وہ حقیقی شیعہ ہیں۔

۹۵۰۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا: جس نے خدا کی اطاعت کی وہ ہمارا دوست ہے اور جس نے خدا کی نافرمانی کی وہ ہمارا دشمن ہے، قیامت کے دن کوئی بھی تقوی اور نیک عمل کے علاوہ ہماری ولایت کو حاصل نہیں کر سکے گا۔

۹۵۱۔امام باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر! علیؑ کا شیعہ وہ ہے کہ جس کی آواز اس کے کان سے تجاوز نہیں کرتی اور اس کی دشمنی اس کے اندر سے نہیں گزرتی، ہمارے دشمنوں کی تعریف نہیں کرتا اور ہمارے مخالفین سے ارتباط نہیں رکھتا اور جو لوگ ہماری غیبت کرتے ہیں ان کی محفل میں نہیں جاتا علیؑ کا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح آواز نہیں نکالتا اور کوے کی مانند لالچ نہیں رکھتا اور لوگوں سے کسی چیز کی درخواست نہیں کرتا حتی کہ اگر بھوک سے مر جائے۔

۹۵۲۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہمارے مطیع ہوں اور ہمارے کاموں میں ہماری پیروی کریں۔

۹۵۳۔روایت نقل ہوئی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے عبدالعظیم سے فرمایا: اے عبدالعظیم!

۵۔الاختصاص / ۲۴۰.

ہمارے سلام ہمارے دوستوں تک پہنچادواوران سے کہوکہ وہ شیطان کے لئے اپنی طرف کسی قسم کا راستہ کھلا نہ چھوڑیں۔

۱۸۰۔اِختَبِروا شیعَت علیه السلام

۹۵۴۔ قال أمیر المؤمنین علیه السلام:إختَبِروا شیعَتی بِخِصلَتَینِ فَإنْ کانَتا فیهِمْ فَهُمْ شیعَتی:مُحافَظَتَهُمْ عَلی أَوْقاتِ الصَّلاةِ وَمُواساتَهُمْ مَعَ إخوانِهِمُ المُؤمِنینَ بِالمالِ، فَإنْ لَمْ یَکونا أَغْرَبْ ثُمَّ أَغْرَبُ.(۱)

۹۵۵۔ بالإسناد، عن جعفر بن محمدعلیهما السلام قال :اِمتَحِنوا شیعَتَنا عِندَ ثَلاثٍ :عِنْدَ مَواقیتِ الصَّلاةِ کَیفَ مُحافَظَتُهُمْ عَلَیها وَعِنْدَ أَسْرارِهِمْ کَیفَ حِفْظُهُمْ لَها عَنْ عَدُوِّنا؟ وَإلی أَمْوالِهِمْ کَیفَ مُواساتُهُمْ لِإخوانِهِمْ فیها؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں کو آزمائیں

۹۵۴۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے شیعوں کو دو خصلتوں سے آزمائیں،اگران میں یہ دو خصلتیں موجود ہوں تو وہ میرے شیعہ ہیں ایک اول وقت میں نماز پڑھنااوردوسری خصلت یہ کہ اپنے مال میں سے اپنے مومن بھائیوں کی مدد کرنا،اگر یہ دو خصلتیں ان میں موجود نہ ہوتو وہ ہمارے شیعہ نہیں ہیں۔

۱۔الإثنا عشریة / ۶۱.

۲۔ البحار ۲۲/۸۳، جامع احادیث الشیعة ۵۸ / ۴، الوسائل ۳/۸۲ باختلاف یسیر، اعلام الدین/ ۱۳۰.

۹۵۵۔ جعفر بن محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو تین طریقوں سے آزمائیں: جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو کس طرح اس کی رعایت کرتے ہیں اور کس طرح اپنے راز کو ہمارے دشمنون سے چھپاتے ہیں؛ اور ان کے اموال کے بارے میں کہ وہ کس طرح اپنے اموال کے وسیلہ سے اپنے دینی بھائیوں کی طرح مدد کرتے ہیں۔



الفصل الثالث:

فی بغضه و آثاره

۱۸۱ ـ بغض علی علیه السلام و آثاره

۹۵۶ ـ وبإسناده عن الحسن بن علی عن أبیه علیهما السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :لایُبْغِضُکَ مِنَ الأَنْصارِ إِلا مَنْ کانَ أَصْلُهُ یهودیاً.(۱)

۹۵۷ ـ عن عبداللّه بن مسعود قال :سمعت رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ آمَنَ بی وَبِما جِئْتُ بِهِ وَهُوَ مُبْغِضٌ عَلیاً فَهُوَ کاذِبٌ لَیْسَ بِمُؤْمِنٍ.(۲)

۹۵۸ ـ قال النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !کَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یُحِبُّنی وَیُبْغِضُکَ .مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْأَحَبَّنی، وَمَنْ أَحَبَّنی فَقَدْ أَحَبَّهُ اللّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنی،وَمَنْ أَبْغَضَنی أَبْغَضَهُ اللّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللّهُ أَدْخَلَهُ النّارَ.(۳)

۹۵۹ - بالإسناد، عن علیّ بن أبی طالب علیه السلام، عن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال لعلیّ علیه السلام :یا عَلِیُّ !لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ ما أَقامَ

۱- عیون أخبار الرضا ۲/ ۶۰.

۲- کشف الغمة ۱/ ۳۹۷، البحار ۳۹/ ۲۷۶، کشف الیقین / ۲۲۷ باختلاف یسیر.

۳- المجروحین ۲/ ۳۱۰، عقبات الانوار ۱/ ۲۰۱ والبحار ۳/ ۱۰۹/ ۸ باختلاف فی موارد.

نوحٌ فی قَوْمِه، وَ كانَ لَهُ مِثْلُ (جَبَلِ خ ل) أُحُدٍ ذَهَباًفَأنفَقَهُ فی سَبيلِ اللّهِ، وَمُدَّ فی عُمُرِهِ حتّٰی حَجَّ أَلْفَ عامٍ علی قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ الصَّفاوالْمَرْوَةِ مَظْلُوماً ثُمَّ لَمْ يُوالِکَ يا عَلِیُّ !لَمْ يَشَمَّ رائِحَةَ الجَنَّةِ وَلَمْ يَدْخُلْها.(۱)

۹۶۰ - روی عن ابن عباس قال :سأل رجل رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم عن عمل يدخل به الجنّة؟قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :صَلِّ الْمَكْتُوباتِ وَصُمْ شَهْرَ رَمَضانَ وَاغْتَسِلْ مِنَ الْجَنابَةِ، وَأَحِبَّ عَلِيّاًعليه السلام وَادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَیِّ بابٍ شِئْتَ، فَوَ الَّذی بَعَثَنی بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ أَلْفَ عامٍ وَصُمْتَ أَلْفَ عامٍ وَحَجَجْتَ أَلْفَ حَجَّةٍ وَغَزَوْتَ أَلْفَ غَزْوَةٍ وَأَعْتَقْتَ أَلْفَ رَقَبَةٍ وَقَرَأْتَ التَّوراةَ وَالْإنجيل وَالزَّبُورَ وَالْفُرْقانَ وَلَقِيتَ الأَنْبِياءَ كُلَّهُمْ وَعَبَدْتَ اللّهَ تَعالی مَعَ كُلِّ نَبیٍّ أَلْفَ عامٍ وَجاهَدْتَ مَعَهُمْ أَلْفَ غَزْوَةٍ وَحَجَجْتَ مَعَ كُلِّ نَبیٍّ أَلْفَ حَجَّةٍ ثُمَّ مِتَّ وَلَمْ يَكُنْ فی قَلْبِکَ حُبُّ عَلِیٍّ عليه السلام وَأَوْلادِهِ أَدْخَلَکَ اللّهُ النّارَ مَعَ الْمُنافِقينَ.(۲)

۹۶۱ـ عن جابر بن عبداللّه الأنصاری :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ عليه السلام :يا عَلِیُّ !لَوْ أَنَّ أُمَّتی أَبْغَضُوکَ لَأَكَبَّهُمُ اللّهُ عَلی مَناخِرِهِمْ فی النّارِ.(۳)

۱ـ كشف اليقين / ۲۲۶، المناقب للخوارزمی / ۶۷، احقاق الحق ۷/ ۱۷۷، بشارة المصطفی/ ۹۴، ارشاد القلوب / ۲۲۹ باختلاف فی موارد.

۲ - ارشاد القلوب / ۲۵۳.

۳- الفصول المائة ۳/ ۲۷۴.

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی

حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی اور اسکے نتائج

۹۵۶۔ حسن بن علی نے اپنے والدؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار میں سے جو اصل میں یہودی ہو اس کے علاوہ اور کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۹۵۷۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہے لیکن علی علیہ السلام سے دشمنی کرتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہیں ہے۔

۹۵۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تمہارا دشمن ہے جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے خدا کو دوست رکھا خدا اسے بہشت میں داخل کرے گا، اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی، اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جو خدا کو دشمن رکھے خدا اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

۹۵۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! اگر کوئی حضرت نوح کی طرح جس طرح اس نے آپنیقوم کے درمیان قیام کیا خدا کی عبادت کرتا رہے اور احد کے پہاڑ کی

مقدار میں سونا خدا کے راہ میں خرچ کرے اور اس کی عمر اتنی طولانی ہو کہ وہ پیدل ایک ہزار حج بیت اللہ انجام دے اور آخر کار صفا اور مروہ کے درمیان مظلوم قتل ہو جائے اگر تمہاری ولایت نہیں رکھتا تو وہ بہشت کی خوشبو سے محروم رہے گا اور اس میں داخل بھی نہیں ہو گا۔

۹۶۰۔ ابن عباس کہتے ہیں: ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ایسے عمل کے بارے میں پوچھا کہ جس کے ذریعے انسان بہشت میں داخل ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب نمازیں ادا کرو اور ماہ رمضان میں روزے رکھو اور غسل جنابت کرو اور علی علیہ السلام کو دوست رکھو، اور تو جس دروازے سے چاہتے ہو بہشت میں داخل ہو جاو مجھے اس کی قسم جس نے مجھے حق پر مبعوث کیا ہے، اگر ہزار سال نماز پڑھیں اور ہزار سال روزے رکھیں اور ہزار حج انجام دیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ بشانہ ہزار جنگ کریں اور ہزار غلام آزاد کریں اور تورات اور انجیل اور فرقان کی تلاوت کریں اور تمام پیغمبروں سے ملاقات کریں اور ہر پیغمبر کے ساتھ ہزار سال خدا کی عبادت کی ہو اور ان کے شانہبشانہ ہزار جنگ میں شرکت کی ہو اور ہر ایک کے ساتھ ہزار حج انجام دیا ہو اور اگر موت کے وقت تمہارے دل میں علیؑ اور ان کی اولاد کی محبت نہ ہو تو خداوند تمہیں منافقین کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔

۹۶۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ ! اگر میری امتتم سے دشمنی کرے تو خدان سب کو منہ کے بل آگ میں ڈالے گا۔

۲۸۱ ـ من سبَّ علياً فقد سبّني

۹۶۲ ـ روى بسند يرفعه إلى ابن عبّاس قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه

و آله وسلم :مَنْ سَبَّ عَلِيّاً فَقَدْسَبَّنی، وَمَنْ سَبَّنی فَقَدْ سَبَّ اللَّه، وَمَنْ سَبَّ اللَّهَ أَدْخَلَهُ نارَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذابٌ عَظِيمٌ (مُقِيمٌ خ ل.)(۱)

۹۶۳ ۔ فی حدیث، قال الحسن بن علیّ علیهما السلام :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ سَبَّ عَلِيّاً؛ فَقَدْسَبَّنِی وَمَنْ سَبَّنی فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ وَمَنْ سَبَّ اللَّهَ أَدْخَلَهُ نارَ جَهَنَّمَ خالِداً فیها مُخَلَّداً وَلَهُ عَذابٌ مُقِيمٌ....(۲)

جس نے علی علیہ السلام کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی

۹۶۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے خدا کو دشنام دی اور جس نے خدا کو دشنام دی خدا اس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور اس پر بہت بڑا عذاب ہوگا۔

۹۶۳۔حسن بن علی علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے خدا کو دشنام دی اور جس نے خدا کو دشنام دی اس کو دوزخ کی آگ میں داخل کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے اس آگ میں رہے گا اور ہمیشہ کے لئے اس پر عذاب ہوگا۔

۱۸۳ ۔ من فارق علياً فقد فارقنی

۹۶۴ ۔ قوله صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ فارَقَ عَلِيّاً فَقَدْ فارَقَنِی وَمَنْ فارَقَنی

۱۔احقاق الحق ۴۲۸/۶، البحار ۷۷/۴۰.

۲۔ الاحتجاج ۴۲۰/۱.

يُعْرَفِ الْمُؤْمِنونَ بَعْدى.(۱)

۳۹ـ عن النبیّ صلی اللّه علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !إِنَّکَ لَنْ تَضِلَّ وَلَنْ تَزِلَّ، وَلَوْلاکَ لَمْ يُعْرَفْ حِزْبُ اللّهِ بَعْدى.(۲)

۴۰ـ وقوله صلی اللّه علیه و آله وسلم :حِزْبُ عَلِیٍّ حِزْبُ اللّهِ وَحِزْبُ أَعْدائِهِ حِزْبُ الشَّيْطانِ.(۳)

اگرتم نہ ہوتے تو مؤمنین کی پہچان نہ ہوتی

۳۷ـ حسین بن علی نے فرمایا: میرے والد علی علیہ السلام نے میرے لیے بیان فرمایا: کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! اگرتم نہ وہوتے تو میرے بعد اہل ایمان کی پہچان نہ ہوتی۔

۳۸ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! اگرتم نہ ہوتے تو میرے بعد مؤمنین پہچانے نہ جاتے۔

۳۹ـ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے انہوں نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور نہ ہی دچار لغزش ہو گے بلکہ ثابت قدم رہو گے اگرتم نہ ہوتے تو میرے بعد لشکر خدا کی پہچان نہ ہوتی۔

۱ـ المسترشد/ ۶۳۷.

۲ـ غاية المرام ۱/ ۹۲.

۳ـ احقاق الحق ۵/ ۴۳، الإثنا عشرية / ۶۱، امالی الصدوق/ ۸۱و البحار ۳۸/ ۹۵.

فَقَدْ فارَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۹۶۵ ـ بالإسناد عن علیّ علیه السلام قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم لی :یا علی !مَنْ فارَقَکَ فَقَدْفارَقَنی، وَمَنْ فارَقَنی فَقَدْ فارَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

جوعلی علیہ السلام سے جداہواوہ مجھ سے جداہوا

۹۶۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوعلی علیہ السلام سے جداہواوہ مجھ سے جداہوااور جومجھ سے جداہواوہ خداسے جداہوگیا۔

۹۶۵۔ علی علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا: یاعلی! جوتم سے جداہواوہ مجھ سے جداہوااور جومجھ سے جداہواوہ خداسے جداہوگیا۔

۱۹۸۴ ـ من ابغض علیّاً مات علی الجاهلیة

۹۶۶ ـ عن ابن عباسرضی الله عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم لعلیّ :مَنْ أَحَبَّکَ خَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِالْأَمْنِوَالْإیمانِ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ أَماتَهُ اللّٰهُ میتَةً جاهِلِیَّةً.(۳)

---

۱ ـ أمالی الصدوق / ۸۲، جامع الأخبار / ۱۵، البحار ۳۸/۳۰، الإثنا عشریة / ۶۱، ینابیع المودة/ ۵۶، جامع الأحادیث للسیوطی ۷/ ۲۸۹ باختلاف یسیر.

۲ ـ أمالی الصدوق / ۴۴۴، فضائل الخمسة ۲/ ۲۲۸، جامع الأحادیث للسیوطی ۷/ ۲۸۹، احقاق الحق ۶/ ۳۹۵باختلاف یسیر، المراجعات / ۱۷۴ والغارات ۱/ ۵۲۱ باختلاف فی موارد.

۳ ـ إحقاق الحق ۷/ ۱۳۹.

۹٦٧ ـ قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :مَنْ ماتَ وَهُوَ یُبْغِضُکَ یا عَلِیُّ ماتَ میتَةً جاهِلِیَّةً، لَمْ یُحاسِبُهُ اللّٰهُ بِما عَمِلَ فِی الْإِسْلامِ.(۱)

۹٦٨ ـ عن أنس بن مالک قال :نظر النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم إلی علیّ بن أبی طالب علیه السلام فقال :یاعَلِیُّ !مَنْ أَبْغَضَکَ أَماتَهُ اللّٰهُ میتَةً جاهِلِیَّةً وَحاسَبَهُ بِما عَمِلَ یَوْمَ الْقِیامَةِ.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی وہ جاہلیت کی موت مرے گا

۹٦٦ـ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جو تمہیں دوست رکھے گا خداوند اس کی زندگی کو ہمیشہ امن اور ایمان سے ختم کرے گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا خدا اس کو جاہلیت کی موت مارے گا۔

۹٦٧ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تم سے دشمنی کی حالت میں مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرا ہے اور جو کچھ اس نے اسلام کے دوران انجام دیا ہے خدا اس کے اعمال میں شامل نہیں کریگا۔

۹٦٨ـ انس بن مالک کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یا علی! جو تم سے دشمنی کرے خدا اس کو جاہلیت کی موت مارے گا اور قیامت کے دن یہ اس کے اعمال میں شامل کیا جائے گا۔

۱ـ احقاق الحق۷ / ۱۴۱، البحار ۹ / ۲٦۵ / ۲ باختلاف فی موارد.

۲ـ أمالی المفید / ۷۵.

۱۸۵ ۔ من ابغض علیّاً مات علی غیر الاسلام

۹۶۹ ۔ حدّثنا بَهز بن حکیم عن أبیه عن جده قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یقول لعلیّ :یاعَلیُّ !لا یُبالِی مَنْ ماتَ وَهُوَ یُبْغِضُکَ ماتَ یَهُودِیّاً أَوْ نَصْرانِیّاً.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن مسلمان نہیں مرے گا

۹۶۹۔ بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اور اس نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہارا دشمن ہو اور مر جائے اسے یہ خوف نہیں کہ یہودی مرے یا نصرانی، مراد یہ ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا۔

۱۸۶ ۔ من ابغض علیّاً ندم یوم الفصل

۹۷۰ ۔ قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم :مَنْ أَحبَّ عَلِیّاً کانَ طاهِرَ الْأَصْلِ وَمَنْ أَبْغَضَهُ نَدِمَ یَوْمَ الْفَصْلِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن قیامت کے دن پریشان ہوگا

۹۷۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کی اصلیت پاک ہے

---

۱ ۔ مناقب علی بن أبیطالب / ۵۱ ، کشف الیقین / ۲۹۴ ، ارشاد القلوب / ۲۳۶ باختلاف یسیر.

۲ ۔ جامع الأخبار / ۱۷ ، الإثنا عشریة / ۶۲.

اور جو انہیں دشمن رکھے گا قیامت کے دن پریشان ہوگا۔

۱۸۷۔ من ابغض علیاً خُلّد فی جهنم

۹۷۱ عن ابن بصیر قال :سمعت أبا جعفرعلیه السلام یقول :عَدُوُّ عَلِیّ علیه السلام هُمُ الْمُخَلَّدُونَ فی النَّارِ قَالَ اللّهُ :وَما هُمْ بِخارِجینَ مِنْها.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہے

۹۷۱۔ ابوبصیر کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام کے دشمن ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے. ارشاد باری تعالی ہوا" وہ آگ سے خارج نہیں ہوں گے"۔

۱۸۸۔ قاتل اللّه من قاتل علیاً

۹۷۲۔ بالإسناد، عن أبی الحسن علیّ بن موسَى الرِّضا عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ مِنّی وَأَنا مِنْ عَلِیٍّ، قاتَلَ اللّهُ مَنْ قاتَلَ عَلِیّاً لَعَنَ اللّهُ مَنْ خالَفَ عَلِیّاً،عَلِیٌّ إمامُ الْخَلیقَةِ بَعْدِی، مَنْ تَقَدَّمَ عَلی عَلِیّ فَقَدْ تَقَدَّمَ عَلَیَّ، وَمَنْ فارَقَهُ فَقَدْ فارَقَنِی وَمَنْ آثَرَعَلَیْهِ فَقَدْ آثَرَعَلَیَّ، أَناسِلْمٌ لِمَنْ سالَمَهُ وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَهُ وَوَلِیّ لِمَنْ والاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْعاداهُ.(۲)

۱۔ تفسیر العیاشی ۱/۱۷/۳، تفسیر نورالثقلین ۱/۲۲۷.

۲۔ أمالی الصدوق / ۵۲۵، البحار ۳۸/۱۰۹.

۹۷۳۔ (فی حدیث) قال النبیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :یا عَلِیُّ !قاتَلَ اللّٰہُ مَنْ قاتَلَکَ وَعادی مَنْ عاداکَ(۱)

خدا قتل کرے اس کو جو علی علیہ السلام سے جنگ کرے

۹۷۲۔امام رضا علیہ السلام سے ان کے والد سے اور انکے اجداد علیہم السلام سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں خدا قتل کرے اس کو جو علی علیہ السلام سے جنگ کرے اور خدا لعنت کرے اس پر جو علی علیہ السلام کی مخالفت کرے اور علیؑ میرے بعد لوگوں کے پیشوا ہیں ،جس نے علی علیہ السلام سے سبقت لی حقیقت میں اس نے مجھ سے سبقت لی ،اور جو ان سے جدا ہوا حقیقت میں وہ مجھ سے جدا ہوا،اور جس نے دوسروں کو ان پر مقدم کیا اس نے ان کو مجھ پر مقدم کیا، میں اس سے صلح کروں گا جو علیؑ سے صلح کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا جو علیؑ سے جنگ کے لئے نکلے گا۔اور میں اس کا دوست ہوں جو انہیں دوست رکھتا ہے اور میں اسکا دشمن ہوں جو ان سے دشمنی کرتا ہے۔

۹۷۳۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علی! خدا قتل کرے اسے جو تم سے جنگ کرے اور خدا اس کا دشمن ہے جو تم سے دشمنی کرتا ہے۔

۱۔ المسترشد/ ۶۰۵، الیقین / ۲۴۷ باختلاف یسیر.

۱۸۹۔ من آذی علیاً فقد آذانی

۹۷۴۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حدیث :مَنْ آذی عَلِیّاً فَقَدْ آذانی، وَمَنْ آذانی فَقَدْآذی اللّٰہَ.(۱)

۹۷۵۔ بالإسناد، قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :مَنْ آذی عَلِیّاً فَقَدْ آذانی قالها ثلاثاً.(۲)

۹۷۶۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :مَنْ أَحَبَّ عَلِیّاً فَقَدْ أَحبَّنِی وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیّاً فَقَدْ أَبْغَضَنِی وَمَنْ آذی عَلِیّاً فَقَدْ آذانِی وَمَنْ آذانی فَقَدْ آذی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

جس نے علی علیہ السلام کو ستایا اس نے مجھے ستایا

۹۷۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو ستایا اس نے مجھے ستایا،اور جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا۔

۹۷۵۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛جس نے علی علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ''اس کلمات کا تین مرتبہ تکرار فرمایا''۔

۹۷۶۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست

۱۔احقاق الحق ۶/ ۳۸۹، مسند احمد ۴/ ۵۳۴، الطرائف / ۷۵ بزیادة.

۲۔احقاق الحق ۶/ ۳۸۸، ینابیع المودة / ۳

۳۔ ذخائر العقبی / ۶۵.

رکھا اور جس نے انہیں دشمن رکھا اور اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے علیؑ کو دکھ پہنچایا اس نے مجھے دکھ پہنچایا اور جس نے مجھے دکھ پہنچایا اس نے خدا کو دکھ پہنچایا۔

۱۹۰۔من ابغض علیّاً فقد ابغضنی

۹۷۷۔عن عبداللّٰہ بن مسعود قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

مَنْ أَحَبَّنی فَلْیُحِبَّ عَلِیّاً، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیّاً فَقَدْ أَبْغَضَنی، وَمَنْ أَبْغَضَنی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَ اللّٰہَ أَدْخَلَہُ النّارَ.(۱)

۹۷۸۔عن سلمان قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لعلیّ:یا عَلِیُّ!

مُحِبُّکَ مُحِبّی، وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضی.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے

۹۷۷۔عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے،اور جو خدا سے دشمنی کرے خدا اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔

۹۷۸۔سلمان کہتے ہیں :رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا:یا علیؑ ! تمہارا دوست میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے۔

۱۔احقاق الحق ۶/ ۴۰۱.

۲۔مناقب علی بن ابیطالب / ۱۹۶ ، احقاق الحق ۶/ ۴۰۴.

۱۹۱۔ من حارب علیّاً فقد حاربنی

۹۷۹۔ عن النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !کَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یُحِبُّنی وَیُبْغِضُکَ.یا عَلِیُّ !مَنْ حارَبَکَ فَقَدْ حارَبَنی وَمَنْ حارَبَنی فَقَدْ حارَبَ اللّهَ.یا عَلِیُّ !مَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنی وَمَنْ أَبْغَضَنی فَقَدْ أَبْغَضَ اللّهَ وَأَتْعَسَ اللّهُ جَدَّهُ وَأَدْخَلَهُ نارَ جَهَنَّمَ.(۱)

۹۸۰۔ وقال (النبیّ) صلی الله علیه و آله وسلم :حَرْبُکَ یا عَلِیُّ !حَرْبی وَسِلْمُکَ سِلْمی.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی ہے

۹۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تم سے دشمنی کرتا ہے، یا علی علیہ السلام! جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی اس نے خدا سے جنگ کی ہے۔

یا علی علیہ السلام! جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے، خدا اس کو ہلاک کرے گا اور دوزخ میں ڈالے گا۔

۹۸۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم سے جنگ مجھ سے جنگ ہے اور تم سے صلح مجھ سے صلح ہے۔

۱۔ غایة المرام ۱/ ۹۴.

۲۔ عوالی اللئالی ۴/ ۸۷، احقاق الحق ۶/ ۴۴۱ باختلاف یسیر.

۱۹۲ ـ من خذل علیاً فهو مخذول

۹۸۱ ـ عن زید بن صوحان، عن حذیفة بن الیمان قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول :عَلِیٌّ أَمیرُ الْبَرَرَةِ، وَقاتِلُ الفَجَرَةِ، مَنصورٌ مَنْ نَصرَهُ، مَخْذولٌ مَنْ خَذَلَهُ، أَلا وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَهُ(و -خ ل) يَتْبَعُهُ، أَلا فَمِیلُوا مَعَهُ.(۱)

۹۸۲ ـ عن القاسم بن عبدالغفّار عنه سَمِعْتُ النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم: یقولُ اَللّٰهُمَّ انصُرْ مَنْ نَصَرَعَلِیاً، اَللّٰهُمَّ أَكْرِمْ مَنْ أَكْرَمَ عَلِیاً، أَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ عَلِیّاً.(۲)

جس نے حضرت علی علیہ السلام کی مدد نہ کی وہ ذلیل ہوگا

۹۸۱ ـ زید بن صوحان نے حذیفہ بن یمانی سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنخضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام نیک لوگوں کے حاکم اور برے لوگوں کے قاتل ہیں، جوان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جو ان کی مدد سے ہاتھ اٹھائے گا وہ ذلیل ہوگا، جان لیں کہ حق ان کے پیچھے اور ان کے ساتھ ہے بس ہمیشہ انکے ساتھ رہیں۔

۹۸۲ ـ قاسم بن عبدالغفار سے نقل ہوا ہے کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنخضرت نے فرمایا: اے اللہ جو علی کی مدد کرتا ہے اس کی مدد کر، اے اللہ جو علی علیہ السلام کا احترام کرتا ہے اس کا احترام کر، اے اللہ جو علی علیہ السلام کی مدد سے ہاتھ اٹھائے اس کو ذلیل اور خوار کر۔

۱ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۱۰، کشف الغمة ۱/ ۱۴۸ باختلاف فی سنده، احقاق الحق ۴/ ۲۳۷، عقبات الانوار ۱/ ۱۰۴ باختلاف فی موارد.

۲ـ احقاق الحق ۷/ ۸۰.

پانچواں حصہ

حضرت علیؑ کی مظلومیت وصیت اور شہادت

۴۰۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کا لشکر خدا کا لشکر ہے اور ان کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔



الفصل الاوّل:

فی مظلومیته

۱۹۳ ـ علی علیه السلام هو المظلوم بعد النّبی صلی الله علیه و آله وسلم

۱۸۳ ـ بالإسناد، قال: حدّثنی علیّ بن موسی الرّضا عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسول‌الله صلی الله علیه و آله وسلم: یا عَلِیُّ! أَنْتَ الْمَظْلومُ بَعْدی، فَوَیْلٌ لِمَنْ قاتَلَکَ وَطوبی لِمَنْ قاتَلَ مَعَکَ، یا عَلِیُّ! أَنْتَ الَّذی تَنْطِقُ بِکَلامی وَتَتَکَلَّمُ بِلِسانی بَعْدی فَوَیْلٌ لِمَنْ رَدَّ عَلَیْکَ وَطوبی لِمَنْ قَبِلَ کَلامَکَ، یا عَلِیُّ! أَنْتَ سَیِّدُ هذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدی وَأَنْتَ إِمامُها وَخَلیفَتی عَلَیْها وَمَنْ فارَقَکَ فارَقَنی یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَمَنْ کانَ مَعَکَ کانَ مَعی یَوْمَ الْقِیامَةِ....(۱)

۱۸۴ ـ قال النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ: یا عَلِیُّ! أَنْتَ الْمَظْلومُ بَعْدی، مَنْ ظَلَمَکَ فَقَدْ ظَلَمَنی، وَمَنْ أَنْصَفَکَ فَقَدْ أَنْصَفَنی، وَمَنْ جَحَدَکَ فَقَدْ جَحَدَنی، وَمَنْ والاکَ فَقَدْ والانی، وَمَنْ عاداکَ فَقَدْعاداني، وَمَنْ أَطاعَکَ فَقَدْ أَطاعَنی، وَمَنْ عَصاکَ فَقَدْ عَصانی.(۲)

۱۸۵ ـ قال النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم: مَنْ ظَلَمَ عَلِیّاً مَقْعَدی هذا بَعْدَ وَفاتی فَکَأَنَّما جَحَدَ نُبُوَّتی وَنُبُوَّةَ الْأَنْبِیاءِ (من خ ل) قَبْلی.(۳)

۱ـ بشارة المصطفی/۱۲۵، اثبات الهداة ۱/۴۸۳ باختلاف فی موارد.

۲ـ البحار ۲۷/۶۱.

۳ـ بهج الصباغة ۴/۵۴۲، اثبات الهداة ۲/۲۲۲، البحار ۲۷/۶۰.

۱۸۶۔ عن عليّ بن موسىٰ الرّضا عن آبائه عليهم السلام قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :يا عليُّ !أَنتَ مَظلُومٌ بَعدِي وَوَيلٌ لِمَنْ ظَلَمَكَ وَاعتَدى عَلَيكَ وَطُوبىٰ لِمَنْ تَبِعَكَ وَلَم يَجتَرِي عَلَيكَ....(۱)

پہلی فصل

حضرت علی علیہ السلام کا مظلوم ہونا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علی علیہ السلام کی مظلومیت

۹۸۳۔راوی کہتا ہے :علی بن موسی رضا علیہ السلام نے میرے لیے حدیث بیان فرمائے کہ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی !تم میرے بعد مظلوم ہو گے،افسوس ہے اس پر جو تمہارے ساتھ جنگ کرے،اور خوش نصیب ہے وہ جو تمہارے ساتھ مل کر جہاد کرے،یاعلی علیہ السلام ! تم وہی ہو جو میرے بعد میری زبان اور میرے کلام میں گفتگو کرو گے،افسوس ہے اس پر جو تمہارے کلام کوقبول نہ کرے،اور خوش نصیب ہے وہ جو تمہارے کلام کوقبول کرے،یاعلی !تم میرے بعد اس امت کے سردار اور پیشوا اور میرے جانشین ہو گے جو تم سے جدا ہوا وہ قیامت کے دن مجھ سے جدا ہو گا اور جو تمہارے ساتھ رہا قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا۔

۱۔ عیون اخبار الرضا ۱/ ۳۰۳، بشارۃ المصطفی / ۲۲۰، اثبات الهداة ۱/ ۲۶۵.

۹۸۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بعد مظلوم ہو گے جس نے تم پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے تمہارے ساتھ انصاف کیا اس نے مجھ سے انصاف کیا اور جس نے تمہارا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا، اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی، اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۹۸۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد میرے جانشین علی علیہ السلام پر ستم کیا گویا کہ اس نے میری نبوت اور مجھ سے پہلے والے پیغمبروں کی نبوت کا انکار کیا ہے۔

۹۸۶۔ علی بن موسی رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! میرے بعد تم پر ظلم، وستم ہو گا افسوس ہے اس پر جو تم پر ظلم کرے، اور تمہارے حق پر تجاوز کرے اور خوش نصیب ہے وہ جو تمہاری پیروی کرے، اور تم پر جرات پیدا نہ کرے۔

۱۹۴۔ علی علیه السلام یبثّ همومه

۹۸۷۔ بالإسناد عن میثم قدس سره قال: أَصحَرَ بی مَولایَ أمیرُ المُؤمنینَ علیه السلام لَیلَةً مِنَ اللَّیالی قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكُوفَةِ وَانْتَهی إلی مَسْجِدِ جُعفِیّ، تَوَجَّه إلَی القِبلَةِ وَصَلّی أَرْبَعَ رَكَعاتٍ، فَلَمّاسَلَّمَ وَسَبَّحَ بَسَط كَفَّیهِ وقال: إلهی كَیفَ أَدعوکَ وَقَدْ عَصَیتُکَ الی آخر الدعاء، ثم قامو خرج، فاتّبعته حَتّی خَرَجَ إلَی الصَّحراءِ وَخَطَّ لی خطَّةً وَقالَ: إیّاکَ أَنْ تُجاوِزَ هذِهِ الْخطَّةَ، وَمَضی عَنّی وَكانَت لَیلَةً مُدلَهِمَّةً، فَقُلْتُ: یا نفسی! أَسلَمتُ مَولایَ وَلَهُ أعداء كثیرةٌ، أیُّ عُذرٍ یكونُ لک عِندَ اللّهِ وَعِندَ رَسولِه؟ وَاللّهِ لَأَقْفُوَنَّ أَثَرَهُ وَلَأَعلَمَنَّ خَبَرَهُ وَإنْ كُنتُ قَد خالَفتُ أَمرَهُ، وَجَعَلتُ أَتبَعُ أَثَرَهَ

فَوَجَدْتُهُ علیه السلام مُطَّلِعاً فِی الْبِئْرِ إلی نِصْفِه یُخاطِبُ البِئْرَ وَالبِئْرُ تُخاطِبُهُ، فَحَسَّ بی وَالْتَفَتَ علیه السلام وقال :مَنْ؟ قلت میثم، قال :یا مَیْثَمُ !أَلَمْ آمُرْکَ أَنْ لا تَجاوَزَ (لا تَتَجاوَزَ خ ل) الخَطَّةَ؟ قلت :یا مولای خشیت علیک من الأعداء فلم یصبر لذلک قلبی ،فقال:أَسَمِعْتَ مِمّا قُلْتُ شَیْئاً؟ قلت:لا یا مولای فقال :یا مَیْثَمُ!

وَفی الصَّدْرِ لُباناتٌ(۱) إذا ضاقَ لَها صَدْری
نَکَتُّ الأَرْضَ بِالکَفِّ وَأَبْدَیْتُ لَها سِرّی
فَمَهْمَا تُنْبِتُ الأَرْضُ فَذاکَ النَّبْتُ مِنْ بَذْری(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا کنویں سے باتیں کرنا

۹۸۷۔میثم سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا ایک رات میرے مولا امیرالمومنین علیہ السلام کوفہ سے خارج اور مسجد جعفی پہنچا اور وہاں پر قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر چار رکعت نماز ادا کی سلام اور تسبیح کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کی :اے خدا کس طرح تجھے پکاروں جب کہ میں نے تیری نافرمانی کی ہے دعا مکمل کرنے کے بعد مسجد سے باہر آئے میں بھی حضرت کے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ حضرت صحرا میں پہنچے،بس حضرت نے میرے اردگرد ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: ہرگز اس دائرہ سے خارج نہ ہونا،اس کے بعد خود روانہ ہوئے وہ رات بہت تاریک تھی میں نے اپنے آپ سے کہا:میں نے اتنے سارے دشمن رکھنے کے باوجود اکیلا چھوڑ دیا۔آیا میں خدا و پیغمبر کے نزدیک معذور ہوں؟ خدا کی قسم ان کے پیچھے جاوں گا اور ان کی حالت معلوم کروں گا اگرچہ ان کے حکم کی

۱۔ جمع اللبانة، الحاجة من غیر فاقة بل همّة.

۲۔ البحار ۴۰/۱۹۹، الفصول المائة ۵/۴۰۹.

مخالفت کیوں نہ کی ہو، بس ان کے پیچھے روانہ ہوا میں نے دیکھا کہ حضرت نے اپنے سر مبارک کو کنویں میں داخل کیا ہوا تھا اور کنویں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اور کنواں بھی حضرت سے باتیں کر رہا تھا، حضرت متوجہ ہو گئے کہ میں بھی ان کے پیچھے آیا ہوں، میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی میثم ہوں، مگر میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اس دایرہ سے عبور نہ کرنا؟ عرض کی اے میرے مولا آپ کے دشمنوں کے خوف کی وجہ سے میرے دل کو آرام نہیں تھا۔ فرمایا: آیا جو کچھ میں کہہ رہا تھا کوئی چیز تم نے سنی؟ عرض کی: نہیں اے میرے مولا. فرمایا: اے میثم، میں اپنے سینے میں کچھ ضروریات محسوس کر رہا ہوں، زمین پر ایک گڑھا کھودوں گا اور اپنے راز اس سے بیان کروں گا اور زمین میں جو پودا اگے گا اس بیج سے ہے جو میں نے اس میں بویا ہے۔



الفصل الثّانی:

فی وصیّة علی علیه السلام

۱۹۵ ـ من وصایا علی علیه السلام

۹۸۸ ـ ومن وصیّة له علیه السلام:

للحسن والحسین علیهما السلام لمّا ضربه ابن ملجم لعنه اللّه :أُوصیکُما بِتَقْوَی اللّهِ، وَأَنْ لاتَبْغِیا الدُّنیا وَإنْ بَغَتْکُما، وَلا تَأْسَفا علی شَیْءٍ مِنْها زُوِیَ عَنْکُما، وَقُولا بِالْحَقِّ، وَاعْمَلا لِلأَجْرِ، وَکُونا لِلظّالِمِ خَصْماً، وَلِلْمَظْلومِ عَوْناً.

أُوصِیکُما وَجَمیعَ وُلْدی وَأَهْلی وَمَنْ بَلَغَهُ کِتابی بِتَقْوَی اللّهِ، وَنَظْمِ أَمْرِکُمْ، وَصَلاحِ ذاتِ بَیْنِکُمْ، فَإِنّی سَمِعْتُ جَدَّکُماصلی الله علیه وآله وسلم یَقولُ :صَلاحُ ذاتِ الْبَیْنِ أَفْضَلُ مِنْ عامَّةِ الصَّلاةِ وَالصِّیامِ، اللّهَ اللّهَ فی الْأَیْتامِ، فَلا تَغُبُّوا أَفْواهَهُمْ، وَلا یَضیعوا بِحَضْرَتِکُمْ، وَاللّهَ اللّهَ فیجیرانِکُمْ، فَإِنَّهُمْ وَصِیَّةُ نَبِیِّکُمْ، ما زالَ یُوصی بِهِمْ حَتّی ظَنَنّا أَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُمْ، واللّهَ اللّهَ فی الْقُرْآنِ لا یَسْبِقُکُمْ بِالْعَمَلِ بِهِ غَیْرُکُم.

واللّهَ اللّهَ فی الصَّلاةِ فَإِنَّها عَمودُ دینِکُمْ.

واللّهَ اللّهَ فی بَیْتِ رَبِّکُمْ، لا تُخَلّوه ما بَقیتُمْ، فَإِنَّهُ إِنْ تُرِکَ لَمْ تُناظَروا.

واللّهَ اللّهَ فی الْجِهادِ بِأَمْوالِکُمْ وَأَنْفُسِکُمْ وَأَلْسِنَتِکُمْ فی سَبیلِ اللّهِ وَعَلَیْکُمْ بِالتَّواصُلِ وَالتَّباذُلِ، وَإِیّاکُمْ وَالتَّدابُرَ وَالتَّقاطُعَ، وَلا تَتْرُکُوا الْأَمْرَ بِالْمَعْروفِ وَالنَّهْیَ عَنِ الْمُنْکَرِفَیُوَلّی عَلَیْکُمْ شِرارُکُمْ، ثُمَّ تَدْعونَ فَلا یُسْتَجابُ لَکُمْ، ثُمَّ قال:یا بَنی عَبْدِ

المُطَّلِب !لاأُلفِيَنَّكُم تخوضونَ دِماءَ المُسلِمينَ خَوضاً، تقولونَ :قُتِلَ أَميرُ المُؤمِنينَ .
أَلا لا يُقتَلَنَّ بي إِلّا قاتِلي.

أُنظُروا إذا أَنا مِتُّ مِن ضَربَتِهِ هذِهِ فاضرِبوهُ ضَربَةً بِضَربَةٍ وَلا يُمَثَّلُ بِالرَّجُلِ (لاتُمَثِّلوا خ ل الصالح)فَإِنّي سَمِعتُ رَسولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقولُ :إِيّاكُم وَالمُثلَةَ وَلَو بِالكَلبِ العَقورِ.(۱)

دوسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

علی علیہ السلام کی وصایا میں سے ایک وصیت

۹۸۸۔جس وقت ابن ملجم (لعنۃ اللہ علیہ) نے آپ کے سر پرتلوار سے ضرب لگائی تو حضرت نے امام حسن علیہ السلام اورامام حسین علیہ السلام سے یہ وصیت کی: میں تمہیں تقوی خدا کی وصیت کرتا ہوں اور جو کچھ دنیاتم پرصدمہ وارد کرے توجہ نہ کرنا، اور جو کچھ تمہارے ہاتھ سے نکل گیا ہے غمگین نہ ہوں، حق بیان کریں اوراجر کے لئے کام کریں، ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار رہیں ، میں تم دونوں اورتمام بیٹوں اوراپنے خاندان کواور جس کے ہاتھ میں میراوصیت نامہ پہنچے وصیت

۱۔نہج البلاغۃ فیض/۹۶۸، الصالح/۴۲۱، روضۃ الواعظین/ ۱۳۶ ،تحف العقول / ۱۳۵ باختلاف فی موارد.

کرتا ہوں کہ تقویٰ الٰہی اختیار کریں اور اپنے کاموں کو منظم اور اختلافات کو ختم کریں، کیوں کہ میں نے تمہارے جد بزرگوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان صلح کر لینا ایک سال نماز اور روزے سے بہتر ہے، خدا کے لیے، خدا کے لیے، یتیموں کی فکر میں رہیں روٹی کے لقمہ کے لیے انہیں منہ کھولنے سے روکیں (یعنی یتیموں کو کھانا کھلائیں اور ان سے لاپرواہی نہ کریں۔ خدا کے لیے، خدا کے لیے اپنے ہمسائیوں کی فکر میں رہیں اس لیے کہ یہ تمہارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیوں کے بارے میں وصیت ہے ان کے بارے میں اس قدر سفارش کی کہ ہم نے گمان کیا کہ انہیں اپنا وارث بنانا چاہتے ہیں۔

خدا کے لیے، خدا کے لیے قرآن پر توجہ کریں اور ہوشیار رہیں کہ دوسرے لوگ قرآن پر عمل کرنے میں تم سے سبقت نہ لیں۔

خدا کے لیے، خدا کے لیے نماز کے امور میں توجہ کریں کیونکہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے خدا کے لیے خدا کے لیے اپنے خانہ خدا کے بارے میں بھی توجہ کریں، جتنی بھی قدرت رکھتے ہو اس کو خالی نہ چھوڑو، اس لیے کہ اگر اس سے چشم پوشی کی تو تمہیں فرصت نہیں دی جائے گی۔

خدا کے لیے، خدا اپنے مال اور جان اور زبان سے خدا کے راہ میں جہاد کے بارے میں توجہ کریں اور روابط کی محافظت کرنا لازم ہے اور ایک دوسرے کی نسبت جود و سخاوت رکھیں اور ایک دوسرے سے لاپرواہی اور رابطہ توڑنے سے پرہیز کریں امر بہ معروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہ کریں کیونکہ ظالم تم پر مسلط ہو جائیں گے۔ بس اس وقت دعا کرتے ہو خدا تمہاری قبول نہیں کرتا ہے اس کے بعد امام نے عبد المطلب کے بیٹوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہوشیار رہیں، قتل کرنے اور خون بہانے میں ہاتھ نہ ڈالیں! نہ کہیں امیر المؤمنین قتل ہو گئے! اس پر بھی توجہ رکھیں کہ میرے

قتل کے بدلے میں فقط میرے قاتل کو قتل ہونا چاہیے۔ توجہ کریں جس وقت میں اس کی ضربت کی وجہ سے اس دنیا سے چلا گیا، اس کی ضربت کے بدلے میں فقط اس کو ایک ضرب ماریں اور اس کو مثلہ نہ کریں، اس لیے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: مثلہ کرنے سے پرہیز کریں اگر چہ پاگل کتا کیوں نہ ہو۔

۱۹۶۔ علی علیه السلام یوصی بالرفق بقاتله

۹۸۹۔ بالإسناد، أن علیاً (علیه السلام) قال فی ابن ملجم بعد ما ضربه: أَطْعِمُوهُ وَاسْقُوهُ وَأَحْسنوا أسارَهُ، فَإِنْ عِشْتُ فَأَنا وَلِیُّ دَمی، أَعْفو إِنْ شِئْتُ وَإِنْ شِئْتُ اسْتَقَدْتُ، وَإِنْ مِتُّ فَقَتَلْتُمُوهُ فَلاتُمَثِّلوا.(۱)

۹۹۰۔ قال علیّ علیه السلام للحسن :یا حَسَنُ !أَبْصِروا ضارِبی، أَطْعِموهُ مِنْ طَعامی، وَاسْقُوهُ مِنْ شَرابی فَإِنْ أَنا عِشْتُ فَأَنَا أَوْلی بِحَقّی وَإِنْ مِتُّ فاضْرِبوهُ ضَرْبَةً، وَلا تُمَثِّلوا بِهِ، فَإِنّی سَمِعْتُ رَسولَ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم یَقولُ:إِیّاکُمْ وَالْمُثْلَةَ وَلَوْ بِالْکَلْبِ الْعَقورِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا اپنے قاتل کی تواضع کرنا

۹۸۹۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ابن ملجم کی ضربت لگنے کے بعد اس کے بارے میں اس طرح وصیت فرمائی: اس کو کھانا اور پانی دیں اور اس کی قید کو آسان کریں، اگر

۱۔ احقاق الحق ۸/ ۵۶۹۔

۲۔ الفصول المائۃ ۵/ ۴۹۰ بنقل از الفصول المھمۃ / ۱۳۶

میں زندہ رہا تو اپنے خون کا خود مالک ہوں اگر چاہوں تو اسے بخش دوں اور اگر چاہوں تو قصاص کرو۔ اور اگر اس دنیا سے چل بسا اور تم نے اسے قتل کیا تو اس کو مثلہ نہ کرنا۔

۹۹۰۔ علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے حسن علیہ السلام! میرے قاتل کی آنکھوں پر پٹی نہ باندھو، اور اس کو میرے کھانے سے کھانا دے دو، اور جو پانی مجھے دیتے ہو اس کو بھی پلاؤ۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے حق کا فیصلہ خود کروں گا اور اگر میں چل بسا تو اسے ایک ضربت لگائیں اور اس کو مثلہ نہ کریں، اس لیے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: مثلہ کرنے سے پرہیز کریں اگر چہ کاٹنے والا کتا کیوں نہ ہو۔



الفصل الثانی:

فی علمه

۱۹ـ علم علی علیه السلام

۴۱ـ بالإسناد عن محمد بن مسلم قال: سَمِعتُ أبا جَعفَرٍ علیه السلام یَقولُ: نَزَلَ جِبریلُ عَلی مُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله وسلم بِرُمّانَتَینِ مِنَ الجَنَّةِ فَلَقِیَهُ عَلِیّ علیه السلام فَقالَ: ما هاتانِ الرُّمّانَتانِ اللَّتانِ فی یَدِکَ؟ فَقالَ: أمّا هذِهِ فَالنُّبُوَّةُ لَیسَ لَکَ فیها نَصیبٌ، وَأمّا هذِهِ فَالعِلمُ، ثُمَّ فَلَقَها رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم فَأعطاهُ نِصفَها وَأخَذَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم نِصفَها، ثُمَّ قالَ: أنتَ شَریکی وَأنا شَریکُکَ فیهِ، فَلَم یُعَلِّم وَاللّهِ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم حَرفاً مِمّا عَلَّمَهُ اللّهُ إلّا عَلَّمَهُ عَلیّاً علیه السلام، ثُمَّ انتَهَی العِلمُ إلَینا وَوَضَعَ یَدَهُ عَلی صَدرِهِ.(۱)

۴۲ـ بالإسناد، عن المفضل بن عمر قال: سَمِعتُ أبا عَبدِاللّهِ علیه السلام یَقولُ: کانَ أمیرُ المُؤمِنینَ علیه السلام یَقولُ: إنّی أُعطیتُ خِصالاً ما سَبَقَنی إلَیها أحَدٌ: عَلِمتُ المَنایا وَالبَلایا وَالأنسابَ وَفَصلَ الخِطابِ.(۲)

۴۳ـ بالإسناد عن أبی عَبدِاللّهِ علیه السلام قالَ: کانَ عَلِیّ علیه السلام یَعلَمُ کُلَّ ما یَعلَمُ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم، وَلَم یُعَلِّمِ اللّهُ رَسولَهُ شَیئاً إلّا وَقَد عَلَّمَهُ رَسولُ اللّهِ أمیرَ المُؤمِنینَ علیه السلام.(۳)

۱ـ الاختصاص /۲۷۲، الکافی ۲۶۵/۱ والبحار ۲۰۹/۴۰ باختلاف فی موارد.

۲ـ البحار ۱۴۷/۲۶.   ۳ـ البحار ۲۰۹/۴۰.

الفصل الثالث:

فی شهادته

۱۹۷ ـ بشارة علی علیه السلام بالشهادة

۹۹۱ ـ قال رسول اللّـه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ! أَبْشِرْ بِالشَّهادَةِ فَإِنَّکَ مَظْلومٌ بَعْدی وَمَقْتولٌ فَقال عَلیّ:یا رسولَ اللّهِ وذلِکَ فِی سَلامَةٍ مِنْ دِینی؟ قال:فی سَلامةٍ مِنْ دینِکَ.(۱)

۱۹۲ ـ بالإسناد، عن عائشة قالت:رأیت النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم التزم علیّاً وقبّله وهو یقول:بِأَبی الوَحیدُ الشَّهیدُ.(۲)

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو شہادت کی بشارت دی

۹۹۱ ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمہیں شہادت مبارک ہو، میرے بعد تم پر ظلم

---

۱ ـ غایة المرام ۱/۹۲.

۲ ـ المناقب للخوارزمی / ۶۵، احقاق الحق ۱۵/۶۰۰ باختلاف یسیر.

ہوگا اور تمہیں قتل کیا جائے گا علی علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آیا اس وقت میرا دین سالم ہے؟ فرمایا: ہاں تمہارا دین سالم ہے۔

۹۹۲۔ عائشہ سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا علی علیہ السلام کو بغل میں لیا ہوا ہے بوسہ لے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: میرا باپ اس تنہا شہید پر قربان ہو جائے۔

۱۹۸ ۔ علی علیه السلام لا یهاب الموت

۹۹۳ ــ فی حدیث، عن علیّ علیه السلام :وَاللّٰهِ لَابْنُ أَبی طالِبٍ (لعلی خ ل) آنَسُ بِالْمَوْتِ مِنَ الطِّفْلِ بِثَدْیِ اُمِّهِ.(۱)

۹۹۴ ــ عن ابن نباتة قال :قلت لأمیر المؤمنین علیه السلام :ما منعک من الخضاب وقد اختضب رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم؟ قال :أَنْتَظِرُ أَشْقاها أَنْ یَخْضِبَ لِحْیَتی مِنْ دَمِ رَأْسی، بِعَهْدٍ مَعْهودٍ أَخْبَرَنیهِ حَبیبی رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم.(۲)

حضرت علی علیہ السلام موت سے نہیں ڈرتے

۹۹۳۔ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: خدا کی قسم ابوطالب کا فرزند اس بچے سے زیادہ موت سے انس رکھتا ہے جو بچہ اپنی ماں کے پستانوں سے انس رکھتا ہے۔

---

۱ ۔ نهج البلاغة فیض / ۴۸ ، صبحی الصالح / ۵۲، احقاق الحق ۸ ۲۱۸ .

۲ ۔ البحار ۴۱/ ۱۴۶ .

۹۹۴۔ابن نباتہ کہتے ہیں، میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے آپ خضاب کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں اس انتظار میں ہوں کہ اس امت کا بد بخت ترین انسان میرے سر کے خون سے میری محاسن کو خضاب کرے گا، یہ وہی وعدہ ہے جس کی مجھے میرے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے۔

۱۹۹۔فزت وربّ الكعبة

۹۹۵۔عن القندوزی (فی ينابيع المودة) قال: وَلَمّا ضُرِبَ رَأْسُهُ الشَّرِيفُ بِالسَّيْفِ قال: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.(۱)

۹۹۶۔وقوله للحسن (عليه السلام) لَمَّا ضَرَبَهُ ابْنُ مُلجَمٍ: فُزْتُ واللّهِ، وَما يَرى أبوكَ سوءً بَعْدَهذَا الْيَومِ.(۲)

رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا

۹۹۵۔قندوزی نے ینابیع المودۃ میں روایت نقل کی ہے کہ جس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کے سر پر تلوار کی ضربت لگی فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا“۔

۹۹۶۔جس وقت ابن ملجم نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو ضربت لگائی، حضرت نے اپنے فرزند حسن علیہ السلام سے فرمایا: خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔آج کے بعد اپنے والد سے کوئی بدی نہیں دیکھو گے۔

۱۔ الفصول المائة ۴۸۵/۵.

۲۔ المسترشد / ۳۶۷.

۲۰۰ ـ ثواب زیارة علی علیه السلام

۹۹۷ ـ عن الصّادق عن آبائه علیهم السلام عن النّبی صلی الله علیه و آله وسلم قال: مَنْ زارَ عَلِیّاً بَعْدَ وَفاتِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ. (۱)

۹۹۸ ـ وعن الصّادق علیه السلام: أَنَّ أَبْوابَ السَّماءِ لَتُفْتَحُ عِنْدَ دُعاءِ الزّائِرِ لِأَميرِ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام، فَلا تَكُنْ عَنِ الْخَیْرِ نَوّاماً. (۲)

۹۹۹ ـ بالإسناد، عن أبی شعیب الخراسانی قال: قلت لأبی الحسن الرّضا علیه السلام أیّما أفضل زیارة قبر أمیرالمؤمنین علیه السلام أو زیارة الحسین علیه السلام؟ قال: إِنَّ الْحُسَیْنَ قُتِلَ مَكْروباً فَحَقیقٌ عَلَى اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلّا یَأْتیَهُ مَكْروبٌ إِلّا فَرَّجَ اللّهُ كَرْبَهُ، وَفَضْلُ زِیارَةِ قَبْرِ أَمیرِ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام عَلى زِیارَةِ الْحُسَیْنِ كَفَضْلِ أَمیرِ الْمُؤْمِنینَ عَلَى الْحُسَیْنِ علیهما السلام.... (۳)

۱۰۰۰ ـ بالإسناد، عن الحسین بن إسماعیل الصّمیریّ عن أبی عبدالله علیه السلام قال: مَنْ زارَ أَمیرَ الْمُؤْمِنینَ علیه السلام ما شِیاً كَتَبَ اللّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَجَّةً وَعُمْرَةً، فَإِنْ رَجَعَ ماشِیاً كَتَبَ اللّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَجَّتَیْنِ و عُمْرَتَیْنِ. (۴)

---

۱ ـ الوسائل ۱۰/۲۹۶، جامع الأخبار/ ۷۴ باختلاف یسیر، تهذیب الاحکام ۶/۲۱ فی حدیث، مستدرک الوسائل ۱۰/۲۱۲.

۲ ـ الوسائل ۱۰/۲۹۶، جامع الأخبار/۷۴، خصائص الائمه/۴۰ زیادة، مستدرک الوسائل ۲۱۲/۱۲، تهذیب الاحکام ۶/۲۳ باختلاف فی موارد.

۳ ـ الوسائل ۱۰/۲۹۷.

۴ ـ الوسائل ۱۰/۲۹۶، تهذیب الاحکام ۶/۲۰، الوافی ۱۴/۱۴۰۴، الغارات ۱/۸۵۴

1باختلافیسیر

حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

۹۹۷۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کی زیارت کرے گا بہشت اس کے لیے ہوگی۔

۹۹۸۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: جس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کا زائر دعا کرتا ہے، آسمان کے دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں اس لیے اس فضیلت کو سمجھنے کے لیے خواب میں نہ رہو۔

۹۹۹۔ ابو شعیب خراسانی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے عرض کی: آیا امیر المؤمنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت بہتر ہے یا امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت؟ فرمایا: حسین علیہ السلام غم و اندوہ کی حالت میں شہید ہوئے اور خدائے بزرگ پر مناسب ہے کہ ہر غمگین جوان کی زیارت کے لیے جاتا ہے اس کے غم کو دور کرے امیر المؤمنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی فضیلت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت پر اس طرح ہے جیسے امیر المؤمنین علیہ السلام کی فضیلت امام حسین علیہ السلام پر ہے۔

۱۰۰۰۔ حسین بن اسماعیل صیمری نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: جس نے امیر المؤمنین علیہ السلام کی پیدل زیارت کی خداوند اس کے ہر قدم کے بدلے میں جو وہ اٹھائے گا ایک حج اور عمرہ کا ثواب اس کے لیے لکھے گا اور اگر پیدل واپس لوٹا، خداوند ہر قدم کے بدلے میں دو حج اور دو عمرہ کا ثواب اس کے لیے لکھے گا۔

۲۰۱۔ تاريخ ومحلّ استشهاده

م -وَقُبِضَ (صَلواتُ اللّهِ عَلَيْهِ) قَتيلاً بِـالكُوفَةِ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ لِتِسعِ لَيالٍ بَقينَ مِنْ شَهْرِرَمَضانَ سَنَةَ أَرْبعينَ مِنَ الهِجْرَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَلاثٌ وَسِتّونَ سَنَةً، (وَقَبْرُهُ بِالغَرى مِنْ نَجَفِ الكُوفَةِ وَقاتِلُهُ عَبْدُ الرَّحمنِ بْنِ مُلْجَم عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ والمَلائِكَةِ وَالنّاسِ أَجْمعينَ).(۱)

إعْلَمْ أَنَّ وَفاةَ أَميرِالمُؤْمِنينَ عليه السلام كانَتْ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ لَيْلَةَ إحْدى وَعِشْرينَ مِنْ شَهْرِرَمَضانَ سَنَةَ أَرْبَعينَ مِنَ الهِجْرَةِ قَتيلاً بِالسَّيْفِ قَتَلَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللّهُ لَيْلَةَ تِسعَ عَشْرَةَ فى مَسْجِدِ الكُوفَةِ، وَكانَتْ سَنَةُ يَوْمِ وَفاتِهِ ثَلاثاً وَسِتّينَ سَنَةً.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی جائے شہادت اور تاریخ

م۔ جامع الاخبار میں نقل ہوا ہے کہ حضرت جمعہ کی رات جب کہ ماہ رمضان کے ختم ہونے سے نو دن باقی تھے اور چالیس ہجری تھی کوفہ کے شہر میں شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے، شہادت کے وقت حضرت کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی ان کی قبر نجف اشرف میں ہے اور ان کا قاتل عبدالرحمٰن ابن ملجم تھا کہ خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس پر۔

ارشاد (شیخ مفیدؒ) اور دوسری تاریخی کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی

۱۔ جامع الأخبار/ ۷۴، تهذيب الاحكام ۶/ ۱۹.

۲۔ روضة الواعظين ۱/ ۱۳۲ والارشاد للمفيد/ ۱۲ باختلاف فى موارد.

شہادت شب جمعہ، ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کی رات کو واقع ہوئی ہے۔ ابن ملجم لعنۃ اللہ علیہ کی تلوار کے وار سے ۱۹ رمضان کی رات کو آپ علیہ السلام کی پیشانی مبارک زخمی ہوگئی اور اسی زخم کی وجہ سے شہید ہوگئے اور شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔

تمّ الكتاب بحمدالله تعالى ومنّه

ربـنّـا انّـنـا سمعنا منادياً ينادى للايمان أن آمنوا بربّكم فآمنّا ربنّا فاغفرلنا ذنوبنا وكفّرعنّا سيّئاتنا وتوفّنا مع الأبرار.

وصلّى الله على محمد و آله الاطهار

فهرست منابع و مآخذ

مآخذ و مدارک خاصّه

مآخذ و مدارک عامّه

شیعہ منابع

قرآن مجید

اثبات الھداۃ ج۱، ۲، ۳، محدث محمد بن الحسن الحرّ العاملی، مطبعۃ علمیّہ، قم.

الاثناعشریۃ فی المواعظ العددیّہ، سید محمّد حسینی عاملی از علمای قرن ۱۱ھ.

الاحتجاج، ابو منصور احمد بن علی طبری، مؤسسۃ النعمان، بیروت، لبنان.

اِحقاق الحقّ وملحقات الاحقاق، ج ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ و۲۱ قاضی نور اللہ حسینی مرعشی، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی نجفی.

الاختصاص، ابی عبد اللہ محمّد بن محمد البغدادی ملقب بہ شیخ مفید، انتشارات بصیرتی، قم.

الارشاد، محمّد بن محمّد بن البغدادی ملقب بہ شیخ مفید، انتشارات بصیرتی، قم.

ارشاد القلوب، ابی محمد الحسن بن محمد الدیلمی، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت، لبنان.

اسرار الشھادۃ، آخوند ملاّ آقا مشہور بہ فاضل دربندی، انتشارات اعلمی، تہران.

اَعلام الدّین، ابی محمّد الحسن بن ابیالحسن محمّد الدیلمی، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، قم.

اعلام الوری، امین الاسلام ابوعلی طبرسی، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان.

الامالی، محمد بن علی بن بابویہ قمّی مشہور بہ صدوق (رہ)، مؤسسہ اعلمی، بیروت، لبنان.

الامالی، شیخ طوسی، مکتبۃ الداوری، قم.

الامالی، شیخ مفید، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین.

انوار الھدایۃ، شیخ محدّث حسن بن علی یزدی، مطبعۃ النعمان، نجف.

بحار الأنوار، ج ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۳۵، ۳۶،

۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۶۰، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۷، ۹۲، ۱۰۴، علاّمہ محمّد باقر مجلسی، مؤسسۃ الوفاء، بیروت، لبنان.

بشارۃ المصطفی، ابو جعفر محمّد بن محمّد طبری چاپخانہ حیدریہ، نجف.

بصائر الدرجات، محمّد بن حسن صفار، متوفی سنہ ۲۹۰.

بلد الامین، علاّمہ شیخ ابراہیم کفعمی.

بہج الصّباغۃ فی شرح نہج البلاغۃ، ج ۱، ۴ و ۷، شیخ محمّد تقی تُستری، انتشارات بنیاد نہج البلاغۃ.

تحف العقول، اَبی محمّد الحسن بن علی بن شُعبۃ الحرّانی، کتابفروشی بصیری.

تذکرۃ الخواص، علاّمہ سبط ابن جوزی، مؤسسہ اہل البیت علیہم السلام، بیروت.

تفسیر روح الجِنان، ابو الفتوح رازی، کتابفروشی اسلامیہ تہران.

تفسیر عیاشی، ج ۱ و ۲، ابو نضر محمّد بن مسعود سمرقندی، کتابفروشی علمیہ اسلامیہ تہران.

تفسیر فرات، فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی، چاپخانہ حیدریہ نجف.

تفسیر مجمع البیان، ابو علی فضل بن حسن طبرسی، بیروت، لبنان.

تہذیب الاحکام، ج ۶، شیخ طوسی، دار التعاریف، بیروت، لبنان.

تفسیر نور الثقلین، ج ۱، ۲ و ۵، شیخ عبد علی بن جمعہ، چاپخانہ علمیہ، قم.

الثاقب فی المناقب، عماد الدین ابی جعفر محمّد بن علی طوسی، مؤسسہ انصاریان، قم.

ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، محمّد بن علی بن بابویہ قمی، چاپخانہ صدوق، تہران.

جامع احادیث الشیعۃ، ج ۷، ۱۳، و ۱۶، گرد آوری شدہ بہ دستور آیۃ اللہ العظمی بروجردی.

جامع الاحادیث، ابو محمّد جعفر بن احمد بن علی قمی، مؤسسہ طبع ونشر آستان قدس رضوی.

۴۴ ـ عن أبی جعفر علیه السلام : إِنَّ عَلیَّ بْنَ أَبی طالِبٍ علیه السلام کانَ هِبَةَ اللّـهِ لِمُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله وسلم، وَرِثَعِلْمَ الأَوْصِیاءِ وَعِلْمَ مَنْ کانَ قَبْلَهُ مِنَ الأَنْبِیاءِ وَالمُرْسَلینَ.(۱)

۴۵ ـ عن حفص بن قرط الجهنی عن جعفر بن محمد الصادق علیهما السلام قال :سمعته یقول :کانَ عَلِیّ علیه السلام صاحِبَ حَلالٍ وَحَرامٍ وَعِلْمٍ بِالقُرْآنِ، وَنَحْنُ عَلی مِنْهاجِهِ.(۲)

۴۶ ـ عن أبی الصّباح قال :قال أبو عبدالله علیه السلام :إِنَّ اللّهَ عَلَّمَ نَبِیَّهُ صلی الله علیه و آله وسلم التَّنْزیلَ وَالتَّأْویلَ، فَعَلَّمَهُ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیّاًعلیه السلام.(۳)

۴۷ ـ عن سلیمان الأعمش عن أبیه قال :قال علیّ علیه السلام :ما نَزَلَتْ آیَةٌ إِلَّا وَأَنا عَلِمْتُ فیمَنْ أُنْزِلَتْ وَأَیْنَ نَزَلَتْ وَعَلی مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبّی وَهَبَ لی قَلْباً عَقولاً وَلِساناً طَلْقاً.(۴)

۴۸ ـ وفی أخبار أبی رافع :إِنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و آله وسلم قالَ فی مَرَضِهِ الَّذی تُوُفِّیَ فیهِ لِعَلِیٍّ علیه السلام :یاعَلِیّ !هذا کِتابُ اللّهِ خُذْهُ إِلَیْکَ، فَجَمَعَهُ عَلِیٌّ فی ثَوْبٍ، فَمَضی إِلی مَنْزِلِهِ فَلَمّا قُبِضَ النَّبِیّ صلی الله علیه و آله وسلم :جَلَسَ عَلیّ علیه السلام فَأَلَّفَهُ کَما أَنْزَلَهُ اللّهُ وَکانَ بِهِ عالِماً.(۵)

---

۱ ـ الاختصاص ۲/۲۷۲، البحار ۱۴۶/۱۷.

۲ ـ تفسیر العیاشی ۱۵/۱.

۳ ـ تفسیر العیاشی ۱۷/۱.

۴ ـ همان.

۵ ـ مناقب آل أبی طالب ۴۱/۲.

جامع الاخبار، شیخ محمد بن محمد سبزواری، مؤسسہ آل البیت، قم.

الحِکَم الزاہرة، ج ۱ و ۲، علی رضا صابری یزدی، ج ۱، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرّسین، ج ۲، انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم.

حلیۃ الابرار، ج ۱و۲، علاّمہ سیّد ہاشم بحرانی، دار الکتب علمیہ، قم.

کتاب الخصال، محمّد بن علی بن بابویہ قمی مشہور بہ صدوق، دار التعارف للمطبوعات، بیروت، لبنان.

خصائص الائمۃ علیہم السلام، الشریف الرضی البغدادی، بنیاد پژوہشہای علمی آستان قدس رضوی.

روضۃ المتقین، ج ۴، ۵ و ۱۳، تألیف: علاّمہ محمد تقی مجلسی، بنیاد فرہنگی کوشانپوری.

روضۃ الواعظین، محمد بن فتال نیشابوری، انتشارات رضی، قم.

کتاب سُلَیم بن قیس، سلیم بن قیس، ہلالی عامری، دار الکتب الاسلامیہ.

سفینۃ البحار، ج ۱، ۳ و ۸، محدّث حاج شیخ عبّاس قمی، دار الاسوة للطباعۃ والنشر.

الطّرائف، رضی الدّین ابی القاسم علی بن موسی بن طاووس، مطبعۃ خیّام، قم.

عبقات الانوار، ج ۱ و ۲، میر سیّد حامد حسین موسوی ہندی، چاپ حبل المتین.

عُدّة الداعی، احمد بن فہد حلّی، انتشارات وجدانی، قم.

علل الشرائع، محمد بن علی بن بابویہ قمی، احیاء التراث العربی.

عوالی اللئالی، ج ۱ و ۴، شیخ محمد بن علی احسائی، چاپخانہ سید الشہداء، قم.

عیون أخبار الرضا علیہ السلام، محمد بن علی بن بابویہ قمی، دار العلم، قم.

الغارات، ابی اسحٰق ابراہیم بن محمد ثقفی الکوفی، انتشارات آثار ملّی.

غایۃ المرام، محدّث سیّد ہاشم حسینی بحرانی، چاپ جدید وقدیم.

غرر الحکم، عبدالواحد آمدی، ترجمہ محمّد علی انصاری.

الغدیر، ج ۱۱۱، عبدالحسین احمد امینی نجفی، دارالکتب العربی، بیروت، لبنان.

الفصول المہمّۃ، محمّد بن الحسن الحرّ العاملی، انتشارات بصیرتی، قم.

الفضائل، ابی الفضل سدید الدّین شاذان بن جبرئیل قمی، منشورات الرّضی، قم.

فضائل الخمسۃ من الصحاح الستۃ، ج ۱، ۲ و ۳، علاّمہ سیّد مرتضی حسینی فیروزآبادی، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت.

الکافی (اصول، فروع وروضہ)، ج ۸۱، ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی.

کشف الغمّۃ، علی بن عیسی اربلی، چاپخانہ علمیہ، قم.

کشف الیقین، الحسن بن یوسف بن المطہّر الحلّی، مؤسسۃ الطباعۃ والنشر التابعۃ لوزارۃ الثقافۃ والارشاد الاسلامی.

کمال الدّین وتمام النعمۃ، محمّد بن بابویہ قمی، دارالکتب الاسلامیۃ، تہران.

کنزالفوائد، ابی الفتح محمد بن علی کراجکی، انتشارات مصطفوی، قم.

مائۃ منقبۃ، ابی الحسن محمّد بن احمد بن القمی، المطبعۃ الصدر، قم.

المحاسن، ابوجعفر احمد بن محمّد برقی، دارالکتب الاسلامیۃ تہران.

المحجّۃ البیضاء، ج ۱، ۲، ۴، ۶ و ۸، ملا محمد محسن فیض کاشانی، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرّسین قم.

مجموعہ ورّام، ورّام بن ابی فراس اشتری، دار صعب، دار التعارف، بیروت، لبنان.

مراجعات، سید عبد الحسین شرف الدّین الموسوی، دار الصادق للمطبوعات، بیروت.

مسترشد، علاّمہ حافظ محمد بن طبری، مؤسسہ اسلامی کوشانپور.

مستدرک الوسائل، ج ۶، ۱۱، ۱۲، حاج میرزا حسین نوری، مؤسسہ آل البیت، بیروت.

مشکاۃ الانوار، ابو الفضل علی طبرسی، چاپخانہ حیدریہ، نجف.

مصابیح الانوار، ج ۱ و ۲، سید عبد اللہ شبر، انتشارات بصیرتی قم.

مصباح المتہجّدین، ابی جعفر محمد بن حسن طوسی.

معانی الاخبار، محمد بن علی بن بابویہ قمی، چاپخانہ حیدری.

مناقب آل ابیطالب، ج ۲ و ۳، ابی جعفر رشید الدین شہر اشوب، انتشارات علاّمہ، قم.

من لایحضرہ الفقیہ، ۱، ۲، ۳ و ۴ محمد بن علی بن بابویہ قمی، انتشارات اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرّسین قم.

نہج البلاغۃ، صبحی صالح و ترجمہ فیض الاسلام.

نہج السعادۃ فی مستدرک نہج البلاغۃ، ج ا و ۴، شیخ محمد باقر محمودی، مؤسسۃ المحمودی.

الوافی (چاپ جدید)، ج ۱۴، محدّث محمّد محسن فیض کاشانی.

وسائل الشیعۃ، ج ۲، ۳، ۱۰، ۱۱ـ ۱۳ و ۱۸ محدّث علاّمہ شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی، احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.

الیقین باختصاص مولانا علی علیہ السلام بامرۃ المؤمنین، سید رضی الدین علی بن طاوس حلّی، مؤسسۃ دار الکتب الجزایری، قم.

سنی منابع

الامام علی بن ابیطالب علیہ السلام من تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۱ و ۲، حافظ ابی القاسم علی بن الحسن الشافعی معروف بہ ابن عساکر، مؤسسۃ المحمودی، بیروت.

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۳، ابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبرّ، دار نہضۃ، مصر.

التاج الجامع للأصول فی أحادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ، ج ۳، شیخ منصور علی ناصف، انتشارات عیسی البابی حلبی، مصر.

تاریخ بغداد، ج ۱ و ۱۴، امام حافظ ابیبکر خطیب بغدادی، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

تیسیر المطالب، سید یحیی بن الحسین، متصدی طبع شیخ احمد شیرازی [۱۳۲۲].

جامع الأحادیث، ج ۷، ۱۰ و ۱۶، حافظ جلال الدین سیوطی، دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت.

جواہر المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام، شمس الدین ابی البرکات الشافعی، مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیۃ، قم.

حلیۃ الاولیاء، حافظ ابی نعیم اصفہانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت.

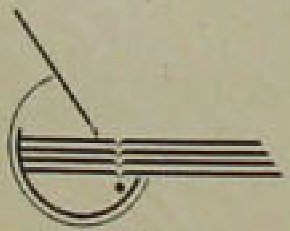
خصائص امیر المؤمنین علیہ السلام، امام، حافظ، ابیعبد الرحمان نسائی، مکتبۃ نینوا، تہران.

ذخائر العقبی، محبّ الدین احمد بن عبداللہ طبری، دار المعرفۃ، بیروت.

سنن ابن ماجہ، ج ۱، حافظ ابی عبداللہ محمّد بن یزید قزوینی، دار الفکر، بیروت. الشّہاب، قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ القضاعی، متصدی طبع شیخ احمد شیرازی (۱۳۲۲)

صحیح البخاری، ج ۳، امام حافظ ابی عبداللہ محمد بناسماعیل بخاری، المکتبۃ العصریۃ.
عارضۃ الاحوزی بشرح صحیح الترمذی، ج ۱۳، امام، حافظ ابن العربی المالکی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.
صحیح مسلم بشرح النووی، ج ۲ و۱۵، امام مسلم وامام نووی، داراحیاء التراث العربی، بیروت ،لبنان.
فرائدالسمطین ، ج ا و۲، ابراہیم بن محمد الجوینی الخراسانی، مؤسسۃ المحمودی للطباعۃ والنشر ، بیروت، لبنان.
کنز العمّال، ج ۱۱و۱۳، علاّمہ علاء الدین علی متّقی الہندی، موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان.
المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، امام حافظ ابی عبداللہ حاکم نیشابوری.
مسند احمد بن حنبل (۹ جلدی)، ج ا،۴ و ۵، امام احمد بن حنبل، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.
مناقب علی بن ابیطالب، ابن مغازلی، چاپخانہ اسلامیّہ، تہران.
المناقب، موفق بن احمد خوارزمی، انتشارات اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرّسین.
نورالابصار، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شَبلَنجِی، دارالفکر، بیروت.
ینابیع المودّۃ، سلیمان بن ابراہیم قندوزی، انتشارات بصیرتی قم.

علی علیہ السلام کون ہیں؟ ہم کیا جانیں علی علیہ السلام کون ہیں! علی علیہ السلام کی پہچان علی علیہ السلام کے خدا کو کرانی چاہیے؟ ہمیں چاہیے کہ علی علیہ السلام کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہچانیں اور جبرئیل علی علیہ السلام کا تعارف کرائیں، بالآخر علی علیہ السلام کا تعارف اور پہچان ان کی زوجہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو کرانا چاہیے، جس کا تعارف پروردگار عالم نے اپنی آسمانی کتابوں میں یعنی صُحف ابراہیم سے لے کر موسیٰ علیہ السلام کی توریت اور داوود علیہ السلام کی زبور میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں کرایا ہے آیا کوئی اور ان کے بارے میں میں کچھ بیان کرنے کے لیے زبان کھول سکتا ہے؟!



انصاریان پبلیکیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۱۸۷
قم۔ جمہوری اسلامی ایران
فون نمبر: ۷۷۴۱۷۴۴   فیکس نمبر: ۰۰۹۸۔۲۵۱۔۷۷۴۲۶۴۷
Email: ansarian@noornet.net
www.ansariyan.org&www.ansariyan.net

ISBN 964-438-912-3





۴۹ ـ عن قیس بن سمعان عن علقمة بن محمد الحضرمی عن أبی جعفر محمد بن علی علیهما السلام أنه قال)فی حدیث :)قالَ رَسولُ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم :)مَعاشِرَ النّاسِ !)ما مِنْ عِلمٍ إلّا وَقدْأحْصاهُ اللّهُ فِیَّ وَکُلُّ عِلمٍ عَلِمتُ فَقَدْ أَحْصَیتُهُ فی إمامِ الْمُتَّقینَ وَما مِنْ عِلمٍ إلّا عَلَّمتُهُ عَلِیاً،وَهُوَ الإمامُ الْمُبینُ.(۱)

۵۰ ـ عن أبی عبدالله علیه السلام قال :إنَّ اللّهَ تبارَکَ وَتعالی عَلَّمَ رَسُولَ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم القُرآنَ وَعَلَّمَهُ شَیْئاً سِوی ذلِکَ فَما عَلَّمَ اللّهُ فَقَدْ عَلَّمَ رَسُولُهُ عَلِیّاًعلیه السلام.(۲)

۵۱ـ عن أبی عبدالله علیه السلام قال:إنَّ اللّهَ عَلَّمَ رَسُولَهُ الْحَلالَ وَالْحَرامَ وَالتَّأْویلَ وَما یَحْتاجُ إلَیْهِ النّاسُ فَعَلَّمَ رَسُولُ اللّهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَلِیّاًعلیه السلام ذلِکَ کُلَّهُ.(۳)

۵۲ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ أعْلَمُ الأُمَّةِ بِما أنْزَلَ اللّهُ.(۴)

۵۳ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ أکْثَرُ أصْحابِ الرَّسولِ عِلْماً.(۵)

۵۴ ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه وآله وسلم :عَلِیٌّ أعْلَمُ النّاسِ عِلْماً.(۶)

---

۱ ـ الاحتجاج ۱/۷۴. ۲ ـ بصائر الدرجات /۲۹۰.

۳ـ بصائر الدرجات /۲۹۲، الاختصاص /۲۷۲ والبحار ۴۰/۲۰۸ باختلاف فی موارد.

۴ـ احقاق الحق 153/۳۹۹. ۵ ـ احقاق الحق ۱۵/۳۷۷.

۶ ـ احقاق الحق ۱۵/۳۹۷.

٥٥ ـ بالإسناد، عن أبى بصير، عن أبى جعفر عليه السلام قال :سُئِلَ عَلىّ عليه السلام عَنْ عِلمِ النَّبىّ صلى الله عليه و آله و سلم فقال :عِلْمُ النَّبىِّ عِلْمُ جميعِ النَّبيّينَ وَعِلْمُ ما كانَ وَعِلْمُ ما هُوَ كائنٌ إلى قِيامِ السّاعَةِ ثُمَّ قالَ :وَالَّذى نَفْسى بِيَدِهِ إِنّى لَأَعْلَمُ عِلْمَ النَّبىّ صلى الله عليه و آله و سلم وعِلْمَ ما كانَ وَما هُوَ كائِنٌ فيما بَيْنى وَبَيْنَ قِيامِ السّاعَةِ.(١)

٥٦ ـ عن سلمان عن النبى صلى الله عليه و آله و سلم أنه قال :أَعْلَمُ أُمَّتى بَعْدى عَلِىُّ بْنُ أَبى طالِبٍ عليه السلام.(٢)

٥٧ ـ عن عبداللّه بن ميمون عن جعفر عن أبيه عليهما السلام قال:فى كِتابِ عَلِىّ عليه السلام كُلُّ شَىْءٍ يُحتاجُ إِلَيْهِ حَتَّى الْخَدْشُ وَالْأَرْشُ وَالْهَرْشُ.(٣)

٥٨ ـ عن زرارة عن أبى عبداللّه عليه السلام قال :قالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام لِابْنِ عَبّاسٍ :إِنَّ اللّه عَلَّمَنا مَنْطِقَ الطَّيْرِ كما عَلَّمَهُ سُلَيْمانَ بْنَ داوُدَ وَمَنْطِقَ كُلِّ دابَّةٍ فى بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ.(٤)

---

١ ـ بصائر الدرجات/١٢٧.

٢ـ كشف الغمة ١/١١٣ والغدير ٣/٩٦ باختلاف يسير.

٣ـ البحار ٢٦/٥٠.

٤ـ بصائر الدرجات/٣٤٣.

دوسری فصل

دانش علی علیہ السلام

۴۱۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام باقر سے سنا انہوں نے فرمایا: جبرئیل حضرت محمدؐ کے لیے بہشت سے دو انار لائے علی علیہ السلام نے آنحضرت کو دیکھا اور پوچھا: یہ جو دو انار آپؐ کے ہاتھ میں ہیں کس قسم کے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک نبوت ہے جس کا آپ سے تعلق نہیں اور دوسرا دانش ہے اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انار دانش کے دو حصے کیے ایک حصہ علی علیہ السلام کو دے دیا اور دوسرا حصہ اپنے پاس رکھا اور فرمایا: آپ میرے ساتھ شریک ہیں اور میں آپ کے ساتھ شریک ہوں اسی سبب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند سے کوئی ایسا حرف یاد نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے اسے یاد کرایا تھا مگر یہ کہ وہی علم علی علیہ السلام کو پڑھایا اس کے بعد دانش کی انتہا ہم تک ہوئی (اسی دوران اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھا)۔

۴۲۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام ان سب چیزوں سے آگاہ تھے جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے۔ اور خداوند نے کوئی چیز ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد نہیں دی تھی مگر یہ کہ انہوں نے علی علیہ السلام کو یاد دلائی تھی۔

۴۳۔ مفضل بن عمر کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ایسی خصلتیں عطا کی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی اور کو نہیں دی گئیں میں

لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور تمام بلاؤں سے بھی واقف ہوں اور لوگوں کے نسب اور ان کے درمیان قضاوت سے بھی آگاہ ہوں۔

۴۴۔ امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام ایک ہدیہ تھے جسے خداوند نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا وہ علم اوصیا اور علم انبیاء اور مرسلین تھے جو انہیں ان سے پہلے ارث میں ملا تھا۔

۴۵۔ حفص بن قرط جہنی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام حلال اور حرام کے مالک تھے اور وہ علم قرآن سے آگاہ تھے ہم بھی اسی راستے پر ہیں۔

۴۶۔ ابو الصّباح سے نقل ہے اس نے کہا امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند نے تنزیل اور تاویل کی تعلیم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تعلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۴۷۔ سلیمان اعمش نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا:

کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں اسے جانتا ہوں کس لیے نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی میرے رب نے مجھے گہری فکر اور نطق زبان عطا کی ہے۔

۴۸۔ ابو رافع سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! یہ خدا کی کتاب ہے اسے لے لیں اور اپنے پاس رکھیں علی علیہ السلام نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی اس کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام نے گھر میں بیٹھ کر جس طرح وہ کتاب، خدا کی طرف سے نازل ہوئی ویسے ہی ترتیب دینا شروع کر دی اور اس سے آگاہ تھے۔

۴۹۔ قیس بن سمعان نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اور اس نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو کوئی بھی علم ایسا نہیں جسے خدا نے مجھے نہ دیا ہو اور میں اس علم سے واقف نہ ہوں اُسے پرہیزگار راہنماؤں کو دیا اور کوئی ایسا علم نہیں جسے میں نے علی علیہ السلام کو تعلیم نہ دیا ہو وہ وہی امام مبین ہیں۔

۵۰۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند نے قرآن کی تعلیم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اس کے علاوہ اور بھی چیزوں کی تعلیم دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بھی خداوند سے حاصل کیا اس کی تعلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۵۱۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: خداوند نے حلال اور حرام اور تاویل تمام وہ ضروریات جن کے لوگ نیاز مند ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی تعلیم دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کی تعلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۵۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام تمام امت کے افراد سے اور جو کچھ بھی خدا نے بھیجا ان سے دانا تر ہیں۔

۵۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب سے دانا تر ہیں۔

۵۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے داناترین ہیں۔

۵۵۔ ابوبصیر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا: پیغمبروں کا علم اور جو بھی علم واقع ہوا یا تا روز قیامت واقع ہوگا سب کا سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے۔ اس کے بعد فرمایا: مجھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میرے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اور جو بھی علم واقع ہوا ہے اور جو قیامت کے دن تک واقع ہوگا

موجود ہے۔

۵۶۔سلمان سے نقل ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت کے افراد میں سے داناترین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۵۷۔عبداللہ بن میمون نے امام صادق علیہ السلام سے انہوں نے والد گرامی سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: تمام وہ چیزیں جن کی لوگ احتیاج رکھتے ہیں حتی کہ خارش کا ہونا، جراحی، وحشی جانوروں اور درندوں کا کاٹنا سب کا سب کتاب علی علیہ السلام میں موجود ہے۔

۵۸۔زرارہ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی کہ امیر المؤمنین نے ابن عباس سے فرمایا: خداوند نے پرندوں کی کلام کو ہمیں یاد دیا جس طرح اس کو سلیمان بن داود علیہما السلام کو یاد دیا اور تمام حیوانات کی زبان کو چاہے خشکی پر ہوں یا دریا میں ان سب کی ہمیں تعلیم دی ہے۔

۲۰۔علی علیہ السلام کتاب اللّٰہ الناطق

۵۹۔عَنْ أَمیرِ المُؤْمِنینَ علیه السلام قالَ :هـذا كِتابُ اللّٰهِ الصّامِتُ، وَأَنا كِتابُ اللّٰهِ النّاطِقُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام خدا کی ناطق کتاب

۵۹۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ قرآن خدا کی صامت کتاب ہے اور میں کتاب ناطق ہوں۔

۱۔ الوسائل ۱۸/۲۰.

٢١ـ على عليه السلام عنده علم الكتاب

٦٠ـ عن الفضيل بن يسار عن أبى جعفرعليه السلام فى قوله :وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتابِ قالَ :نَزَلَتْ فى عَلِيّ عليه السلام، أَنَّهُ عالِمُ هذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ النَّبىِّ صَلَواتُ اللّه عَلَيْهِ وَ آلِهِ.(١)

٦١ـ بالاسناد، عن أبى جعفرعليه السلام فى قول اللّه عز وجل :قُلْ كَفى بِاللّهِ شهيداً بَيْنى وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتابِ، (رعد/٤٣) قالَ :صاحِبُ عِلْمِ الكِتابِ عَلِيّ عليه السلام.(٢)

٦٢ـ عن جابر قال :قال أبو جعفرعليه السلام فى هذه الآية :قُلْ كَفى بِاللّهِ شَهِيداً بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ قالَ :هُوَ عَلِيُّ بْنُ أبى طالِبٍ عليه السلام.(٣)

٦٣ـ عن أبى بصير عن أبى عبداللّه عليه السلام :قال سألته عن قول اللّه عز وجل :قُلْ كَفى بِاللّهِ شهيداً بَيْنى وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتابِ قُلْتُ :أَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبى طالِبٍ؟ قالَ :فَمَنْ عَسى أَنْ يَكونَ غَيْرَهُ؟(٤)

١ـ تفسير العياشى ٢/٢٢١.

٢ـ البحار ٣٥/٤٣٠.

٣ـ بصائر الدرجات /٢١٣.

٤ـ البحار ٣٥/٤٣١.

کتاب کا علم حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہے۔

٦٠۔ فضیل بن یسار سے نقل ہے امام باقر علیہ السلام نے کلام الٰہی ''ومن عندہ علم الکتاب'' کے بارے میں فرمایا: یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے عالم تھے۔

٦١۔ امام باقر علیہ السلام سے گفتار الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا (کہدو، خدا کی گواہی میرے اور آپ کے درمیان کافی ہے اور ایسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) فرمایا: علم کتاب کے مالک علی علیہ السلام ہیں۔

٦٢۔ جابر سے نقل ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں ''کہدو: خدا اور وہ جس کے پاس علم کتاب ہے ہمارے اور تمہارے درمیان شہادت کے لیے کافی ہے'' اس کا مطلب علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

٦٣۔ ابو بصیر نے کہا: امام صادق علیہ السلام سے کلام الٰہی کے بارے پوچھا گیا'' (کہودو، میرے اور تمہارے درمیان خدا کی گواہی کافی ہے اور ایسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) ہم نے پوچھا آیا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں؟ فرمایا: ان کے سوا کوئی اور ممکن ہے ہو؟!

٢٢۔ علی علیه السلام باب علم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

٦٤۔ قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: عَلِیٌّ بابُ عِلْمی.(١)

١۔ احقاق الحق ١٥/٥٢٦ والمراجعات / ١٥٣ (فی حدیث).

٦٥ ـ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :ما عَلِمتُ شَیْئاً إلّا عَلَّمْتُهُ عَلِیّاً فَهُوَ بابُ مَدینَةِ عِلْمی.(١)

٦٦ـ عن أبی ذر رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ بابُ عِلْمی وَمُبَیِّنٌ لِأُمَّتی....(٢)

٦٧ ـ عن ابی الصباح عن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :لَمّاصِرْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَبّی؛ کَلَّمَنی وَناجانی فَما عَلِمْتُ شَیْئاً إلّا عَلَّمْتُهُ عَلِیّاً، فَهُوَ بابُ عِلْمی.(٣)

٦٨ـ قالَ رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :ما عَلِمْتُ شَیْئاً إلّا عَلَّمْتُهُ عَلِیّاً فَهُوَ بابُ مَدینَةِ عِلْمی.(٤)

٦٩ ـ عَنْ عَلِیّ علیه السلام قالَ :قالَ لی رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم یَوْمَ فُتِحَتْ خَیْبَرُ :أَنْتَ بابُ عِلْمی،وَأَنَّ وُلْدَکَ وُلْدی، وَلَحْمُکَ لَحْمی، وَدَمُکَ دَمی.(٥)

علی علیہ السلام علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ ہیں

٦۴ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں۔

١ـ احقاق الحق ٥/ ٥٠١ والطرائف / ٧٧ باختلاف فی موارد.

٢ ـ احقاق الحق ٧/ ٢١٣ وینابیع الموده / ٢٣٥.

٣ـ احقاق الحق ٦/ ٤٦١ والطرائف / ٧٧ باختلاف فی موارد.

٤ـ احقاق الحق ٥/ ٥٠١.

٥ ـ احقاق الحق ٦/ ٤٤٨.

۶۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے کسی چیز سے آشنائی حاصل نہیں کی مگر یہ کہ اسے علیؑ کو تعلیم دی کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔

۶۶۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں اور حقایق کو میری امت کے لیے بیان کرتے ہیں۔

۶۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا تو خداوند مجھ سے ہم کلام ہوا اور راز سخن کہا اور میں ہر وہ چیز جس سے آگاہ ہوا اسے علیؑ کو دیا اس لیے کہ وہ میرے علم کا دروازہ ہیں۔

۶۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے کسی چیز کا بھی علم حاصل نہیں کیا مگر یہ کہ اسے علیؑ کو دیا کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔

۶۹۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح خیبر کے دن مجھ سے فرمایا: تم میرے علم کا دروازہ ہو اور تمہارے فرزند میرے فرزند ہیں تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے۔

۲۳۔ عَلَّم رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علیّاً الف باب

۷۰۔ عن أبی عبداللّٰہ علیہ السلام قال :عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عَلیّاًعلیہ السلام أَلْفَ بابٍ فَفُتِحَ لَهُ مِنْ کُلّ بابٍ أَلْفُ بابٍ.(۱)

۱۔ بصائر الدرجات / ۳۰۲، الإختصاص / ۲۷۶ والبحار ۲۹/۲۶ باختلاف فی موارد.

۷۱ـ بالاسناد، عن أبی جعفر علیه السلام قال :عَلَّمَ رَسولُ اللَّه صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیّاً أَلْفَ حَرْفٍ، کُلُّ حَرْفٍ یَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.(۱)

۷۲ـ عن الثمالی عن أبی جعفر علیه السلام قال :قَالَ عَلِیّ علیه السلام لَقَدْ عَلَّمَنی رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه و آله وسلم أَلْفَ بابٍ یَفْتَحُ کُلُّ بابٍ أَلْفَ بابٍ.(۲)

۷۳ـ بالإسناد، قال أبوعبدالله علیه السلام :عَلَّمَ رَسولُ اللَّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیّاًعلیه السلام باباًیُفْتَحُ مِنْهُ أَلْفُ بابٍ.(۳)

۷۴ـ فقال علیّ علیه السلام للیهودی :سَلُوا عَمّا بَدالَکُمْ، فَإِنَّ النَّبِیّ صلی الله علیه و آله وسلم، عَلَّمَنی أَلْفَ بابٍ مِنَ العِلْمِ، فَتَشَعَّبَ لی مِنْ کُلِّ بابٍ أَلْفُ بابٍ. فاسْأَلوهُ عَنها.(۴)

۷۵ـ عن جعفر عن أبیه علیهما السلام :أَنّ النَّبِیّ صلی الله علیه و آله وسلم حَدَّثَ عَلِیّاًعلیه السلام أَلْفَ کَلِمَةٍ یَفْتَحُ أَلْفَ کَلِمَةٍ.(۵)

۷۶ـ عن أبی حمزة الثمالی، عن علی بن الحسین علیهما السلام قال :عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه و آله وسلم عَلِیّاًکَلِمَةً تَفْتَحُ أَلْفَ کَلِمَةٍ، وَالأَلْفُ کَلِمَةٍ یَفْتَحُ کُلّ کَلِمَةٍ أَلْفَ کَلِمَةٍ.(۶)

۷۷ـ بالإسناد، عن أبی عبدالله علیه السلام قال :عَلَّمَ رَسول اللَّه صلی الله

۱ـ الکافی ۱/۳۵۶.

۲ـ البحار ۲۶/۲۹، الاختصاص / ۲۷۶ وکنزالعمال ۱۳/۱۱۴ باختلاف یسیر.

۳ـ البحار ۲۶/۲۹.

۴ـ کشف الیقین / ۳۳۲.

۵ـ بصائر الدرجات / ۳۱۰.

۶ـ الاختصاص / ۲۷۹.

عليه و آله وسلم عَلِيّاً حَرْفاً يَفتَحُ أَلْفَحرْفٍ، كُلُّ حَرْفٍ مِنها يَفْتَحُ أَلفَ حَرْفٍ.(١)

٧٨ ـ بالإسناد، عن أبى عبدالله عليه السلام قال :أَوْصى رَسولُ اللّهِ إلى عَلِيّ عليه السلام أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بابٍ، يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بابٍ.(٢)

٧٩ ـ بالإسناد، عن الأصبغ بن نباتة عن أمير المؤمنين عليه السلام قال :سمعته يقول :إنّ رَسولَ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم عَلَّمنى أَلْفَ بابٍ مِنَ الحَلالِ وَالحَرامِ مِمّا كانَ وَمِمّا هُوَ كائِنٌ إلى يَوْمِ القِيامَةِ، كُلُّ بابٍ مِنها يَفْتَحُ أَلْفَ بابٍ، فَذلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بابٍ، حَتّى عَلِمْتُ عِلْمَ المَنايا وَالبَلايا وَفَصْلَ الخِطابِ.(٣)

٨٠ ـ عن عليّ عليه السلام :أَنَّ رَسولَ اللّهِ صلى الله عليه و آله وسلم أَدْخَلَ لِسانَهُ فى فَمى فانْفَتَحَ فى قَلْبى أَلْفُ بابٍ مِنَ العِلْمِ مَعَ كُلِّ بابٍ أَلْفُ بابٍ.(٤)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کی علی علیہ السلام کو تعلیم دی

٧٧۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہزار باب کی علی علیہ السلام کو تعلیم دی اور ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

١ ـ الإختصاص ٢٧٨/.

٢ ـ البحار ١٣٢/٤٠، غاية المرام/ ٥١٩ باختلاف فى موارد.

٣ ـ الاختصاص/٢٧٦، غاية المرام/٥١٩، البحار ٣٠/٢٦ واحقاق الحق ٤١/٦ باختلاف فيموارد.

٤ ـ احقاق الحق ٤٢/٦.

۷۱۔امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ہزار حروف یاد دیے اور ہر ایک حرف سے ہزار حروف نکلے۔

۷۲۔ثمالی نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہزار باب تعلیم دیے ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

۷۳۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کے علی علیہ السلام کو تعلیم دیے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

۷۴۔علی علیہ السلام نے ایک یہودی سے فرمایا: جس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھو، کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہزار باب علم کے تعلیم دیے کہ ہر باب سے ہزار باب نکلے ہیں ہاں ان کے بارے میں مجھ سے سوال کرو۔

۷۵۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت نقل کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے لیے ہزار کلمہ نقل کیا کہ ہر ایک کلمہ سے ہزار کلمہ نکلتے تھے۔

۷۶۔ابو حمزہ ثمالی نے امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کلمات کی تعلیم دی کہ ان میں سے ہزار کلمات اور نکلتے تھے اور اُس ہزار کلمات سے ہزار اور کلمات نکلے۔

۷۷۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ایک حرف تعلیم دیا کہ اس سے ہزار حرف اور نکلے اور ہر ایک حرف سے ہزار حرف اور نکلتے تھے۔

۷۸۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار کلمہ اور ہزار باب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کیے کہ ہر کلمہ اور ہر ایک باب سے ہزار کلمہ اور باب نکلتے تھے۔

۷۹۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: رسول خداؐ نے مجھے ایک ہزار باب حلال اور حرام جو واقع ہوا اور تا روز قیامت جو واقع ہوگا مجھے تعلیم دیئے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب اور نکلے پس میرے علم کے ہزار باب ہیں میں لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور سب بلاؤں سے آگاہی رکھتا ہوں اور لوگوں کے درمیان قضاوت سے بھی واقف ہوں۔

۸۰۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں داخل کیا اور علم کا ہزار باب میرے دل میں کھل گیا، کہ ہر ایک باب سے ہزار اور باب نکلے۔

۴۲۔ علی علیه السلام باب مدینة علم النبی صلی الله علیه و آله وسلم

۸۱۔ بالإسناد، حدثنا أبو الحسن علی بن موسی الرضا عن آبائه :قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :یا عَلِیُّ !أنا مَدینَةُ العِلمِ وَأَنْتَ الباب، کَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یَصِلُ إِلَی المَدینةِ إلَّا مِنَ البابِ.(۱)

۸۲۔ قال النَّبی صلی الله علیه و آله وسلم :أَنَا مَدینَةُ العِلْمِ وَعَلِیٌّ بابُها، قالَ اللّٰه تَعالی :وَأتُوا البُیوتَ مِنْ أَبْوابِها فَمَنْ أَرادَ العِلْمَ؛ فَلْیَأْتِهِ مِنَ البابِ.(۲)

۸۳۔ عن حمزة بن أبی سعید الخدری عن أبیه قال :سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم یقول :أَنامَدینَةُ العِلْمِ وَعَلِیٌّ بابُها، فَمَنْ أَرادَ العِلْمَ، فَلْیَقْتَبِسْهُ مِنْ عَلِیّ علیه السلام.(۳)

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۸۵.

۲۔ احقاق الحق ۵/ ۹۴، ینابیع الموده / ۶۵.

۳۔ الارشاد للمفید / ۲۲، البحار ۴۰/ ۲۰۳، اثبات الهداة ۲/ ۱۴۴.

۸۴ـ قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنـامَـدِینَةُ العِلْمِ وَعَلِیٌّ بابُها، فَمَنْ أرادَالمَدینَةَ؛فَلْیَأتِهامِنْ بابِها.(۱)

۸۵ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنا مَدِینَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُها فَمَنْ أَرادَالْعِلْمَ؛ فَلْیَأْتِ الْباب.(۲)

۸۶ـ عن ابن عباس قال:قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنا مَدینَةُ العِلْمِ وَعَلِیٌّ بابُها، مَنْ أَرادَالعِلْمَ؛ فَلْیَأْتِها مِنْ قِبَلِ بابِها.(۳)

۸۷ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :أَنا مَدینَةُ العِلْمِ وَعَلیٌّ بابُها، فَمَنْ أَرادَالعِلْمَ؛ فَلْیَأْتِ بابَ المَدینَةِ.(۴)

۸۸ـ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللّه عنهما قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم :یاعَلِیُّ !أَنا مَدِینَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بابُها وَلَنْ تُؤْتَی الْمَدینَةُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبابِ وَکَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ یُحِبُّنِی وَیُبْغِضُکَ لِأَنَّکَ مِنّی وَأَنا مِنْکَ لَحْمُکَ لَحْمی وَدَمُکَ دَمی وَرُوحُکَ مِنْ رُوحی....(۵)

۸۹ـ بالاسناد عن علیّ علیه السلام قال :قال رسول اللّه صلی الله علیه و آله

۱ـ فضائل الخمسة ۲۵۱/۲، کنزل العمال ۱۴۸/۱۳، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۵۹/۱۶،احقاق الحق ۵۰۰/۵، المستدرک للحاکم ۱۲۷/۳، الامام علی ۴۶۴/۲ باختلاف یسیر.

۲ـ کشف الغمة ۱۱۳/۱، اثبات الهداة ۲۴۶/۲، مناقب علی بن أبیطالب ۸۳/، ینابیع المودة ۲۳۴/، البحار ۳۰۲/۴۰.

۳ـ احقاق الحق ۴۷۰/۵. ۴ـ احقاق الحق ۴۷۶/۵.

۵ـ ینابیع المودة / ۲۸، اثبات الهداة ۴۹۴/۱ بتفاوة.

وسلم :أَنَا مَدينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بابُها وَلاتُؤتَى البُيوتُ إِلّا مِنْ أَبْوابِها.(۱)

۹۰ ـ عن الأصبغ بن نباتة عن عليّ بن أبي طالب عليه السلام قال :قال رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم أَنَامَدينَةُ العِلْمِ وَأَنْتَ بابُها، يا عَلِيُّ !كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُها مِنْ غَيْرِ بابِها.(۲)

حضرت علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر علم کا دروازہ ہیں

۸۱۔حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضا علیہما السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میں علم کا شہر ہوں اورتم اس کا دروازہ ہو جھوٹ کہتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ دروازہ کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔

۸۲۔پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے خداوند متعال نے فرمایا ''گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوں''، پس جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس دروازہ سے داخل ہو۔

۸۳۔حمزہ بن ابی خدری نے اپنے والد سے نقل کیا اس نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے علیؑ سے حاصل کرے۔

۸۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو اس شہر

---

۱ ـ احقاق الحق۵/ ۴۹۸، البحار ۴۰/ ۲۰۶ بادنی التفاوت.

۲ ـ احقاق الحق ي/ ۴۹۷.

میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۸۵۔ابن عباس سے نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دانش کا شہر اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی دانش چاہتا ہے اسے دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔

۸۶۔ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو دروازہ سے داخل ہو۔

۸۷۔ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی دانش کا طالب ہے اسے شہر کے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۸۸۔سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ: میں دانش کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو دروازے کے علاوہ کوئی شہر میں داخل نہیں ہوسکتا جھوٹ بولتا ہے وہ جو یہ گمان کرتا ہے کہ ہمیں دوست رکھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے، چونکہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے تمہارا گوشت میرا گوشت اور تمہارا خون میرا خون اور تمہاری روح میری روح۔

۸۹۔علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے گھروں میں ان کے دروازوں کے بغیر داخل نہیں ہوسکتے۔

۹۰۔اصبغ بن نباتہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور یا علی علیہ السلام! تم اس کا دروازہ ہو جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ شہر کے دروازے کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔

۲۵ ـ علی علیه السلام باب خزانة علم النّبی صلی الله علیه و آله وسلم

۹۱ ـ وبالإسناد عن الرضاعليه السلام عن آبائه عليهم السلام عن محمد بن علی علیه السلام عن جابر بن عبدالله الأنصاری قال :قال رسول الله صلى الله علیه و آله وسلم :أَنا خَزانَةُ العِلْمِ وَعَلِیٌّ مِفْتاحُها(مِفْتاحُهُ خ ل)فَمَنْ أَرادَ الخَزانَةَ؛ فَلْيَأْتِ المِفْتاحَ.(۱)

۹۲ ـ قوله صلى الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ خازِنُ عِلْمی.(۲)

علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے خزانے کا دروازہ ہے

۹۱۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے انہوں نے محمد بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا خزانہ ہوں اور علی علیہ السلام اس کی چابی ہے جو بھی خزانہ چاہتا ہے وہ چابی کے پیچھے جائے۔

۹۲۔ گفتار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا خزانہ دار ہے۔

۲۶ ـ علی علیه السلام باب مدینة الفقه

۹۳ ـ وفی روایة قال رسول الله صلى الله علیه و آله وسلم :أَنا مَدینَةُ الفِقْهِ وَعَلِیٌّ

۱ـ اثبات الهداة ۱/ ۳۱،البحار ۴۰/ ۲۰۱.

۲ ـ الغدیر ۳/ ۹۶.

بابُها، فَمَنْ أرادَ العِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبابَ. (١)

علی علیہ السلام فقہ کے شہر کا دروازہ ہے

۹۳۔ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فقہ کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے جو بھی طالب علم ہے اسے اس دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔

۲۷۔ علی علیه السلام باب مدينة الحكمة

۹۴ ــ عن جابر بن عبدالله قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :أنا مَدينَةُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بابُها،فَمَنْ أرادَ المَدينَةَ؛ فَلْيَأْتِ إلى بابِها.(٢)

۹۵۔ قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :أنا مَدينَةُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بابُها، فَمَنْ أرادَ الحِكْمَةَ، فَلْيَأْتِ الْبابَ.(٣)

۹۶ ــ بالإسناد، عن عليّ عليه السلام عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم :أنا دارُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بابُها، فَمَنْ أرادَالحِكْمَةَ؛ فَلْيَأْتِها مِنْ بابِها.(٤)

١۔ احقاق الحق ي٥/٥٠٥، تذكرة الخواص / ٥٢.

٢۔ احقاق الحق ٥/ ٥٠٤، الامام على ٢/ ٤٦٣ باختلاف فى موارد.

٣۔ فضائل الخمسة ٢/ ٢٤٩، مناقب على بن ابيطالب / ٨٦، احقاق الحق ٥/ ٥٠٢، اثبات الهداة٢/ ٩٧ باختلاف فى موارد.

٤۔ احقاق الحق ٥/ ٥١٠، مناقب على بن ابيطالب / ٨٧ باختلاف يسير.

۹۷ ـ بالإسناد، عن عبداللّٰه قال :کنت عند النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم فسئل عن علیّ علیه السلام فقال:قُسِّمَتِ الحِکْمَةُ عَشَرَةَ أَجْزاءٍ فَأُعْطِیَ عَلِیٌّ تِسْعَةَ أَجْزاءٍ والنّاسُ جُزْءاً واحِداً).(۱)

۹۸ ـ عن ابن عباس قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم لعلیّ بن أبی طالب علیه السلام :یا علی !أَنَامَدینَةُ الحِکمَةِ وَأَنتَ بابُها ولَنْ تُؤتَی المَدینَةُ إلّا مِنْ قِبَلِ البابِ.(۲)

علی علیہ السلام حکمت کے شہر کا دروازہ ہے

۹۴۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کے دروازے سے داخل ہو۔

۹۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی حکمت چاہتا دروازے سے داخل ہو۔

۹۶۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی حکمت کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس کے دروازے سے داخل ہو۔

۱۔ مناقب علی بن أبیطالب / ۲۸۷، احقاق الحق ۵/۵۱۷، الغدیر ۳/۹۶، ارشاد القلوب / ۲۱۲ ،کشف الغمه ۱/۱۱۳ باختلاف یسیر، کنز العمال ۱۳/۱۴۶.

۲۔ کمال الدین / ۲۴۱، البحار ۴۰/۲۰۳.

۹۷۔ عبداللہ کہتے ہیں میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ لوگوں نے آپؐ سے علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم ہوئی ہے اس کے نو حصے علی علیہ السلام کو اور ایک حصہ لوگوں کو دیا گیا۔

۹۸۔ ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو دروازے کے بغیر کوئی شہر میں داخل نہیں ہوسکتا۔

۲۸۔ سلونی قبل ان تفقدونی

۹۹۔ عن جعفر بن محمد عن ابیه عن آبائه علیهم السلام عن علیّ علیه السلام قال :سَلُونی عَنْ کِتابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَوَاللّٰهِ ما نَزَلَتْ آیَةٌ مِنْ کِتابِ اللّٰهِ فی لَیْلٍ وَنَهارٍ وَلا سَیْرٍ وَلا مَقامٍ، إلّا وَقَدْأَقْرَأَنیها رَسُولُ اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم وَعَلَّمَنِی تَأْویلَها.(۱)

۱۰۰۔ قالَ عَلِیّ علیه السلام :سَلونی عَنْ کِتابِ اللّٰهِ، فَإنَّهُ لَیْسَ مِنْ آیَةٍ إلّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَیْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهارٍ، فی سَهْلٍ أَمْ فی جَبَلٍ.(۲)

۱۰۱۔ بالإسناد، عن أمیر المؤمنین علیه السلام أنه کان یقول :سَلونی قَبْلَ أَنْ تَفْقِدونی، أَلاتَسْأَلونَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ المَنایا وَالبَلایا وَالأَنْساب؟(۳)

۱۰۲۔ قال أمیر المؤمنین علیه السلام :أَیُّها النّاسُ !سَلُونی قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونی

۱۔ الاحتجاج ۳۸۸/۱.

۲۔ احقاق الحق ۵۸۶/۷.

۳۔ البحار ۱۴۷/۲۶.

فَلَأنا بِطُرُقِ السَّماء أَعْلَمُ مِنّى بِطُرُقِ الأَرْضِ....(١)

١٠٣ ـ عن الرّضا عن آبائه عليهم السلام قال :قال الحسين عليه السلام: خَطَبَنا أميرُالمُؤْمِنينَ صَلَواتُ اللّهِ عَلَيهِ فَقالَ :سَلُونى عَنِ القُرْآنِ أُخْبِرْكُمْ عَنْ آياتِهِ فيمَنْ نَزَلَتْ وَأيْنَ نَزَلَتْ.(٢)

١٠٤ ـ قال عمير بن عبداللّه :خطبَنا علىّ بن أبى طالب عليه السلام على منبر الكوفة فقال :أَيُّهَاالنّاسُ !سَلونى قَبْلَ أَنْ تَفْقِدونى، فَبَيْنَ الجَنبينِ مِنّى عِلْمٌ جَمٌّ.(٣)

١٠٥ ـ عن علىّ بن ابى طالب عليه السلام وهو يقول :سَلونى قَبْلَ أَنْ تَفْقِدونى! فَإِنّى لا أُسْأَلُ عَنشَىْءٍ دونَ العَرْشِ؛ إِلّا أَخْبَرْتُ عَنْهُ.(٤)

١٠٦ ـ (فى حديث)وقالَ [اميرُالمؤمنين عليه السلام] :سَلُونِى قَبلَ أن تَفقِدونى فَوَالَّذى فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرأَ النَّسَمَةَ إنّى لَأعلَمُ بِالتّوراةِ مِن أهلِ التَّوراةِ وَإنى أَعلَمُ بالإنْجيلِ مِن أهلِ الإنْجيلِ وَإنّى لَأَعْلَمُ بِالْقُرآنِ مِنْ أَهْلِ القُرآنِ....(٥)

١٠٧ ـ (قال ابان عن سليم) قال :جَلَسْتُ إلى عَلِىّ عليه السلام بالكُوفَةِ فِى المَسْجِدَ والنّاسُ حَوْلَهُ فَقالَ :سَلونى قَبلَ أن تَفقِدونى سَلونى عَن كِتابِ اللّه فوَ اللّهِ ما نَزَلَتْ آيةٌ مِن كِتابِ اللّهِ إلّا وَقَدْ اَقْرَأنيها رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَعَلَّمنى تَأويلَها....(٦)

---

١ ـ البحار ١٠/١٢، تفسير نورالثقلين ١/٤٢٤، ينابيع المودة / ٦٦.

٢ ـ البحار ٩٢/٧٩، عيون أخبار الرضا ٢/٦٢.

٣ ـ الفصول المائة ٤/١٦٩.
٤ ـ كنز العمال ١٣/١٦٥.

٥ ـ سليم بن قيس / ٢٢.
٦ ـ سليم بن قيس / ٢١٣.

اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے پوچھیں

۹۹۔ جعفر بن محمد نے اپنے اجداد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے خداوند کی کتاب کے بارے میں سوال کریں خدا کی قسم کوئی ایسی آیت نہیں جو رات یا دن سفر یا حضر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہو اور انہوں نے میرے لیے قرائت نہ کی ہو بلکہ سب کی قرائت کی اور ان کی تاویل بھی بتائی۔

۱۰۰۔ مجھ سے خدا کی کتاب کے بارے میں پوچھیں کوئی ایسی آیت نہیں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو آیا میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ میں۔

۱۰۱۔ نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے اٹھ جاؤں مجھ سے سوال کریں۔ آیا جو انسانوں کی موت حادثات اور انساب کو جانتا ہو اس سے سوال نہیں کرتے؟

۱۰۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے سوال کریں میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں۔

۱۰۳۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنینؑ نے ہمارے لیے خطبہ پڑھا اور فرمایا: قرآن کے بارے میں مجھ سے سوال کریں تا کہ اس کی آیات کے بارے میں آپ کو بتاؤں کس کے لیے اور کہاں نازل ہوئیں۔

۱۰۴ عمیر بن عبداللہ نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر ہمارے لیے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو: اس سے پہلے کہ مجھ کو اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو کیونکہ میرے سینے میں

علم کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔

۱۰۵۔علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے کہ میں یہ دنیا چھوڑ دوں مجھ سے پوچھو جس چیز کے بارے میں بھی سوال ہو گا عرش معلّیٰ کے علاوہ سب کے جواب دوں گا۔

۱۰۶۔امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کو چھوڑ جاؤں مجھ سے سوال کریں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو توڑ کر مخلوق کو خلق کیا میں اہل تورات سے تورات کو زیادہ جانتا ہوں اور اہل انجیل سے انجیل کو بہتر سمجھتا ہوں اور اہل قرآن سے قرآن کا علم زیادہ جانتا ہوں۔

۱۰۷۔ابان نے سلیم سے نقل کیا اس نے کہا ہم مسجد کوفہ میں علی علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھی آپ کے اطراف میں موجود تھے آپؑ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ مجھے اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو کتاب اللہ کے بارے میں سوال کریں خدا کی قسم کوئی ایسی آیت خدا نے نازل نہیں کی جسے میں نہ جانتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے سب کو پڑھا اور ان کی تاویل بھی بتائی۔

۲۹ ۔ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً

۱۰۸ قال سعید بن المسیب فلهذا کان علیّ علیه السلام یقول :سَلونی عَنْ طُرُقِ السَّموات فَإِنّی أَعْرَفُ بِها مِنْ طُرُقِ الأَرضینَ، وَلَوْ کُشِفَ الغِطاءُ؛ مَا ازْدَدْتُ یَقیناً.(۱)

۱ ۔ تذکرة الخواص / ۳۴.

۱۰۹ أمیر المؤمنین و إمام الموحدین علیه السلام قال :لَوْ کُشِفَ لِیَ الغِطاءُ مَا ازْدَدْتُ یَقیناً.(۱)

اگر پردے ہٹ جائیں میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا

۱۰۸۔ سعید بن میّب کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: آسمانوں کے راستے مجھ سے پوچھیں چونکہ میں ان کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں اور اگر پردہ اٹھ جائے پھر بھی میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا۔

۱۰۹۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر پنہان چیزوں سے پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں زیادتی نہیں ہوگی۔

۳۰۔ شذرات من الخطبة الخالیة من الألف

۱۱۰۔ قال ابن أبی الحدید :وهی خطبة خالیة من حرف الالف رواها کثیر من الناس له علیه السلام قالوا:تذاکر قوم من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :ایّ حروف الهجاء أدخل فی الکلام؟ فأجمعوا علی الألف، فقال علی علیه السلام [مر تجلاً من غیر سابق فکر ولا تقدم روایة]:حَمِدْتُ مَنْ عَظُمَتْ مِنَّتُهُ وَسَبَغَتْ نِعْمَتُهُ وَسَبَقَتْ غَضَبَهُ رحمتُهُ .(سبقت رحمته غضبه)وَتَمَّتْ کَلِمَتُهُ، وَنَفَذَتْ مَشیئَتُهُ

۱۔ مصابیح الأنوار ۱/ ۳۰، المحجّة البیضاء ۴/ ۲۰۳، غرر الحکم / ۲۰۳، ارشاد القلوب / ۲۱۲، کشف الغمة ۱/ ۱۷۰ باختلاف یسیر، تذکرة الخواص / ۳۴.

وَبَلَغَتْ قَضِيَّتُهُ، حَمِدْتُهُ حَمْدَ (عبد خ ل) مُقِرٍّ بِرُبُوبِيَّتِه مُتَخَضِّعٍ لِعُبُودِيَّته مَتَنَصِّلٍ مِنْ خَطِيئَتِهِ، مُعْتَرِفٍ بِتَوْحِيدِهِ مُسْتَعِيذٍ مِنْ وَعِيدِهِ، مُؤَمِّلٍ مِنْهُ مَغْفِرَةً تُنْجِيهِ يَوْمَ يُشْغَلُ عَنْ فَصِيلَتِهِ وَبَنِيهِ.

وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَرْشِدُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَشَهِدْتُ لَهُ شُهُودَ مُخْلِصٍ مُوقِنٍ وَفَرَّدْتُهُ تَفْرِيدَ مُؤْمِنٍ مُتَيَقِّنٍ، وَوَحَّدْتُهُ تَوْحِيدَ عَبْدٍ مُذْعِنٍ (بِأَنَّهُ لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ فِي صُنْعِهِ، جَلَّ عَنْ مُشِيرٍ وَوَزِيرٍ وَعَنْ عَوْنٍ مُعِينٍ وَنَصِيرٍ وَنَظِيرٍ.... (۱)

الف کے بغیر خطبہ کا ترجمہ

۱۱۰۔ ابن ابی الحدید نے اس خطبہ کے بارے میں کہا: یہ خطبہ حرف الف سے خالی ہے اور بہت سے لوگوں نے اسے اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک دن اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان گفتگو ہورہی تھی کہ کونسے حرف کا کلمات میں سب سے زیادہ کردار ہے سب نے الف کے بارے میں بتایا ان کے درمیان میں سے علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اس سے پہلے کہ کوئی فکر کی ہو یا کسی سے اس قسم کی گفتگو ہوئی ہو بغیر الف کے خطبہ پڑھا۔

(اس خطبہ کا ترجمہ اس طرح ہے)

میں تعریف کرتا ہوں اس کی جس کا احسان عظیم اور نعمت کامل ہے اس کی رحمت اور بخشش اس کے غضب اور غصے سے زیادہ ہے اور اس کی کلام مکمل اور کامل ہے اس کا ارادہ نافذ اور حکم رسا

۱۔ نہج السعادۃ ۱/۸۷، فضائل الخمسۃ ۲/۲۵۶ باختلاف فی موارد.

ہے پہنچنے والا ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں جو اس کی ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری سے اس کی پرستش کرتا ہے اور اس نے اپنے گناہوں سے رہائی پالی تعریف اس کی جو اس کی یگانگی اور یکتا ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کے خوف اور ڈر سے اس کی پناہ لیتا ہے اور اس پر بخشش کی امید رکھتا ہے کہ جس دن آدمی اپنے اقربا اور اپنی اولاد سے جدا ہو جائے گا تو خدا اس کے لیے مایہ نجات ہے ہم اس سے مدد مانگتے ہیں ہدایت اور ارشاد کو اس سے طلب کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں میں خود اس کی گواہی دیتا ہوں جو اخلاص اور یقین کا مالک ہے اہل ایمان اور اہل یقین کے اعتقاد کی طرح میں بھی اس کو واحد اور یکتا مانتا ہوں میری نگاہ میں اس کی توحید ایسے ہے جیسے ایک بندے کی توحید جو یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان میں کسی کو شریک نہیں لیتا اور آفرینش میں کوئی اس کا مددگار نہیں اس کا مرتبہ عالی ہے اور یہ کہ وہ کسی سے مشورہ کرے یا کسی کی مدد کرنے میں کسی سے مدد لے وہ ان تمام چیزوں سے بی نیاز ہے اس کو کسی کی مدد کرنے کی ضرورت نہیں۔

۳۱۔ شذرات من خطبته غير المنقوطة

۱۱۱۔ ومن خطبة له عليه السلام خالية من النقط:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَهْلِ الحَمْدِ وَمَأْواهُ، وَلَهُ أَوْكَدُ الحَمْدِ وَأَحلاهُ، وَأَسْعَدُ الحَمْدِ وَأَسراهُ، وَأَطهَرُ الحَمْدِ وَأَسْماهُ، وَأَكْرَمُ الحَمْدِ وَأَوْلاهُ. اَلواحِدِ الأَحَدِ الصَّمَدِ لا والِدَ لَهُ وَلا وَلَدَ.

...أَلا لَهُ الأَوَّلُ لا مُعادِلَ لَه، وَلا رادَّ لِحُكْمِهِ، لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ المَلِكُ السَّلامُ

اَلْمُصَوِّرُ الْعَلَّامُ الْحَاكِمُ الْوَدُودُ، الْمُطَهَّرُ الطَّاهِرُ، الْمَحْمُودُ أَمْرُهُ الْمَعْمُورُ حَرَمُهُ، الْمَأْمُولُ كَرَمُهُ. عَلَّمَكُمْ كَلَامَهُ، وَأَرَاكُمْ أَعْلَامَهُ، وَحَصَّلَ لَكُمْ أَحْكَامَهُ، وَحَلَّلَ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، وَحَمَّلَ مُحَمَّداً الرِّسَالَةَ، رَسُولُهُ الْمُكَرَّمُ الْمُسَوَّدُ الْمُسَدَّدُ، الطُّهْرُ الْمُطَهَّرُ ...أَطْهَرُ وُلْدِ آدَمَ مَوْلُوداً، وَأَسْطَعُهُمْ سُعُوداً، وَأَطْوَلُهُمْ عَمُوداً وَأَرْوَاهُمْ عُوداً، وَأَصَحُّهُمْ عُهُوداً، وَأَكْرَمُهُمْ مُرْداً وَكُهُولاً ...اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَدَوَامُهُ، وَالْمُلْكُ وَكَمَالُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، وَسِعَ كُلَّ حِلْمٍ حِلْمُهُ، وَسَدَّدَ كُلَّ حُكْمٍ حُكْمُهُ، وَحَدَرَ كُلَّ عِلْمٍ عِلْمُهُ.(۱)

بغیر نقطہ کے خطبہ کا ترجمہ

۱۱۱۔ سب تعریفیں اس خدا کی جو حمد اور تعریف کے لائق ہے محکم اور خوبصورت ترین تعریف اس کی ہے پر مسرت اور اعلیٰ تعریف کا تعلق اس کی ذات سے ہے پاکیزہ اعلی اور بہترین تعریف اس کے لیے ہے وہی جو واحد اور ایک اور بی نیاز ہے نہ اس کا باپ ہے اور نہ ہی بیٹا جان لیں اس کی ذات سب سے پہلے تھی اس کی کوئی مثل نہیں اور کوئی بھی اس کے حکم اور فرمان کو روک نہیں سکتا اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ حاکم سلامتی عطا کرنے والا مصور اور بہت ہی دانا اور پر مہر و محبت حکمران ہے۔ وہ مطہّر اور طاہر ہے اس کا حکم قابل ستایش اور تعریف اس کا حرم آباد اور اس کا فضل سب کی آرزو اور تمنا ہے اس نے اپنی کلام کی تمہیں تعلیم دی اور اس کی نشانیاں اور علامتیں تمہیں بتائیں اور اس کے احکام تمہارے لیے مہیا کیے اور اپنے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا اس نے

۱۔ نہج السعادۃ ۱/۱۰۰.

رسالت کے بوجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر رکھا وہی پیغمبر جو اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز تھے جسے اس نے سرداری اور بزرگواری عطا کی اور اس کو سیدھے راستے کا ہادی بنایا اور اسے پاک اور پاکیزہ بنایا۔
وہی جو آدم کی اولاد میں سے مطہر شمار ہوتا ہے وہی جس کا ستارہ سب سے زیادہ روشن اور جس کی استقامت اور پایداری سب سے زیادہ وہ جس کی ٹہنی سب سے زیادہ پر رونق اور تروتازہ اور اپنے عہد اور پیمان میں سب سے زیادہ وفادار، جوانوں اور ضعیفوں سے عزیز تر۔

خداوند سب تعریفیں ہمیشہ تیرے لیے ہیں اور تو مطلق العنان اور حاکم ہے اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا صبر اور تحمل ہر صبر اور تحمل سے وسیع تر ہے اس کا حکم اور فرمان ہر حکم سے محکم اور قدرت والا ہے اور اس کا علم ہر علم اور دانش سے اعلیٰ تر ہے۔

۳۲۔ أقضاکم علی علیه السلام

۱۱۲۔ قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :لَقَدْ قَضی عَلِیُّ بْنُ أبی طالِب(علیه السلام) بَیْنَکُما بِقَضاءِ اللّٰهِ-عَزَّوَجلَّ- . (۱)

۱۱۳۔ قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :أَقْضاکُمْ عَلِیٌّ.(۲)

۱۱۴۔ قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیٌّ أَعْلَمُ النّاسِ بِفَصْلِ القَضاءِ .(۳)

۱۔ کشف الیقین / ۶۷.

۲۔ کشف الیقین / ۴۵، الغدیر ۳/ ۹۶، الکافی ۷/ ۴۲۵.

۳۔ احقاق الحق ۱۵/ ۳۹۵.

۱۱۵ ۔ بالإسناد، قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :أَعْلَمُ أُمَّتی بِالسُّنَةِ وَالقَضاء بَعْدی عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ علیه السلام.(۱)

۱۱۶ ۔ بالإسناد، عن ابن عباس قال :قال رسول اللّٰه صلی الله علیه و آله وسلم :عَلِیُّ بْنُ أبیطالِبٍ أَعْلَمُأُمَّتی،وَأَقْضاهُمْ فیمَا اخْتَلَفوا فِیهِ مِنْ بَعْدی.(۲)

۱۱۷ ۔ قال علیّ علیه السلام :بَعَثَنِی النَّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم إِلَی الْیَمنِ، فَقُلْتُ :یا رَسولَ اللّٰهِ !إِنّی حَدیثالسِّنِّ، قالَ :فَوَضَعَ یَدَهُ علی صَدْری وَقالَ: إِذْهَبْ فَأَنَّ اللّٰهَ سَیُثَبِّتُ لِسانَکَ وَیَهْدی قَلْبَکَ،قالَ :فَما شَکَکْتُ فی قَضاءٍ بَیْنَ خَصْمَیْنِ قاما بَیْنَ یَدَیَّ بَعْدُ.(۳)

۱۱۸ ۔ بالإسناد عن علی علیه السلام قال :بَعَثَنی رَسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم إِلَی الْیَمَنِ فقُلتُ :یا رسولَ اللّٰهِ تَبْعَثُنی وَأنَا شابٌّ أقضی بَیْنَهُم وَلا أدْری بِالقَضاءِ، قالَ :فَضَرَبَ بِیَدِهِ فی صَدْری ثُمَّ قال:اَللّٰهُمَّ !اِهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسانَهُ، قالَ :فَما شَکَکْتُ بَعْدُ فی قَضاءٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام تمہارے لیے بہترین حاکم ہے

۱۱۲۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو امیر المومنین علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا

---

۱ ۔ احقاق الحق ۴/ ۳۲۴.

۲ ۔ الارشاد للمفید / ۲۲.　　۳۔ الفصول المائة ۵/ ۲۶۸.

۴ ۔ فضائل الخمسة ۲/ ۲۶۰، المناقب للخوارزمی / ۱۳، کنزالعمال ۱۳/ ۱۲۰ واحقاق الحق ۸/ ۳۹ باختلاف فی موارد.

فرمایا: یہ جوان دو آدمیوں کے لیے علی علیہ السلام نے حکم سنایا ہے حکم الٰہی تھا۔

۱۱۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام تمہارے لیے بہترین حاکم ہے۔

۱۱۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں کے جھگڑے اور دشمنی کے معاملات میں عقلمند اور داناترین انسان ہے۔

۱۱۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت کے افراد میں سے میری سنت اور حکمرانی میں عقلمند اور دانا ہے۔

۱۱۶۔ ابنِ عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت میں سے سب سے عاقل اور دانا ہے اور میرے بعد جو چیزیں باعث اختلاف ہوں گی اس میں ان کی عدالت اور قضاوت سب سے بہترین ہے۔

۱۱۷۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کے لیے اعزام کیا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جوان ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: خدایا: اس کے دل کو ہدایت کر اور اس کی زبان کو قوی اور طاقتور بنا علی علیہ السلام نے فرمایا اس کے بعد میں نے لوگوں کے درمیان جو بھی فیصلے کیے کوئی بھی رد نہیں ہوا۔

۱۱۸۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف اعزام کیا میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو ایک جوان ہوں اور میں قضاوت کرنا بھی نہیں جانتا ہوں آیا مجھے یمن کی طرف اعزام کرر ہے ہو؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو میرے سینے پر مارا اور فرمایا: خدایا! اس کے قلب کو ہدایت اور اس کی زبان کو قدرت عطا فرما۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان جو بھی حکم سنایا کبھی بھی اس پر اعتراض نہیں ہوا۔

۳۳۔ حزم علی علیه السلام

۱۱۹ ـ عن علیّ علیه السلام: وَلَعَمْری ما عَلَیَّ مِنْ قِتالِ مَنْ خالَفَ الحَقَّ وَخابَطَ الغَیَّ مِنْ اِدّهانٍ وَلا ایهانٍ.(۱)

۱۲۰ ـ عن رسول اللّه صلی الله علیه و آله وسلم: لا تَشْکوا علیّاً، فواللّه أنّه لأخشَنُ فی ذات اللّه.(۲)

۱۲۱ ـ وقال (النبیّ صلی الله علیه و آله وسلم): علیّ عمود الدین، وقال: هذا هُوَ الَّذی یَضْرِبُ النّاسَ بِالسَّیْفِ عَلَی الْحَقِّ بَعْدی.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی استقامت

۱۱۹۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اپنی جان کی قسم میں کبھی بھی حق کے مخالفین اور گمراہ لوگوں کے ساتھ جنگ میں سستی نہیں کروں گا۔

۱۲۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام سے کوئی اور شکایت نہ کریں کیونکہ وہ خداوند کے بارے میں خوشامد نہیں کرتا۔

۱۲۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دین کا ستون ہے اور فرمایا یہ وہ ہے جو حق کے دفاع کی

۱۔ نهج البلاغه فیض ۷۸/.

۲۔ بهج الصباغة ۱۲۹/۴، احقاق الحق ۲۴۴/۴ والبحار ۲۷۴/۲۱ باختلاف فی موارد.

۳۔ الکافی ۳۵۴/۱.

خاطر تلوار اٹھا کر لوگوں سے لڑے گا۔

نماذج من قضاء على عليه السلام

۳۴۔ قضاؤه لخمسة فى قضية واحدة

۱۲۲ ۔ بالإسناد، عن الأصبغ بن نباته قال :أُتِیَ عُمَرُ بِخَمْسَةِ نَفَرٍ اُخِذوا فی الزِّنا، فَأَمَرَ أَنْ يُقامَ على كُلِّ واحِدٍ مِنهُمُ الْحَدَّ، وَكانَ أَميرُالْمُؤمِنينَ عليه السلام حاضِراً فَقالَ :يا عُمَرُ !لَيْسَ هذاحُكْمَهُمْ؟!

قالَ عُمَرُ :فَأَقِمْ أَنْتَ الْحَدَّ عَلَيْهِمْ، فَقَدَّمَ عليه السلام واحِداً مِنْهُمْ فَضَرَبَ عُنُقَهُ، وَقَدَّمَ الْآخَرَفَرَجَمَهُ، وَقَدَّمَ الثّالِثَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ، وَقَدَّمَ الرّابِعَ فَضَرَبَهُ نِصْفَ الْحَدِّ، وَقَدَّمَ الْخامِسَ فَعَزَّرَهُ فَتَحَيَّرَ عُمَرُ وَتَعَجَّبَ النّاسُ مِنْ فِعْلِهِ، فَقالَ عُمَرُ :يا أَباالْحَسَنِ خَمْسَةُ نَفَرٍ فی قِصَّةٍ واحِدَةٍ،أَقَمْتَ عَلَيْهِم خَمْسَةَ حُدودٍ، لَيْسَ شَیْءٌ منها يَشْبَهُ الْآخَرَ؟ !!فَقالَ أميرُالْمؤمنين عليه السلام :أَمَّاالْأَوَّلُ :فَكانَ ذِمِّياً فَخَرَجَ عَنْ ذِمَّتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَدٌّ إِلَّا السَّيْفُ.

وَأَمّا الثّانی :فَرَجُلٌ مُحصَنٌ كانَ حَدُّهُ الرَّجْمُ.

وَأَمّا الثّالِثُ :فَغَيْرُ مُحصَّنٍ حَدُّهُ الْجَلْدُ، وَأَمّا الرّابِعُ :فَعَبْدٌ ضَرَبْناهُ نِصْفَ الْحَدِّ .وَأَمَّاالْخامِسُ :مَجْنونٌ مَغْلوبٌ على عَقْلِهِ.(۱)

---

۱ ۔ التهذيب ۱۰/۵۰، الفصول المائة ۵/۳۳۱.

حضرت علی علیہ السلام کے فیصلوں میں سے چند فیصلے

علی علیہ السلام کا ایک قضیے میں فیصلہ

۱۲۲۔اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ: پانچ آدمیوں کو زنا کے جرم میں عمر کے پاس لایا گیا عمر نے نے ہر ایک پر حد جاری کرنے کا حکم دیا امیر المؤمنین علیہ السلام وہاں پر موجود تھے عمر سے فرمایا: ان کا حکم اس طرح نہیں ہے! عمر نے کہا بس تم ان پر حد جاری کرو۔

امیر المؤمنین نے ایک کی گردن اڑا دی اور دوسرے کو سنگسار کیا اور تیسرے کو کوڑے لگائے چھوتھے پر آدھی حد جاری کی پانچوے کو تنبیہ کی یعنی شرعی حد سے کم سزا دی۔ عمر اس حکم سے حیران ہو کر رہ گیا اور لوگوں نے بھی تعجب کیا عمر نے کہا: یا ابا الحسن! آپ نے پانچوں افراد پر ایک ہی واقعہ میں مختلف حد جاری کی؟ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: پہلا فرد اہل ذمہ تھا وہ اپنے ذمہ سے خارج ہو چکا تھا اس پر تلوار کے علاوہ کوئی اور حد نہیں تھی دوسرا فرد شادی شدہ تھا اس کو سنگسار ہی ہونا تھا اور تیسرا شخص کیونکہ غیر شادی شدہ تھا اس نے کوڑے کھائے اور چوتھا فرد کیونکہ غلام تھا اس پر آدھی حد جاری کی گئی اور جو پانچواں شخص تھا وہ پاگل تھا اس لیے اس پر حد جاری نہیں کی گئی۔

۳۵۔ جاریتان تنازعتا فی ابنٍ وبنتٍ

۱۲۳۔ عن جابر الجعفی عن تمیم بن خزام الأسدی :أَنَّهُ دُفِعَ إِلَى عُمَرَ مُنازعَةُ جارِيَتَيْنِ تَنازَعَتا فِي اِبْنٍ وَبِنْتٍ، فَقالَ :أَيْنَ أَبو الْحَسَنِ مُفَرِّجُ الْكُرَبِ؟ فَدُعِيَ لَهُ بِهِ فَقَصَّ

عَلَیهِ الْقِصَّةَ، فَدَعا بِقارورَتَینِ فوَزَنَهُما، ثُمَّ أَمَرَ کُلَّ واحِدَةٍ فَحَلَبَتْ فی قارورَةٍ، وَوَزَنَ الْقارورَتَینِ فَرَجَحَتْ إِحداهُماعَلَیالاُخری، فَقالَ :أَلْاِبْنُ لِلَّتی لَبَنُها أَرْجَحُ، والبِنْتُ لِلَّتی لَبَنُها أَخَفُّ .فَقالَ عُمَرُ :مِنْ أَینَ قُلْتَ ذٰلِکَ یا أَبَاالْحَسَنِ؟ فَقالَ علیه السلام :لِأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِلذَّکَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَیَینِ.(۱)

دوعورتوں کے درمیان ایک بیٹی اور بیٹے پر جھگڑا

۱۲۳۔ جابر بن جعفی نے تمیم بن اسدی سے نقل کیا کہ: دوکنیزوں کو جوایک لڑکی اورلڑکے پر آپس میں جھگڑا کررہی تھیں انہیں عمر کے سامنے لایا گیا عمر نے کہا: کہاں ہے ابوالحسن جوغم کودور کرنے والا ہے؟ بس امیر المؤمنین علیہ السلام اس کے پاس آئے اور عمر نے پوراواقعہ سنایا۔علی علیہ السلام نے دوشیشیاں منگوائیں اوران کاوزن کیااس کے بعدان دوکنیزوں سے کہا کہ ان شیشیوں میں اپنادودھ نکال کر لے آئیں اس کے بعد دودھ کاوزن کیاان میں سے ایک کاوزن بھاری تھا۔فرمایا: لڑکا اس عورت کا ہے جس کادودھ بھاری ہےاورلڑکی اس کی ہے جس کادودھ ہلکا ہے عمر نے کہا: یا اباالحسن! اس کوکہاں سے بیان کررہے ہو؟ فرمایا: اس لیے کہ خداوند نے مرد کے حصے کوعورت کے حصہ سے دو برابر قرار دیا ہے۔

۳۶۔ امرأتان تنازعتا طفلاً واحداً

۱۲۴۔ ورُوِیَ أَنَّ امْرَأَتَینِ تَنازَعَتا عَلی عَهْدِ عُمَرَ فی طِفْلٍ ادَّعَتْهُ کُلُّ واحِدَةٍ مِنه

۱۔ الفصول المائة ۳۳۴/۵، الغدیر ۱۲۶/۲، الفقیه ۱۹/۳ باختلاف فی موارد.

مـا وَلَـدالَها بِغَيـرِ بَيِّـنَةٍ ولَمْ يُنازِعُهُ ما فيه غَيرُهما، فَالْتَبَسَ الْحُكْمُ فى ذلِكَ عَلى عُمَر وَفَـزَعَ فيـهِ إلى أميرِ الـمُؤمِنينَ عليه السلام، فاسْتَدْعَى الْمَرْأتَيْنِ وَوَعَظَهُما وَخوَّفَهُما، فَأقـامَتـا عَـلى التَّنازُعِ وَالاخْتِلافِ، فقالَ عليه السلام عِنْدَ تَمادِيهِما فِى النِّزاعِ :اِيْتُونى بِـمِنْشارٍ، فَقالَتُ الْمَرْأتانِ :مـا تَصْنَعُ؟فَقالَ :أقُـدُّهُ نِـصْـفَيْنِ لِكُلِّ واحِدَةٍ مِنكُما نِصْفُهُ. فَسَكَتَتْ إحْديهُما وَقالَت الْاُخرى :اللّـهَ اللّهَ ياأبَا الْحَسَنِ إنْ كانَ لابُدَّ مِنْ ذلِكَ فَقَدْ سَمَحْتُ بِهِ لَها فقال :اللّـهُ أكبَرُ هذا ابْنُكِ دُونَها، وَلَوْ كان ابْنَها لَرَقَّتْ عَلَيْهِ واشْفَقَتْ فَاعْتَرَفَتِ الْمَرأةُ الْاُخرى بأنَّ الْحَقَّ مَعَ صاحِبَتِها وَالْوَلَدُ لَهادُونَها، فَسُرِىَ عَنْ عُمَر وَدَعا لِأميرِالْمؤمنينَ عليه السلام بِما فَرَّجَ عَنْهُ فِى الْقَضاءِ (۱)

دوعورتوں کا ایک بچے پر تنازعہ

۱۲۴۔ نقل ہوا ہے کہ عمر کے زمانے میں دو عورتیں ایک بچے پر آپس میں لڑ رہی تھیں ہر ایک عورت بغیر کسی گواہ کے یہ دعوا کر رہی تھی کہ بچہ میرا ہے ان کے علاوہ کوئی اور دعوے دار نہیں تھا عمر اس مسئلہ کے حکم کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مجبوراً اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام کی پناہ لی علی علیہ السلام نے دونوں عورتوں کو طلب کیا ان کو نصیحت کی اور انہیں سمجھایا۔ لیکن وہ ویسے ہی اپنے دعوا پر ڈٹی رہیں علیؑ نے جب دیکھا کہ دونوں کا جھگڑا ختم نہیں ہوگا فرمایا میرے لیے ایک آری لے آئیں عورتوں نے پوچھا کیا کروگے؟ فرمایا اس بچے کے دو حصے کرتا ہوں اور ہر ایک کو اس کا آدھا حصہ دوں گا اس

۱۔ الارشاد للمفید/۱۱۰، کشف الیقین/۶۷ ومناقب آل ابیطالب ۳۶۷/۲ باختلاف فی موارد.

وقت ان دو عورتوں میں سے ایک عورت چپ رہی لیکن دوسری نے کہا: یا ابا الحسن: اگر ایسا کرنا چاہتے ہو تو میں یہ بچہ اس عورت کو بخش دیتی ہوں علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر یہ بچہ تمہارا بیٹا ہے اس کا نہیں اگر اس کا بیٹا ہوتا اس کا دل تڑپ جاتا اور اس پر رحم کھاتی یہاں پر اس عورت نے اعتراف کیا کہ حق اس عورت کا ہے اور یہ بچہ بھی اس کا ہے۔ عمر اس فیصلے سے بہت خوش ہوا اور علی علیہ السلام کے لیے دعا کی کیوں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس فیصلے کے ذریعے اس کی پریشانی کو دور کیا۔

۳۷۔ قضاؤہ فی الامانة

۱۲۵ ــ بالإسناد، عن حنش بن المعتمر قال :إنَّ رَجُلَيـنِ أتَيا امْرَأةً مِنْ قُرَيْشٍ فَاسْتَوْدعاهامائةَ دينارٍ وَقالا :لا تَـدْفَعيهـا إلى أَحدٍ مِنّا دونَ صاحِبِهِ حَتّى نَجْتَمِعَ، فَلَبثا حَوْلاً، ثُمَّ جاء أَحَدُهُما إلَيْها وَقالَ :إنَّ صاحِبى قَدْ ماتَ فادْفَعى إلَىَّ الدَّنانيرَ فَأَبَتْ فَثَقِلَ عَلَيْهـا بِأَهْلِهـا، فَلَمْ يَزالوابِها حَتّى دَفَعَتْها إلَيْهِ، ثُمَّ لَبِثَ حَوْلاً آخرَ فَجاءَ الآخرُ فَقالَ: اِدْفَعى إلَىَّ الدَّنانيرَ.

فَقالَتْ :إنَّ صاحِبَکَ جاءَنى وزَعَمَ أَنَّکَ قَدْ مِتَّ فَدَفَعْتُها إلَيْهِ .فَاخْتَصَما إلى عُمَرَ فَأرادأَنْ يَقْضىَ عَلَيْها وَقالَ لَها :ما أَراکِ إلّا ضامِنَةً، فَقالَتْ :أُنْشِدُکَ اللّهَ أَنْ تَقْضِىَ بَيْنَنا وَارْفَعْناإلى عَلِىِّ بْنِ أَبى طالِبٍ فَرَفَعَها إلى عَلِىٍّ وَعَرَفَ أَنَّهما قَدْ مَکَرا بِها، فَقالَ :أَلَيْسَ قُلْتُما لاتَدْفَعيها إلى واحِدٍ مِنّا دونَ صاحِبِهِ؟ اقالَ :بَلى.

قالَ :فَإنَّ مالَکَ عِنْدَنا، إذْهَبْ فَجِىءْ بِصاحِبِکَ حَتّى نَدْفَعَها إلَيْکُما فَبَلَغَ ذلِکَ عُمَرَفَقالَ :لا أَبْقانِىَ اللّهُ بَعْدَ ابْنِ أَبى طالِبٍ.(۱)

۱۔ الفصول المائة ۲۳۳/۵ بنقل از مناقب آل ابیطالب ۳۶۷/۲.

ایک امانت کے بارے میں فیصلہ

۱۲۵۔ حنش بن معتمر کہتا ہے کہ دو مردوں نے ایک سو دینار بطور امانت ایک قریش عورت کے پاس رکھے اور اس سے کہا: اس امانت کو اگر ہم سے کوئی آئے تو نہ دینا جب تک ہم دونوں ساتھ نہ آئیں۔ ایک سال گذر جانے کے بعد ان میں ایک شخص اس عورت کے پاس آیا اور کہا میرا دوست مر چکا ہے دینار مجھے دے دو اس عورت نے دینار دینے سے انکار کیا وہ شخص اس عورت کے خانوادہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اس عورت سے کہیں کہ میری امانت واپس کر دے اس کے خانوادہ نے اس عورت کو اتنا مجبور کیا کہ اس نے ناچار ہو کر وہ دینار اس مرد کو دے دیے مزید ایک سال گذرنے کے بعد اس مرد کا دوست آیا اور اس عورت سے کہا کہ دینار مجھے دے دو عورت نے کہا ایک سال پہلے تمہارا دوست میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ تم مر چکے ہو میں نے تو دینار اسے واپس کر دیے اس فیصلے کو عمر کے پاس لے گئے عمر نے چاہا کہ اس عورت کے خلاف حکم صادر کرے اس عورت سے کہا تم ضامن ہو عورت نے کہا خدا کے لیے میرا یہ فیصلہ تم نہ کریں اسے علی علیہ السلام پر چھوڑیں عمر نے عورت کو علیؑ کے پاس بھیجا علی علیہ السلام جانتے تھے کہ ان دو مردوں نے اس عورت کے ساتھ دھوکہ اور فریب کیا ہے اس آدمی سے کہا، مگر تم دونوں نے اس عورت سے نہیں کہا تھا کہ دینار تم میں سے ایک شخص کو نہ دے اس شخص نے کہا جی ہاں ہم نے اسے کہا تھا فرمایا: آپ کا مال ہمارے پاس ہے تم جاؤ اور اپنے دوسرے ساتھی کو ساتھ لے کر آؤ تا کہ تمہاری امانت واپس کی جائے جب اس فیصلے کی خبر عمر تک پہنچی کہا خدایا مجھے ابوطالب کے بیٹے کے بعد زندہ نہ رکھنا۔

☆☆☆

الفصل الثالث:

فی عبادة علی علیه السلام

۳۸ـ عبادة علی علیه السلام

۱۲۶ ـ قال امیر المؤمنین علیه السلام :عَبَدْتُ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ یَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ خَمْسَ سِنیناًأَوْسَبْعَ سِنینَ.(۱)

۱۲۷ ـ قالَ عَلِیّ علیه السلام :عَبَدْتُ اللّٰهَ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ سَبْعَ سِنینَ قَبْلَ أَنْ یَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ.(۲)

۱۲۸ ـ بالإسناد، عن عبداللّٰه بن أبی الهذیل عن علی علیه السلام قال :ما أَعْرِفُ أَحَداً مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللّٰهَ بَعْدَ نَبِیِّنا غَیْری، عَبَدْتُ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ یَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ تِسْعَ سِنینَ.(۳)

۱۲۹ ـ عن جابر عن عبداللّٰه بن یحیی عن علیّ علیه السلام قال :صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صلی الله علیه و آله وسلم ثلاثَسِنینَ قَبْلَ أَنْ یُصَلِّی مَعَهُ أَحَدٌ.(۴)

---

۱ ـ روضة الواعظین ۸۵/۱، فضائل الخمسة ۱۹۲/۱.

۲ ـ کنز العمال ۱۲۲/۱۳، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۴۴/۱۶.

۳ـ خصائص امیر المؤمنین للنسائی / ۴۷.

۴ـ حلیة الأبرار ۱۳۹/۱، البحار ۲۵۲/۳۹ والغدیر ۲۲۳/۳ باختلاف یسیر.

۱۳۰ ـ (فی حدیث) عن أبی عبدالله علیه السلام قال .....:وَکانَ أمیرُ المؤمِنینَ علیه السلام یَقُولُ وَهُوَساجِدٌ :اِرْحَمْ ذُلّی بَیْنَ یَدَیْکَ، وَتَضَرُّعی إلَیْکَ، وَوَحْشَتی مِنَ النّاسِ، وَآنِسْنی بِکَ یاکَریمُ.(۱)

۱۳۱ـ وَکانَ عَلِیٌّ صَلَواتُ اللّهِ عَلَیْهِ أوَّلَ مَنْ سَجَدَ للّهِ شُکْراً، وَأوَّلَ مَنْ وَضَعَ وَجْهَهُ عَلَى الْأرْضِ بَعْدَ سَجْدَتِهِ مِنْ هذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ رَسولِ اللّهِ صلی الله علیه و آله وسلم....(۲)

۱۳۲ ـ بالإسناد، عن أبی عبدالله علیه السلام قال :کانَ عَلِیٌّ صَلَواتُ اللّهِ عَلَیْهِ إذا سَجَدَ یَتَخَوَّیکَما یَتَخَوَّى الْبَعیرُ الضّامِرُ.(۳)

۱۳۳ ـ فقال (عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلامُ) :إلهی کَفی بی عِزّاً أنْ أکونَ لَکَ عَبْداً، وَکَفی بی فَخْراً أنْ تَکونَ لی رَبّاً، أنْتَ کَما اُحِبُّ فَاجْعَلْنی کَما تُحِبُّ.(۴)

۱۳۴ ـ عَنْ أمیرِ المُؤمِنینَ علیه السلام :أیُّها النّاسُ !إنّی وَاللّهِ ما أحُثُّکُمْ عَلى طاعَةٍ إلّا وَسَبَقْتُکُمْ إلَیْها، وَلا أنْهاکُمْ عَنْ مَعْصِیَةٍ إلّا وَأتَناهی قَبْلَکُمْ عَنْها.(۵)

---

۱ ـ الکافی ۳/ ۳۲۹.

۲ ـ امالی الطوسی ۲/ ۸۰، حلیة الابرار ۱/ ۲۷۶ باختلاف یسیر.

۳ـ الکافی ۳/ ۳۲۴.

۴ـ البحار ۷۷/ ۴۰۰، مفاتیح الجنان / ۲۴۰.

۵ ـ نهج البلاغه فیض / ۵۵۵، صبحی الصالح / ۲۵۰، المحجة البیضاء ۸/ ۱۲۵.

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی عبادت

۱۲۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے خدا کی پانچ سال پہلے عبادت کی اس سے پہلے کہ اس امت کا کوئی فرد خدا کی پرستش کرے۔

۱۲۷۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس سے پہلے کہ اس امت کا کوئی فرد خدا کی پرستش کرے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات سال پہلے خدا کی عبادت کی۔

۱۲۸۔ عبداللہ بن ابی ہذیل علی علیہ السلام سے نقل کر رہا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے سوا اس امت میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ خدا کی پرستش کی ہو میں نو سال کا تھا کہ خدا کی عبادت کی اس سے پہلے کہ کوئی امتی خدا کی پرستش کرتا۔

۱۲۹۔ جابر بن عبداللہ بن یحیٰ نے علی علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: میں نے تین سال پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اس سے قبل کہ کوئی اور نماز پڑھتا۔

۱۳۰۔ ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام جس وقت حالت سجدہ میں ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے، خداوند تیرے حضور عاجزی اور انکساری کر رہا ہوں اور تیری بارگاہ میں التجا اور التماس کر رہا ہوں اور مجھے لوگوں کا خوف اور ڈر ہے ان پر رحم فرما۔ خداوند بزرگوار مجھے اپنی محبت کرنے والا قرار دے۔

۱۳۱۔ روایت میں نقل ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پہلے فرد تھے جنہوں